بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (الآیۃ)

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا

(ترجمہ کنز الایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ دمشقی ۷۴۲ھ

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابو داؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک اسٹال ۳۸- اردو بازار لاہور ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (الآیۃ)

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا

(ترجمہ کنز الایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد سوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابو داؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار، لاہور ۲

فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم، جلد سوم

مضامین ابواب	صفحہ
فہرست	۳
۲۷۔ کتاب الفتن	۵
جنگوں کا بیان	۱۴
قیامت کی نشانیاں	۲۲
قرب قیامت کی نشانیاں اور دجال کا بیان	۲۹
ابن صیاد کا بیان	۳۱
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	۴۴
قرب قیامت اور جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہوگی	۴۸
قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی	۴۹
صور پھونکے جانے کا بیان	۵۱
حشر کا بیان	۵۴
حساب، بدلے اور میزان کا بیان	۵۹
حوض کوثر اور شفاعت کا بیان	۶۵
جنت اور اہل جنت کی صفات	۸۳
دیدار الٰہی کا بیان	۹۴
جہنم اور جہنمیوں کی صفات	۹۷
جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان	۱۰۴
مخلوق کی ابتدا اور انبیاء علیہم السلام کا بیان	۱۰۶
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے	۱۱۸
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ناموں کا بیان۔	۱۲۸
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات کا بیان۔	۱۳۵
آپ کی بعثت اور وحی کی ابتدا	۱۴۳
نبوت کی نشانیوں کا بیان	۱۵۰
معراج کا بیان	۱۵۹
معجزات کا بیان	۱۶۴
کرامتوں کا بیان	۱۹۹
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کا بیان۔	۲۰۳
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان۔	۲۱۱
قریش کے مناقب اور قبائل کا بیان	۲۱۳
صحابۂ کرام کے مناقب	۲۱۹
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	۲۲۳
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	۲۲۷
حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔	۲۳۲
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	۲۳۶
ان اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب	۲۴۱

مضامین ابواب	صفحہ	مضامین ابواب	صفحہ
عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب	۲۴۷	یمن وشام کا ذکر اور خواجہ اُویس قرنی کا بیان	۲۸۶
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب۔	۲۵۲	اِس اُمّت کے ثواب کا بیان	۲۸۹
		اسماء الرجال	۲۹۳
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مناقب۔	۲۶۳	پہلا باب (راویوں کے مختصر حالات)	
		دوسرا باب (متعلقہ آخر اُصول حدیث)	
دیگر حضرات کے مناقب	۲۶۷	تہذول	
اصحاب بدر کے اسمائے گرامی جو بخاری شریف میں بیان کیے گئے ہیں۔	۲۸۲	قطعۂ تاریخ طباعت	

WWW.NAFSEISLAM.COM

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ
فتنوں کا بیان

پہلی فصل

۵۱۳۴ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ أَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهٗ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ پر کھڑے ہوئے تو آپ نے کھڑے ہونے کے وقت سے قیامت تک کی کوئی چیز نہ چھوڑی مگر وہ بیان فرما دی۔ یاد رکھا جس نے اسے یاد رکھا اور بھول گیا جو اسے بھول گیا۔ جب کوئی بات واقع ہوتی ہے تو میرے ان ساتھیوں میں سے کوئی بتا دیتا ہے جس کو میں بھول گیا ہوتا ہوں تو مجھے یوں یاد آجاتی ہے جیسے غائب آدمی کا چہرہ یاد آجاتا ہے اور دیکھ کر اسے جان جاتا۔

(متفق علیہ)

۵۱۳۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: فتنے دلوں پر پیش کیے جاتے ہیں جیسے چٹائی کا تنکا۔ جو دل ان سے محبت کرے تو اس میں سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے اور جو دل انہیں ناپسند کرے اس میں سفید نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے۔ ایک سفید سنگ مرمر جیسا جس کو آسمانوں اور زمین کے رہنے تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا اور دوسرا سیاہ مٹیالا جیسا اوندھا کوزہ کی طرح کہ نہ نیک کام کو پہچانے اور نہ برے کام کو ناپسند کرے۔ بس اسے اپنی خواہشات سے محبت ہوگی۔

(مسلم)

۵۱۳۶ وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دو باتیں ارشاد فرمائیں جن میں سے ایک کو میں نے دیکھ لیا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے ہم سے حدیث بیان فرمائی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی تہہ

جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ
عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ
الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ
فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ
فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ
دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَ
لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا
يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي
فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ
وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نازل ہوئی تھی پھر لوگوں نے قرآن کو سیکھا پھر سنت کا علم حاصل کیا اور آپ نے اس کے اٹھنے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا تو امانت اس کے دل سے کھینچ لی جائے گی یہاں تک کہ اس کا نشان ہلکا سا داغ رہ جائے گا۔ پھر سوئے گا تو اس سے کھینچ لی جائے گی اور اتنا اثر باقی رہے گا جیسے تم اپنے پاؤں پر چنگاری لڑھکا دو تو آبلہ پڑ جاتا ہے۔ تم اسے پھولا ہوا دیکھو گے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا۔ صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے اور ان میں امانت ادا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوگا۔ پس کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں امانت دار آدمی ہے یہاں تک کہ آدمی کو کہا جائے گا کتنا عقلمند، کتنا خوش مزاج اور کتنا بہادر ہے لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۱۲۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ
أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ
وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا
الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ
الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَ
مَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَ
يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ
قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ
نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ
إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ
لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا
قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ
يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ
تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ کہیں وہ مجھے نہ پہنچ جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت کے اندر اور شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ اس خیر کو لے آیا کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا ہاں لیکن اس میں دھواں ہوگا۔ میں نے عرض کیا اس کا دھواں کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگ میرے طریقے کے بغیر دوسرا طریقہ اختیار کریں گے اور میری ہدایت کے سوا دوسری ہدایت اختیار کریں گے۔ ان کی بعض باتیں اچھی اور بعض بری ہوں گی۔ میں نے عرض کیا کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا ہاں جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا اسے اس میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی صفت بیان کیجئے۔ فرمایا وہ ہماری قوم سے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا اگر مجھے وہ وقت پالے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ وابستہ رہنا۔ میں نے عرض کیا اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو؟ فرمایا ان تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں موت آجائے۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ میرے بعد امام ہوں گے جو میرے راستے پر نہیں چلیں گے اور میرا طریقہ اختیار نہیں کریں گے۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ انسانی جسم کے اندر ان کے دل شیطانوں جیسے ہوں گے۔ حضرت حذیفہ نے عرض کیا

حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ لِلْأَمِيْرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ۔

میں نے کہا یا رسول اللہ! اس وقت پالوں تو کیا کروں، فرمایا کہ امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔ وہ تیری پیٹھ پر مارے اور تیرا مال چھین لے تب بھی اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔

۵۱۴۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اندھیری رات کے حصوں جیسے فتنوں سے پہلے اعمال جلدی کر لو جن میں آدمی صبح کو مومن اور شام کو کافر ہو گا۔ شام ایمان کی حالت میں اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ اپنے دین کو تھوڑے سے دنیاوی مال کے بدلے بیچ دیں گے۔ (مسلم)

۵۱۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهٖ۔

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب ایسے فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ جو ان کی طرف جھانکے گا تو وہ اُسے بھی کھینچ لیں گے، جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ گاہ مل جائے تو اس کی پناہ حاصل کرے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایسے فتنے ہوں گے جن میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہو گا اور جاگنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ گاہ ملے تو اس کی پناہ حاصل کرے۔

۵۱۵۰ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ أَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب فتنے ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ پھر فتنے ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ پھر فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا اُن کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ آگاہ رہو کہ جب واقع ہو جائیں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں چلا جائے۔ جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور زمین

أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لْيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر فرمایا کہ اپنی تلوار لے کر اس کی دھار پتھر پر مار کر کند کر دے اور بھاگ سکے تو بھاگ کر نجات حاصل کرے۔ تین دفعہ کہا اے اللہ! میں نے حکم پہنچا دیا؟ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر میں ناپسند کروں لیکن دونوں گروہوں میں سے ایک کی طرف لے جایا جاؤں، یہاں تک کہ آدمی مجھ پر تلوار سے وار کرے یا مجھے تیر آ لگے کہ میں مر جاؤں؟ فرمایا: وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹے گا اور دوزخیوں سے ہے۔ (مسلم)

٥١٥١ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر ہوگا یعنی اپنے دین کی خاطر فتنوں سے بھاگتے ہوئے۔ (بخاری)

٥١٥٢ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا: کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے: نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کی طرح گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ (متفق علیہ)

٥١٥٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھوں سے ہے۔ (بخاری)

٥١٥٤ (١١) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ قریب ہو جائے گا، علم اٹھا لیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، بخل دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل۔ (متفق علیہ)

٥١٥٥ (١٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسے دن آ جائیں کہ قاتل نہیں جانے گا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو معلوم نہیں ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کی گئی کہ ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا کہ قتل عام کے باعث قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں گے

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گے (مسلم)۔

۵۱۵۶ / ۱۳ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قتل عام کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے جیسا ہے۔ (مسلم)۔

۵۱۵۷ / ۱۴ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ أَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

زبیر بن عدی سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے شکایت کی جو حجاج سے ہم پر ظلم ہوتا تھا (فرمایا) صبر کرو کیونکہ تم پر زمانہ نہیں آئے گا مگر اُس کے بعد والا اُس سے بھی بُرا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو اور میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۱۵۸ / ۱۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلٰى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھی بھول گئے یا بھولے بن بیٹھے۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کے ختم ہونے تک کسی فتنے کے قائد کو نہیں چھوڑا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو تک پہنچے یا اس سے زیادہ مگر ہمیں اُس کا نام بتایا اور اُس کے باپ کا نام اور اُس کے قبیلے کا نام۔ (ابو داؤد)

۵۱۵۹ / ۱۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کرنے والے سرگروہوں کا ڈر ہے۔ جب میری امت میں تلوار چل پڑی تو قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

۵۱۶۰ / ۱۷ وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، خلافت تیس سال ہوگی، پھر بادشاہی ہوگی۔ پھر حضرت سفینہ فرمایا کرتے کہ حساب کر لو کہ حضرت ابو بکر کی خلافت دو سال، حضرت عمر کی دس سال، حضرت عثمان کی بارہ سال اور حضرت علی کی چھ سال۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد)

۵۱۶۱ / ۱۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَكُونُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا جیسے اس سے پہلے شر تھا؟ فرمایا ہاں۔

ثُمَّ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

میں عرض گزار ہوا کہ بچنے والی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تلوار۔ عرض گزار ہوا کہ تلوار کے بعد کچھ باقی رہے گا؟ فرمایا ہاں، ناپسندیدہ حکومت ہوگی اور صلح میں کدورت ہوگی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے پیدا ہو جائیں گے۔ اگر زمین میں اللہ کی طرف سے کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تمہارا مال چھین لے تب بھی اس کی اطاعت کرنا ورنہ مرو تو کسی درخت کی جڑ کو دانتوں سے پکڑے ہوئے مر جانا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ پھر اس کے بعد دجال نکلے گا جس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی جو اس کی آگ میں گرا، اس کا اجر واجب ہوگیا اور اس کے گناہ جھڑ گئے اور جو اس کی نہر میں گرا اس پر گناہ واجب ہوا اور اس کا ثواب ختم ہوا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ گھوڑی بچہ جنے گی اور ابھی اس پر سواری نہیں کی جائے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک روایت میں فرمایا کہ کدورت پر صلح ہوگی اور ناپسندیدگی پر اجتماع ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ کیا ہے؟ کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرا فتنہ ہوگا جس میں بلانے والے جہنم کے دروازوں پر ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم کسی درخت کی جڑ کو دانتوں سے پکڑے ہوئے مر جاؤ تو یہ تمہارے لیے ان میں سے کسی کے پیچھے لگنے سے بہتر ہے۔

(ابوداؤد)

۵۲۱۵ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى إِنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ أَحْجَارَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز گدھے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ جب مدینہ منورہ کے گھروں سے آگے بڑھے تو فرمایا: اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ بھوک میں مبتلا ہوگا، جب تم بھوک کی تنگی کے باعث اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد میں نہ جا سکو گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! قناعت اختیار کرنا۔ فرمایا اے ابوذر! تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ موت میں مبتلا ہوگا یہاں تک کہ غلام کی قیمت کو پہنچے گا کہ قبر کی جگہ غلام کے بدلے بکے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اے ابوذر صبر کرنا۔ فرمایا اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ قتل میں مبتلا ہوگا کہ احجار الزیت بھی خون میں ڈوب جائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اُن کے پاس

الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَأْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَّبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

چلے جاؤ جس سے تم ہو (قوم) گواہ جو ہتھیار بند ہو کر، فرمایا اگر تمہیں خوف ہو کہ تلوار کی شعاع سے ڈر لگے تو اپنے کپڑے کا کنارا چہرے پر ڈال لیا کرو۔ وہ (قاتل) تمہارا اور اپنا گناہ لے کر لوٹے گا۔

(ابوداؤد)

٥١٦٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[20] قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بیکار لوگوں میں رہ جاؤ گے، ان کے عہد و پیمان اور امانتوں میں بگاڑ آ جائے گا، وہ آپس میں اختلاف کریں گے اور آپ نے اپنی مبارک انگلیاں آپس میں پیوست کیں۔ عرض کی کہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ جس کام کو اچھا سمجھو اسے کرو اور جس کو برا سمجھو اسے چھوڑ دینا۔ صرف اپنی ذات کی فکر کرنا اور عام لوگوں کا خیال چھوڑ دینا۔ ایک روایت میں ہے کہ اپنے گھر میں رہنا، اپنی زبان کو قابو میں رکھنا، نیک کام کرنا، برا کام جو نظر آئے اسے چھوڑ دینا، تم اپنا خاص معاملہ درست کرو اور عام لوگوں کا خیال چھوڑ دینا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی۔

٥١٦٤ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[21] قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ ذَكَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے پہلے تاریک رات کے ٹکڑوں جیسے فتنے ہیں۔ اُن میں بندہ صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا، شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ بیٹھا ہوا اُس میں کھڑا ہونے والے سے بہتر اور چلنے والا اُس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اُس میں اپنی کمانوں کو توڑ دینا، تانت کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھر پر مارنا۔ اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی اندر آ جائے تو حضرت آدم کے اچھے بیٹے کی طرح ہو جانا۔ (ابوداؤد) اسی کی ایک روایت میں خیر من الساعی تک ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھروں کی چٹائیاں بن جانا۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فتنے کے زمانے میں اپنی کمانیں توڑ ڈالنا، اپنی تانتوں کو کاٹ دینا اور اپنے گھروں کے اندر بیٹھ کر

الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا
أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَ
كُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ۔

لازم کر لینا اور حضرت آدم کے بیٹے کی طرح ہو جانا (کہ مار دیا گیا) یہ حدیث
صحیح غریب ہے۔

٥١٦٥/٢٢ وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا
قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ
وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اُم مالک بہزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر فرمایا اور اُسے قریب بتایا۔ میں
عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اس میں بہتر آدمی کون ہوگا؟ فرمایا کہ وہ
جو اپنے مویشیوں میں ہے، ان کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور
وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے دشمن کو ڈرائے اور دشمن اُسے
ڈرائیں۔ (ترمذی)

٥١٦٦/٢٣ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ
تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا
أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک فتنہ ہوگا جو سارے عرب کو گھیر لے
گا، اس میں قتل ہونے والے جہنمی ہیں۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے
سخت ہوگا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

٥١٦٧/٢٤ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ
مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ
فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب بہرے گونگے اندھے فتنے ہوں
گے۔ جو ان کی طرف جھانکے گا وہ اسے کھینچ لیں گے اور ان میں زبان کھولنا
تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔ (ابوداؤد)

٥١٦٨/٢٥ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ
فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ
قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ
ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ
رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ
مِنِّي إِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ
النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ
فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ
الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ
تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے کثرت سے فتنوں
کا ذکر فرمایا یہاں تک کہ فتنۂ احلاس کا ذکر بھی فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا
کہ فتنۂ احلاس کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ بھاگنا اور جنگ ہے۔ پھر فتنۂ سراء اس
کا دھواں میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص
کے قدموں کے نیچے سے ہوگا۔ وہ میرا ہونے کا دعویٰ کرے گا لیکن میرا نہیں
ہوگا، میرے دوست تو متقی ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص پر متفق ہو جائیں گے
جو پسلی پر سرین کی طرح ہوگا۔ پھر دہیماء کا فتنہ ہوگا جو اس امت میں سے
کسی کو نہیں چھوڑے گا جسے طمانچہ نہ مارے۔ جب کہا جائے گا کہ ختم ہو گیا تو
پھیلتا ہی جائے گا۔ صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر، یہاں تک کہ آدمی دو
گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایک خیمے میں نفاق کے بغیر ایمان ہوگا اور دوسرے

ثُمَّ إِذَا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ إِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيْهِ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

کہ ایمان کے بغیر نفاق۔ جب ایسا ہو جائے تو اُس روز یا اُس سے اگلے روز دجال کا انتظار کرنا۔

(ابوداؤد)

۵۱۶۹ / ۲۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عرب کی ہلاکت اُس شر سے ہے جو نزدیک آگیا جس نے اُس میں اپنا ہاتھ روکا وہ کامیاب ہو گیا۔ (ابوداؤد)

۵۱۷۰ / ۲۷ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خوش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رہا، خوش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رہا، خوش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رہ گیا۔ جو مبتلا ہوگیا اور صبر کیا سو کیا ہی اچھا ہے۔ (ابوداؤد)

۵۱۷۱ / ۲۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ أُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری اُمت میں ایک دفعہ تلوار چل گئی تو قیامت قائم ہونے تک رکی نہیں جائے گی یہاں تک کہ میری اُمت کا ایک قبیلہ مشرکوں سے جا ملے گا اور یہاں تک کہ میری اُمت کا ایک قبیلہ بتوں کو پوجنے لگے گا اور میری اُمت میں تیس جھوٹے ہوں گے اور ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے ساتھ رہے گا، مخالفین قیامت کے آنے تک انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

۵۱۷۲ / ۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ فَإِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی چکی پینتیس، چھتیس یا سینتیس سال چلتی رہے گی، اور اگر ہلاک ہوگئے تو ہلاک ہونے والوں کا راستہ اور اگر یہ قائم رہے تو اُن کا دین ستر سال اُن کے لیے قائم رہے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آیا یہ باقی سے یا گزرے ہوئے سالوں سے؟ فرمایا کہ گزرے ہوئے سالوں سے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

٥١٧٣ وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ كَانُوا يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے لیے نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ وہ لوگ اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے اور اُسے ذات انواط کہا جاتا تھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، اُن کے ذات الانواط کی طرح ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ، یہ تو اُسی بات کی طرح ہے جیسے حضرت موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ ہمارے لیے بھی معبود مقرر کر دیجیے جیسے اُن کے معبود ہیں (الاعراف ۱۳۸) قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم ضرور پہلے لوگوں کے راستوں پر چلو گے۔ (ترمذی)

٥١٧٤ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن مسیب نے فرمایا کہ پہلا فتنہ یعنی حضرت عثمان کی شہادت والا واقع ہوا تو اصحاب بدر میں سے ایک بھی باقی نہ رہا اور دوسرا فتنہ حرّہ والا واقع ہوا تو بیعت رضوان کرنے والوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہا اور جب تیسرا فتنہ واقع ہوا تو ختم نہ ہوا یہاں تک کہ طاقت بخشنے والی بھی کوئی صحابی کر نہ رہا۔ (بخاری)

بَابُ الْمَلَاحِمِ

جنگوں کا بیان

پہلی فصل

٥١٧٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دو عظیم لشکروں کی آپس میں جنگ نہ ہو جائے۔ اُن کا دعویٰ ایک جیسا ہوگا یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال و کذاب ہوں گے، ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ علم اُٹھا لیا جائے گا، کثرت سے زلزلے آئیں گے، زمانے قریب ہو جائیں گے، فتنے ظاہر ہوں گے، ہرج یعنی قتل بڑھ جائے گا، مال کی تمہارے پاس اتنی کثرت ہو جائے گی کہ مال والے کو فکر ہوگی کہ میرا صدقہ کون قبول کرے گا۔ وہ کسی کو مال دے گا تو

يَهُمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِيْ بِهِ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهُ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صدقہ لینے والا ہے اس کی ضرورت نہیں ہے یہاں تک کہ لوگ لمبی لمبی عمارتوں پر فخر کریں گے۔ یہاں تک کہ آدمی کسی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کاش میں اس جگہ ہوتا۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سارے ایمان لے آئیں گے جبکہ اس وقت کا ایمان لانا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لائے ہوں یا اپنے ایمان کے ساتھ نیکیاں نہ کی ہوں۔ قیامت اتنی جلدی قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑے کھولے ہوں گے انہیں بیچنے نہیں پائیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آئے گا۔ اسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی اپنے حوض کو لیپ کر رہا ہوگا اسے پانی سے نہیں بھر سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ آدمی نے لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا لیکن اسے کھا نہیں سکے گا۔

(متفق علیہ)

٥١٧٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْأُنُوْفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے جنگ نہ کر لو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور یہاں تک کہ ترکوں سے جنگ کرو جو چھوٹی آنکھوں، سرخ چہروں، اور چپٹی ناک والے ہوں گے۔ اُن کے چہرے گویا کوٹی ہوئی ڈھالیں ہوں گے۔ (متفق علیہ)

٥١٧٧ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْأُنُوْفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ)

انہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم خوز اور کرمان کے عجمیوں سے جنگ نہ کر لو۔ ان کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی، آنکھیں چھوٹی، چہرے گویا کوٹی ہوئی ڈھالیں اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ (بخاری) انہی کی ایک روایت میں عمرو بن تغلب سے چوڑے چہرے والے ہے۔

٥١٧٨ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں، مسلمان انہیں قتل کریں گے یہاں

يختبئ اليهودي من وراء الحجر والشجر فيقول الحجر والشجر يا مسلم يا عبد الله هذا يهودي خلفي تعال فاقتله الا الغرقد فانه من شجر اليهود۔ (رواه مسلم)

تک کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپ جائے گا تو پتھر اور درخت کہے گا کہ اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے آ کر اسے قتل کر دو۔ سوائے غرقد درخت کے کیونکہ وہ یہودیوں کا ہے۔ (مسلم)

۵۱۷۹ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه۔ (متفق عليه)

انہی سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان قبیلے سے ایک آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ (متفق علیہ)

۵۱۸۰ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذهب الايام والليالي حتى يملك رجل يقال له الجهجاه وفي رواية حتى يملك رجل من الموالي يقال له الجهجاه۔ (رواه مسلم)

انہی سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دن اور رات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ موالی میں سے ایک بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہا جائے گا۔ (مسلم)

۵۱۸۱ وعن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لتفتحن عصابة من المسلمين كنز آل كسرى الذي في الابيض (رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ ضرور بالضرور مسلمانوں کی ایک جماعت کسریٰ کے خزانے کو کھولے گی جو ابیض کے مقام پر ہوگا۔ (مسلم)

۵۱۸۲ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلك كسرى فلا يكون كسرى بعده وقيصر ليهلكن ثم لا يكون قيصر بعده ولتقسمن كنوزهما في سبيل الله وسمى الحرب خدعة (متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں رہے گا۔ قیصر بھی ضرور ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ تم ان دونوں کے خزانوں کو ضرور اللہ کی راہ میں تقسیم کرو گے اور جنگ کا آپ نے دھوکا نام رکھا۔ (متفق علیہ)

۵۱۸۳ وعن نافع بن عتبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله ثم فارس فيفتحها الله ثم تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحه الله۔ (رواه مسلم)

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جزیرۂ عرب سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ پھر فارس سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ پھر روم سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ پھر دجال سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ (مسلم)

۵۱۸۴ وعن عوف بن مالك قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم فقال اعدد ستا بين يدي الساعة موتي ثم فتح بيت المقدس ثم موتان ياخذ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تھے۔ فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ چیزیں شمار کر لینا۔ میری وفات، پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر عام

فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥١٨٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سُبُوا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥١٨٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ
١٢
السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَعْنِي الرُّومَ

موت جو تم میں یوں پھیلے گی جیسے بکریوں میں ... پھر مال کا بہت زیادہ ہو جانا، یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تب بھی وہ ناراض ہی رہے گا۔ پھر ایک فتنہ ہوگا عرب کے کسی گھر کو نہیں چھوڑے گا مگر اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح ہوگی تو وہ عہد شکنی کریں گے اور تم پر اسّی جھنڈوں کے ساتھ چڑھ آئیں گے، ہر جھنڈے کے ماتحت بارہ ہزار افراد ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق یا دابق کے مقام پر اتریں گے۔ ان کی طرف مدینہ منورہ سے لشکر نکلے گا جو ان دنوں روئے زمین کے بہترین افراد ہوں گے۔ جب صف بستہ ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے آدمی قید کیے ہیں، ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے کہ خدا کی قسم ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے سپرد نہیں کریں گے۔ پس ان سے جنگ ہوگی تو ایک تہائی شکست کھا جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کبھی توبہ قبول نہیں کرے گا اور ایک تہائی شہید کر دیے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح پائیں گے جو کبھی فتنے میں نہیں ڈالے جائیں گے۔ پس وہ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے۔ جس وقت وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درختوں سے لٹکا رکھی ہوں گی تو ان میں شیطان چیخ کر کہے گا کہ مسیح تمہارے گھروں میں آ گیا۔ وہ نکلیں گے لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ جب وہ شام میں پہنچیں گے تو وہ نکل آئے گا۔ وہ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے اور صفیں درست کر رہے ہوں گے۔ جب نماز کی اقامت کہی جائے گی تو حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اور ان کی امامت کریں گے۔ جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ اگر اسے چھوڑ دیں تو وہ پگھل جائے یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان کے ہاتھ سے قتل کرائے گا تو انہیں اپنے نیزے پر اس کا خون دکھائیں گے۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہ کی جائے اور مال غنیمت پر خوشی نہ کی جائے۔ پھر فرمایا کہ دشمن اہل شام کے لیے جمع ہوں گے اور اہل اسلام ان کے لیے اکٹھے ہوں گے یعنی [illegible]

فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ
اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ
فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَ
تَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً
لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ
بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ
غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ
شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ
حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ
غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ
نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ
الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ
مِثْلُهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا
يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ
كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ
الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيِّ مِيْرَاثٍ
يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ
اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ
قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ
وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ
اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ
هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ
الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غلبہ کے ساتھ۔ پس وہ لڑیں گے یہاں تک کہ رات ان کے
درمیان حائل ہو جائے گی۔ دونوں فریق غالب ہوئے بغیر لوٹیں گے اور یہ لشکر
فنا ہو جائے گا پھر مسلمان موت کی شرط لگانے والا دوسرا لشکر بھیجیں گے کہ نہیں
لوٹیں گے مگر غالب ہو کر۔ وہ لڑیں گے یہاں تک کہ رات ان کے درمیان حائل
ہو جائے گی اور فریقین غلبہ کے بغیر واپس لوٹیں گے اور یہ لشکر بھی فنا ہو جائے
گا۔ پس مسلمان موت کی شرط لگانے والا تیسرا لشکر بھیجیں گے کہ نہیں لوٹیں
گے مگر غالب ہو کر۔ وہ لڑیں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور ہر فریق غلبہ
کے بغیر لوٹے گا اور یہ لشکر بھی فنا ہو جائے گا پھر چوتھے روز باقی سارے مسلمان
ان کی طرف چڑھ پڑیں گے تو اللہ کافروں پر شکست ڈال دے گا۔ وہ ایسی جنگ
لڑیں گے کہ اس جیسی کوئی نہ دیکھی ہو گی۔ پرندہ ان کے پاس سے گزرنے
لگے گا تو آگے نکل نہ سکے گا مردہ ہو کر گر جائے گا۔ کسی والد کی اولاد گنی جو سو تھے تو
ان میں سے ایک آدمی کو باقی پائیں گے۔ پس کس غنیمت کی خوشی منائی جائے اور
کس میراث کو تقسیم کیا جائے۔ وہ اسی حالت میں اس سے بھی بڑی جنگ کی خبر
سنیں گے وہ آواز سنیں گے کہ دجال ان کے بال بچوں میں آ گیا۔ وہ چھوڑ دیں
گے جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہو گا اور اس کی جانب متوجہ ہوں گے۔ پس دس
سوار حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں ان کے نام جانتا ہوں اور ان کے باپوں کے نام اور ان کے
گھوڑوں کے رنگ۔ وہ روئے زمین پر بہترین سوار ہوں گے یا اس وقت زمین
پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔

(مسلم)

۵۱۸۲/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا
فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ
اَلْفًا مِنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ایسا شہر سنا ہے جس کے ایک جانب خشکی
اور ایک جانب سمندر ہے عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ قیامت
قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ بنی اسحاق کے ستر ہزار افراد اس سے جہاد کریں
جب وہ وہاں حاضر ہوں گے تو ہتھیاروں سے نہیں لڑیں گے بلکہ لا الٰہ الا اللہ

يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ اللہ اکبر کہیں گے تو اُس کی فصیل کی ایک جانب گر جائے گی۔ ثور بن یزید راوی نے کہا کہ میرے علم کے مطابق سمندر کی جانب والی کہا۔ پھر دوسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو دوسری جانب سے گر پڑے گی۔ پھر تیسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اُن کے لیے راستہ کھل جائے گا۔ پس اُس میں داخل ہو کر غنیمت حاصل کریں گے (اس دوران) کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ چیخ آئے گی کہا جائے گا کہ دجال نکل آیا ہے۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر اُس کی طرف رجوع کریں گے۔

(مسلم)

دوسری فصل

٥١٨٨ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت المقدس کی آبادی یثرب کی خرابی ہے اور یثرب کی خرابی جنگ عظیم ہے اور جنگ عظیم میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجال کا خروج ہے۔

(ابو داؤد)

٥١٨٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

اُنہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال تینوں سات مہینوں میں ہیں۔

(ترمذی، ابو داؤد)

٥١٩٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ عظیم اور فتح مدینہ کے درمیان چھ سال ہیں اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔ روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور کہا کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

٥١٩١ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ
[illegible]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان مدینہ میں محصور ہو جائیں گے اور یہاں تک کہ ان کی سرحد سلاح تک ہوگی
[illegible]

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَھُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَآئِکُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ النَّصْرَانِیَّۃِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّہٗ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَۃِ وَزَادَ بَعْضُھُمْ فَیَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی اَسْلِحَتِھِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ فَیُکْرِمُ اللّٰہُ تِلْکَ الْعِصَابَۃَ بِالشَّھَادَۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب تم رومیوں سے امن والی صلح کرو گے پھر تم اور وہ اپنے پیچھے والے دشمن سے جنگ کرو گے۔ پس تمہاری مدد کی جائے گی، غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے پھر تم واپس لوٹتے ہوئے ٹیلوں والی چراگاہ میں اترو گے۔ پس نصرانیوں میں سے ایک آدمی صلیب اٹھا کر کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی غصے میں آ کر اسے توڑ دے گا۔ اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور جنگ عظیم کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ بعض راویوں نے یہ زیادہ کیا کہ مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکیں گے۔ پس اس جماعت کو اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائے گا۔

(ابوداؤد)

۵۴۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُکُوا الْحَبَشَۃَ مَا تَرَکُوْکُمْ فَاِنَّہٗ لَا یَسْتَخْرِجُ کَنْزَ الْکَعْبَۃِ اِلَّا ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حبشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں کیونکہ کعبہ کے خزانے کو نہیں نکالے گا مگر دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی۔ (ابوداؤد)

۵۴۲۴ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَۃَ مَا وَدَعُوْکُمْ وَاتْرُکُوا التُّرْکَ مَا تَرَکُوْکُمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حبشیوں کو چھوڑے رکھنا جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں اور ترکوں کو چھوڑے رکھنا جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں۔ (ابوداؤد)

۵۴۲۵ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ یُقَاتِلُکُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْیُنِ یَعْنِی التُّرْکَ قَالَ تَسُوْقُوْنَھُمْ ثَلٰثَ مِرَارٍ حَتّٰی تُلْحِقُوْھُمْ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِی السِّیَاقَۃِ الْاُوْلٰی فَیَنْجُوْ مَنْ ھَرَبَ مِنْھُمْ وَاَمَّا فِی الثَّانِیَۃِ فَیَنْجُوْ بَعْضٌ وَّیَھْلِکُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِی الثَّالِثَۃِ فَیُصْطَلَمُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں فرمایا: تم سے چھوٹی آنکھوں والے یعنی ترک لڑیں گے۔ تم انہیں تین مرتبہ (حتیٰ کہ) یہاں تک کہ جزیرۂ عرب تک پہنچا دو گے۔ پہلی بار میں جو ان میں سے بھاگ گئے وہ بچ جائیں گے۔ دوسری بار میں بعض بچیں گے اور بعض ہلاک ہوں گے اور تیسری دفعہ وہ جڑ سے اکھاڑ دیے جائیں گے یا جیسے فرمایا۔

(ابوداؤد)

حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کے لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ تو بیلوں کی دُمیں اور جنگل اختیار کرے گا اور ہلاک ہو جائیں گے۔ دوسرا گروہ اپنے لیے امان حاصل کرے گا اور وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔ تیسرا گروہ اپنے اہل و عیال کو پیچھے رکھتے ہوئے ان سے لڑیں گے وہ شہید ہیں۔

(ابوداؤد)

٥١٩٧/٢٣ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ وَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فرمایا) لوگ شہر آباد کرتے رہیں گے جن میں ایک شہر کو بصرہ کہا جائے گا۔ اگر تم اس کے پاس سے گزرو یا اس میں داخل ہو تو اس کی شور والی زمین، جھاؤ والی جگہ، بازار اور امراء کے دروازوں سے بچنا اور اس کے اطراف میں رہنا کیونکہ اس میں زمین کا دھنسنا، پتھروں کا برسنا اور زلزلہ آئے گا۔ کچھ لوگ رات گزاریں گے لیکن صبح کو بندر اور خنزیر ہوں گے۔

(ابوداؤد)

٥١٩٨/٢٤ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُوْلُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَاِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا اِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْاُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَّضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

صالح بن درہم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم حج کے ارادے سے چلے تو ایک آدمی نے ہم سے کہا کیا تمہارے نزدیک کوئی بستی ہے جس کو ابلّہ کہا جاتا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تم میں سے کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ میرے لیے مسجد عشار میں دو رکعتیں یا چار پڑھے اور کہے کہ یہ ابوہریرہ کے لیے ہیں۔ میں نے اپنے خلیل حضرت ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیشک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مسجد عشار سے شہیدوں کو اٹھائے گا اور ان کے ساتھ شہدائے بدر کے علاوہ کوئی کھڑا نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور کہا کہ یہ مسجد دریا کے نزدیک ہے اور اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ والی حدیث جو حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے ہم اسے باب ذکر الیمن والشام میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

٥١٩٩/٢٥ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم کی فتنہ کے متعلق حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا وہ مجھے یاد ہے جس طرح حضور نے فرمایا تھا۔ کہا بیان کیجئے تم جرأت والے ہو۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ آدمی کے گھر والوں، مال، جان، اولاد اور ہمسائے میں ہے جس کا کفارہ روزہ، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کے ذریعے ادا ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا میرا ارادہ اس سے نہیں، میرا ارادہ اس فتنے سے ہے جو سمندر کی موج کی طرح اٹھیں گے۔ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کو اس سے کیا غرض! بیشک آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کیا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا پھر تو اس کے بند ہونے کی امید نہیں۔ ہم نے حضرت حذیفہ سے کہا کہ کیا حضرت عمر کو دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا ہاں جیسا کہ کل سے پہلے رات ہوتی ہے۔ بیشک میں نے ان سے حدیث بیان کی تھی کوئی غلط بات نہیں کی تھی۔ ہم ڈر گئے کہ حضرت حذیفہ سے دروازے کے متعلق پوچھیں۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر ہے۔

(متفق علیہ)

٥٢٠٠ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے ساتھ ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

قیامت کی نشانیاں

پہلی فصل

٥٢٠١ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت زیادہ ہو جائے گی، زنا کی کثرت ہوگی، شراب بہت پی جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے اور عورتیں بہت بڑھ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا ایک مرد ہوگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ علم گھٹ جائے گا

وَفِي رِوَايَةٍ يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور جہالت غالب آجائے گی۔ (متفق علیہ)

٥٢٠٢ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت سے پہلے بہت ہی جھوٹے ہیں جو ظاہر ہوں گے۔ اُن سے بچتے رہنا۔ (مسلم)

٥٢٠٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ قیامت کب ہے؟ فرمایا کہ جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض گزار ہوا کہ اس کا ضائع کرنا کس طرح ہوگا؟ فرمایا کہ جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری)

٥٢٠٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ حَتَّى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ

اُنہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال بڑھ کر عام ہو جائے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر نکلے گا لیکن اُسے کوئی ایسا نہ ملے گا جو اُس سے قبول کرے۔ یہاں تک کہ سرزمین عرب پھر چراگاہوں اور نہروں میں تبدیل ہو جائے گی۔ (مسلم) اور اسی کی ایک روایت میں فرمایا۔ مکانات اِہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔

٥٢٠٥ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فرمایا) آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا شمار نہیں کرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ میری اُمت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال لپوں بھر کر بانٹے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ (مسلم)

٥٢٠٦ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے خزانے کی جگہ سے کھل جائے گا جو وہاں موجود ہو تو اُس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ (متفق علیہ)

٥٢٠٧ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو۔

اُنہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے پہاڑ کی جگہ سے کھل جائے۔ لوگ اُس پر آپس میں لڑیں گے اور ہر سو میں سے ننانوے قتل کر دیئے جائیں گے۔ اُن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ کاش! میں بچنے والا شخص بن سکوں۔

(رواہ مسلم)

(مسلم)

۵۲۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا۔ (رواہ مسلم)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اپنے جگر کے ٹکڑے اگل دے گی وہ سونے چاندی کے ستون ہوں گے۔ قاتل آکر کہے گا کہ میں نے اس کی خاطر قتل کیا تھا قطع رحم کرنے والا کہے گا کہ میں نے اس کی خاطر قطع رحمی کی۔ چور آکر کہے گا کہ اس کی خاطر میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر اسے چھوڑ دیں گے تو اس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔

(مسلم)

۵۲۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ إِلَّا الْبَلَاءُ۔ (رواہ مسلم)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لیٹ جائے گا اور کہے گا کاش میں اس قبر والے کی جگہ پر ہوتا یہ دین کے باعث نہیں بلکہ مصیبت کی وجہ سے ہوگا۔ (مسلم)

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى۔ (متفق علیہ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں بھی چمک اٹھیں گی۔

(متفق علیہ)

۵۲۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۲۱۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنَ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ۔

(رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانہ نزدیک ہو جائے گا یہاں تک کہ سال مہینے جیسا، مہینہ ہفتے جیسا، ہفتہ دن جیسا، دن گھنٹے جیسا اور گھنٹہ شعلے کی چمک جتنی دیر کے برابر ہو جائے گا۔

(ترمذی)

۵۲۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا

حضرت عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ إِلٰى رَأْسِكَ

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیدل غنیمت کے لیے روانہ فرمایا۔ ہم غنیمت کے بغیر واپس لوٹے جس سے ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار ظاہر ہوئے تو آپ ہمارے درمیان کھڑے ہو کر دعا کی۔ اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کرنا کہ میں کمزور ہو جاؤں۔ نہ انہیں ان کی جانوں کے سپرد کرنا کہ یہ عاجز ہو جائیں گے۔ نہ انہیں لوگوں کے سپرد کرنا کہ وہ ان پر ترجیح دیں۔ پھر دست مبارک میرے سر پر رکھ کر فرمایا۔ اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں اتر آئی ہے تو زلزلے، مصائب اور بڑے امور قریب آ گئے۔ اس وقت قیامت لوگوں سے اتنی قریب ہوگی جتنا میرا ہاتھ تمہارے سر سے۔

(ابوداؤد)

۵۲۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنٰى صَدِيْقَهُ وَأَقْصٰى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو مال غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان شمار کیا جائے۔ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے۔ اپنے دوست سے نزدیک اور اپنے باپ سے دور ہو۔ مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں۔ قبیلہ کا سردار ان میں سے بدکردار ہو۔ قوم میں ذلیل آدمی سردار ہو۔ آدمی کی عزت اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کی جائے۔ گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہو جائیں۔ شرابیں پی جائیں۔ امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں۔ اس وقت سرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنسنے، شکل مسخ ہونے، پتھر برسنے کا انتظار کرنا اور ایسی نشانیاں جو پے درپے آئیں گی جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹنے پر دانے لگاتار گرتے ہیں۔

(ترمذی)

۵۲۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میری امت میں پندرہ باتیں آجائیں تو ان پر مصیبت آجائے گی۔ ان باتوں کو شمار کیا لیکن دین کے سوا علم حاصل کرنے کو ذکر نہیں کیا۔ فرمایا کہ اپنے دوست سے حسن سلوک اور والدین پر ظلم کرے گا اور فرمایا کہ شراب پی جائے گی اور ریشم پہنا جائے گا۔

الْقَمَرُ وَلَيْسَ الْعَزِيْزُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

۵۲۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
۱۶ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى
يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ
اسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ
قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ
تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ
اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اسْمِيْ وَاسْمُ
اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا
كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ عالم ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ عرب کا مالک ایک ایسا شخص ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا (ترمذی، ابوداؤد) ابوداؤد کی ایک روایت میں فرمایا۔ اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل کر دے گا یہاں تک کہ اس میں ایک آدمی کو مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ظاہر کرے گا۔ جس کا نام میرے نام اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے مطابقت کرے گا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی۔

۵۲۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
۱۷ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ
عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مہدی میری عترت اور فاطمہ کی اولاد سے ہے۔ (ابوداؤد)۔

۵۲۱۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
۱۸ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى
الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّ
عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ
سِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی مجھ سے ہوگا کشادہ پیشانی اونچی ناک والا۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ سات سال حکومت کرے گا۔

(ابوداؤد)

۵۲۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۹ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ
يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ
مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُنہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کے پاس ایک آدمی آ کر کہے گا اے مہدی مجھے عطا کیجیے عطا کیجیے۔ وہ ہاتھوں سے اس کے کپڑے میں اتنا بھر دے گا جتنا وہ اٹھا سکے گا۔ (ترمذی)

۵۲۲۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
۲۰ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ
فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ
فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ
فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ
بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ
بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاٰى

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک خلیفہ کے فوت ہونے پر اختلاف ہوگا۔ اہل مدینہ سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ مکرمہ چلا جائے گا۔ اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اسے باہر نکالیں گے جبکہ وہ ناپسند کرتا ہوگا۔ پس حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ شام سے اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو شام کے ابدال

نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور یہ کہ اس کی ران اسے بتائے گی جو اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۲۲۳ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نشانیاں دو سو برس کے بعد ہیں۔ (ابن ماجہ)

۵۲۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللهِ الْمَهْدِيَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے آتے ہوئے دیکھو تو ان کے پاس حاضر ہو جانا کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ روایت کیا ہے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۲۲۶ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ)

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا: یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے یہ نام دیا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا، وہ اخلاق میں حضور سے مشابہت رکھے گا اور صورت میں مشابہ نہیں۔ پھر قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ روایت کیا ہے ابو داؤد نے اور قصہ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۲۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَلَّ الْجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذَلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هَذِهِ الْأُمَمِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس سال ٹڈیاں ختم ہو گئیں جس سال حضرت عمر کی وفات ہوئی تھی۔ انہیں اس بات کا سخت صدمہ ہوا۔ یمن اور عراق اور شام کی طرف پوچھنے کے لیے سوار روانہ فرمائے کہ کیا وہاں بھی کوئی ٹڈی دکھائی دی ہے؟ پس یمن کی طرف سے ایک سوار مٹھی بھر ٹڈیاں لے کر آیا اور آپ کے سامنے ڈال دیں۔ جب حضرت عمر نے انہیں دیکھا تو تکبیر کہی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قسم کی مخلوق پیدا کی ہے۔ چھ سو قسم کی سمندر میں اور چار سو قسم کی خشکی میں۔ اس امت میں سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی۔ ٹڈی کے بعد دوسری قسمیں یوں ہلاک ہوں گی جیسے لڑی کا دھاگا ٹوٹنے پر منکے گر جاتے ہیں۔ روایت کیا ہے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

تصرف کی جاتی ہیں اس کی بیعت میں حاضر ہو کر بیعت کریں گی پھر قریش کا ایک آدمی جس کی ننہال بنو کلب ہوں گے ان کی طرف لشکر بھیجے گا وہ اس لشکر پر غالب آئیں گے یہ بنو کلب کا لشکر ہوگا۔ وہ لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کے مطابق عمل کرے گا اور اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا پس وہ سات سال رہ کر وفات پائے گا اور مسلمان اس کی نماز پڑھیں گے۔

(ابوداؤد)

۵۲۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيشُ فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ۔

(رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مصیبت کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پہنچے گی۔ آدمی ظلم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں پائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ میری عترت اور میرے اہل بیت سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اس سے راضی ہوں گے۔ آسمان اپنی بارش سے ایک قطرہ بھی نہیں چھوڑے گا مگر برسا دے گا اور زمین اپنی نباتات سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گی مگر اگا دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ مرنے والوں کے زندہ ہونے کی تمنا کریں گے۔ وہ اسی حالت میں سات یا آٹھ یا نو سال رہیں گے۔ روایت کیا اسے حاکم نے مستدرک میں۔

۵۲۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّئُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جس کو حارث کہا جائے گا کسان ہوگا اس کے مقدمۃ الجیش پر ایک آدمی ہوگا جس کو منصور کہا جائے گا۔ وہ آل محمد کو جگہ دے گا اور ٹھکانا دے گا جیسے قریش نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا تھا۔ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے یا فرمایا کہ اس کی بات ماننا۔

(ابوداؤد)

۵۲۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کرنے لگیں اور یہاں تک کہ آدمی سے اس کے کوڑے کا پھندا

أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۳ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

کے لحاظ سے پہلی نشانیاں جو ہیں ایک سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دابۃ الارض کا چاشت کے وقت لوگوں کے پاس آنا ہے۔ ان دونوں میں سے جو بھی پہلے واقع ہوگی تو دوسری اس کے نقش قدم پر فوراً آجائے گی۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین نشانیاں جب نکل آئیں تو کسی جان کو اس کا ایمان لانا نفع نہیں دے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ نیکی نہ کمائی ہو۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا۔

(مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج غروب ہوتے وقت فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پس اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ قریب ہے کہ یہ سجدہ کرے اور قبول نہ فرمایا جائے، اجازت مانگے اور نہ ملے اور اس سے کہا جائے کہ جدھر سے آیا ہے اسی طرف لوٹ جا۔ پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور سورج اپنی جائے قرار کی طرف چلتا ہے (۳۶، ۳۸) فرمایا کہ اس کی جائے قرار عرش کے نیچے ہے۔

(مسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تخلیق آدم سے قیام قیامت تک دجال سے بڑا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تم سے پوشیدہ نہیں، آپ سے پوشیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے جبکہ دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی آنکھ گویا ابھرے ہوئے انگور کی طرح ہوگی

الا عمرو بطعام استلب۔
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

قربِ قیامت کی نشانیاں اور دجال کا بیان

پہلی فصل

٥٢٢٨ – وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانکا اور ہم کسی بات کا ذکر کر رہے تھے۔ فرمایا کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ قیامت کا۔ فرمایا وہ قائم نہیں ہوگی جب تک کہ اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پس آپ نے دھوئیں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، حضرت عیسیٰ کا نزول، یاجوج و ماجوج کا نکلنا، تین جگہ زمین کا دھنسنا یعنی مشرق، مغرب اور جزیرۂ عرب میں زمین کا بیٹھ جانا، اس کے آخر میں ایک آگ ہوگی جو یمن کی طرف سے نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ قعرِ عدن سے آگ نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف ہانکے گی۔ تیسری روایت میں دسویں نشانی کے متعلق ہے کہ ایک آندھی ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔
(مسلم)

٥٢٢٩ – وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چھ چیزوں سے پہلے اعمال کی جلدی کرو: دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عام فتنہ اور تم میں سے ہر ایک کا خاص فتنہ۔
(مسلم)

٥٢٣٠ – وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ظاہر ہونے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٢٢٥ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٢٢٦ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٢٢٧ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ

٥٢٢٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٢٢٩ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيْكُمْ فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی نبی نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں دجال کے متعلق ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی۔ بیشک وہ کانا ہے اور اس کے ساتھ جنت و دوزخ جیسی چیز ہوگی تو جسے وہ جنت کہے گا وہ دوزخ ہوگی اور میں تمہیں ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ جو لوگوں کو پانی نظر آئے گا وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جو لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ تم میں سے جو اسے پائے وہ اس میں گرے جو آگ نظر آتی ہے کیونکہ وہ میٹھا اور پاک پانی ہے۔ (متفق علیہ) مسلم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے۔ بیشک دجال کی ایک آنکھ صاف ہے جس پر موٹا سا ناخونہ ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے جس کو ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال بائیں آنکھ سے کانا اور گھنے بالوں والا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی جنت و دوزخ ہے۔ اس کی دوزخ جنت اور اس کی جنت دوزخ ہے۔

(مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر وہ نکلے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو تمہاری جانب سے میں اس سے نمٹ لوں گا اور وہ نکلے جبکہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو ہر شخص اپنی طرف سے حجت قائم کرے اور میری طرف سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ وہ گھنگریالے بالوں والا نوجوان ہے جس کی آنکھ ابھری ہوئی ہوگی۔ میں اس کو عبد العزیٰ

فمن أدركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة
الكهف وفي رواية فليقرأ عليه بفواتح سورة
الكهف فإنها جواركم من فتنته إنه خارج
خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا وعاث
شمالا يا عباد الله فاثبتوا قلنا يا رسول
الله وما لبثه في الأرض قال أربعون
يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم
كجمعة وسائر أيامه كأيامكم قلنا
يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة
أيكفينا فيه صلاة يوم قال لا اقدروا
له قدره قلنا يا رسول الله وما إسراعه
في الأرض قال كالغيث استدبرته الريح
فيأتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به
فيأمر السماء فتمطر والأرض فتنبت
فتروح عليهم سارحتهم أطول ما كانت
ذرى وأسبغه ضروعا وأمده خواصر ثم يأتي
القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف
عنهم فيصبحون ممحلين ليس بأيديهم شيء
من أموالهم ويمر بالخربة فيقول لها أخرجي
كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم
يدعو رجلا ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف
فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه
فيقبل ويتهلل وجهه يضحك فبينما هو
كذلك إذ بعث الله المسيح ابن مريم
فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق
بين مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة
ملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه
تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر
يجد ريح نفسه إلا مات ونفسه ينتهي حيث

بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں جو تم میں سے اُسے پائے تو اُس پر سورۂ کہف
کی ابتدائی آیتیں پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں
پڑھے کیونکہ یہ اس کے فتنے سے تمہارا بچاؤ ہے۔ وہ شام اور عراق کے
درمیانی راستے سے ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں ہر جانب فساد کرے گا۔ اے
اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ زمین میں
کتنا عرصہ رہے گا؟ فرمایا کہ چالیس دن جن میں ایک دن سال جیسا، دوسرا مہینے
جیسا، تیسرا ہفتے جیسا اور باقی دن تمہارے دنوں جیسے ہوں گے۔ ہم عرض
گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں
ایک دن کی نمازیں پڑھنا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ فرمایا نہیں بلکہ وقت کا
اندازہ کر لیا کرنا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! زمین
میں اُس کی رفتار کتنی تیز ہوگی؟ فرمایا کہ بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا
لگی ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا تو وہ
اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پس وہ آسمان کو حکم کرے گا تو وہ بارش
برسائے گا اور زمین کو حکم کرے گا تو سبزہ اگا دے گی۔ شام کو اُن کے
مویشی آئیں گے تو پہلے کی نسبت اُن کے کوہان بہت اونچے، تھن زیادہ بھرے ہوئے
اور کوکھیں زیادہ تنی ہوئی ہوں گی۔ پھر دوسری قوم کے پاس آئے گا اور انہیں
دعوت دے گا۔ وہ اس کی بات رد کر دیں گے۔ وہ اُن کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ
قحط زدہ ہو جائیں گے۔ اُن کے مال میں سے اُن کے پاس کچھ بھی
نہیں رہے گا۔ وہ ویرانے سے گزرے گا تو اس سے کہے گا کہ اپنے
خزانے نکال۔ اس کے خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے ہو
جائیں گے۔ پھر ایک جوانی سے بھرپور شخص کو بلائے گا اور تلوار کے ذریعے
اس کے دو ٹکڑے کر کے تیر کی مسافت کے فاصلے پر پھینک دے گا۔
پھر اُسے بلائے گا تو وہ آ جائے گا اور ہنستے ہوئے اُس کا چہرہ چمکتا
ہوگا۔ وہ اسی حالت میں ہوگا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ورس و زعفران کے رنگے
ہوئے جوڑے میں دمشق کے مشرقی سفید منارے پر نازل ہوں گے، اپنے دونوں
ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ اُنہوں نے قطرے
ٹپکنے والا سر مبارک جھکایا ہوا ہوگا۔ جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح
قطرے گریں گے۔ جس کافر تک ان کی سانس کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائے گا اور اُن کی سانس
حد نگاہ تک جائے گی۔ وہ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ باب لُد

يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ
فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ
مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ
فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى
عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ
لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ
اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ
فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ
كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا
إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ
مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ
فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَ
يُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ
الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ
الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ
فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ
فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ
فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ
زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى
وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ
الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ
وَفِي رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ
الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ وَ
جِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا
لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ
حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي

کے پاس پا کر اسے قتل کر دیں گے پھر حضرت عیسیٰ کی خدمت میں وہ لوگ حاضر ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے بچا لیا ہوگا۔ وہ ان کے چہرے صاف کریں گے اور جنت میں ان کے درجات بتائیں گے۔ پس اس دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے بندے نکالے ہیں جن سے کسی کے لڑنے کی طاقت نہیں، لہٰذا میرے بندوں کو طور کی طرف لے جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکال دے گا اور وہ ہر بلند زمین سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی جائے گا اور آخری جماعت گزرے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔ پھر چلتے جائیں گے یہاں تک کہ جبل خمر تک پہنچیں گے وہ بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا آؤ آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ پس آسمان کی طرف تیر اندازی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹا دے گا۔ اور اللہ کے نبی اور ان کے ساتھی محصور رہیں گے یہاں تک کہ انہیں بیل کی سری ایک سو دینار سے بہتر معلوم ہوگی جیسے آج کے تمہارے ہیں۔ پس اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا جس سے وہ صبح سے ایک آدمی کی طرح مر جائیں گے۔ پھر عیسیٰ نبی اللہ اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے اور زمین پر ایک بالشت جگہ بھی نہیں پائیں گے مگر وہ ان کی چربی اور بدبو سے بھری ہوئی ہوگی۔ پس عیسیٰ نبی اللہ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں جیسی گردنوں والے پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا کر پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ انہیں نہبل کے مقام پر پھینک دیں گے اور مسلمان ان کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں سے سات سال تک آگ جلائیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر پتھر کا اور کوئی خیمہ اون کا نہ بچے گا اور زمین کو دھو ڈالے گی یہاں تک کہ وہ آئینے کی طرح صاف ہو جائے گی پھر زمین سے کہا جائے گا کہ اپنے پھل اگا اور اپنی برکت لوٹا دے۔ اس دن ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی بڑی جماعت کو کافی ہوگی اور ایک گائے ایک قبیلے کے لوگوں کے لیے کافی ہوگی اور ایک بکری ایک گھرانے کے لیے کافی ہوگی۔ وہ اسی

ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلَى قَوْلِهِ سَبْعَ سِنِينَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جو ان کی بغلوں کے نیچے سے پہنچے گی۔ پس ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے تو ان پر ہی قیامت قائم ہو گی۔ روایت کیا اسے مسلم نے سوائے دوسری روایت کے تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ سے سَبْعَ سِنِينَ تک۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

[illegible] وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال نکلے گا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف متوجہ ہو کر چلے گا۔ تو دجال کے نگہبان اس سے ملیں گے اور کہیں گے کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ وہ کہے گا کہ اس کی طرف جا رہا ہوں جو نکلا ہے۔ تو وہ کہیں گے کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟ وہ کہے گا ہمارے رب کی ربوبیت مخفی نہیں۔ وہ کہیں گے کہ اسے قتل کر دو۔ پس ان کے بعض دوسرے بعض سے کہیں گے کہ کیا تمہارے رب نے منع نہیں کیا کہ میری اجازت کے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا۔ پس وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب مومن اس کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا۔ دجال حکم دے گا کہ اسے پکڑ کر چت لٹا دو اور اس کا سر کچل دو۔ تو وہ اتنا ماریں گے کہ اس کی کمر اور پیٹ بھر جائے گا۔ پھر کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ مرد کہے گا تو بہت بڑا کذاب ہے۔ وہ حکم دے گا تو اس کے سر پر آرا رکھ کر چیر دیا جائے گا یہاں تک کہ دونوں ٹانگوں کے درمیان سے نکل جائے گا۔ پھر دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اس سے کہے گا اٹھ کھڑا ہو تو وہ سیدھا

مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ اَتُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسَبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۱ وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَّهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ

ٹکڑے کر دیا جائے گا پھر کہے گا کہ کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ جواب دے گا کہ تیرے متعلق میری بصیرت میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ پھر فرمائے گا کہ اے لوگو! میرے بعد یہ کسی شخص کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ پس دجال اُسے ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا تو اُس کی گردن کو ہنسلی تک تانبے جیسی کر دیا جائے گا، لہٰذا وہ کچھ نہیں کر سکے گا۔ پس وہ اس کے ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اُسے دوزخ میں پھینک دیا گیا ہے لیکن وہ جنت میں ڈالا گیا ہو گا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب العالمین کے نزدیک وہ تمام انسانوں میں شہید اعظم ہے۔

(مسلم)

حضرت اُمِ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ دجال سے بھاگتے ہوئے پہاڑوں پر جا پہنچیں گے۔ حضرت اُمِ شریک کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اُس روز عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ تعداد میں کم ہوں گے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے جن کے اوپر طیالسی چادریں پڑی ہوں گی۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال آئے گا اور اُس پر مدینہ منورہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام ہو گا۔ پس وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک شور زمین میں اُترے گا۔ اُس کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو لوگوں سے بہتر ہو گا یا بہتر لوگوں سے ہو گا اور کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا۔ دجال کہے گا کہ بتاؤ اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا میرے معاملے میں تمہیں کوئی شک رہے گا؟ وہ کہیں گے، نہیں۔ پس وہ قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ وہ شخص کہے گا کہ خدا کی قسم، آج تیرے متعلق

اَشَدَّ بَصِيْرَةً فِيْكَ الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیے تو زیادہ بصیرت حاصل ہوئی۔ پس دجال اُسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اُس پر قابو نہیں پا سکے گا۔ (متفق علیہ)

۵۲۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال مشرق کی جانب سے آئے گا جبکہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے ارادے سے آئے گا یہاں تک کہ اُحد کے پیچھے اُترے گا۔ پھر فرشتے اُس کا منہ شام کی جانب پھیر دیں گے اور وہیں ہلاک ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۲۲۵ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
۱۸
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسیح دجال کا رعب مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔ اُن دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

۵۲۲۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ
۱۹
مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَاَرْفَئُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی کو الصلوٰۃ جامعۃ کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو میں مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نماز پوری کر لی تو تبسم ریز حالت میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: ہر ایک اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ لوگ گویا ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے خدا کی قسم تمہیں رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو نصرانی آدمی تھا، آیا اور مسلمان ہو گیا۔ اس نے مجھے ایک بات بتائی ہے اور وہ اس کے موافق ہے جو میں تمہیں دجال کے متعلق بتایا کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ سمندری کشتی میں سوار ہوا۔ ایک مہینے تک لہریں ان سے سمندر میں کھیلتی رہیں۔ ایک روز غروب آفتاب کے وقت وہ ایک جزیرے پر لنگر انداز ہوئے۔ وہ چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں گھنے بالوں والا ایک موٹا سا جانور ملا۔ بالوں کی کثرت کے باعث اُس کا اگلا اور پچھلا حصہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ لوگوں

مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ قَالُوا وَيْلَكِ
مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا
الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ
لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ
شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ
فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَ
أَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا
بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا
وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي
فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ
رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا
فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ
أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا فِي الدَّيْرِ
فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ
نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا
إِنَّهَا تُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ
بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ
كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ
يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ
فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ
قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ
مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ
مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ
قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ
بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ
الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ
يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ
وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ
فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا

نے کہا ارے خانہ خراب! تو کون ہے؟ بولی میں جاسوس ہوں۔ تم گرجے میں اس آدمی کے پاس جاؤ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ جب اس نے آدمی کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہ یہ شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے یہاں تک کہ گرجے میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ویسا ہم نے دیکھا نہیں تھا وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ تھے گھٹنوں سے ٹخنوں تک بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا ہم نے کہا خانہ خراب! تو کون ہے؟ کہا کہ میرے متعلق تمہیں اطلاع ہو گئی مگر تم بتاؤ کون ہو؟ کہا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ سمندری کشتی میں سوار ہوئے تھے کہ ایک مہینے تک موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں۔ ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا اور بولا کہ میں جاسوس ہوں۔ تم اس گرجے میں اس کے پاس جاؤ ہم جلدی سے تیری طرف آئے۔ اس نے کہا کہ مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پھل لگتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا عنقریب وہ پھل نہیں لائے گا۔ کہا کہ مجھے بحیرہ طبریہ کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے کہا کہ عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ کہا کہ مجھے عین زغر کے متعلق بتاؤ کیا اس چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے لوگ چشمے کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا کہ مجھے اَن پڑھوں کے نبی کے متعلق بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ سے نکل کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں۔ کہا کہ کیا عرب ان سے لڑے؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا انہوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ قریب والے عرب پر غالب آئے اور وہ لوگ اطاعت گزار ہیں۔ اس نے کہا۔ ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ اس کی پیروی کریں اور میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں ہی دجال ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت ملے گی۔ پس میں نکل کر زمین میں پھروں گا اور چالیس راتوں کے اندر کوئی ایسی بستی نہیں رہے گی جس میں داخل نہ ہوں سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے کہ وہ دونوں مجھ پر حرام کیے گئے ہیں جب ان میں سے کسی کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو مجھے فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ میں تلوار ہو گی جس کے ساتھ مجھے روکے گا اور ان کے ہر راستے پر حفاظت کے لیے فرشتے ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ

فِيْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَإِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۷۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِيْ بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک عصا منبر پر مارا اور فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ ہے، طیبہ ہے، طیبہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے ہاں۔ فرمایا کہ وہ بحر شام یا بحر یمن میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے اور دست مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات کعبہ کے پاس میں نے گندمی رنگ کے ایک بہت اچھے آدمی کو دیکھا جتنے گندمی رنگ کا کوئی اچھا آدمی کسی نے دیکھا ہو۔ ان کے گیسو تا بہ گوش تھے اتنے اچھے کہ بہت اچھے بال کسی نے دیکھے ہوں۔ کنگھی کی ہوئی تھی، صاف ستھرے بال ٹپک رہا تھا، دو آدمیوں کے کندھوں سے سہارا لے کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے گھونگریالے بالوں والے ایک کانے آدمی کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ گویا ابھرا ہوا انگور تھی۔ جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں دجال کے متعلق فرمایا کہ وہ سرخ رنگ کا، بھاری جسم، گھنگھریالے بالوں والا، دائیں آنکھ سے کانا اور سب لوگوں کی نسبت ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھنے والا۔ اور لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب الملاحم میں گزر چکی اور قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ والی حدیث ابن عمر کو ہم باب قصہ ابن صیاد میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

٥٢٣٨ / ٢١ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت تمیم داری کی حدیث میں روایت ہے کہ انہوں نے بتایا۔ وہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ کہا تو کون ہے؟ وہ بولی کہ میں جاسوسہ ہوں۔ تم اس محل میں جاؤ۔ میں وہاں گیا تو ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا، زنجیروں میں جکڑا ہوا زمین و آسمان کے درمیان اچھل رہا تھا۔ میں نے کہا، تو کون ہے؟ بولا کہ میں دجال ہوں۔ (ابوداؤد)

٥٢٣٩ / ٢٢ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوْا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتا دیا اور مجھے ڈر ہے کہ تم سمجھ نہیں سکو گے۔ مسیح دجال پست قد، ٹیڑھے پیروں والا، گھنگھریالے بالوں والا کانا ہے جس کی آنکھ مٹی ہوئی ہے، نہ ابھری ہوئی ہے اور نہ اندر دھنسی ہوئی۔ اگر تمہیں اس کے متعلق شک واقع ہو تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

٥٢٥٠ / ٢٣ وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِيْ أَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت نوح کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا مگر اس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ پھر آپ نے اس کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ شاید مجھے دیکھنے والا یا میرا کلام سننے والا کوئی اسے پا لے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس دن ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ فرمایا کہ جیسے آج ہیں یا اس سے بہتر۔ (ترمذی، ابوداؤد)

٥٢٥١ / ٢٤ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن حریث نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم سے گفتگو کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال مشرق کی جانب سے سرزمین خراسان سے نکلے گا۔ اس کی پیروی ایسے لوگ کریں گے جن کے چہرے گویا تہ بہ تہ ڈھالوں جیسے ہوں گے۔ (ترمذی)

٥٢٥٢ / ٢٥ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۲۵۳ / ۲۶ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

۵۲۵۴ / ۲۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

۵۲۵۵ / ۲۸ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً قَالَ وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْوَ أَبِيهِ وَنَحْوَ أَخِيهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَأَخَذَتْ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ

نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے دجال کے متعلق سنے تو اس سے دور بھاگے کیونکہ خدا کی قسم ایک آدمی اس کے پاس آئے گا اور اپنے آپ کو مومن گمان کرتا ہوگا لیکن اس کی پیروی کرے گا ان شبہات کے باعث جن کے ساتھ وہ بھیجا جائے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال زمین پر چالیس سال رہے گا۔ سال مہینے جیسا، مہینہ ہفتے جیسا، ہفتہ دن جیسا اور دن کھجور کے پتے کے آگ میں جلنے کے برابر ہوگا۔

(شرح السنہ)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد دجال کی پیروی کریں گے، ان کے اوپر سبز چادریں ہوں گی۔ (شرح السنہ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے غریب خانے پر جلوہ افروز تھے تو آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے پہلے تین سال ہیں۔ پہلے سال آسمان تہائی بارش روک لے گا اور زمین تہائی نباتات۔ دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین دو تہائی نباتات۔ اور تیسرے سال آسمان ساری بارش روک لے گا اور زمین ساری نباتات۔ اس وقت کھروں والا اور داڑھوں والا کوئی جانور باقی نہیں رہے گا مگر وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے فتنے سے بہت بڑی بات یہ ہوگی کہ وہ ایک اعرابی کے پاس آ کر کہے گا کہ اگر میں تیرے اونٹوں کو زندہ کر دوں تو کیا جانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ پس شیطان اس کے اونٹوں کی شکل اختیار کر لیں گے جیسے تھن لمبے اور کوہان بہت اچھے ہوں۔ فرمایا کہ ایک شخص کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور باپ مر گیا ہوگا۔ کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ بھائی کو زندہ کر دوں تو کیا تو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ پس شیطان اس کے باپ اور بھائی کی شکل اختیار کر لیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کام کے باعث تشریف لے گئے۔ پھر واپس تشریف لائے تو لوگ ان باتوں کے باعث فکر و غم میں تھے جو آپ نے بیان فرمائیں۔ دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر فرمایا۔

مَهْيَمْ أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيْجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاللهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اسماء کیا بات ہے؟ میں عرض گذار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کر کے ہمارے دل نکال دیے۔ فرمایا کہ اگر وہ نکلا اور میں زندہ ہوا تو میں اس سے جھگڑنے والا ہوں گا۔ ورنہ میرا رب میرے بعد ہر ایماندار کا محافظ ہے۔ میں عرض گذار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں اور روٹیاں پکانے سے پہلے ہی بھوک لگنے لگتی ہے تو اس وقت مسلمانوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ ان کو وہی کفایت کرے گا جو آسمان والوں کو تسبیح و تقدیس کے ذریعے کفایت کرتا ہے۔

(احمد)

تیسری فصل

۵۴۵۶ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِيْ مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق جتنا کسی نے نہیں پوچھا اتنا میں نے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے سکے گا۔ عرض گذار ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا؟ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہے۔

(متفق علیہ)

۵۴۵۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں۔

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کا بیان

پہلی فصل

۵۴۵۸ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِيْ أُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر صحابہ کرام کی ایک جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ اسے پایا وہ لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلوں میں کھیل رہا تھا اور ابن صیاد ان دنوں بلوغ کے قریب

وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ
حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ
ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى قَالَ
يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَّخَبَاَ لَهٗ
يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ
فَقَالَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ
عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ
ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ
النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ
اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَ
ابْنُ صَيَّادٍ مُّضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ
لَّهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ
فَقَالَتْ اَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ
فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ
ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ

پہنچ گیا تھا۔ اسے پتہ معلوم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس کی کمر پر دست مبارک مار کر فرمایا۔ کیا تم گواہی دیتا کہ میں اللہ کا رسول
ہوں۔ وہ ان سے آپ کی طرف دیکھ کر کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ
امیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں
اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا اور
فرمایا۔ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔ پھر آپ نے
ابن صیاد سے فرمایا۔ کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا۔ میرے پاس سچا اور
جھوٹا آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا معاملہ گڈمڈ
ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے لئے
ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں۔ آپ نے يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ
بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ دل میں چھپا رکھا۔ اس نے کہا۔ دُخّ ہے۔ آپ
نے فرمایا۔ ذلیل ہو! تو اپنی حد سے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر نے عرض گزار ہوئے
کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر
قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں کوئی بھلائی نہیں۔
حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حضرت ابی بن کعب انصاری کے ساتھ ان کھجوروں کے باغ کی طرف گئے
جن میں ابن صیاد تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھجوروں کے تنوں
کی آڑ لے کر چلنے لگے۔ آپ کا یہ ارادہ تھا کہ ابن صیاد کے دیکھنے
سے پہلے ابن صیاد سے کچھ سن لیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر کمبل اوڑھے
لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو درختوں کی آڑ میں دیکھ کر کہا۔ اے صاف! یہ اس کا نام ہے۔ محمد
آ گئے۔ ابن صیاد رک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اگر یہ اسے رہنے دیتی تو وہ کھل جاتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان
کی جیسی اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔
میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی نہیں مگر اس نے اپنی
قوم کو اس سے ڈرایا۔ بیشک حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے
ڈرایا لیکن میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے

نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۵۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ مَا ذَا تَرٰى قَالَ أَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرٰى قَالَ أَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۶۰ وَعَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۶۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں کہی۔ تم جان جاؤ کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ابن صیاد ملا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے تو اور کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میں دو سچے اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے لہٰذا اسے چھوڑ دو۔

(مسلم)

انہی سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا سفید میدہ اور خالص مشک جیسی۔

(مسلم)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر کو مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ابن صیاد مل گیا۔ انہوں نے اس سے کوئی بات کہی جس سے وہ ناراض ہو کر پھول گیا، یہاں تک کہ راستے کو بھر دیا۔ حضرت ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس گئے جن تک یہ بات پہنچ گئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نے ابن صیاد سے کیا لینا تھا؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال غصے کی حالت میں نکلے گا۔

(مسلم)

۵۲۶۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ تک ابن صیاد کا شریک سفر رہا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے لوگوں سے عجیب پیش آتی ہے یہ میرے متعلق دجال ہونے کا گمان رکھتے ہیں۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی حالانکہ میری اولاد ہے۔ کیا حضور نے نہیں فرمایا کہ وہ کافر ہوگا حالانکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا حضور نے نہیں فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوسکے گا جبکہ میں مدینہ منورہ سے آرہا ہوں اور مکہ مکرمہ جا رہا ہوں۔ پھر اس نے مجھ سے اپنی گفتگو کے آخر میں کہا: خدا کی قسم میں اس کی جائے پیدائش، اس کے مکان کو جانتا ہوں جہاں وہ ہے اور میں اس کے باپ اور اس کی ماں کو جانتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے مجھے شک میں ڈال دیا لیکن میں نے اس سے کہا: تیرا ہمیشہ برا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس سے کہا گیا: کیا تجھے یہ پسند ہے کہ دجال تو ہی ہو؟ کہا کہ اگر یہ چیز میرے سامنے پیش کی گئی تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔ (مسلم)

۵۲۶۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ میں اس سے ملا جبکہ اس کی آنکھ سوجی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: تیری آنکھ کب سے ایسی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ تو نہیں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے۔ اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے آپ کی لاٹھی میں پیدا کردے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے گدھے جیسی سخت آواز نکالی جو میں نے سنی۔ (مسلم)

۵۲۶۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اللہ کی قسم اٹھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے حضرت عمر سے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ بات کہی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۲۶۵ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: خدا کی قسم، مجھے اس میں شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

۵۲۶۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

۵۲۶۷ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الثَّدْيَيْنِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَأَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ

روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یوم الحرہ کے موقع پر ابن صیاد ہم سے گم ہو گیا (ابوداؤد)۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کے والدین کا تیس سال تک کوئی بچہ نہ ہو گا۔ پھر ان کے ہاں ایک کانا، بڑے نقصان والا لڑکا پیدا ہو گا جس کا نفع کم ہو گا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن دل نہیں سوئے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے والدین کی نشانیاں بیان فرمائیں کہ اس کا باپ دراز قد، کم گوشت والا ہو گا، گویا اس کی ناک طوطے کی چونچ ہے۔ اس کی ماں موٹی چوڑی، بڑی چھاتیوں والی ہو گی۔ حضرت ابوبکرہ نے فرمایا، ہم نے سنا کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ تو میں اور حضرت زبیر بن عوام گئے یہاں تک کہ اس کے والدین کے پاس اندر داخل ہوئے تو ان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کی ہوئی نشانیاں پائی جاتی تھیں۔ ہم نے کہا، کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ دونوں نے کہا کہ تیس سال ہمارے گھر کوئی بچہ نہ ہوا۔ پھر لڑکا ہوا ہے جو کانا، بڑے نقصان والا، کم نفع والا ہے جس کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ پس ہم ان کے پاس سے باہر نکلے تو وہ چادر اوڑھ کر دھوپ میں پڑا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ہم نے اس کے سر سے کپڑا ہٹا دیا۔ اس نے کہا، آپ دونوں نے کیا کہا ہے؟ ہم نے کہا، کیا تو نے ہماری بات سن لی ہے؟ اس نے کہا، ہاں، کیونکہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، جس کی آنکھ مٹی ہوئی اور جس کا ایک دانت باہر نکلا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔ پس آپ نے اسے چادر کے نیچے گنگناتا ہوا پایا۔ اس کی ماں نے آواز دی، اے عبداللہ! ابوالقاسم آ گئے۔ وہ چادر سے نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لقیا فاتیاہ فترکتہ لبین فذکر مثل معنی حدیث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لی یا رسول اللہ فاقتلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن ہو فلست صاحبہ انما صاحبہ عیسی ابن مریم وان لا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجلا من اہل العہد فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشفقا انہ ہو الدجال

(رواہ فی شرح السنۃ)

فاطمہ کے مشکیزے میں چھپا ہے ، رکھی تو آپ کو کہتا پھر حدیث آنحضرت کی طرح مشابہات کیا ، پس حضرت عمر وہاں گزارے گئے ، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ اسے قتل کر دوں ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تم اس کے قاتل نہیں ہو بلکہ اس کے قاتل حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور اگر وہ نہیں تو ذمی کا قتل کرنے کا تمہیں حق نہیں ہے ، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشہ خطرہ رہا کہ مبادا یہی دجال ہو ۔

(شرح السنہ)

بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

تیسری فصل

٥٢٦٩ ـ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ الْاٰیَۃَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ، عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ حاکم عادل کی صورت میں نازل ہوں گے ، پس صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور بے حساب مال تقسیم کریں گے یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا ، اس وقت ایک سجدہ دنیا اور اس کی ساری متاع سے بہتر معلوم ہوگا ، پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے کہ چاہو تو یہ آیت پڑھو اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں جو ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے۔ (النساء ۴ : ۱۵۹)

(متفق علیہ)

۵۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم، عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ضرور نازل ہوں گے حاکم عادل کی صورت میں، وہ ضرور صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے جوان اونٹنیوں کو کھلی چھوڑ دیں گے، ان سے محنت کا کوئی کام نہیں لیا جائے گا، دشمنی آپس میں کوئی نہ رکھے گا، ایک دوسرے سے حسد کرنا ختم ہو جائے گا۔ وہ مال کی طرف لوگوں کو بلائیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا (مسلم) اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں فرمایا، تمہارا کیا حال ہو گا جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔

۵۲۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اُمّت کا ایک گروہ قیامت تک غلبے کے ساتھ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا۔ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اُن کا امیر کہے گا، آئیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ وہ فرمائیں گے، نہیں، تم ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کو عزت بخشی ہے۔

(مسلم)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۲۷۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيْ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عیسیٰ علیہ السلام زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ پس شادی کریں گے تو اُن کی اولاد ہو گی اور پینتالیس سال گزار کر وفات پائیں گے۔ وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے۔ پس میں اور عیسیٰ ابن مریم دونوں ایک ہی قبر سے ابوبکر اور عمر کے درمیان اٹھیں گے۔ اسے ابن الجوزی نے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے۔

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَأَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

قربِ قیامت اور جو مر گیا اس کی قیامت ہو گئی

پہلی فصل

۵۲۷۳ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضْلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے قتادہ کو ان کے وعظوں میں فرماتے ہوئے سنا کہ جیسے ان میں ایک دوسری سے مقدم ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ بات انہوں نے حضرت انس سے روایت کی یا یہ قتادہ کا قول ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۷۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَأُقْسِمُ بِاللهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے وفات پانے سے ایک ماہ پہلے فرماتے ہوئے سنا: تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو، اس کا علم اللہ کے پاس ہے اور خدا کی قسم، زمین پر کوئی سانس لینے والا ایسا نہیں کہ اس پر سو سال گزر جائیں اور اس وقت بھی وہ زندہ ہے۔

(مسلم)

۵۲۷۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج جو زمین پر سانس لے رہے ہیں ان میں سے کسی پر پورے سو سال نہیں گزریں گے۔ (مسلم)

۵۲۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هَذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض دیہاتی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے تو آپ ان میں سب سے کم عمر کی طرف دیکھ کر فرماتے کہ یہ بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

٥٢٧٧ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے قیامت سے پہلے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ میں اس سے اتنی سبقت لے گیا ہوں جتنی یہ انگلی اس انگلی سے ہے (پس آپ نے کلمہ شہادت والی اور درمیانی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا)۔ (ترمذی)

٥٢٧٨ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيْلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کی بارگاہ میں اس بات سے عاجز نہیں ہوگی کہ انہیں نصف یوم کی مہلت مل جائے۔ حضرت سعد سے عرض کی گئی کہ نصف یوم کتنا ہے؟ فرمایا کہ پانچ سو سال۔ (ابو داؤد)۔

تیسری فصل

٥٢٧٩ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِي آخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس دنیا کی مثال اس کپڑے جیسی ہے جو شروع سے آخر تک پھٹ گیا ہو اور آخر میں ایک دھاگے سے لٹکا ہوا ہو، پس قریب ہے کہ وہ دھاگہ ٹوٹ جائے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی

پہلی فصل

٥٢٨٠ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جائے گا۔ دوسری روایت ہے کہ ایسے کسی شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہے۔

(مسلم)

٥٢٨١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔

(مسلم)

٥٢٨٢ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذو الخلصہ کے گرد نہ ہلیں۔ ذو الخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کو دور جاہلیت میں وہ لوگ پوجتے تھے۔

(متفق علیہ)

٥٢٨٣ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات اور دن کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ لات و عزیٰ کی پھر پوجا ہونے لگے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اسے ناپسند کریں (۹:۳۳) کہ یہ غلبہ پورا ہو چکا۔ فرمایا کہ اس میں سے ہوگا جتنا اللہ چاہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے وہ تمام مر جائیں گے جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اور وہ رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔ پس وہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

(مسلم)

٥٢٨٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ قَالَ فَيَبْقٰى

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال نکلے گا تو دنیا میں چالیس رہے گا۔ مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا سال۔ پس اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود جیسے ہیں۔ وہ تلاش کر کے اسے ہلاک کریں گے۔ پھر لوگوں میں سات سال رہیں گے کہ کسی دو کے درمیان عداوت نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی ایک بھی ایسا آدمی نہیں رہے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی بھلائی یا ایمان ہو مگر وفات ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے کسی جگر کے اندر بھی داخل ہو تو وہاں بھی داخل ہو کر یہ اسے قبض کر لے گی۔ بس بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی جیسی تیزی

شرار الناس في خفة الطير وأحلام السباع لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا فيتمثل لهم الشيطان فيقول ألا تستجيبون فيقولون فما تأمرنا فيأمرهم بعبادة الأوثان وهم في ذلك دار رزقهم حسن عيشهم ثم ينفخ في الصور فلا يسمعه أحد إلا أصغى ليتا ورفع ليتا قال وأول من يسمعه رجل يلوط حوض إبله فيصعق ويصعق الناس ثم يرسل الله مطرا كأنه الطل فتنبت منه أجساد الناس ثم ينفخ فيه أخرى فإذا هم قيام ينظرون ثم يقال يا أيها الناس هلم إلى ربكم وقفوهم إنهم مسئولون فيقال أخرجوا بعث النار فيقال من كم فيقال من كل ألف تسعمائة وتسعة وتسعين قال فذلك يوم يجعل الولدان شيبا وذلك يوم يكشف عن ساق. (رواه مسلم) وذكر حديث معاوية لا تنقطع الهجرة في باب التوبة

کی طرح ہلکے اور درندوں جیسی عقل والے ہوں گے۔ وہ نیکی کو پہچانیں گے نہ کسی برے کام کو برا سمجھیں گے۔ پس شیطان ان کے پاس انسانی شکل میں آ کر کہے گا کیا تمہیں حیا نہیں آتی؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ پس وہ انہیں بتوں کی پوجا کا حکم دے گا۔ وہ اسی حالت میں رہیں گے کہ ان کی روزی کی بہتات اور ان کی بسر اوقات بہت اچھی ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اسے سنے گا تو اپنی گردن ایک طرف جھکائے گا اور دوسری طرف اٹھائے گا۔ سب سے پہلے جو آدمی سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہوگا تو بے ہوش ہو جائے گا۔ دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شبنم جیسی بارش بھیجے گا جس سے لوگوں کے جسم اُگیں گے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو۔ انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ جہنمیوں کے گروہ کو علیحدہ کیا جائے گا۔ کہا جائے گا کتنے میں سے کتنے؟ کہا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔ اور پنڈلی کھل جائے گی (مسلم) اور "لا تنقطع الہجرۃ" والی حدیث معاویہ باب التوبہ میں ذکر ہو چکی۔

دوسری فصل

وهذا الباب خال عن الفصل الثاني.

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

وهذا الباب خال عن الفصل الثالث.

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

باب النفخ في الصور

صور پھونکے جانے کا بیان

پہلی فصل

۵۲۸۵ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين النفختين

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں دفعہ صور پھونکنے کے درمیان

أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ۔

چالیس کا وقفہ ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اے ابوہریرہ! چالیس روز کا؟ فرمایا میں یہ کچھ نہیں کہتا۔ عرض گزار ہوئے کہ چالیس مہینے کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ عرض گزار ہوئے کہ چالیس سال کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا اور لوگ اُگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے۔

فرمایا کہ ایک ہڈی کے سوا انسان کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور قیامت کے روز اسی پر تخلیق مکمل کر دی جائے گی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: آدمی کی ہر چیز کو مٹی کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے۔ اسی سے پیدا کیا گیا تھا اور اسی پر ترکیب دیا جائے گا۔

۵۲۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمان کو داہنے دستِ قدرت میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا: میں حقیقی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (متفق علیہ)

۵۲۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ بِشِمَالِهِ وَفِي رِوَايَةٍ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا۔ پھر انہیں اپنے داہنے دستِ قدرت میں لے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، جبار کہاں ہیں؟ متکبر کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو اپنے بائیں دستِ قدرت میں لپیٹ لے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انہیں دوسرے دستِ قدرت میں لے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، جبار کہاں ہیں؟ متکبر کہاں ہیں؟ (مسلم)

۵۲۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہودیوں کے ایک عالم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا: اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو ایک انگلی پر تھامے گا، زمینوں کو دوسری انگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو تیسری انگلی پر، پانی اور مٹی کو چوتھی انگلی پر اور ساری مخلوق کو پانچویں انگلی پر۔ پھر انہیں حرکت دے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس عالم کی بات سے تعجب ہو کر تصدیقاً تبسم ریز ہو گئے۔ پھر آپ نے آیت تلاوت کی: انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا اور قیامت کے روز سب زمینیں اس کی مٹھی میں ہوں گی اور آسمان اس کے داہنے

الْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دست قدرت میں لپیٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک اور بلند تر ہے اس سے جس کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۲۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد ربانی "اس دن زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا اور آسمانوں کو (ابراہیم ۴۸)" کے متعلق پوچھا کہ اس دن انسان کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ پل صراط پر۔ (مسلم)

۵۲۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز سورج اور چاند کو بے نور کر دیا جائے گا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۲۹۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغٰى سَمْعَهُ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کیسے چین سے بیٹھ سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والا منہ میں صور لئے ہوئے ہے، کان لگائے ہوئے ہے، پیشانی جھکائی ہوئی ہے، انتظار کر رہا ہے کہ کب پھونکنے کا حکم فرما دیا جائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ (ترمذی)

۵۲۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

تیسری فصل

۵۲۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ قَالَ الصُّورُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُولٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد ربانی "جب ناقور پھونکا جائے گا (المدثر ۸)" فرمایا کہ وہ صور ہے۔ الراجفۃ پہلی دفعہ کے پھونکنے کو کہتے ہیں اور الرادفۃ دوسری دفعہ کے پھونکنے کو۔ بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

۵۲۹۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَ قَالَ عَنْ يَمِيْنِهِ جِبْرَائِيْلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيْكَائِيْلُ۔

علیہ وسلم نے صور والے فرشتے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے دائیں جانب جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہیں۔

(رزین)

۵۲۹۵ وَعَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللهُ الْخَلْقَ وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهِ قَالَ أَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهِ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ آيَةُ اللهِ فِيْ خَلْقِهِ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللهُ الْمَوْتٰى۔

(رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ)

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مخلوق کو دوبارہ کس طرح زندہ کرے گا اور مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ تم قحط سالی میں اپنی قوم کی وادی سے گزرے ہو اور پھر ان دنوں گزرے ہو جب وہ سبزہ سے لہلہا رہی تھی؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں یہی نشانی ہے کہ وہ اسی طرح مردے زندہ کرے گا۔ روایت کیا ان دونوں کو رزین نے۔

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

پہلی فصل

۵۲۹۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو سرخی مائل سفید زمین پر جمع کیا جائے گا جو میدے کی روٹی کی مانند ہوگی۔ اس میں کسی کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۲۹۷ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین قیامت کے روز ایک روٹی ہوگی جس کو اللہ جبار اپنے دستِ قدرت سے تیار کرے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں روٹی تیار کرتا ہے اہلِ جنت کی مہمانی کے لیے۔ پس یہودیوں میں سے ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابوالقاسم! اللہ رحمن آپ کو برکت دے، کیا میں آپ کو نہ بتاؤں کہ قیامت کے روز اہلِ جنت کی مہمانی کیا ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ کہا کہ زمین ایک روٹی کی مانند ہوگی۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے مبارک کچلے بھی نظر آنے لگے۔ پھر

بِإِدَامِهِمْ بَالَامُ وَالنُّونُ قَالُوا وَمَا هٰذَا؟ قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۹۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أُصَيْحَابِي أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

کہا گیا پھر اس کے سالن کے متعلق بتاؤ۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے، کہا کہ بیل اور مچھلی کہ جگر کے زائد ٹکڑے کو ستر ہزار افراد کھائیں گے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ تین طرح اکٹھے کیے جائیں گے رغبت کرنے والے، ڈرنے والے۔ ایک اونٹ پر دو، ایک اونٹ پر تین، ایک اونٹ پر چار، ایک اونٹ پر دس۔ باقی کو آگ اکٹھا کرے گی اور ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ کریں گے ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ گزاریں گے۔ ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں وہ کریں گے اور ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ننگے پاؤں، ننگے جسم اور ختنے کے بغیر اکٹھے کیے جاؤ گے۔ پھر آپ نے تلاوت فرمائی۔ جیسے ہم نے پہلے بنایا تھا ویسے ہی دوبارہ کریں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے، بیشک ہم کرنے والے ہیں (۲۱:۱۰۴) اور قیامت میں سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور میرے کچھ ساتھیوں کو بائیں جانب سے پکڑا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے ہیں یہ اپنی ایڑیوں پر پھرتے رہے۔ میں وہی کہوں گا جو نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا تھا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا ... بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔ (۵:۱۱۹)

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت کے روز لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے جسم اور ختنے کے بغیر اکٹھا کیا جائے گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ مرد اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ فرمایا۔ اے عائشہ! بات اس سے زیادہ سخت ہے کہ کوئی کسی کی طرف دیکھ سکے۔ (متفق علیہ)

حضرت ... سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض

كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۲ ٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ لَهُ أَبُوهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرَاهِيمَ انْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۰۳ ٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۴ ٩ وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا وَأَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۰۵ ١٠ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

گزارش ہوا۔ یا رسول اللہ! قیامت کے روز کافر کس طرح منہ کے بل چلتے اٹھایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے اسے دنیا میں دو ٹانگوں پر چلایا کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل چلا دے؟

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم کی ملاقات اپنے والد (آزر) سے قیامت کے روز ہوگی کہ اس کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار ہوگا۔ حضرت ابراہیم کہیں گے کہ میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر۔ اُن کا باپ ان سے کہے گا کہ آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم عرض کریں گے۔ اے رب! تُو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز مجھے رسوا نہیں کرے گا۔ اس سے بڑھ کر کون سی رسوائی ہے کہ میرا باپ تیری رحمت سے دور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم سے فرمایا جائے گا کہ اپنے پیروں کے نیچے دیکھو۔ وہ دیکھیں گے کہ کیچڑ میں لتھڑا ہوا بجو ہے جسے پیروں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ بہے گا یہاں تک کہ ستر گز تک زمین میں جذب ہو جائے گا اور انہیں لگام لگائے گا، یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت کے روز سورج مخلوق سے قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ پس وہ کسی کے ٹخنوں تک ہوگا اور ان میں سے بعض کے گھٹنوں تک اور ان میں سے بعض کی کمر تک اور ان میں سے بعض کو پسینہ لگام لگائے ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستِ اقدس سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا۔

(مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم عرض گزار ہوں گے کہ حاضر ہوں تیرے سامنے اور مستعد ہوں اور ساری بھلائی تیرے قبضے میں ہے۔ فرمائے گا کہ جہنم کا حصہ نکالو۔ عرض گزار ہوں گے کہ جہنم کا حصہ کیا ہے؟ فرمائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ اس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور لوگ مدہوش دکھائی دیں گے حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ تم میں سے ایک ہوگا اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار ہوں گے۔ پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تہائی ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا کہ تم لوگوں میں ایسے ہو گے جیسے سفید بیل کی جلد پر سیاہ بال یا سیاہ بیل کی جلد پر سفید بال۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۶ ۱۱ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَاحِدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہمارا رب اپنی قدرت کی پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن اور مومنہ اس کے لیے سجدہ کرے گا اور وہ باقی رہ جائیں گے جو دکھاوے یا شہرت کے لیے دنیا میں سجدہ کرتے تھے۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی کمر تختہ بن جائے گی۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۷ ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک بہت بڑا موٹا شخص حاضر ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر برابر بھی وزن نہیں ہوگا اور فرمایا کہ یہ تلاوت کرو۔ ہم ان کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (الکہف ۱۰۵)۔ متفق علیہ

دوسری فصل

۵۳۰۸ ۱۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی

أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ أَخْبَارُهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

بیان کرے گی (۴:۹۹) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں، لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ اس کی پیٹھ پر ہر بندہ اور بندی نے جو عمل کیے ہوں گے ان کی گواہی دے گی اور کہے گی کہ مجھ پر فلاں فلاں روز فلاں فلاں کام کیے تھے یہی اس کی خبریں ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٥٢٠٩/١٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَّمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرنے والا ایسا نہیں جو نادم نہ ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اسے کس بات پر ندامت ہوتی ہے؟ فرمایا اگر وہ نیک ہے تو اس بات پر نادم ہوتا ہے کہ زیادہ نیکیاں کیوں نہ کیں اور اگر برا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ برائی کیوں نہ چھوڑی۔ (ترمذی)

٥٢١٠/١٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِيْ أَمْشَاهُمْ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز لوگوں کو تین طریقوں پر اٹھایا جائے گا۔ ایک قسم پیدل دوسری قسم سوار اور تیسری قسم اپنے چہروں کے بل۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ اپنے چہروں کے بل کیسے چلیں گے، فرمایا کہ جس نے انہیں قدموں سے چلایا وہ قدرت رکھتا ہے کہ انہیں ان کے چہروں کے بل چلا دے مگر وہ اپنے چہروں کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے بچیں گے۔

(ترمذی)

٥٢١١/١٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهٗ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسے یہ پسند ہو کہ قیامت کے دن کو یوں دیکھے جیسے گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اسے چاہیے کہ سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق پڑھے۔

(احمد، ترمذی)

تیسری فصل

٥٢١٢/١٦ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ لوگ تین گروہوں کی شکل میں اکٹھے کیے جائیں گے۔ ایک گروہ والے سوار آرام میں

كَاسِيْنَ وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

با لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔ دوسری فوج والوں کو فرشتے ان کے چہروں کے بل گھسیٹتے ہوں گے اور آگ انہیں اکٹھا کرے گی۔ تیسری فوج والے پیدل چلتے اور دوڑتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت ڈال دے گا کوئی باقی نہیں رہے گی یہاں تک کہ کسی کے پاس اگر باغ ہوگا سواری کے قابل اونٹ کے بدلے دے تب بھی قادر نہیں ہوگا۔ (نسائی)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

حساب، بدلے اور میزان کا بیان

پہلی فصل

۵۳۱۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس سے قیامت کے روز حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی۔ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ عنقریب اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا (۸۴:۸) فرمایا کہ یہ صرف پیشی ہوتی ہے اور جس سے حساب کے وقت پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۴ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے کلام کرے گا جبکہ اس کے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ وہ حجاب جو چھپالے۔ پس وہ اپنی دائیں جانب نظر اٹھائے گا تو نہیں دیکھے گا مگر وہی اعمال جو آگے بھیجے اور اپنی بائیں جانب نظر اٹھائے گا تو نہیں دیکھے گا مگر وہی اعمال جو آگے بھیجے اور اپنے سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا اپنے سامنے مگر آگ۔ لہٰذا آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مومن کو اپنا قرب بخشے گا اور اپنا پردہ ڈال کر اسے چھپالے گا اور فرمائے گا۔ کیا تو فلاں گناہ کو

كذا أتعرف ذنب كذا فيقول نعم أي رب حتى قرره بذنوبه ورأى في نفسه أنه قد هلك قال سترتها عليك في الدنيا وأنا أغفرها لك اليوم فيعطى كتاب حسناته وأما الكفار والمنافقون فينادى بهم على رؤوس الخلائق هؤلاء الذين كذبوا على ربهم ألا لعنة الله على الظالمين.

(متفق عليه)

جانتا ہے؟ کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! ہاں یہاں تک کہ اپنے سارے گناہوں کا اقرار کرے گا اور اپنے دل میں یہ سمجھے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی فرمائی اور تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پس اُسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔ جبکہ کافروں اور منافقوں کے متعلق ساری مخلوق کے سامنے اعلان فرمایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ کہا۔ خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۱۶ وعن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم القيامة دفع الله إلى كل مسلم يهوديا أو نصرانيا فيقول هذا فكاكك من النار. (رواه مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی تحویل میں ایک یہودی یا نصرانی کر دے گا اور فرمائے گا یہ جہنم سے تیرا فدیہ ہے۔ (مسلم)

۵۳۱۷ وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بنوح يوم القيامة فيقال له هل بلغت فيقول نعم يا رب فتسأل أمته هل بلغكم فيقولون ما جاءنا من نذير فيقال من شهودك فيقول محمد وأمته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيجاء بكم فتشهدون أنه قد بلغ ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذلك جعلناكم أمة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا.

(رواه البخاري)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز حضرت نوح کو حاضر کیا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا آپ نے حکم پہنچا دیا تھا؟ عرض گزار ہوں گے۔ ہاں اے رب! پس ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ تم تک حکم پہنچایا گیا تھا؟ وہ عرض گزار ہوں گے، ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ فرمایا جائے گا کہ آپ کا گواہ کون ہے؟ عرض گزار ہوں گے کہ محمد مصطفیٰ اور اُن کی امت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں لایا جائے گا تو تم گواہی دو گے کہ بے شک انہیں حکم پہنچا دیا گیا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تم کو درمیانی امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہو جائے۔

(رواہ البخاری)

۵۳۱۸ وعن أنس قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فضحك فقال هل تدرون مما أضحك قال قلنا الله ورسوله أعلم قال من مخاطبة العبد ربه يقول يا رب ألم تجرني من الظلم قال يقول بلى قال فيقول فإني لا أجيز على نفسي إلا شاهدا مني

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ ہنسے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بندے کے اپنے رب سے اس بات پر جھگڑنے پر کہ وہ کہے گا: اے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے امان نہیں دی؟ فرمائے گا کیوں نہیں۔ عرض کرے گا کہ میں اپنے اوپر کسی کی گواہی جائز نہیں سمجھتا مگر گواہی دینے والا

قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَهُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ

ہے گا۔ فرمائے گا کہ آج تیری جان ہی تیرے اوپر گواہی کے لیے کافی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی ہی کافی رہیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس کے منہ پر مُہر لگا دی جائے گی۔ پس اُس کے اعضاء سے بولنے کے لیے کہا جائے گا تو وہ اُس کے اعمال بیان کریں گے۔ پھر اُسے بولنے دیا جائے گا تو کہے گا تمہارا ناس ہو، دُور ہو، میں تو تمہاری طرف سے جھگڑ رہا تھا۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں جبکہ بادل نہ ہوں کیا تم کو تردد ہوتا ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا کہ تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں جبکہ بادل نہ ہوں تردد کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم اپنے رب کے دیکھنے میں تردد نہیں کرو گے، جیسے ان میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں تردد نہیں کرتے۔ پس ایک بندے سے ملاقات ہوگی، فرمائے گا کیا میں نے تجھے عزت نہ بخشی، سردار نہ بنایا، بیوی عطا نہ کی اور گھوڑے اور اونٹ تیرے تابع کیے اور تجھے چھوڑا کہ سرداری کرتا اور چوتھائی وصول کرتا رہا؟ کہے گا کیوں نہیں۔ فرمائے گا کیا تجھے مجھ سے ملنے کا گمان تھا؟ عرض کرے گا نہیں۔ فرمائے گا کہ میں تجھے بھلاتا ہوں جیسے تو نے مجھے بھلایا۔ پھر دوسرے سے ملاقات کرے گا اور اسی طرح گفتگو ہوگی۔ پھر تیسرے سے ملاقات کرے گا اور اس سے بھی اسی طرح کہے گا۔ وہ عرض کرے گا اے رب! میں تجھ پر ایمان لایا، تیری کتاب پر، تیرے رسولوں پر، اور نماز پڑھی، روزہ رکھا، خیرات کی اور جہاں تک ہو سکے گا اپنی تعریفیں بیان کرے گا۔ فرمائے گا کہ ٹھہر جا۔ فرمایا جائے گا کہ ہم ابھی تیرے گواہ لاتے ہیں۔ وہ اپنے دل میں سوچے گا کہ میرے اوپر کون گواہی دے گا؟ پس اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران سے بولنے کے لیے کہا جائے گا۔ پس اس کی ران، گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال بیان کریں گی۔ یہ اس لیے کہ وہ اپنا عذر ختم کر دے کیونکہ وہ منافق ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ (مسلم) اور یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِی الْجَنَّۃَ والی حدیث ابو ہریرہ پہلے باب التوکل میں حضرت ابن عباس کی روایت سے ذکر ہوئی۔

الترمذی بروایۃ ابن عباس۔

دوسری فصل

۵۳۲۰ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَيَاتٍ رَبِّي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل فرمائے گا نیز ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور میرے رب کی تین لپیں ہوں گی۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۲۱ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِيْنِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوْسٰى۔

حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز لوگوں کو تین دفعہ پیش کیا جائے گا۔ پس دو دفعہ پیشیاں تو جھگڑے اور معذرت بیان کرنے کے لیے ہوں گی اور تیسری پیشی کے وقت نامہ اعمال اڑائے جائیں گے جنہیں کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں پکڑے گا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ اس وجہ سے صحیح نہیں کہ حسن بصری کا ابوہریرہ سے سماع نہیں ہے اور بعض نے حسن سے ابو موسیٰ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

۵۳۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز میری امت کے ایک آدمی کو ساری مخلوق کے سامنے اپنے سامنے بلائے گا۔ پس اس کے سامنے ننانوے دفتر پھیلائے جائیں گے جبکہ ہر دفتر حد نظر تک ہوگا۔ پھر فرمائے گا کہ کیا تو ان میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ عرض گزار ہوگا کہ یا رب! نہیں۔ فرمائے گا کہ کیا تیرا کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا کہ اے رب! نہیں۔ فرمائے گا کیوں نہیں، تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے اور آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پس ایک پرچی نکالی جائے گی جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا۔ فرمایا جائے گا کہ میزان پر حاضر ہو۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ اے رب!

هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

دفتروں کے سامنے یہ پرچی کیا ہے؟ وہ فرمائے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پس دفتر ہلکے ہو جائیں گے اور پرچی بھاری ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام سے وزنی کوئی چیز نہیں ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ أَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيْزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِيْ يَمِيْنِهِ أَمْ فِيْ شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جہنم کو ذکر کیا اور رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے رلایا؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے جہنم کو ذکر کیا تو رونا آگیا۔ کیا آپ قیامت میں اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ میزان پر جب تک یہ نہ جانے کہ اس کی تول ہلکی رہی یا بھاری۔ دوسرے نامۂ اعمال کے وقت جبکہ کہا جائے گا کہ آؤ میری کتاب پڑھو، جب تک یہ نہ جان لے کہ اس کی کتاب کہاں واقع ہوتی ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں میں یا پیٹھ کے پیچھے۔ تیسرے پل صراط کے پاس جبکہ وہ جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

۵۳۳۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے دو غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں، میرے مال میں خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں۔ ان کے معاملے میں میرا کیا حال ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کا حساب لیا جائے گا جو انہوں نے تمہاری خیانت اور نافرمانی کی اور تم سے جھوٹ بولا اور تمہارا انہیں سزا دینا۔ اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں جتنی ہوئی تو برابر ہو جائے گا، نہ تمہیں ثواب ملے گا اور نہ عذاب۔ اگر تمہارا سزا دینا ان کے گناہ سے کم رہا تو یہ تمہیں فضیلت ملے گی اور اگر تمہارا سزا دینا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوا تو زائد سزا کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ وہ آدمی ایک طرف ہو کر چلانے اور رونے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کیا تم اس

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۲۵ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۵۳۲۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

۵۳۲۷ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

۵۳۲۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ارشادِ باری تعالیٰ نہیں پڑھتے ہو۔ ہم قیامت کے روز عدل و انصاف کا ترازو رکھیں گے پس کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل کیا ہو گا تو ہم اسے حاضر کر دیں گے اور ہم کافی ہیں حساب لینے والے (۲۱: ۴۷) اس آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنے اور ان کے لئے ان سے جدائی سے بڑھ کر کوئی بھلائی نہیں پاتا۔ آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ سب آزاد ہیں۔ (ترمذی)

انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی ایک نماز میں کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لینا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اے اللہ کے نبی! آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کا نامۂ اعمال دیکھ کر درگزر فرما دے۔ کیونکہ اے عائشہ! اس روز جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔ (احمد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ مجھے بتائیے کہ قیامت کے دن قیام کی طاقت کس میں ہو گی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس روز لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے (۸۳: ۶) فرمایا کہ مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس پر ایسا ہو گا جیسے فرض نماز ہے۔

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اس دن کی لمبائی کتنی ہو گی؟ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ مومن پر اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ اس پر فرض نماز سے بھی آسان ہو گا جو وہ دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو ایک ہی چٹیل میدان میں جمع کیا جائے گا۔ پس ایک منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنی کروٹوں کو بستروں سے جدا رکھتے تھے۔ وہ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے۔ پس حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر تمام لوگوں کو حساب کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوضِ کوثر اور شفاعت کا بیان

پہلی فصل

۵۳۲۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِى الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِىْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبکہ میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے کنارے موتی کے خالی قبوں کے تھے۔ میں نے کہا کہ اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ کہا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی خالص مشک ہے۔ (بخاری)

۵۳۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِىْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فرمایا) میرا حوض ایک مہینے کی مسافت جتنا ہے۔ اس کے زاویے برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اور اس کی خوشبو مشک سے بھی بہتر ہے اور اس کے کوزے آسمان کے تاروں جیسے ہیں جو اس سے ایک دفعہ پی لے تو کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۳۳۱ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِىْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّىْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَاءُ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَىَّ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا حوض ایلہ سے عدن کے فاصلے سے زیادہ بڑا ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ میں اس سے لوگوں کو یوں روکوں گا جیسے کوئی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹ روکتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ اس روز ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا ہاں۔ تمہاری نشانی ہوگی جو دوسری امتوں کی نہیں ہوگی۔ تم آثار وضو کے باعث میرے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے آؤ گے۔ (مسلم) انہی کی حضرت انس سے ایک روایت ہے کہ فرمایا۔ اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر سونے چاندی کے لوٹے نظر آئیں گے۔ انہی کی حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ آپ سے اس کے پانی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس میں جنت سے دو پرنالے گرتے ہیں جو اسے بڑھاتے ہیں۔ ان میں سے ایک سونے کا اور

اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ۔

٥٣٣٢ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٣٣٣ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوا بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ

دوسرا چاندی کا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ جو میرے پاس سے گزرے وہ پیئے گا اور جس نے پیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے پاس سے کچھ لوگ گزریں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھے پہچانتے ہیں۔ پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا نئی باتیں گھڑی تھیں۔ میں کہوں گا۔ دوری دوری اس کے لیے جس نے میرے بعد تبدیلی کر دی۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز مسلمانوں کو روک لیا جائے گا تو انہیں اس پر تشویش ہوگی۔ وہ کہیں گے کہ کیوں نہ ہم پروردگار کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کرائیں جو اس جگہ سے ہمیں نجات دلائے۔ پس حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا، اپنی جنت میں آپ کو بسایا، فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور تمام چیزوں کے آپ کو نام سکھائے۔ لہٰذا پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجیے کہ ہمیں اس جگہ سے نجات بخشے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام نہیں۔ انکی غذا پر ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو درخت کے کھانے کے سلسلے میں ہوئی اور جس سے منع فرمایا گیا تھا۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت نوح کی بارگاہ میں جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کے لیے پہلا نبی بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ لوگ حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے۔ میں تمہارے کام نہیں۔ اسی طرح ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی کہ علم کے بغیر سوال کر بیٹھے تھے۔ فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم کی خدمت میں جاؤ۔ وہ فرمائیں گے کہ میں بھی تمہارے کام نہیں۔ اسی طرح تین ایسی باتوں کا ذکر کریں گے جو ظاہر کے خلاف تھیں۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں کہ انہیں توریت دی اور ہم کلامی کا شرف

الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ انھوں نے بغیر حق کے ایک مقتول قبطی کی نسبت میں معذرت کریں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس مقام کا اہل نہیں ہوں اور انھیں اپنی ایک غلطی یاد ہوگی کہ ایک جان کو قتل کر دیا تھا۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ پھر لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ فرمائیں گے کہ میں اس مقام کا اہل نہیں ہوں لیکن تم محمد ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ ان کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ فرمایا کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں گے۔ میں اپنے رب سے اس کے دربار میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ جب تک اللہ چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد سر اٹھائیے کہیے سنا جائے گا شفاعت کیجیے قبول کی جائے گی مانگیے عطا کیا جائے گا۔ فرمایا کہ میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں جا کر انھیں جہنم سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوبارہ واپس آ کر اپنے رب سے اس کے دربار میں حاضری کی اجازت مانگوں گا مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ جب تک اللہ چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد سر اٹھائیے کہیے سنا جائے گا شفاعت کیجیے قبول کی جائے گی مانگیے عطا کیا جائے گا۔ فرمایا کہ میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں جا کر انھیں جہنم سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔ پھر تیسری مرتبہ واپس آ کر اپنے رب سے اس کے دربار میں حاضری کی اجازت مانگوں گا مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ جب تک اللہ چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد سر اٹھائیے کہیے سنا جائے گا شفاعت کیجیے قبول کی جائے گی مانگیے عطا کیا جائے گا۔ فرمایا کہ میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں جا کر انھیں جہنم سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنھیں قرآن نے روک رکھا ہے یعنی جن کے لیے ہمیشگی واجب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ قریب ہے کہ تمہارا رب تمھیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ فرمایا کہ یہی وہ مقام محمود ہے جس کا تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا گیا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۳۳۳ وعنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم
في بعض فياتون آدم فيقولون اشفع الى ربك
فيقول لست لها ولكن عليكم بابراهيم فانه
خليل الرحمن فياتون ابراهيم فيقول لست
لها ولكن عليكم بموسى فانه كليم الله فياتون
موسى فيقول لست لها ولكن عليكم بعيسى
فانه روح الله وكلمته فياتون عيسى فيقول
لست لها ولكن عليكم بمحمد فياتوني
فاقول انا لها فاستاذن على ربي فيؤذن لي
ويلهمني محامد احمده بها لا تحضرني
الآن فاحمده بتلك المحامد واخر له ساجدا
فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل
تعطه واشفع تشفع فاقول يا رب امتي امتي
فيقال انطلق فاخرج من كان في قلبه مثقال
شعيرة من ايمان فانطلق فافعل ثم اعود
فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا
فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع
وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يا رب امتي
امتي فيقال انطلق فاخرج من كان في
قلبه مثقال ذرة او خردلة من ايمان فانطلق
فافعل ثم اعود فاحمده بتلك المحامد
ثم اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع
راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع
فاقول يا رب امتي امتي فيقال انطلق فاخرج
من كان في قلبه ادنى ادنى ادنى مثقال حبة خردل
من ايمان فاخرجه من النار فانطلق
فافعل ثم اعود الرابعة فاحمده بتلك
المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال يا

انس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا
مضطرب ہوکر لوگ ایک دوسرے کے پاس جائیں گے پھر حضرت آدم کے پاس آئیں گے اور عرض
کریں گے آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے ۔ وہ کہیں گے کہ
میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ خلیل اللہ ہیں ۔ لوگ
حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے ۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن
تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں ۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا
اہل نہیں لیکن تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں ۔ لوگ
حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے ۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ،
لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ ۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا کہ
میں اس کا اہل ہوں ۔ میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے
گی اور مجھے ایسی حمد سکھلائے گا کہ اب مجھے یاد نہیں ۔ میں ان کے ساتھ اس کی حمد کروں گا
اور اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا ۔ پس کہا جائے گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی
جائے گی ، مانگو تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی
جائے گی ۔ میں عرض کروں گا اے رب میری امت ، میری امت ۔ فرمائے گا
جاؤ جس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لو ۔ میں جا کر
ایسا کروں گا ۔ پھر واپس آ کر انہی تعریفوں کے ساتھ حمد کروں گا اور سجدہ ریز ہو
جاؤں گا ۔ پس کہا جائے گا کہ اے محمد سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی ، مانگو
تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی ۔ میں عرض کروں گا
اے رب میری امت ، میری امت ۔ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے
دل میں ذرہ برابر یا رائی برابر ایمان ہو اسے نکال لو ۔ پس میں جا کر ایسا کروں گا پھر میں
آکر انہی تعریفوں کے ساتھ حمد بیان کروں گا ۔ پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا ۔ فرمائے
گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی ، مانگو تمہیں دیا جائے گا اور
شفاعت کرو قبول کی جائے گی ۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب میری امت
میری امت ۔ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت کم ایمان
ہو اسے بھی دوزخ سے نکال لو ۔ پس میں جا کر ایسا کروں گا ۔ پھر چوتھی دفعہ واپس آ
کر انہی تعریفوں کے ساتھ حمد بیان کروں گا ۔ پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا ۔ فرمائے گا
اے محمد سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی ، مانگو دیا جائے گا
اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی ۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب ، مجھے اس

مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے لیے ہی اجازت مرحمت ہو جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہے۔ فرمایا یہ تمہیں نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت و جلال اور کبریائی کی قسم ہے اور اپنی عظمت کی قسم ہے کہ جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہے ضرور نکال دوں گا۔

(متفق علیہ)

۵۳۳۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ أَوْ نَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز میری شفاعت سے بہرہ یاب ہونے والا وہ ہوگا جس نے خالص دل سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہوگا۔

(بخاری)

۵۳۳۶ وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ أَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَأَنْطَلِقُ فَآتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأَقُوْلُ أُمَّتِيْ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ

انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی آپ کے سامنے پیش کی گئی اور آپ اسے پسند فرمایا کرتے تھے۔ پھر فرمایا میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں گا جس روز لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ سورج قریب ہو جائے گا لوگ رنج و غم کی وجہ سے ایسی حالت میں ہوں گے جو ان کی برداشت سے باہر ہوگی۔ لوگ کہیں گے کہ تم دیکھتے نہیں کہ کون ہے جو تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے۔ پس حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور آگے حدیث شفاعت بیان کی۔ فرمایا کہ پھر عرش کے نیچے جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثنا کے ایسے کلمات کھولے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولے۔ پھر فرمائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو کہ تمہاری قبول کی جائے گی۔ میں سر اٹھا کر عرض گزار ہوں گا اے رب میری امت، اے رب میری امت۔ فرمائے گا کہ اے محمد اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا حساب نہیں ہے جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے داخل کر دو اور باقی دروازوں میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہیں۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر میں ہے۔

(متفق علیہ)

مَكَّةَ وَهَجَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۳۷/۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا تو وہ پل صراط کے دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہو جائیں گی۔

(مسلم)

۵۳۳۸/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَقَالَ عِيسَى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللهُ تَعَالَى يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللهُ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان تلاوت کیا "اے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ پس جس نے میری پیروی کی وہ میرا ہے" (۳۶:۱۴) اور حضرت عیسیٰ نے کہا "اگر تو انہیں عذاب دے تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں" (۱۱۸:۵) آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ! میری امت، میری امت اور رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیل! محمد مصطفیٰ کی طرف جاؤ حالانکہ تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے۔ پس ان سے رونے کی وجہ پوچھو۔ حضرت جبرئیل نے حاضر ہو کر پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کہا تھا انہیں بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل سے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ پیغام دو کہ ہم تمہاری امت کے بارے میں تمہیں راضی کر دیں گے۔ (مسلم)

۵۳۳۹/۱۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ کیا صاف دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے جبکہ اس کے ساتھ بادل نہ ہوں اور کیا صاف چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے جبکہ اس میں بادل نہ ہوں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ قیامت کے روز تمہیں دیدار الٰہی میں اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر امت اس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ پوجا کرتی تھی۔ پس جو اللہ کے سوا بتوں اور تھانوں کی پوجا کرتے تھے وہ جہنم میں گر جائیں گے یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نیک ہوں یا بد۔ پھر رب العالمین ان کی جانب متوجہ ہو کر فرمائے گا تم کیا دیکھ

مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ فَمَاذَا
تَنْظُرُونَ يَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا
رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا
إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ
فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا
جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ
فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ
فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى
مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ
إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ
يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ
طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ
عَلَى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَ
تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ
وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَ
الرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَ
مَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى إِذَا خَلَصَ
الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ
قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا
كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ
لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى
النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا
مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ
ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ
مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا
ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ

[illegible] اس کے پیچھے ہو لی جس کی وہ عبادت کرتی تھی [illegible]
گے، ہم دنیا میں سب لوگوں سے جدا رہے حالانکہ ہمیں
[illegible] اور ہم ان کے ساتھ نہیں رہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں
ہے، وہ کہیں گے کہ ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ جب ہمارا رب ہمارے پاس
تشریف لائے گا جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔
اور حضرت ابو سعید کی روایت میں ہے وہ فرمائے گا کیا تمہارے اور اس کے
درمیان کوئی نشانی ہے کہ پہچان سکو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پس پنڈلی
کھول دی جائے گی تو کوئی باقی نہیں رہے گا جو اپنے دل کی خوشی سے اللہ کے
لیے سجدہ کرتا تھا مگر اللہ تعالیٰ اسے سجدہ کرنے کی اجازت دے گا اور اللہ تعالیٰ
[illegible]
[illegible]
[illegible] پھر جہنم پر پل رکھا جائے گا اور شفاعت حلال ہو جائے گی اور کہیں گے
اے اللہ سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ [illegible]
[illegible] گزریں گے بعض صحیح سالم نجات پا جائیں گے
بعض زخمی ہو کر چھوڑ دیے جائیں گے [illegible]
یہاں تک کہ جب مومن دوزخ سے خلاصی پائیں گے تو قسم ہے اس ذات کی جس
کے قبضے میں میری جان ہے [illegible]
جھگڑتا ہو۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نصف دینار کے برابر بھی بھلائی پاؤ اسے نکال لو، چنانچہ وہ بہت سی مخلوق کو
[illegible]
[illegible]
[illegible] کوئی بھلائی والا نہیں چھوڑا۔ [illegible]

مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ
خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ
فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ
خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا
فَيَقُولُ اللهُ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ
وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ
يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ
فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ
الْحَيَاةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي
حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ
الْخَوَاتِمُ يَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ
الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ
وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ
وَمِثْلُهُ مَعَهُ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتوں نے شفاعت کر لی، انبیاء نے شفاعت کر لی اور مسلمان شفاعت کر چکے صرف ارحم الراحمین باقی ہیں۔ پھر جہنم سے ایک مٹھی بھر کر نکالے گا جس میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی ہو گی۔ وہ کوئلے بن چکے ہوں گے ان کو اس نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دروازوں میں ہے جس کو نہر حیات کہا جاتا ہے۔ پس وہ نکلیں گے جیسے کہ دانہ سیلاب کے کوڑے میں اگتا ہے۔ وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے ان کی گردنوں پر مہریں ہوں گی۔ اہل جنت کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں جن کو جنت میں داخل کر دیا اس کے بغیر کہ انہوں نے کوئی عمل کیا ہو یا کوئی نیکی آگے بھیجی ہو۔ ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے ہے جو تم دیکھ رہے ہو اور اسی کے برابر اور بھی۔ (متفق علیہ)۔

۵۳۳۰/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ
النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ
فَيُخْرَجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ
فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي
حَمِيلِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے باہر نکال دو پس انہیں نکالا جائے گا وہ جل بھن کر کوئلے ہو چکے ہوں گے۔ پس وہ نہر حیات میں ڈالے جائیں گے تو وہ یوں اگیں گے جیسے کہ دانہ سیلاب کے کوڑے میں اگتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ زرد اور لپٹا ہوا نکلتا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۳۳۱/۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَذَكَرَ مَعْنَى
حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ
يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ
مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ پھر حدیث ابو سعید کی طرح معنا ذکر کی سوائے پنڈلی کھولنے کے اور فرمایا۔ جہنم کی پشت پر پل صراط رکھا جائے گا اور رسولوں میں سے اپنی امت کے ساتھ سب سے پہلے گزرنے والا میں ہوں گا اور رسولوں کے سوا اس روز

إلا الرسل وكلام الرسل يومئذ اللهم سلم
سلم وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان
لا يعلم قدر عظمها إلا الله تخطف الناس
بأعمالهم فمنهم من يوبق بعمله ومنهم
من يخردل ثم ينجو حتى إذا فرغ الله من
القضاء بين عباده وأراد أن يخرج من النار
من أراد أن يخرجه ممن كان يشهد أن لا
إله إلا الله أمر الملائكة أن يخرجوا من كان
يعبد الله فيخرجونهم ويعرفونهم بآثار السجود
وحرم الله على النار أن تأكل أثر السجود فكل
ابن آدم تأكله النار إلا أثر السجود فيخرجون
من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة
فينبتون كما تنبت الحبة في حميل السيل
ويبقى رجل بين الجنة والنار وهو آخر
أهل النار دخولا الجنة مقبل بوجهه قبل
النار فيقول يا رب اصرف وجهي عن
النار فإنه قد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها فيقول
هل عسيت إن فعل ذلك بك أن تسأل غير ذلك
فيقول لا وعزتك فيعطي الله ما يشاء
من عهد وميثاق فيصرف الله وجهه عن
النار فإذا أقبل به على الجنة ورأى بهجتها
سكت ما شاء الله أن يسكت ثم قال يا رب
قدمني عند باب الجنة فيقول الله تعالى
أليس قد أعطيت العهود والميثاق أن لا
تسأل غير الذي كنت سألت فيقول يا رب لا
أكون أشقى خلقك فيقول فما عسيت إن
أعطيت ذلك أن تسأل غيره فيقول لا و
عزتك لا أسألك غير ذلك فيعطي ربه ما
شاء من عهد وميثاق فيقدمه إلى باب

کوئی کلام نہیں کرے گا اور رسولوں کا کلام اس روز یہ ہے اللہ بچا بچا اور
جہنم میں کنڈے ہوں گے سعدان کے کانٹوں جیسے۔ جن کی بڑائی کے بارے
کوئی نہیں جانتا کہ کتنے ہیں۔ لوگ اپنے اعمال کے باعث اچک لیے
جائیں گے۔ ان میں سے کچھ اپنے اعمال کے سبب ہلاک ہوں گے اور کچھ ٹکڑے
ٹکڑے ہو جائیں گے پھر نجات پائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں
کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا اور انہیں جہنم سے نکالنا
چاہے گا جن کو ان سے نکالنے کا ارادہ کرے گا جن میں سے جو گواہی
دیتے ہوں گے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ انہیں نکالو جو
اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ پس وہ انہیں نکال لیں گے اور وہ سجدوں کے نشانات
سے پہچانے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے
کے نشان کو کھائے۔ پس ابن آدم کے تمام اعضاء کو آگ کھا جائے گی مگر سجدے
کے نشان کو۔ پس انہیں نکالا جائے گا کہ وہ کوئلے کی مانند جل چکے ہوں گے تو ان پر
آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ ایسے اگیں گے جیسے کوڑا کرکٹ سے دانہ
اگتا ہے۔ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا اور
دوزخیوں میں سے وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری آدمی ہو گا۔ وہ منہ
کی جانب منہ کر کے کہے گا کہ اے میرے رب۔ میرا منہ آگ کی طرف سے
پھیر دے کیونکہ اس کی بو نے مجھے مسموم کر دیا اور اس کی تیزی نے مجھے جلا دیا
ہے۔ فرمائے گا کیا شاید یہ ہو کہ اگر تیرے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے تو اور سوال کرے
وہ کہے گا تیری عزت کی قسم نہیں۔ پس وہ عہد و پیمان دے گا جو اللہ
تعالیٰ چاہے گا تو اس کا منہ جہنم سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف
متوجہ ہو گا اور اس کی رونق دیکھے گا تو خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ
چاہے گا۔ پھر عرض گزار ہو گا۔ اے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر
دے۔ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں دیا تھا کہ اس کے علاوہ کوئی
اور سوال نہیں کرے گا جو پہلے کر چکا۔ عرض گزار ہو گا۔ اے رب! میں تیری مخلوق میں
سب سے بدبخت نہ رہوں۔ فرمائے گا کہ شاید یہ بھی تجھے دے دیا جائے تو تو
دوسرا سوال کرے گا۔ عرض گزار ہو گا کہ تیری عزت کی قسم میں کوئی
اور سوال نہیں کروں گا۔ پس وہ رب کو عہد و پیمان دے گا جو وہ چاہے گا
اور اسے دروازۂ جنت تک پہنچا دیا جائے گا۔ جب دروازے پر پہنچے گا
اور دیکھے گا کہ اس میں کیا تازگی، شادابی اور سرور ہے تو جتنی دیر اللہ چاہے

الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

[illegible] وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ

وہ خاموش رہے گا جو منظور خدا ہوگا، پھر کہے گا اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس ہے تجھ پر اے آدم کے بیٹے! تیری حالت پر، تو کتنا عہد شکن ہے، کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ جو دیا گیا ہے اس کے سوا اور سوال نہیں کرے گا؟ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ بنا۔ وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے گا اور ہنس دے گا۔ جب ہنس دے گا تو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دے گا، اور فرمائے گا کچھ تمنا کر۔ وہ تمنا بیان کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں فلاں تمنا بھی کر اور اس کا رب اسے یاد دلائے گا یہاں تک کہ وہ تمنائیں پوری ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنی ہی اور۔ حضرت ابو سعید کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا اور۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا وہ شخص ہوگا جو کبھی چلے گا اور کبھی منہ کے بل گرے گا اور کبھی آگ اسے جھلسے گی۔ جب نکل آئے گا تو اس کی طرف متوجہ ہوکر کہے گا، برکت والا ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی، اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا عطا فرمایا کہ اولین و آخرین میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ پھر اس کے لیے ایک درخت ظاہر کیا جائے گا تو کہے گا اے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے کہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! اگر میں تجھے یہ دے دوں تو شاید تو اس کے سوا اور بھی مانگے۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! نہیں۔ وہ عہد کرے گا کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا اور اس کا رب عذر قبول کرے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر صبر نہیں کر سکتا۔ وہ اس کے نزدیک کر دیا جائے گا تو اس سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کا پانی پیے گا، پھر اس کے لیے ایک درخت اور ظاہر کیا جائے گا جو پہلے سے بھی خوبصورت ہوگا۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کا سایہ حاصل کروں، میں اس کے سوا

الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا
أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ
لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي
غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ
لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا
فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ
لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ
الْأُولَيَيْنِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ لِأَسْتَظِلَّ
بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا
فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي
غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا
وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ
فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ
آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا
وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ
رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا
تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ قَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ
تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ
فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّي عَلٰى مَا أَشَاءُ
قَادِرٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي
مِنْكَ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ
سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ
ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ
الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا

کیونکہ وہ سوال میں کرے گا۔ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے مجھ سے
عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا۔ (اے رب) کہے گا کہ
یہ درخت تو شاید کوئی اور سوال کرے۔ پس وہ عہد کرے گا کہ اس کے
سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا اور اس کا رب معذور قرار دے گا کیونکہ اس نے
ایسی چیز دیکھی ہے جس پر صبر نہیں کر سکتا پس اسے درخت کے نزدیک کر دے
گا وہاں سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کا پانی پیئے گا۔ پھر دروازۂ جنت
کے پاس اس کے لیے ایک درخت ظاہر کیا جائے گا جو پہلے دونوں سے
خوبصورت ہوگا۔ عرض گزار ہوگا کہ اے رب مجھے اس کے نزدیک کر دے
تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں۔ میں اس کے سوا اور
کوئی سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا۔ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے مجھ سے
عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرے گا۔ عرض کرے گا کہ
اے رب، کیوں نہیں۔ یہ اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔
رب اس کا عذر قبول فرمائے گا کہ اس نے وہ چیز دیکھی ہے کہ صبر نہیں کر
سکتا پس اسے اس کے نزدیک کر دے گا۔ وہ نزدیک ہوگا تو اہل جنت
کی آوازیں سنے گا اور عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے اس میں داخل کر
دے۔ فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے تیرا سوال کیا چیز ختم کرے
گی۔ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھے ساری دنیا جتنا اور اتنا
ہی اور دے دوں۔ عرض کرے گا کہ اے رب! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا
ہے حالانکہ تو سارے جہان کا رب ہے۔ پس حضرت ابن مسعود ہنس پڑے اور فرمایا کہ تم
مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں ہنسا؟ لوگ کہنے لگے کہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ اسی
طرح رسول اللہ ہنسے تھے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا
رب العالمین کے ہنسنے کی وجہ سے جبکہ اس نے کہا کہ کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے
حالانکہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ جو چاہوں
کر سکتا ہوں (مسلم) اور مسلم ہی کی ایک
روایت میں حضرت ابو سعید سے اسی طرح مروی ہے مگر اس میں "اے آدم کے بیٹے! تیرا
سوال کیا چیز ختم کرے گی" سے آخر تک ذکر نہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
یاد دلائے گا کہ فلاں فلاں چیز مانگ۔ جب اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ
فرمائے گا یہ تیرے لیے ہے اور دس گنا اس کے ساتھ۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا
تو حور عین میں سے اس کی دو بیویاں داخل ہوں گی اور کہیں گی

أحيانا لك قال فيقول ما أعطي أحد مثل ما أعطيت

[illegible] عطا کیا ہے جو کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔

٥٣٣٤ وعن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليصيبن أقواما سفع من النار بذنوب أصابوها عقوبة ثم يدخلهم الله الجنة بفضله ورحمته فيقال لهم الجهنميون۔ (رواه البخاري) 15

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگوں کو آگ کی لپٹ پہنچے گی ان گناہوں کی سزا میں جو انہوں نے کیے تھے، پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ انہیں جہنمی کہا جائے گا۔

(بخاری)

٥٣٣٥ وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج قوم من النار بشفاعة محمد فيدخلون الجنة ويسمون الجهنميين۔ (رواه البخاري وفي رواية يخرج قوم من أمتي من النار بشفاعتي يسمون الجهنميين) 16

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ جو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شفاعت سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے اور انہیں جہنمی کہا جائے گا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ میری شفاعت سے نکالے جائیں گے جن کا جہنمی نام رکھا جائے گا۔

٥٣٣٦ وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعلم آخر أهل النار خروجا منها وآخر أهل الجنة دخولا رجل يخرج من النار حبوا فيقول الله اذهب فادخل الجنة فيأتيها فيخيل إليه أنها ملأى فيقول يا رب وجدتها ملأى فيقول اذهب فادخل الجنة فإن لك مثل الدنيا وعشرة أمثالها فيقول أتسخر مني أو تضحك مني وأنت الملك فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه وكان يقال ذلك أدنى أهل الجنة منزلة۔ 17

(متفق عليه)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے بعد جہنم سے نکلے گا اور سب کے بعد جنت میں داخل ہوگا۔ ایک آدمی جہنم سے گھسٹتا ہوا نکلے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جا، جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جائے گا اور اسے خیال ہوگا کہ وہ تو بھری ہوئی ہے۔ وہ لوٹ کر عرض کرے گا: اے رب! میں نے تو اسے بھری ہوئی پایا ہے۔ فرمائے گا کہ جا کر جنت میں داخل ہو جا کہ تیرے لیے دنیا کے برابر اور اس کا دس گنا ہے۔ عرض گزار ہوگا کہ کیا مجھ سے مذاق کیا جا رہا ہے حالانکہ تو شہنشاہ ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں اور کہا جاتا تھا کہ اہل جنت میں سب سے کم تر درجہ اس کا ہے۔

(متفق علیہ)

٥٣٣٧ وعن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعلم آخر أهل الجنة دخولا الجنة وآخر أهل النار خروجا منها رجل يؤتى به يوم القيامة فيقال اعرضوا عليه صغار ذنوبه وارفعوا عنه كبارها فتعرض عليه صغار 18

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں اس آدمی کو جو جنت میں سب کے بعد داخل ہوگا اور جو سب سے بعد جہنم سے نکلے گا۔ ایک آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا، فرمایا جائے گا کہ اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے رکھو اور کبیرہ گناہ ایک طرف رکھو۔ پس اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے

ذُنُوبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هٰهُنَا فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رکھے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ تجھے معلوم ہے کہ فلاں روز تو نے فلاں کام کیا اور فلاں روز فلاں کام کیا۔ وہ کہے گا: ہاں۔ انکار کرنے کی ہمت نہیں رکھے گا اور کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ان کو اس کے سامنے رکھ دیے جائیں۔ اس سے کہا جائے گا کہ تیرے لیے ہر گناہ کے بدلے نیکی ہے۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! ایسے کام بھی کیے تھے جو یہاں نہیں دکھائی دیتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے۔

(مسلم)

۵۳۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا قَالَ فَيُنْجِيهِ اللّٰهُ مِنْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے چار شخصوں کو نکال کر بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔ پھر ان کے لیے جہنم کا حکم فرما دیا جائے گا۔ ان میں سے ایک مڑ کر دیکھے گا اور عرض گزار ہوگا: اے رب! میں تو یہی امید رکھتا تھا کہ جب مجھے جہنم سے نکال دیا ہے تو دوبارہ اس میں نہیں ڈالا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات بخشے گا۔ (مسلم)

۵۳۲۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان جہنم سے نجات پا لیں گے تو انہیں جنت و دوزخ کے درمیان ایک پل کے اوپر روک لیا جائے گا کہ ایک دوسرے سے ان مظالم کا بدلہ لیں جو دنیا میں کیے تھے۔ یہاں تک کہ جب خوب پاک صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے ہر ایک جنت میں اپنا ٹھکانا اس سے زیادہ جانتا ہوگا جتنا دنیا کے اندر وہ اپنے ٹھکانے کو جانتا تھا۔ (بخاری)

۵۳۳۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کوئی داخل نہیں ہوتا مگر اس کو اس کا جہنم والا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر برائی کرتا، تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کرے۔ اور جہنم میں کوئی داخل نہیں ہوتا مگر اس کو اس کا جنت والا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر نیکی کرتا، تاکہ اسے حسرت ہو۔

(بخاری)

۵۳۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت کی طرف اور جہنمی جہنم کی طرف چل پڑیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان رکھ دیا جائے گا۔ پھر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا منادی کرے گا کہ اے اہل جنت اب موت نہیں رہی۔ اے اہل جہنم اب موت نہیں رہی۔ پس اہل جنت کی خوشی میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا اور جہنمیوں کا رنج و غم اور بھی بڑھ جائے گا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

٥٣٥٢ / ٢٣ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُؤُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی عدن سے عمان البلقاء تک۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے آبخورے گنتی میں آسمان کے تاروں جتنے ہیں۔ جو اس سے ایک دفعہ پی لے گا تو اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس پر سب سے پہلے فقرائے مہاجرین آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے میلے کچیلے ہوتے تھے۔ ناز و نعمت میں پلنے والی عورتیں ان سے نکاح کرنا پسند نہیں کرتی تھیں اور ان کے لیے دروازے کھولے نہیں جاتے تھے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٥٣ / ٢٤ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَةٍ أَوْ ثَمَانَمِائَةٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک منزل پر اترے۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ میرے پاس حوض پر آئیں گے تم ان کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔ عرض کی گئی کہ اس وقت آپ کتنے تھے؟ فرمایا کہ سات سو یا آٹھ سو۔ (ابوداؤد)

٥٣٥٤ / ٢٥ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے اور وہ فخر کریں گے کہ کس کے پاس آنے والے زیادہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ سب سے زیادہ آدمی میرے پاس آئیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٥٥ / ٢٦ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا آپ میری شفاعت فرمائیں گے؟ فرمایا کہ میں کرنے والا ہوں۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کہاں تلاش

فَاطْلُبْنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّيْ لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۳۵۶ (۲۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ بِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى إِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسٰى عَلٰى أَثَرِهٖ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۳۵۷ (۲۸) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۳۵۸ (۲۹) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ)

۵۳۵۹ (۳۰) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ آتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ أَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۵۳۶۰ (۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔

کہ تلاش کروں؟ فرمایا کہ سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر پل صراط پر نہ پاؤں؟ فرمایا تو مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر میزان پر بھی نہ پاؤں؟ فرمایا تو مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا کیونکہ ان تینوں مقامات کے علاوہ میں کسی جگہ نہیں جاؤں گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ مقام محمود کیا ہے؟ فرمایا۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا تو وہ ایسے چرچرائے گی جیسے نیا کجاوہ تنگی کے باعث چرچراتا ہے حالانکہ اس کی وسعت زمین و آسمان کی درمیانی مسافت جتنی ہے اور تمہیں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے حاضر کیا جائے گا تو سب سے پہلے جن کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔ پس ان کے لئے دو سفید جنتی چادریں لائی جائیں گی پھر ان کے بعد مجھے پہنایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کی داہنی جانب ایک مقام پر کھڑا ہوں گا کہ مجھ پر اگلے پچھلے رشک کریں گے۔ (دارمی)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز پل صراط پر ایمان والوں کا شعار یہ ہوگا۔ اے رب سلامتی رکھ، سلامتی رکھ۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شفاعت اپنی امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا آیا اور مجھے نصف امت کو جنت میں داخل کروانے اور شفاعت کرنے میں سے ایک چیز کو چن لینے کا اختیار دیا گیا۔ پس میں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس کے لئے ہے جو مرا ہو اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن ابوالجدعاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے جنت میں بنو تمیم سے زیادہ لوگ داخل ہوں گے۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

٥٣٦١ / ٣٢ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٣٦٢ / ٣٣ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

٥٣٦٣ / ٣٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءًا فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

٥٣٦٤ / ٣٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالَى أَخْرِجُوهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَإِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا

(ترمذی، دارمی، ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمّت میں سے کئی ایسے ہیں جو ایک جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک گروہ کی اور بعض ایک آدمی کی یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمّت سے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہماری تعداد اور بڑھائیے۔ فرمایا کہ اللہ اتنے بھی اور دونوں ہاتھوں سے ملا کر لپ بنائی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہماری تعداد اور بڑھائیے۔ فرمایا کہ اتنے اور۔ حضرت عمر نے کہا کہ ابوبکر جانے دیجئے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ کا کیا بگڑتا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کر دے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ایک ہی لپ میں ساری مخلوق کو جنت میں داخل کر دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر نے سچ کہا ہے۔

(شرح السنۃ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنمی صف بستہ ہوں گے کہ ایک جنتی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا۔ اے فلاں! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے۔ میں آپ کو پانی پلاتا تھا۔ اور بعض کہیں گے کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا۔ پس وہ اس کی شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو شخص سخت چیخیں گے تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ انہیں نکالو۔ ان سے فرمائے گا کہ تم کس لیے چیخے ہو۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے اس لیے ایسا کیا کہ ہم پر رحم فرمایا جائے۔ فرمایا کہ میری رحمت تمہارے لیے یہ ہے کہ اپنے آپ کو اسی جگہ جہنم میں ڈال دو جہاں تھے۔ ایک اپنی جان کو ڈال دے گا تو اللہ

نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهُ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تعالیٰ اس پر آگ کو ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دے گا اور دوسرا کھڑا رہے گا۔ وہ اپنے آپ کو نہیں ڈالے گا۔ رب تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تجھے اپنی جان اپنے ساتھی کی طرح ڈالنے سے کس چیز نے منع کیا۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ اے رب! میں امید کرتا ہوں کہ تو مجھے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں نہیں بھیجے گا۔ رب تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تیرے لیے تیری امید کے مطابق ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دونوں جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

(ترمذی)

۵۵۶۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جہنم پر وارد ہوں گے۔ پھر اس سے اپنے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے۔ سب سے پہلے بجلی چمکنے کی طرح، پھر ہوا کے جھونکے کی طرح، پھر گھڑ سوار کی طرح، پھر اونٹ سوار کی طرح، پھر دوڑنے والے آدمی کی طرح، اور پھر پیدل چلنے والے کی طرح۔

(ترمذی، دارمی)

تیسری فصل

۵۵۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ أَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارے آگے میرا حوض ہے اور اس کے دونوں کناروں کے درمیان جرباء اور اذرح کے برابر فاصلہ ہے۔ بعض راویوں نے کہا کہ دونوں شام کی بستیاں ہیں جن کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے کوزے آسمان کے تاروں کے برابر ہیں، جو اس پر وارد ہوا اور اس سے پیا تو اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (متفق علیہ)

۵۵۶۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيْئَةُ أَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوْا إِلَى ابْنِيْ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ

حضرت حذیفہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ مسلمان کھڑے ہوں گے، جنت ان کے نزدیک کر دی جائے گی۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے: اے ابا جان! ہمارے لیے جنت کھلوایئے۔ فرمائیں گے کہ تمہیں جنت سے نہیں نکلوایا مگر تمہارے باپ کی لغزش نے۔ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کی بارگاہ میں جاؤ۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں کیونکہ میں

ذَالِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسَى الَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ اَىُّ شَىْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِىْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِىْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِىْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِىْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَّأْمُوْرَةٌ بِاَخْذِ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَّمُكَرْدَسٌ فِى النَّارِ وَالَّذِىْ نَفْسُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِيْفًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بیٹوں کی ملاقات بھی بہت پیچھے ہوئی تھی۔ تم حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا۔ حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو فرمائیں گے میرا یہ منصب نہیں ہے۔ تم حضرت عیسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ جو کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ یہ منصب میرا نہیں ہے۔ پس لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ آپ کھڑے ہو جائیں گے اور آپ کو اجازت دے دی جائے گی نیز امانت اور رحم کو بھی بھیج دیا جائے گا۔ وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ تم میں سے سب سے پہلا بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ میں نے عرض کی میرے ماں باپ قربان، بجلی کی طرح گزرنے والا کیا چیز ہے؟ فرمایا کیا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا کہ کیسے گزرتی ہے اور پلک جھپکنے میں لوٹ آتی ہے۔ پھر ہوا کے گزرنے کی طرح پھر پرندے کے گزرنے کی طرح اور دوڑنے والوں کی طرح یعنی اعمال انہیں چلائیں گے اور تمہارے نبی پل صراط پر کھڑے ہو کر دعا کرتے ہوں گے، اے رب سلامتی رکھ، سلامتی رکھ۔ یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے یہاں تک کہ آدمی آئے گا جو گھسٹ کر گزرے گا۔ اور پل صراط کے دونوں جانب کنڈے لٹکے ہوں گے تاکہ جن کے متعلق حکم دیا جائے انہیں پکڑیں۔ بعض زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور بعض اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوہریرہ کی جان ہے، بیشک جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت جتنی ہے۔

(مسلم)

٥٣٦٨ — وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيْرُ قَالَ اِنَّهُ الضَّغَابِيْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ شفاعت کے ذریعے جہنم سے نکالے جائیں گے گویا وہ ثعاریر ہیں۔ ہم نے عرض گزار ہوئے کہ ثعاریر کیا ہیں؟ فرمایا کہ چھوٹی ککڑیاں۔ (متفق علیہ)

٥٣٦٩ — وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلَاثَةٌ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین قسم کے حضرات شفاعت کریں گے۔ انبیاء، علماء اور شہداء۔

(ابن ماجہ)

الْأُخْرَىٰ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَىٰ وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کر انہیں دیکھیں گے جہاں وہ ان کے پاس آتے جاتے ہوں گے۔ دو باغ چاندی کے ہوں گے جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے۔ اور دو باغ سونے کے ہوں گے جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے۔ ان لوگوں کے اپنے رب کو دیکھنے میں کبریائی کی چادر کے سوا کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی۔ یہ جنت عدن کی بات ہے۔ (متفق علیہ)۔

(متفق علیہ)

۵۳۲۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے اندر سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان اور فردوس ان میں سب سے اونچا درجہ ہے جس سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں۔ اس کے اوپر عرش ہوگا۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے فردوس کا سوال کیا کرو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور یہ مجھے صحیحین اور کتاب الحمیدی میں نہیں ملی ہے۔

۵۳۲۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کو لوگ آیا کریں گے۔ پس شمالی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں کو لگے گی تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا۔ حسن و جمال بڑھ جانے کے سبب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹیں گے تو وہ کہیں گے کہ خدا کی قسم، ہمارے بعد آپ کا حسن و جمال بڑھ گیا ہے۔ وہ کہیں گے کہ خدا کی قسم، ہمارے بعد آپ کے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ (مسلم)۔

۵۳۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہوں گی۔ پھر ان سے نزدیک والوں کی چمکنے والے تارے سے زیادہ روشن جو آسمان میں چمکتا ہے۔ ان کے دل ایک آدمی کے دل جیسے ہوں گے جن کے درمیان نہ اختلاف ہوگا اور نہ دشمنی۔ ہر شخص کی ان میں سے دو بیویاں حوروں میں سے ہوں گی۔ حسن کے باعث ہڈی اور گوشت کے درمیان سے ان کی پنڈلیوں

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا — جنت اور اہلِ جنت کی صفات

پہلی فصل

٥٢٤٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا خیال گزرا۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھو کہ کوئی جی نہیں جانتا کہ آنکھوں کی ٹھنڈک کی جو چیزیں ان کے لیے چھپا رکھی ہیں۔ (۳۲-۱۷)۔ متفق علیہ۔

٥٢٤١ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

٥٢٤٢ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح و شام کے وقت اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور اس کی ساری متاع سے بہتر ہے اور جنتی عورتوں میں سے کوئی زمین کی طرف جھانکے تو دونوں کی درمیانی جگہ کو چمکا دے اور دونوں کی درمیانی چیز کو خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔ (بخاری)

٥٢٤٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر سوار سو سال تک چلتا رہے تو اسے عبور نہ کر سکے اور جنت میں تم سے کسی کی کمان بھر جگہ ان چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

٥٢٤٤ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِي رِوَايَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کے لیے جنت میں ایک ہی خول دار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی اور دوسری روایت میں ہے کہ جس کی لمبائی ساٹھ میل ہے اس کے ہر گوشے میں گھر والے ہوں گے جو دوسرے

وَالْمُؤْمِنِيْنَ الَّتِيْ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گا گویا وہ سرا آپ ہے۔ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔ وہ نہ بیمار ہوں گے نہ پیشاب اور پاخانہ کریں گے، نہ تھوکیں گے اور ناک سنکیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے اور ان کے کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن لوبان اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ سب ایک آدمی کی طرح اپنے باپ حضرت آدم کی صورت پر ہوں گے جن کا قد ساٹھ گز ہو گا۔

(متفق علیہ)

۵۳۷۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل جنت کھائیں پئیں گے لیکن تھوکنے، پیشاب کرنے، پاخانے میں جانے اور ناک صاف کرنے کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔ لوگوں نے عرض گزار ہوئے کہ کھانے کا کیا بنے گا؟ فرمایا کہ ڈکار ہیں گے اور مشک جیسا اس کا پسینہ ہوگا اور تسبیح و تحمید اُن کے دلوں میں ڈال دی جائے گی جیسے تمہیں سانس لینے کی عادت ڈال دی گئی ہے۔

(مسلم)

۵۳۷۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جنت میں داخل ہوگا وہ ناز و نعمت میں رہے گا اور محتاج نہیں ہوگا، اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اور اس کی جوانی ختم نہ ہوگی۔ (مسلم)

۵۳۸۰ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا أَبَدًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک پکارنے والا منادی کرے گا کہ تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے اور کبھی نہیں مرو گے، ہمیشہ جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور ہمیشہ ناز و نعمت میں رہو گے اور کبھی محتاج نہیں ہو گے۔

(مسلم)

۵۳۸۱ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل جنت اپنے اوپر بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے تم مشرقی یا مغربی کنارے پر چمکتے ہوئے ستارے کو ایک دوسرے کو دکھاتے ہو ان حضرات کی فضیلت کے باعث۔ لوگ عرض گزار

الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۸۲
۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۸۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۸۴
۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنٰى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۸۵
۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۸۶
۱۷ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ

بڑھنے کر یا رسول اللہ! وہ انبیاء کرام کے مقامات ہوں گے جن تک ان کے سوا دوسرا نہیں پہنچ سکے گا، فرمایا کیوں نہیں، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُن لوگوں کے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں جیسے ہوں گے۔

(مسلم)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ جنت سے فرمائے گا: اے اہلِ جنت! وہ عرض گزار ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہم تیرے لیے حاضر و مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے قبضے میں ہے۔ فرمائے گا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! ہمیں کیا ہے کہ راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں اتنا عطا فرمایا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو اتنا عطا نہیں فرمایا۔ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز نہ دوں؟ وہ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! اس سے افضل چیز کیا ہے؟ فرمائے گا کہ میں تمہیں اپنی رضا مندی دیتا ہوں کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت کے اندر تم میں سے جس کا سب سے گھٹیا مقام ہوگا اُس سے کہا جائے گا کہ تمنا کر، وہ تمنا کرے گا، پھر تمنا کرے گا۔ اُس سے کہا جائے گا کہ کیا تو نے تمنائیں پوری کر لیں؟ وہ عرض گزار ہوگا ہاں۔ فرمائے گا کہ تیرے لیے ہے جو تو نے تمنا کی اور اس کے برابر اور۔

(مسلم)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سیحان، جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی نہروں سے ہیں۔

(مسلم)

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں بتایا گیا کہ اگر جہنم کے کنارے سے اس میں ایک پتھر ڈالا جائے تو ستر

لا يدرك لها قعرًا والله لتملأنّ ولقد ذكر لنا أن ما بين مصراعين من مصاريع الجنة مسيرة أربعين سنة وليأتين عليها يوم وهو كظيظ من الزحام.
(رواه مسلم)

سال سے پہلے اس کی تہہ میں نہیں پہنچ سکے گا اور خدا کی قسم وہ بھر دی جائے گی اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اس پر ایک روز ایسا بھی آئے گا جب وہ کثرت ہجوم سے بھری ہوئی ہوگی۔
(مسلم)

دوسری فصل

۵۳۸۷ عن أبي هريرة قال قلت يا رسول الله مم خلق الخلق قال من الماء قلت الجنة ما بناؤها قال لبنة من ذهب ولبنة من فضة وملاطها المسك الأذفر وحصباؤها اللؤلؤ والياقوت وتربتها الزعفران من يدخلها ينعم ولا يبأس ويخلد ولا يموت ولا يبلى ثيابهم ولا يفنى شبابهم.
(رواه أحمد والترمذي والدارمي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مخلوق کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ فرمایا کہ پانی سے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی جبکہ اس کا گارا مشک اذفر ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہوگا وہ آرام میں رہے گا، تکلیف نہیں ہوگی۔ ہمیشہ رہے گا اور موت نہیں آئے گی۔ ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانیاں فنا نہیں ہوں گی۔
(احمد، ترمذی، دارمی)

۵۳۸۸ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما في الجنة شجرة إلا وساقها من ذهب.
(رواه الترمذي)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔
(ترمذی)

۵۳۸۹ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن في الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين مائة عام.
(رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۳۹۰ وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن في الجنة مائة درجة لو أن العالمين اجتمعوا في إحداهن لوسعتهم.
(رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں۔ اگر سارے جہان اکٹھے ہو جائیں تو ان میں سے ایک کے اندر سما جائیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۱ وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى وفرش مرفوعة قال ارتفاعها لكما بين السماء والأرض مسيرة خمس مائة سنة.

انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد باری "وفرش مرفوعة" کے بارے میں فرمایا: ان کی بلندی آسمان و زمین کی درمیانی مسافت یعنی پانچ سو برس کی راہ کے برابر ہے۔

(رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

٥٣٩٢ ۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآئِهَا

(رواه الترمذي)

٥٣٩٣ ۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ۔ (رواه الترمذي)

٥٣٩٤ ۲۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ۔

(رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

٥٣٩٥ ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ۔

(رواه الترمذي والدارمي)

٥٣٩٦ ۲۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً۔ (رواه الترمذي)

٥٣٩٧ ۲۸ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ

ہے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

انہی سے یہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح جگمگاتے ہوں گے، اور دوسرے گروہ کے آسمان کے چمکدار ستارے سے زیادہ خوب صورت ہوں گے۔ اُن میں سے ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی کے ستر جوڑے پہنے ہوں گے لیکن پھر بھی باہر سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مومن کو جماع کی بہت زیادہ طاقت دی جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ فرمایا کہ سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔ (ترمذی)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جنت سے اس قدر ظاہر ہو جائے جتنی چیز کہ ناخن اٹھاتا ہے تو آسمان اور زمین کے کناروں کی درمیانی چیزیں چمکنے لگیں۔ اور اگر اہلِ جنت میں سے کوئی شخص جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی یوں ماند پڑ جائے جیسے سورج کی روشنی سے تاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اہلِ جنت کے جسم بغیر بالوں کے اور بے ریش، سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے۔ اُن کی جوانیاں ختم نہیں ہوں گی اور اُن کے کپڑے نہیں پھٹیں گے۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اہلِ جنت داخل ہوں گے کہ جسم بالوں کے بغیر بے ریش، سرمگیں آنکھوں والے، اُن کی عمر تیس یا تینتیس سال کی ہوگی۔ (ترمذی)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ کے حضور

الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا
مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ
الرَّاوِيْ فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

٥٣٩٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
٢٩ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ
اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى
مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ
عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٣٩٩ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ
٣٠ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ
الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ
يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ
اِلَّا فَعَلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ
فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْاِبِلِ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ
لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ
فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٤٠٠ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
٣١ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ
اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ
جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ
بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ
وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ
هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ)

سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر ہوا تو فرمایا، سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے یا فرمایا کہ سو سوار اس کے سائے میں بیٹھ سکتے ہیں، راوی کو شک ہے۔ اس میں سونے کے پتنگے ہیں اور اس کے پھل مٹکوں جیسے ہیں، اس حدیث کو روایت کیا ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوثر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں جیسی ہیں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ وہ تو بہت عمدہ ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے کھانے والے ان سے بھی زیادہ عمدہ ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ کیا جنت میں کوئی گھوڑا ہے؟ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا تو تم یاقوت کے سرخ گھوڑے پر سواری کیا کرو گے جو تمہیں جنت میں لے اڑے جہاں تم چاہو تو ایسا ہو جائے گا۔ ایک دوسرا شخص عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ کیا جنت میں اونٹ ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو اس کے ساتھی کو دیا تھا بلکہ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کرے تو وہاں تمہارے لیے وہی ہوگا جو تمہارا دل چاہے گا اور تمہاری آنکھ لذت پائے گی۔ (ترمذی)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ، میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم جنت میں داخل ہوئے تو تمہیں یاقوت کا گھوڑا دیا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے۔ تمہیں اس پر سوار کر دیا جائے گا، پھر وہ تمہیں لے کر اڑے گا جہاں تم چاہو گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور ابو سورہ راوی حدیث کو ضعیف کرتا ہے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو سورہ منکر الحدیث ہے اور منکر حدیثیں بیان کیا کرتا ہے۔

۵۴۰۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہلِ جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ اس امت کی ان میں سے اسّی صفیں ہوں گی اور چالیس تمام امتوں کی۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۴۰۲ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ أُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُونَ عَلَيْهِ حَتَّى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُولُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيرَ)

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت جس دروازے سے جنت میں داخل ہو گی اس کی چوڑائی عمدہ سوار کی تین سال مسافت کے برابر ہے۔ پھر وہ اس پر تنگ ہو جائیں گے یہاں تک کہ قریب ہو گا کہ ان کے کندھے اتر جائیں۔ روایت کیا ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور میں نے امام محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو وہ اسے نہیں پہچانتے تھے اور کہا کہ خالد بن ابوبکر منکر روایات کرتا ہے۔

۵۴۰۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک بازار ہو گا جس میں خرید و فروخت نہیں ہو گی مگر مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی۔ جب آدمی کسی صورت کو پسند کرے تو اسے اختیار کر لے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۰۴ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ

سعید بن مسیب ایک روز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں یکجا کرے۔ سعید عرض گزار ہوئے کہ کیا اس میں بازار ہے؟ فرمایا ہاں۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ اہلِ جنت جب اس میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کے لحاظ سے اس میں اتریں گے۔ پھر دنیا کے دنوں میں سے جمعہ کی مقدار کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی تو اپنے رب کا دیدار کریں گے اور اللہ کا عرش ان کے سامنے ظاہر ہو گا اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کے اندر ان پر تجلی فرمائے گا اور ان کے لیے نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے اور ان میں سے ادنیٰ درجے والا مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا اور وہ منبروں اور کرسیوں پر بیٹھنے والے

وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ
دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ
أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا
قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي
رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ
إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ
يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا
فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا
رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُولُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ
بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ
غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ
طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ
رَبُّنَا قُوْمُوْا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا
مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ
فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ إِلٰى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ
الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ
لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى
وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ
الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَمَا فِيْهِمْ
دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ
فَمَا يَنْقَضِيْ آخِرُ حَدِيْثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ
مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ
أَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا
فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ
جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا
فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ

اُن سے افضل ہیں عزت میں برتر ہیں۔ فرمایا کہ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا ہاں۔ کیا تم سورج اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں شک نہیں کرو گے۔ اس مجلس میں کوئی شخص باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کے سامنے موجود ہوگا۔ پھر ان میں سے ایک آدمی سے فرمائے گا۔ اے فلاں ابن فلاں، کیا تجھے یاد ہے کہ فلاں دن تو نے ایسا ایسا کہا تھا اور دنیا میں اس کی عہد شکنی کے بعض واقعات یاد کرائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا۔ فرمائے گا کیوں نہیں، میری مغفرت کی وسعت سے ہی تو اس مقام پر پہنچا ہے۔ اسی دوران ان کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا جو بارش برسائے گا کہ اس جیسی خوشبو کبھی محسوس نہیں کی ہوگی۔ ہمارا رب فرمائے گا کہ اس اعزاز کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لیے تیار کیا ہے اور اس میں سے جو چاہو لے لو۔ ہم اس بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا کہ اس جیسا نہ آنکھوں نے دیکھا ہو گا نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ دلوں میں اس کا خیال گزرا ہوگا۔ ہم جو چیز چاہیں گے ہمیں اٹھا دی جائے گی۔ اس میں خرید و فروخت نہیں ہو گی۔ پھر اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک اونچے مرتبے والا دوسرے کم مرتبہ والے سے ملاقات کرے گا حالانکہ ان میں کم تر کوئی نہیں ہوگا تو اس کے اوپر جو لباس دیکھے گا اس سے وہ پسند کرے گا۔ ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوگی کہ اسے اپنا لباس اس سے بھی بہتر لگے گا اور یہ اس لیے کہ وہاں کوئی غم نہیں کھائے گا۔ پھر ہم اپنی منزلوں کی طرف واپس لوٹیں گے تو اپنی بیویوں سے ملیں گے تو وہ کہیں گی خوش آمدید آپ کا حسن و جمال ہم سے جدا ہونے کے بعد اور بھی بڑھ گیا۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم اپنے رب کے پاس بیٹھے تھے اور ہمارا یہی حق تھا کہ اسی طرح لوٹتے (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

الْجَبَّارِ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

٥٣٠٥/٢٦ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهُ ثَمَانُوْنَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلَاثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيْرَةَ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے کم درجے والا جنتی وہ ہے جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں۔ اس کے لیے موتی، زبرجد اور یاقوت کا خیمہ صنعا اور جابیہ جتنا نصب کیا جائے گا اور جنتیوں میں سے جو کوئی چھوٹی عمر میں مرا تھا یا بڑھاپے میں، سب اس میں تیس سال کے ہوں گے۔ کبھی ان کی عمر نہیں بڑھے گی اور اسی طرح جہنمی ہوں گے اور اسی سند کے ساتھ فرمایا۔ ان کے سروں پر تاج ہوں گے جن کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کی درمیانی جگہ کو چمکا دے۔ اسی سند کے ساتھ فرمایا کہ مومن کو جنت میں جب اولاد کی خواہش ہوگی تو حمل رہنا، پیدا ہونا اور عمر رسیدہ ہونا ایک ساعت میں ہو جائے گا۔ اسحاق بن ابراہیم نے اس حدیث میں کہا۔ جب جنت میں مومن کو اولاد کی خواہش ہوگی تو سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا لیکن وہ خواہش نہیں کرے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابن ماجہ نے چوتھی اور دارمی نے آخری کو روایت کیا ہے۔

٥٣٠٦/٢٧ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں حوروں کا اجتماع ہوا کرے گا، جس میں وہ بلند آواز سے پڑھیں گی، مخلوق نے ایسی آواز نہیں سنی ہوگی۔ وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں پس ہم کبھی فنا نہیں ہوں گی، ہم نعمتوں میں رہنے والی ہیں کبھی تنگی میں نہیں ہوں گی اور ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ بشارت ہو اسے جو ہمارے لیے ہے اور ہم جس کے لیے ہیں۔ (ترمذی)

٥٣٠٧/٢٨ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانھار بعد۔ رواہ الترمذی ورواہ الدارمی عن معاویۃ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دریا پانی کا، ایک شہد کا، ایک دودھ کا اور ایک شراب کا ہے پھر اس سے نہریں نکلتی ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور دارمی نے حضرت معاویہ سے روایت کیا ہے

تیسری فصل

۵۴۰۸ عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل فی الجنۃ لیتکئ فی الجنۃ سبعین مسندا قبل ان یتحول ثم تاتیہ امرأۃ فتضرب علی منکبہ فینظر وجھہ فی خدھا اصفی من المرآۃ وان ادنی لؤلؤۃ علیھا تضیء ما بین المشرق والمغرب فتسلم علیہ فیرد السلام ویسالھا من انت فتقول انا من المزید وانہ لیکون علیھا سبعون ثوبا فینفذھا بصرہ حتی یری مخ ساقھا من وراء ذلک وان علیھا من التیجان ان ادنی لؤلؤۃ منھا لتضیء ما بین المشرق والمغرب۔

(رواہ احمد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک آدمی کروٹ بدلنے سے پہلے ستر تکیوں سے ٹیک لگائے گا۔ پھر اس کے پاس ایک عورت آئے گی جو اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی وہ اس کے رخسار میں اپنی صورت کو آئینے سے زیادہ صاف دیکھے گا۔ اس پر جو سب سے گھٹیا موتی ہوگا وہ مشرق و مغرب کی درمیانی جگہ کو چمکا دے گا۔ وہ سلام کرے گی اور یہ اسے جواب دے گا اور پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ وہ کہے گی کہ میں مزید نعمت ہوں۔ اس کے اوپر ستر کپڑے ہوں گے لیکن نظر ان سے پار ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کے اندر سے پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔ اس عورت کے سر پر تاج ہوں گے جس کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کی درمیانی جگہ کو چمکا رہا ہے۔

(احمد)

۵۴۰۹ وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحدث وعندہ رجل من اھل البادیۃ ان رجلا من اھل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال لہ الست فیما شئت قال بلی ولکنی احب ان ازرع فبذر فبادر الطرف نباتہ واستواؤہ واستحصادہ فکان امثال الجبال فیقول اللہ تعالیٰ دونک یا ابن آدم فانہ لا یشبعک شیء فقال الاعرابی واللہ لا تجدہ الا قرشیا او انصاریا فانھم اصحاب زرع واما نحن فلسنا باصحاب زرع فضحک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اور آپ کے پاس ایک دیہاتی تھا کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت مانگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا، کیا تو اپنی پسندیدہ حالت میں نہیں؟ عرض گزار ہوگا، کیوں نہیں لیکن میں کاشت کرنا چاہتا ہوں۔ پس وہ بیج ڈالے گا تو پلک جھپکنے میں اگ آئے گا۔ فصل پک جائے گی اور کاٹنے کے قابل ہو جائے گی۔ وہ پہاڑوں کے برابر اونچی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ابن آدم! لے، یہ ہے کہ کوئی چیز تیرا پیٹ نہیں بھرتی۔ اعرابی نے کہا، خدا کی قسم، آپ اسے قریشی یا انصاری پائیں گے کیونکہ وہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ ہم کھیتی باڑی نہیں کرتے چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع ہو گئے۔
(بخاری)

۵۳۱۰ (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا، کیا اہل جنت سوئیں گے؟ فرمایا کہ سونا تو موت کا بھائی ہے اور اہل جنت مریں گے نہیں۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

دیدارِ الٰہی کا بیان

پہلی فصل

۵۳۱۱ (۱) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے، اور ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اگر تم سے ہو سکے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے مغلوب نہ ہو جاؤ تو ایسا ہی کیا کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور تسبیح بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے (۲۰:۱۳۰، متفق علیہ)۔

۵۳۱۲ (۲) وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اور کوئی چیز چاہتے ہو جو میں تمہیں زیادہ دوں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیئے؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ کیا ہمیں جہنم سے بچا نہیں لیا گیا؟ راوی کا بیان ہے کہ حجاب اٹھا لیا جائے گا تو وہ اللہ کا دیدار کریں گے اور انہیں کوئی ایسی چیز نہیں دی گئی ہو گی جو اپنے رب کی طرف دیکھنے سے زیادہ پیاری ہو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی: بھلائی والوں کے لیے بھلائی ہے اور اس سے بھی زیادہ۔
(۱۰:۲۶، مسلم)

دوسری فصل

٥٣١٤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل جنت میں سے سب سے کم مرتبے والا جب اپنے باغات، بیویاں، نعمتیں، خدام اور تختوں کو دیکھے گا تو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا اور ان میں سب سے زیادہ مرتبے والا وہ ہوگا جو صبح و شام دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوگا۔ پھر یہ آیت پڑھی: ”کچھ منہ اس دن ترو تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔“ (۷۵: ۲۲، ۲۳)
(احمد، ترمذی)

٥٣١٥ وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهٗ مُخْلِيًا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ يَا اَبَا رَزِيْنٍ اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللهِ وَاللهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے ہر ایک اپنے رب کو خلوت میں دیکھے گا؟ فرمایا کیوں نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ اس کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اے ابو رزین! کیا تم میں سے ہر ایک چودھویں کے چاند کو خلوت میں نہیں دیکھتا؟ عرض گزار ہوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو بہت بزرگی اور عظمت والی ہے۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

٥٣١٦ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا، وہ نور ہے میں اسے کیسے دیکھتا۔ (مسلم)

٥٣١٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا۔ ”دل نے جھوٹ نہیں کہا جو دیکھا“ اور ”انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا“ (۵۳: ۱۱، ۱۳) کے متعلق فرمایا کہ دل کے ساتھ آپ نے دو مرتبہ دیکھا (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کرتیں اور وہ آنکھوں کا احاطہ کرتا ہے (۶: ۱۰۳) فرمایا کہ آپ پر افسوس ہے، یہ تو اس وقت ہے جب وہ اپنے خاص نور سے

مَرَّتَيْنِ۔

۵۲۱۷ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰى فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأٰى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَأٰى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ۔

۵۲۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي قَوْلِهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى وَفِي قَوْلِهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى وَفِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَأٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيهَا كُلِّهَا رَأٰى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

ساتھ تجلی فرمائی اور محمد نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا ہے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرفات میں حضرت کعب سے ملے تو ایک چیز کے متعلق ان سے پوچھا پس تکبیر کہی کہ پہاڑ بھی گونج اٹھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بنو ہاشم ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رویت اور کلام کو محمد مصطفیٰ اور موسیٰ علیہم السلام کے درمیان تقسیم فرمایا۔ پس حضرت موسیٰ سے دو دفعہ کلام کیا اور حضرت محمد مصطفیٰ نے دو دفعہ دیکھا۔ مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کیا محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ فرمایا تم نے ایسی بات کہی ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ ٹھہریے۔ پھر تلاوت کی: اور بے شک انہوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (النجم ۱۸)۔ فرمایا کہ تم کہاں جا رہے ہو وہ تو حضرت جبرئیل تھے۔ جس کسی نے تمہیں بتایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا یا ان چیزوں کا حکم دیا گیا تھا ان میں سے کوئی چھپائی یا جن پانچ کو جانتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ (لقمان ۳۴) اس نے بہت بڑا بہتان باندھا۔ بلکہ آپ نے حضرت جبرئیل کو ان کی اصل صورت میں نہیں دیکھا مگر دو دفعہ، ایک دفعہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ اجیاد میں۔ ان کے چھ سو پر ہیں جنہوں نے کنارۂ آسمان کو ڈھانپ لیا۔ امام ترمذی۔ امام بخاری و امام مسلم نے کچھ زیادتی کے ساتھ اور روایت کی اور دونوں حضرات کی روایتوں میں اختلاف ہے۔ فرمایا کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ پھر وہ قریب ہوا اور خوب اتر آیا تو دو کمانوں کا فاصلہ بلکہ اس سے کم (النجم ۹) اس کا مطلب کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو انسانی شکل میں حاضر ہوا کرتے تھے لیکن اس مرتبہ اپنی اصلی صورت میں حاضر ہوئے جو ان کی ہے تو افق کو ڈھانپ لیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ۔ تو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم (النجم ۹) دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا (النجم ۱۱) اور بے شک انہوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (النجم ۱۸) کے متعلق فرمایا کہ سب میں حضرت جبرئیل کو دیکھا جن کے چھ سو پر ہیں۔ (متفق علیہ) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ

التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَّقُوْلُوْنَ اِلٰى ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

دیکھی تھی اس کی دل نے تکذیب نہیں کی (۵۳: ۱۱) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو رفرف کے جوڑے میں دیکھا جنہوں نے زمین و آسمان کے درمیان خلا کو بھر رکھا تھا۔ ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے بیشک انہوں نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (۵۳: ۱۸) میں فرمایا کہ آپ نے سبز رفرف کو دیکھا جس نے آسمان کے کنارے کو ڈھانپ لیا تھا۔ امام مالک بن انس سے ارشادِ باری: اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے (۷۵: ۲۳) کے متعلق پوچھا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ثواب کی طرف۔ امام مالک نے فرمایا کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ کا کیا مطلب ہے کہ ہرگز نہیں وہ اپنے رب سے اس روز حجاب میں رکھے جائیں گے (۸۳: ۱۵) امام مالک نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہوں گے۔ فرمایا کہ مسلمان اگر قیامت میں اپنے رب کو نہیں دیکھیں گے تو کفار کو حجاب میں رکھے جانے پر عار دلائی ہوتی۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ ہرگز نہیں، وہ اس روز اپنے رب سے حجاب میں ہوں گے۔

(۸۳: ۱۵۔ شرح السنۃ)

۵۲۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہلِ جنت نعمتوں کے اندر ہوں گے کہ اُن کے اوپر ایک نور چھا جائے گا، سر اُٹھا کر دیکھیں گے تو رب تعالیٰ اُن کے اوپر جلوہ افروز ہوگا۔ فرمائے گا کہ اے اہلِ جنت! تم سب کے اوپر سلامتی ہو۔ ارشاد ہے کہ یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سلام ہے، مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا (۳۶: ۵۸) فرمایا کہ وہ ان کی طرف دیکھے گا اور یہ اس کی طرف دیکھیں گے۔ جب تک اس کی طرف دیکھتے رہیں گے کسی نعمت کی طرف توجہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ اُن سے حجاب ہو جائے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

جہنم اور جہنمیوں کی صفات

پہلی فصل

۵۲۲۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ آدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ آگ ہی کافی تھی۔ فرمایا کہ اس پر انہتر گنا اضافہ کر دیا گیا ہے اور ہر ایک حصے میں اسی کے برابر گرمی ہے (متفق علیہ) یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ تمہاری آگ یہ ہے جس کو آدمی جلاتے ہیں اور اس میں عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ کی جگہ عَلَيْهَا وَكُلُّهَا ہے۔

۵۴۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم لائی جائے گی اور اس دن اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔ (مسلم)

۵۴۲۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو آگ کے دو جوتے یا تسمے پہنائے جائیں گے، ان سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولے گا، وہ یہی سمجھے گا کہ سب سے سخت عذاب اسی کو ہو رہا ہے حالانکہ اس کا عذاب سب سے ہلکا ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۴۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنمیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب کو ہوگا، وہ دو جوتے پہنے ہوئے ہوں گے جن سے ان کا دماغ کھول رہا ہوگا۔ (بخاری)

۵۴۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز جہنمیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا کے اندر عیش و عشرت میں رہا ہوگا۔ پھر اسے آگ میں ایک غوطہ دے کر کہا جائے گا کہ اے ابن آدم! کیا تُو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی، کیا تجھے کبھی آرام پہنچا؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم اے رب! نہیں۔ اور اہل جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ مصیبت میں رہا ہوگا۔ پس اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور کہا جائے گا، اے ابن آدم! کیا تُو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی،

ثُمَّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا تیرے پاس سے کبھی کوئی تنگی گزری ہے؟ عرض گزار ہوگا کہ خدا کی قسم اے میرے رب! نہیں۔ نہ میرے پاس سے کبھی کوئی سختی گزری اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی۔ (مسلم)

۵۲۳۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز جس جہنمی کو سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہوگا اُس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری دولت ہوتی تو کیا تو اس کا فدیہ دے دیتا؟ وہ عرض گزار ہوگا۔ ہاں۔ فرمائے گا کہ میں نے تو اس سے بہت ہی آسان بات کی تجھ سے خواہش کی تھی جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو نے انکار کیا اور میرے شریک ٹھہرائے۔ (متفق علیہ)

۵۲۳۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُن میں سے کسی کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے کسی کو آگ گھٹنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے کسی کو آگ کمر تک پکڑے گی اور ان میں سے کسی کو آگ گردن تک پکڑے گی۔

(مسلم)

۵۲۳۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم میں کافر کے کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ کافر کی ایک ہی داڑھ اُحد پہاڑ جیسے برابر ہوگی اور اس کی جلد کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر۔ (مسلم) اور اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب تعجیل الصلوٰۃ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۲۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم کی آگ ہزار سال تک دہکائی گئی تو سرخ ہو گئی پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی۔ پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سیاہ ہو گئی۔ پس وہ سیاہ اور تاریک ہے۔

اُشْرِكَتْ فِيْ سَرِقَةٍ مُغَلَّظَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٦٢٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
١٠
وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَّ
فَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ
ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٦٣٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
١١
وَسَلَّمَ إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُوْنَ
ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ أُحُدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ
جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٦٣١ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
١٢
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ
وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

٥٦٣٢ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
١٣
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ
يَتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَّيَهْوِيْ بِهٖ كَذٰلِكَ
فِيْهِ أَبَدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٦٣٣ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
١٤
قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ أَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا
قُرِّبَ إِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٦٣٤ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
١٥
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ
فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ إِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ
مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ
ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

اُنہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز کافر کی ایک ہی داڑھ کوہِ اُحد کے برابر ہوگی اور اس کی ران کوہِ بیضا جیسی اور اس کے بیٹھنے کی جگہ ربذہ کی طرح تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ (ترمذی)

انہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر کی جلد بیالیس ہاتھ موٹی ہوگی اور اس کی داڑھ کوہِ احد جیسی ہوگی اور اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اپنی زبان کو ایک فرسخ یا دو فرسخ تک گھسیٹے گا اور لوگ اسے روندیں گے۔ روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صعود نامی آگ کا پہاڑ ہے جس پر ستر سال میں چڑھے گا اور اسی طرح گرے گا۔ ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے گا۔

(ترمذی)

انہی سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کَالْمُهْلِ کے متعلق فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے۔ جب اس کے چہرے کے نزدیک کیا جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُن کے سروں پر گرم پانی ڈالا جائے گا تو پانی اُن کے پیٹ تک جا پہنچے گا یہاں تک کہ جو کچھ اس کے پیٹ میں ہوگا اسے نکال ڈالے گا، یہاں تک کہ اس کے قدموں سے نکلے گا۔ الصَّہر یہی ہے۔ پھر پہلے جیسا ہو جائے گا۔

(ترمذی)

۵۴۳۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ إِلَيْهِ فَيَتَكَرَّهُهُ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَّعَ أَمْعَاءَهُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَإِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد باری: يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ کے متعلق فرمایا کہ جب اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو اسے ناپسند کرے گا۔ اس کے قریب کیا جائے گا تو اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی۔ جب اسے پیئے گا تو اس کی آنتیں کٹ جائیں گی یہاں تک کہ اس کے پاخانے کی جگہ سے نکل پڑیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا (۴۷:۱۵) اور فرماتا ہے: اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انہیں پگھلے ہوئے تانبے جیسا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھون دے، کیا ہی برا پانی ہے۔ (۱۸:۲۹، ترمذی)

۵۴۳۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَّسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے احاطے کی چار دیواریں ہیں، ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔

(ترمذی)

۵۴۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک ڈول غساق کا دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے سارے کے سارے بدبودار ہو جائیں گے۔

(ترمذی)

۵۴۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر مسلمان کی حالت میں۔ (۳:۱۰۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر زقوم کا ایک قطرہ اس دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی معیشت برباد کر دے۔ اس کا کیا حال ہوگا جو اسے کھائے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ (۲۳:۱۰۴) کے متعلق فرمایا: آگ اسے بھون ڈالے گی تو اس کا اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان تک جا پہنچے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف تک جا پہنچے گا۔ (ترمذی)

۵۶۳۰ / ۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا فَتَبَاكَوْا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتَّى تَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ فَتَسِيلُ الدِّمَاءُ فَتُقَرِّحُ الْعُيُونَ فَلَوْ أَنَّ سُفُنًا أُزْجِيَتْ فِيهَا لَجَرَتْ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! رویا کرو اور اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنمی جہنم میں روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر نالوں کی طرح بہیں گے۔ جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی کہ اگر ان میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔

(شرح السنہ)

۵۶۳۱ / ۲۲ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَإِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں پر بھوک ڈال دی جائے گی جو ان کے عذاب کے برابر ہوگی۔ وہ مدد مانگیں گے تو ضریع کے کھانے سے ان کی مدد کی جائے گی جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک میں کام آئے گا (۸۸: ۷) پھر کھانا مانگیں گے تو انہیں گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا۔ پس یاد کریں گے کہ دنیا میں ایسے کھانے کے وقت وہ پانی پیا کرتے تھے۔ وہ پینے کی خواہش کریں گے تو لوہے کی سلاخوں سے ان کے آگے پانی ڈالا جائے گا۔ جب وہ چہروں کے نزدیک آئے گا تو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ جب ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا تو سب کچھ کاٹ دے گا جو ان کے اندر ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ داروغۂ جہنم کو بلاؤ۔ کہیں گے کہ کیا وہ تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر نہیں آتے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں۔ کہیں گے کہ دعا کرو جبکہ نہیں ہے کافروں کی دعا مگر بربادی۔ پس وہ کہیں گے کہ مالک کو بلاؤ۔ چنانچہ کہیں گے کہ اے مالک! آپ کا رب ہمارا کام تمام کر دے۔ انہیں جواب دیا جائے گا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اعمش کا بیان ہے کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے پکارنے اور مالک کے جواب دینے میں ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو کیونکہ تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم بھٹکے ہوئے آدمی تھے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال دے۔ اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ظالم ہوں گے (۲۳: ۱۰۷)۔ انہیں جواب دیا جائے گا کہ دھتکارے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت وہ ہر بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے اور واویلا کرنے لگیں گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی کا بیان ہے کہ بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع

وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

بیان نہیں کرتے۔

(ترمذی)

۵۶۷۲ [23] وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَ حَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں تمہیں جہنم سے ڈراتا ہوں، آپ بار بار یہی فرماتے رہے، یہاں تک کہ اگر حضور میری جگہ پر ہوتے تو بازار والے بھی سن لیتے اور آپ کے اوپر جو چادر مبارک تھی وہ مقدس قدموں پر گر پڑی۔

(دارمی)

۵۶۷۳ [24] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اتنا بڑا پتھر (سر مبارک کی طرف اشارہ فرمایا) آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے جو کہ پانچ سو برس کی راہ ہے تو رات آنے سے پہلے وہ زمین پر آ جائے گا اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو رات دن کے چالیس سال لڑھکتا رہے گا، اس سے پہلے کہ وہ اس کی جڑ یا تہ تک پہنچے۔

(ترمذی)

۵۶۷۴ [25] وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابو بردہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم میں ایک وادی ہے جس کو ہبہب کہا جاتا ہے، ہر متکبر اس میں رہے گا۔

(دارمی)

تیسری فصل

۵۶۷۵ [26] عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنمی جہنم میں بڑے جسم والے ہو جائیں گے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک آدمی کے کان کی لو سے کندھے تک سات سو برس کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا اور اس کی کھال ستر گز موٹی ہوگی اور اس کی داڑھ کوہ احد جیسی ہوگی۔

٥٤٢٦/٢٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔

(رَوَاهُمَا أَحْمَدُ)

حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں بختی اونٹوں جیسے سانپ ہیں، ان میں سے ایک ڈسے گا تو چالیس سال تک اس کے زہر کو محسوس کیا جائے گا اور جہنم میں بچھو ہیں جیسے پالان بندھے خچر، جب ان میں سے کوئی ڈسے گا تو اس کے زہر کا اثر بھی چالیس سال تک محسوس کیا جائے گا۔ ان دونوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

٥٤٢٧/٢٨ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سورج اور چاند جہنم میں گہنائے ہوئے پنیر کے دو ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ حسن نے کہا کہ ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ بس امام حسن بصری خاموش ہو گئے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

٥٤٢٨/٢٩ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر بدبخت۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! بدبخت کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق عمل نہ کرے اور اس کی نافرمانی نہ چھوڑے۔

(ابن ماجہ)

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

پہلی فصل

٥٤٢٩ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہو گئی۔ دوزخ نے کہا کہ مجھے متکبرین اور جابروں کے لیے ترجیح دی گئی ہے۔ جنت نے کہا کہ مجھے کیا ہوا کہ میں وہی داخل ہوں گے جو کمزور، گرے پڑے اور سیدھے سادے لوگ۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعے اپنے جس بندے پر چاہوں رحم کروں گا اور دوزخ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب

أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهُ يَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے جو تیرے ذریعے، جنہیں میں چاہوں عذاب دوں گا۔ اور تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک بھرنا ہے۔ پس جہنم نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پیر اس میں رکھے گا تو وہ کہے گی: بس بس بس۔ اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کے بعض حصے دوسرے بعض سے مل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا۔ رہی جنت تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔ (متفق علیہ)

٥٣٥٠ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ میں لوگ برابر ڈالے جاتے رہیں گے اور وہ کہے گی کیا اور بھی ہیں؟ یہاں تک کہ رب العزت اس میں اپنا قدم مبارک رکھے گا تو اس کا ایک حصہ دوسرے سے سکڑ کر مل جائے گا۔ وہ کہے گی: بس بس، تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم۔ اور جنت میں ہمیشہ وسعت رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا کرکے اسے جنت کے زائد حصے میں ٹھہرائے گا (متفق علیہ) اور حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ والی حدیث انس پیچھے باب الرقاق میں مذکور ہو چکی ہے۔

دوسری فصل

٥٣٥١ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا کی تو جبرئیل سے فرمایا: جاکر اس میں دیکھو۔ پس انہوں نے جاکر اسے دیکھا اور جو اس کے رہنے والوں کے لیے تیار کیا تھا۔ واپس آکر عرض گزار ہوئے کہ اے رب! تیری عزت کی قسم، کوئی ایسا نہیں سنے گا جو اس میں داخل نہ ہو جائے۔ پھر اسے مشقتوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا کہ اے جبرئیل! جاکر اسے دیکھو۔ وہ گئے اور جاکر دیکھا۔ واپس آکر عرض گزار ہوئے کہ اے رب! تیری عزت کی قسم، مجھے تو خوف ہے کہ اس میں ایک بھی داخل نہ ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا تو جبرئیل سے کہا کہ جاکر دیکھو۔ پس وہ گئے اور اسے دیکھا۔ پھر واپس آکر عرض گزار ہوئے کہ اے رب! تیری عزت کی قسم، کوئی نہیں سنے گا کہ اس میں ایک بھی داخل ہو۔ پس اسے خواہشات سے ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا کہ اے جبرئیل! جاؤ اور اسے دیکھو۔ وہ گئے اور

ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَّا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اُسے دیکھا تو عرض گزار ہوئے۔ اے رب! تیری عزت کی قسم، میں تو ڈرتا ہوں کہ ایسا ہو کہ اُس میں داخل ہونے سے ایک بھی باقی نہ رہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۵۲۵۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہو گئے۔ پس دستِ مبارک سے مسجد کے قبلے کی جانب اشارہ کر کے فرمایا۔ جب میں تمہیں نماز پڑھا رہا تھا تو ابھی ابھی اس دیوار کی جانب مجھے جنت اور دوزخ ان کی تمثالی صورت میں دکھائی گئیں۔ میں نے نیکی اور بدی میں آج جیسا دن نہیں دیکھا۔

(بخاری)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

مخلوق کی پیدائش اور انبیاء علیہم السلام کا بیان

پہلی فصل

۵۲۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ بنی تمیم کے کچھ افراد حاضر بارگاہ ہوئے۔ فرمایا کہ اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ بشارت دی ہے تو کچھ عطا فرمائیے۔ پس یمن کے کچھ لوگ دربار میں حاضر ہوئے۔ فرمایا: اے اہلِ یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم قبول کرتے ہیں کیونکہ ہم دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لیے حاضر خدمت ہوئے ہیں اور یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس دنیا کی ابتداء کیسے ہوئی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی اور اس کا عرش پانی کے اوپر تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پھر لوحِ محفوظ میں ہر ہر چیز لکھ دی۔ پھر ایک آدمی نے میرے پاس آ کر کہا: اے عمران! اپنی اونٹنی

كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کو تلاش کر کے لاؤں پس میں اسے تلاش کرنے چلا گیا۔ اللہ کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ کاش وہ چلی گئی ہوتی لیکن میں کھڑا نہ ہوتا۔

(بخاری)

٥٢٥٤ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ پر کھڑے ہوئے۔ پس ہمیں مخلوق کی پیدائش سے بتانا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے منازل پر جنت میں داخل ہو گئے اور جہنمی اپنے ٹھکانوں پر جہنم میں پہنچ گئے۔ اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ (بخاری)

٥٢٥٥ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔ پس وہ لکھی ہوئی اس کے پاس عرش پر ہے۔

(متفق علیہ)

٥٢٥٦ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا ہے۔ اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا جو تم سے بیان کر دی گئی ہے۔ (مسلم)

٥٢٥٧ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ إِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت آدم کی صورت بنائی تو جب تک چاہا اسے چھوڑے رکھا۔ ابلیس اس کے پاس سے دیکھنے کے لیے پھیرے لگا کر دیکھا کہ یہ کیا ہے؟ جب اس نے دیکھا کہ اندر سے خالی ہے تو جان گیا کہ یہ ایسی مخلوق پیدا کی ہے جس کو اپنے پر قابو نہیں ہوگا۔ (مسلم)

٥٢٥٨ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم نبی نے قدوم کے مقام پر اسی سال کی عمر میں اپنا ختنہ خود کیا۔

(متفق علیہ)

٥٢٥٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں بات کی حضرت ابراہیم نے کبھی ظاہر کے خلاف مگر تین مرتبہ

ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللهِ قَوْلُهُ إِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِّنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِيْ فَأَتٰى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَّعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيْهِ أَنَّكِ أُخْتِيْ فَإِنَّكِ أُخْتِيْ فِي الْإِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرَكِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا قَامَ إِبْرَاهِيْمُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَأُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِي اللهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللهَ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِيْ بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تین اُن میں سے ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق ہیں کہ۔ میں بیمار ہوں (۳۷: ۸۹) ان کے بڑے نے یہ کیا ہوگا (۲۱: ۶۳)۔ فرمایا کہ ایک روز وہ سارہ کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک ظالم بادشاہ کے پاس سے گزر ہوا۔ اُسے بتایا گیا کہ ایک آدمی ہے جس کے پاس سب سے زیادہ خوبصورت عورت ہے۔ اس نے آپ کو بلوایا اور پوچھا کہ یہ کون ہے؟ فرمایا میری بہن ہے۔ پس وہ سارہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اگر اس ظالم کو معلوم ہوگیا کہ تم میری بیوی ہو تو تمہیں مجھ سے چھین لے گا۔ اگر وہ تم سے پوچھے تو بتا دینا کہ تم میری بہن ہو کیونکہ تم میری اسلامی بہن ہو اور روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا اور کوئی مسلمان نہیں ہے۔ اس نے انہیں بھی بلوا لیا۔ انہیں لے جایا گیا اور حضرت ابراہیم نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ جب یہ اندر گئیں تو اس نے چاہا کہ دست درازی کرے تو پکڑا گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ گلا گھونٹا گیا یہاں تک کہ پاؤں مارنے لگا کہا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔ آپ نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ پھر اس نے دوبارہ دست درازی کی تو پہلے کی طرح یا اس سے بھی سختی کے ساتھ پکڑا گیا۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرو میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ نے اللہ سے دعا کی تو چھوڑ دیا گیا۔ اس نے اپنے کسی دربان کو بلا کر کہا کہ میرے پاس تم کسی انسان کو نہیں لائے بلکہ شیطان کو لائے ہو۔ پس حضرت سارہ کی خدمت کے لئے ہاجرہ کو دے دیا۔ یہ حضرت ابراہیم کے پاس آئیں تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کیا ہوا؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کا فریب اس کے گلے میں لوٹا دیا اور خدمت کے لئے ہاجرہ دے دی۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا اے آسمانی پانی کے بیٹو! یہی تمہاری ماں ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۲۶۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم حضرت ابراہیم کی نسبت شک کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جبکہ انہوں نے عرض کی تھی۔ اے میرے رب! مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح مُردوں کو زندہ کرے گا (۲: ۲۶۰) اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے کہ وہ مضبوط رکن کی خواہش کرتے تھے (۱۱: ۸۰) اور اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنا حضرت یوسف رہے تو میں بلانے والے کی دعوت قبول کر لیتا۔ (متفق علیہ)

۵۲۶۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت موسیٰ بہت حیادار اور پردہ پوش تھے۔ حیا کے سبب کوئی ان کے جسم کا

يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ
مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا تَسَتَّرَ هَذَا التَّسَتُّرَ
إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ أَوْ أُدْرَةٌ وَإِنَّ
اللهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ لِيَغْتَسِلَ
فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَحَ
مُوسَى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ
حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ
عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللهُ وَقَالُوا وَاللهِ مَا
بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ
ضَرْبًا فَوَاللهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ نَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا
أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھا مگر حضرت موسیٰ نہیں دیکھتے تھے بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگوں نے انہیں اذیت پہنچائی کہ یہ اتنا پردہ صرف اس لیے کرتے ہیں کہ ان کی جلد میں عیب ہے یا کوڑھ ہے یا ان کے انڈے بڑھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس الزام سے بری کرنا چاہا۔ چنانچہ ایک روز وہ نہانے کے لیے تنہائی میں گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے۔ پتھر کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا حضرت موسیٰ اس کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے میرے کپڑے پتھر! میرے کپڑے! یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس پہنچ گئے انہوں نے ننگا دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت حسین پیدا فرمایا تھا اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم حضرت موسیٰ میں تو کوئی خرابی نہیں۔ انہوں نے اپنے کپڑے لے لیے اور پتھر کو مارنے لگے۔ خدا کی قسم ان کے مارنے کے باعث پتھر میں تین یا چار یا پانچ نشانات پڑ گئے۔

(متفق علیہ)

۵۷۴۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ
عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْثِي فِي
ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ
عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي
عَنْ بَرَكَتِكَ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت ایوب برہنہ غسل کر رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ حضرت ایوب انہیں سمیٹنے لگے۔ ان کے رب نے آواز دی۔ اے ایوب! جو تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت کی قسم! کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

(متفق علیہ)

۵۷۴۳ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى
مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي
اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ
عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ
مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى

انہی سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کی آپس میں تو تو میں میں ہو گئی۔ مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد مصطفیٰ کو تمام جہان والوں سے چن لیا۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام جہان والوں سے چن لیا۔ اس پر مسلمان نے دست درازی کی اور یہودی کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ یہودی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتایا جو کچھ اس کے اور مسلمان کے درمیان واقع ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اس بارے میں اس سے دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے روز تمام لوگ بے ہوش

مُوْسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ أَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا أَدْرِيْ أَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا أَقُوْلُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ۔

٥٢٤٤ (١٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ إِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

٥٢٤٥ (١٣) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٢٤٦ (١٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٢٤٧ (١٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسَى ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِيْ إِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ

کر دیئے جائیں گے میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا پس حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ ان میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ طور کے دن کی بے ہوشی کا حساب کیا گیا یا مجھ سے پہلے کھڑے کیے گئے اور میں نہیں کہتا کہ کوئی حضرت یونس بن متیٰ سے افضل ہے۔ ابو سعید کی ایک روایت میں فرمایا: پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ (متفق علیہ) حضرت ابوہریرہ کی روایت میں ہے کہ اللہ کے پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے لیے مناسب نہیں ہے کہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا کہ جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لڑکا جس کو حضرت خضر نے قتل کر دیا تھا پیدائشی کافر تھا، اگر وہ زندہ رہتا تو اپنی سرکشی اور کفر سے اپنے والدین کو تھکا دیتا۔

(۱۸ : ۸۰ — متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا نام خضر اس لیے پڑ گیا کہ وہ سفید زمین پر بیٹھے تو وہ ان کے پیچھے سرسبز لہلہانے لگی۔

(بخاری)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ملک الموت نے حضرت موسیٰ بن عمران کے پاس آ کر کہا کہ اپنے رب کا حکم قبول فرمائیے۔ حضرت موسیٰ نے طمانچہ مار کر ملک الموت کی آنکھ نکال دی۔ ملک الموت بارگاہِ خداوندی میں واپس جا کر عرض گزار ہوئے: تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ نکال دی۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا: میرے بندے کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ کیا آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں

فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَدْنِنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلٰى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٢٦٨ / ١٧ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٢٦٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسٰى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسٰى رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٢٧٠ / ١٨ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسٰى فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَلَقِيتُ عِيسٰى رَبْعَةً أَحْمَرَ

گر آپ مزید زندگی چاہتے ہیں تو کسی بیل کی پشت پر ہاتھ رکھیے۔ جتنے بال آپ کے ہاتھ کے نیچے آ گئے اتنے ہی سال زندہ رہیں گے۔ فرمایا کہ پھر کیا ہوگا؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ وصال پائیں گے۔ فرمایا کہ قریب ہی ٹھیک ہے۔ اے رب! مجھے ارض مقدس کے اتنا نزدیک کر دے کہ صرف پتھر پھینکنے کا فاصلہ رہ جائے۔ رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے کے ایک جانب سرخ ٹیلے کے پاس ہے۔

(متفق علیہ)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام میرے سامنے پیش کیے گئے تو حضرت موسیٰ درمیانے قد کے ہیں گویا وہ قبیلہ شنوءہ کے مردوں سے ملتے جلتے ہیں۔ میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں وہ عروہ بن مسعود سے مشابہت رکھتے ہیں اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں یعنی اپنی ذات مبارک اور میں نے حضرت جبریل کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے اُن میں وہ دحیہ بن خلیفہ سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

(مسلم)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب معراج حضرت موسیٰ کو دیکھا، وہ گندمی رنگ کے دراز قد ہیں گویا کہ شنوءہ کے مردوں سے ہیں اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا جو درمیانے جسم والے اور اُن کا رنگ سرخ و سفید ہے، بال سیدھے ہیں اور میں نے مالک داروغۂ جہنم اور دجال کو دیکھا، اُن نشانیوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے صرف مجھے دکھائیں۔ پس تم اُن کے دیکھنے میں شک میں مبتلا نہ رہو۔

(متفق علیہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میری حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی۔ اُن کا حلیہ بیان فرمایا کہ وہ میانہ قد سیدھے بالوں والے ہیں گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے مردوں سے ہیں اور میری حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی وہ میانہ قد کے

أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سرخ رنگ تھے گویا کہ ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے ساتھ مشابہت میں رکھتا ہوں۔ پس میری خدمت میں دو برتن پیش کیے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا کہ ان میں سے جس کو آپ چاہیں پسند فرمائیں۔ میں نے دودھ لے لیا اور پی لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو فطرت کی جانب ہدایت فرمائی گئی ہے۔ اگر آپ شراب کو اختیار کرتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی

(متفق علیہ)

۵۷۲۱ ۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مُوْسٰى فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوْا هَرْشٰى أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کر رہے تھے کہ ایک وادی کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا یہ کونسی وادی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ وادی ازرق۔ فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں پس ان کے رنگ اور بالوں کا کچھ ذکر کر کے فرمایا۔ انہوں نے دونوں کانوں میں انگلیاں دے رکھی ہیں اور تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے فرمایا یہ کونسی گھاٹی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہرشا یا لفت۔ فرمایا گویا میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ سرخ اونٹنی پر ہیں۔ انہوں نے اونی جبہ پہن رکھا ہے۔ ان کی اونٹنی کی مہار پوست خرما کی ہے اور تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

(مسلم)

۵۷۲۲ ۲۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد پر زبور کا پڑھنا آسان فرما دیا گیا تھا۔ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور سواری پر زین کسنے سے پہلے زبور پڑھ لیتے تھے اور نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی کمائی سے۔

(بخاری)

۵۷۲۳ ۲۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا

انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو عورتیں تھیں جن کے ساتھ ان کے دو بیٹے تھے۔ ایک بھیڑیا آیا اور دونوں میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ ایک نے کہا کہ تیرے بیٹے کو لے گیا ہے دوسری نے کہا کہ تیرے بیٹے کو لے گیا ہے۔ دونوں حضرت داؤد کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ دونوں

إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

باہر حضرت سلیمان کے پاس آئیں اور انہیں بتایا۔ انہوں نے فرمایا کہ چھری لاؤ میں تمہارے لیے اس کے ٹکڑے کر دوں۔ چھوٹی عورت نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے یہ اسی کا بیٹا ہے۔ پس انہوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ (متفق علیہ)

۵۷۲۴ (۲۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً وَفِي رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان نے فرمایا کہ آج کی رات میں نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا ایک روایت میں ہے کہ سو بیویوں کے پاس۔ جن میں سے ہر ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتے نے کہا کہ ان شاء اللہ کہہ لیجیے۔ انہوں نے نہ کہا اور بھول گئے۔ پس ان کے پاس تشریف لے گئے لیکن ان میں سے ایک کے سوا کوئی حاملہ نہ ہوئی اور وہ بھی ادھورا بچہ پیدا ہوا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو سارے اللہ کی راہ میں سوار ہو کر جہاد کرتے۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۵ (۲۳) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے۔

(مسلم)

۵۷۲۶ (۲۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا و آخرت میں حضرت عیسیٰ ابن مریم کا سب لوگوں سے زیادہ نزدیک والا میں ہوں۔ سارے انبیاء علاتی بھائی ہیں کہ ان کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن ان کا دین ایک ہے اور ہم دونوں کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۷ (۲۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعَيْهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کی کروٹ میں اس کی پیدائش کے وقت شیطان اپنی انگلیاں مارتا ہے سوائے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے کہ جب وہ مارنے گیا تو پردے میں مار گیا۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۸ (۲۶) وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۵۵۱۴ / ۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ أُمَّتِيْ وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۵۱۵ / ۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۵۱۶ / ۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا إِذَا بُعِثُوْا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۵۱۷ / ۲۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُكْسٰى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ (رَوَاهُ

اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت میں سب سے سبقت لے جانے والے ہیں اور میں یہ بات بغیر کسی فخر کے کہتا ہوں کہ ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ صفی اللہ ہیں لیکن میں حبیب اللہ ہوں اور قیامت کے روز لواء الحمد میرے ساتھ ہوگا اور میری امت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور تین آفتوں سے ان کو پناہ دی ہے اور انہیں قحط سے نہ مارے اور دشمن ان کی جڑ نہ کاٹے اور انہیں گمراہی پر جمع نہ کرے۔

(دارمی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں نبیوں کا آخری ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعۃ ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔

(دارمی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام لوگوں سے پہلے تشریف لے جانے والا ہوں جب وہ اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا قائد ہوں گا جب وہ بارگاہ میں پہنچائے جائیں گے اور میں ان کی طرف سے عرض کروں گا جب وہ خاموش ہو جائیں گے اور میں ان کے لیے شفاعت طلب کروں گا جب انہیں روک دیا جائے گا اور میں انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ عزت اور کنجیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد اس روز میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں اپنے رب کے نزدیک اولاد آدم میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں۔ ایک ہزار خادم میرے گرد پھریں گے گویا وہ چھپائے ہوئے انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ (ترمذی، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا اور اس مقام پر مخلوق کا کوئی فرد میرے سوا کھڑا نہیں ہوگا (ترمذی) اور ان سے ہی جامع الاصول کی ایک

الترمذي وفي رواية جامع الأصول عنه أنا أول من تنشق عنه الأرض فأكسى

روایت میں ہے: سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی تو مجھے لباس پہنایا جائے گا۔

۵۵۱۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ أَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں سب سے اونچا درجہ ہے جو ایک ہی شخص کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں۔ (ترمذی)

۵۵۱۹ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز میں نبیوں کا امام، سب کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ (ترمذی)

۵۵۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ وَلِيِّيْ أَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا نبیوں میں سے کوئی دوست ہوتا ہے اور میرا دوست میرے باپ اور میرے رب کے خلیل ہیں۔ پھر آپ نے تلاوت کی: بیشک لوگوں میں سے ابراہیم کے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کی پیروی کی اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لائے اور اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ (۳: ۶۸ ۔ ترمذی)

۵۵۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پسندیدہ اخلاق کی تکمیل اور اچھے افعال کو عروج کمال تک پہنچانے کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ (شرح السنہ)

۵۵۲۲ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِيْظٌ وَّلَا سَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ

حضرت کعب احبار نے تورات کے متعلق سے فرمایا کہ ہم لکھا ہوا پاتے ہیں: محمد اللہ کے رسول ہیں، میرے صاحب اختیار بندے ہیں، وہ نہ تند خو ہیں نہ سخت دل، نہ بازاروں میں چلانے والے، اور وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ درگزر کرتے اور معاف فرماتے ہیں۔ ان کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ ہے، ہجرت طیبہ (مدینہ منورہ) کو، اور ان کا ملک شام ہے۔ ان کی امت الحمادون ہے جو سکھ اور دکھ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے اور ہر بلندی پر تکبیر کہیں گے، سورج کا دھیان رکھیں گے،

وَيُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَيَتَأَزَّرُونَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ۔

وقت آنے پر نماز پڑھیں گے۔ اِن کے تہبند نصف پنڈلیوں تک ہوں گے اور اپنے اعضاء پر وضو کریں گے۔ اُن کا مؤذن فضا میں آواز بلند کیا کرے گا۔ جہاد میں اُن کی صف اور نماز میں اُن کی صف برابر ہوگی۔ رات کے وقت اُن کی گنگناہٹ شہد کی مکھی کے بھنبھنانے جیسی ہوگی۔ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں اور دارمی نے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۵۵۲۳ / ۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تورات میں محمد مصطفیٰ کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم اُن کے پاس دفن ہوں گے۔ ابو مودود نے فرمایا کہ گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۵۲۴ / ۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا وَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ الْآيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انبیائے کرام پر فضیلت دی اور آسمان والوں پر۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آسمان والوں پر کس طرح فضیلت دی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا ہے: جو اُن میں سے کہے کہ میں اس کے سوا معبود ہوں تو اسے ہم جہنم کی جزا دیں گے اور ہم ظالموں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں (۲۱ : ۲۹) اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ہے: بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے (۴۸ : ۲)۔ عرض گزار ہوئے کہ انبیائے کرام پر کیسے فضیلت دی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تاکہ وہ اُن کے لیے بیان کرے۔ پس اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہے ... (۱۴ : ۴) اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ہے: اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں مگر تمام لوگوں کے لیے (۳۴ : ۲۸) پس آپ کو جنوں اور انسانوں کا رسول بنایا ہے۔

۵۵۲۵ / ۳۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِيْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَوْ وَزَنْتَهٗ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حق کو جان لیا۔ یا رسول اللہ! آپ کو یقین کے ساتھ کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا: اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے اور میں مکہ مکرمہ کی کسی وادی میں تھا۔ اُن میں سے ایک زمین پر اُتر آیا اور دوسرا زمین و آسمان کے درمیان رہا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا یہ وہی ہے؟ اُس نے کہا ہاں۔ کہا کہ انہیں ایک آدمی کے ساتھ تولو۔ پس مجھے تولا۔ پھر کہا: دس کے ساتھ تولو۔ مجھے اُن کے ساتھ تولا گیا تو میں اُن سے بھاری رہا۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ترازو کی کمی کے باعث مجھ پر گرے جا رہے تھے۔ اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر ان کو ان کی ساری اُمت کے ساتھ تولا جائے تب بھی یہ بھاری رہیں گے۔

(دارمی)

۵۵۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
۲۵
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قربانی کرنا مجھ پر فرض فرمایا گیا ہے جبکہ تم پر فرض نہیں کی گئی اور نماز چاشت کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور تمہیں اس کا حکم نہیں فرمایا گیا۔

(دارقطنی)

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ناموں اور صفتوں کا بیان

پہلی فصل

۵۵۲۷ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
۲۶
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے کتنے ہی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں الماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے وسیلے کفر کو مٹاتا ہے اور میں الحاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اکٹھا کئے جائیں گے اور میں العاقب ہوں اور العاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۲۸ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَآءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے کئی نام بتاتے ہوئے فرمایا: میں محمد، احمد، مقفی، الحاشر، نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں۔ (مسلم)

۵۵۲۹ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَہُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کی بدزبانی اور لعنت کرنے کو مجھ سے کیسے پھیرتا ہے؟ وہ مذمم کو برا بھلا کہتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں جبکہ میں محمد ہوں۔ (بخاری)

۵۵۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ وَکَانَ اِذَا ادَّھَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُہٗ تَبَیَّنَ وَکَانَ کَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْہُہٗ مِثْلُ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ کَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَکَانَ مُسْتَدِیْرًا وَرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ کَتِفِہٖ مِثْلَ بَیْضَۃِ الْحَمَامَۃِ یُشْبِہُ جَسَدَہٗ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس کے اگلے حصے اور ریش مبارک کے کچھ بال سفید تھے جب آپ تیل لگاتے تو محسوس نہ ہوتا لیکن جب سر مبارک بکھر جاتے تو ظاہر ہو جاتا۔ آپ کی ریش مبارک کے بال گھنے تھے۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ کا چہرہ مبارک تلوار جیسا تھا۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ سورج اور چاند جیسا تھا اور تھوڑا سا گول تھا۔ میں نے کندھوں کے قریب مہر نبوت دیکھی جو کبوتر کے انڈے جیسی ہم رنگ جسم اطہر تھی۔

(مسلم)

۵۵۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَّلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّاٰلِیْلِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ گوشت سے روٹی کھائی یا ثرید کہا۔ پھر میں پیچھے کی جانب گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو دونوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے پاس تھی، اس پر مسّوں کے مانند تل تھے۔

(مسلم)

۵۵۳۲ وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثِیَابٍ فِیْہَا خَمِیْصَۃٌ سَوْدَآءُ صَغِیْرَۃٌ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ کپڑے پیش ہوئے جن میں ایک چھوٹی سی سیاہ چادر تھی۔ فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ

بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ سَبِطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرٰى قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔

۵۵۲۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

بچی اٹھا کر لے جایا گیا۔ آپ نے چادر کو اپنے دست مبارک سے لے کر اڑھا دی اور فرمایا۔ پرانی کرو اور پھاڑو، پھر پرانی کرو اور پھاڑو۔ اس میں سبز یا زرد بیل بوٹے تھے۔ فرمایا، اے ام خالد، یہ سناہ ہے۔ حبشی میں اچھی چیز کو سناہ کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے جھڑکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے رہنے دو۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ بہت دراز قد تھے اور نہ بالکل پست قد۔ نہ بالکل سفید تھے اور نہ پوری طرح گندمی رنگ۔ نہ تو بہت زیادہ گھنگھریالے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے۔ عمر مبارک پورے چالیس سال ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ پس دس سال مکہ مکرمہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔ دوسری روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ لوگوں میں میانہ قد تھے۔ نہ لمبے نہ ٹھگنے۔ رنگت چمک دار اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک آدھے کانوں تک ہوتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ گوش مبارک اور دوش مبارک کے درمیان ہوتے۔ (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا، سر اقدس اور قدم مبارک موٹے تھے۔ آپ جیسا پہلے اور آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔ ہتھیلیاں فراخ تھیں اور دوسری روایت میں فرمایا، آپ کے قدم مبارک اور دست اقدس کی ہتھیلیاں موٹی تھیں

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ دوش مبارک کا فاصلہ والے تھے۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک ہوتے۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا اور آپ سے حسین قطعاً کسی کو نہیں دیکھا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا، میں نے کسی کا بالوں والا گیسوؤں والے کو سرخ جوڑے میں

قال ما رأيت من ذي لمة أحسن في حلة حمراء من رسول الله صلى الله عليه وسلم شعره يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين ليس بالطويل ولا بالقصير۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں کو چھو جاتے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ نہ دراز تھے نہ ٹھگنے۔

٥٥٣٥ وعن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم أشكل العين منهوس العقبين قيل لسماك ما ضليع الفم قال عظيم الفم قيل ما أشكل العين قال طويل شق العين قيل ما منهوس العقبين قال قليل لحم العقب۔

(رواه مسلم)

سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے۔ آنکھیں سرخ ڈوروں والی اور ایڑیاں پر گوشت تھیں۔ سماک سے کہا گیا کہ ضَلِيعُ الْفَمِ کیا ہے؟ فرمایا کہ کشادہ دہن۔ عرض کی گئی اَشْكَلُ الْعَيْنِ کیا ہے؟ فرمایا کہ آنکھ کی زیادہ لمبائی۔ عرض کی گئی کہ مَنْهُوسُ الْعَقِبَيْنِ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایڑی سے گوشت والی ایڑیاں۔

(مسلم)

٥٥٣٦ وعن أبي الطفيل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أبيض مليحا مقصدا۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ رنگ سفید نمکین اور قد میانہ تھا۔ (مسلم)

٥٥٣٧ وعن ثابت قال سئل أنس عن خضاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنه لم يبلغ ما يخضب لو شئت أن أعد شمطاته في لحيته وفي رواية لو شئت أن أعد شمطات كن في رأسه فعلت متفق عليه وفي رواية لمسلم قال إنما كان البياض في عنفقته وفي الصدغين وفي الرأس نبذ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ خضاب کی حالت کو نہیں پہنچے تھے۔ اگر میں آپ کی داڑھی مبارک کے سفید بال شمار کرنا چاہتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر سر مبارک کے سفید بال شمار کرنا چاہتا تو کر دیتا۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا: آپ کی ریش بچہ، کنپٹیوں اور سر مبارک میں چند سفید بال تھے۔

٥٥٣٨ وعن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أزهر اللون كأن عرقه اللؤلؤ إذا مشى تكفأ وما مسست ديباجة ولا حريرا ألين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكا ولا عنبرة أطيب من رائحة النبي صلى الله عليه وسلم۔

(متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چمکدار رنگ والے تھے اور پسینہ مبارک موتیوں جیسا تھا۔ جب چلتے تو جھک کر چلتے تھے۔ میں نے دیبا اور ریشم کو ایسا نہیں پایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم محسوس ہوا ہو اور میں نے مشک و عنبر سے بھی وہ خوشبو نہیں سونگھی جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے آتی تھی۔

(متفق علیہ)

۵۵۲۹ ۱۳ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْ بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لایا کرتے اور قیلولہ فرماتے۔ وہ چمڑے کا بستر بچھا دیتیں تو آپ اُس پر قیلولہ فرماتے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا پس وہ آپ کا پسینہ جمع کر لیتیں اور اُسے خوشبو میں ڈال لیتیں۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلیم! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کا پسینہ ہے اور ہم اسے خوشبو میں ڈال لیا ہے اور یہ تو خوشبو سے بڑھ کر خوشبو ہے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لیے برکت کی امید رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۳۰ ۱۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر ادا کی پھر آپ گھر والوں کی طرف نکلے اور آپ کے ساتھ میں بھی نکلا۔ آگے آپ کو بچے ملے تو آپ اُن میں سے ایک ایک کے رخسار پر دستِ کرم پھیرنے لگے۔ رہا میں تو میرے رخسار پر بھی پھیرا۔ میں نے آپ کے دستِ اقدس میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو پائی گویا عطار کی ڈبیا سے نکالا ہے (مسلم) اور سَمُّوْا بِاِسْمِیْ والی حدیث جابر کی باب الاسامی میں اور نَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّةِ والی سائب بن یزید کی حدیث باب احکام المیاہ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۵۳۱ ۱۵ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ زیادہ دراز تھے نہ پست قامت تھے۔ سر انور بڑا اور ریش مبارک گھنی تھی۔ ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے۔ رنگ سفیدی مائل بسرخی تھا، سینہ سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ جب چلتے تو آگے کو جھکے ہوئے گویا بلندی سے اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۴۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
١٤ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ پست قد بلکہ لوگوں میں میانہ قد تھے۔ سر کے بال نہ سخت گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ قدرے خمدار بالوں والے تھے۔ رنگ سرخی کی طرف مائل سفید تھا۔ سیاہ آنکھوں اور دراز پلکوں والے، جوڑوں اور کندھوں کی ہڈیاں بڑی تھیں۔ سینے سے ناف تک بالوں کی لکیر والے تھے۔ ہتھیلیاں اور قدم مبارک پر گوشت تھے۔ چلتے تو طاقت سے چلتے گویا بلندی سے اتر رہے ہیں۔ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے طور پر متوجہ ہوتے۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی۔ آپ سارے نبیوں سے آخری، تمام لوگوں سے زیادہ سخی، سب سے زیادہ سچی بات کہنے والے، نرم طبیعت والے، اچھا برتاؤ کرنے والے۔ اگر کوئی آپ کو اچانک دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا اور جو آپ سے شناسائی حاصل کرتا تو محبت کرنے لگتا۔ آپ کی تعریف کرنے والا کہتا کہ آپ سے پہلے اور آپ کے بعد نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا نہیں دیکھا۔

(ترمذی)

۵۵۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
١٥ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی راستے سے گزرتے تو گزرنے والا آپ کے بعد گزرتا وہ پسینے کی خوشبو کے باعث جان لیتا کہ آپ ادھر سے گزرے ہیں۔

(ترمذی)

۵۵۴۴ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ
١٨ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کا بیان ہے کہ میں حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمارے لیے حلیہ بیان فرمائیے۔ فرمایا: اے بیٹے! اگر تم انہیں دیکھتے تو گویا طلوع ہوتا ہوا سورج دیکھ لیا۔ (دارمی)

۵۵۴۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
١٩ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چاندنی رات میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کبھی میں کبھی رسول اللہ صلی

فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف اور آپ کے اوپر سرخ جوڑا تھا۔ اُس وقت میرے نزدیک تو آپ چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

(ترمذی، دارمی)

۵۵۲۶ / ۲۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِيْ مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوٰى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا گویا سورج چہرۂ انور میں پھرتا تھا اور میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز رفتار نہیں دیکھا، گویا زمین آپ کے لیے لپیٹ دی جاتی تھی۔ ہم تو اپنی جانوں کو مشقت میں ڈال دیتے اور آپ کا وہ حسب معمول چلنا ہوتا تھا۔

(ترمذی)

۵۵۲۷ / ۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں۔ آپ کا ہنسنا صرف تبسم کی حد تک ہوتا۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ ہے لیکن سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۵۲۸ / ۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر کے دونوں اگلے دندان مبارک کے درمیان کچھ فاصلہ تھا۔ جب گفتگو (ارشاد) فرماتے تو دیکھا جاتا کہ گویا آپ کے دندان مبارک کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ (دارمی)

۵۵۲۹ / ۲۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو چہرۂ انور چمک اٹھتا تھا۔ یہاں تک کہ چہرۂ انور یوں محسوس ہوتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۵۵۰ / ۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ أَبَاهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار پڑ گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے

عِنْدَ رَأْسِهٖ يَقْرَأُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا فَقَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

گئے۔ پس اس کے باپ کو اس کے سرہانے سے ہٹا دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اے یہودی! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی۔ کیا تم توریت میں میری تعریف و توصیف اور میری آمد کا ذکر پاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ تو لڑکے نے کہا کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہم آپ کی تعریف و توصیف اور آمد کا ذکر توریت میں پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے فرمایا کہ اس کے سرہانے سے اس کو اٹھا دو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے۔ روایت کیا ہے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۵۵۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میں رحمت اور تحفہ ہوں۔ روایت کیا ہے دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابٌ فِيْ اَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان

پہلی فصل

۵۵۵۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے مجھے اُف تک نہ کہا۔ نہ یہ کہ یوں کیا اور کیوں نہ کیا۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا

انہی سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسن خلق والے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا میں نے کہا خدا کی قسم نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے تو ضرور جاؤں گا پس میں باہر نکلا تو ایسے لڑکوں کے پاس گزرا جو کہ بازار میں کھیل رہے تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے پیچھے سے میرے دونوں کندھے پکڑے ہیں۔ میں نے ان کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ فرمایا۔ اے انیس! تم وہاں گئے جہاں کے لیے میں نے کہا تھا؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں یا رسول اللہ! میں جا رہا ہوں۔

(مسلم)

۵۵۵۴ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر موٹے حاشیے والی نجرانی چادر تھی۔ ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کی چادر پکڑ کر بڑی شدت سے کھینچا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس اعرابی کی گردن تک پہنچ گئے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن کے کنارے پر چادر کے حاشیے کے نشانات دیکھے جو اس نے شدت کے ساتھ کھینچنے کے باعث۔ پھر اس نے کہا۔ اے محمد! میرے لیے مال کا حکم فرمائیے جو اللہ کے اس مال سے ہو جو آپ کے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے۔ پھر اسے دینے کا حکم فرمایا۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ حسین، تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خوف محسوس ہوا تو آواز کی جانب چلے۔ وہ تھے راستے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سامنے سے آتے ہوئے ملے جو آواز کی طرف سب سے پہلے چلے گئے تھے اور فرما رہے تھے۔ مت گھبراؤ، مت گھبراؤ۔ آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار تھے اور آپ کی گردن میں تلوار تھی۔ فرمایا کہ میں نے تو اسے دریا پایا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہرگز کوئی بات نہیں پوچھی گئی کہ آپ نے نہ فرمایا ہو۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوْا فَوَاللهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو پہاڑیوں کے درمیان چلنے والی بکریاں مانگیں تو آپ نے اُسے عطا فرما دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہا اے میری قوم! مسلمان ہو جاؤ کیونکہ خدا کی قسم، محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو اتنا عطا فرماتے ہیں کہ فقر سے ڈرتے ہی نہیں۔ (مسلم)

۵۵۵۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهُ حَتَّى اضْطَرُّوْهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا كَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حنین سے لوٹتے وقت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا جبکہ اعراب سوال کرتے ہوئے آپ سے چمٹے یہاں تک کہ آپ ایک کیکر کی طرف مجبور ہوتے چلے گئے۔ آپ کی چادر مبارک اٹک گئی تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا میری چادر مجھے دے دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کے برابر بھی اونٹ ہوتے تب بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

(بخاری)

۵۵۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يَأْتُوْنَ بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهَا فَرُبَّمَا جَاءُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر ادا کر لیتے تو مدینہ منورہ کے خدام برتنوں میں پانی لے کر حاضر بارگاہ ہو جاتے۔ جو بھی برتن لاتے آپ اس میں دست مبارک ڈال دیتے۔ بعض اوقات موسم سرما کی صبح کو لاتے تب بھی آپ ان میں دست مبارک ڈال دیتے تھے۔

(مسلم)

۵۵۶۰ وَعَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ اہل مدینہ کی کوئی لونڈی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں لے جانا چاہتی لے جاتی۔

(بخاری)

۵۵۶۱ وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِيْ أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتَّى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کی عقل میں کچھ کمی تھی، عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کام ہے۔ فرمایا اے ام فلاں! جس گلی میں چاہو کہ تمہاری حاجت پوری ہو جائے، ایک گلی میں آپ اس کے ساتھ تنہا ہو گئے یہاں تک کہ اس نے اپنی حاجت پوری کر لی۔ (مسلم)

۵۵۶۲ وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گوئی، لعنت کرنے والے اور گالیاں دینے والے نہیں تھے۔ ناراضگی کے وقت آپ فرمایا کرتے: اسے کیا ہو گیا ہے، اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

(بخاری)

۵۵۶۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ إِنِّيْ لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَّإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! مشرکین کے خلاف دعا کیجیے۔ فرمایا: مجھے لعنت کرنے کے لیے مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ مجھے رحمت بنانے کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے۔

(مسلم)

۵۵۶۴ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنواری پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ جب آپ ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو ہم آپ کے چہرۂ انور سے جان لیتے۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ وَإِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ حلق مبارک بھی نظر آنے لگتا۔ آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری)

۵۵۶۶ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَّوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ بات کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری طرح تیزی نہیں دکھاتے تھے۔ آپ بات کرتے تو شمار کرنے والا گن سکتا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۷ وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ أَهْلِهٖ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ گھر کا کام کرتے یعنی کسی گھر والے کا، اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

(بخاری)

۵۵۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے تھے اور رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَھَکَ حُرْمَةُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ بِھَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا بدلہ کبھی نہیں لیا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت پامال ہوتی ہو تو آپ اللہ کے لیے بدلہ لیا کرتے۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۴۹ وَعَنْھَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ یُّجَاھِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلَّا اَنْ یُّنْتَھَکَ شَیْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو اپنے دست مبارک سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو اور نہ کسی غلام کو سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے اور جب آپ کو کسی سے نقصان پہنچا تو آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا مگر جبکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت پامال ہوتی ہو تو اللہ تعالیٰ کے لیے انتقام لیتے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۵۵۵۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُتِیَ فِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَائِمٌ مِّنْ اَھْلِہٖ قَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ (وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آٹھ سال کی عمر سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ میرے ہاتھوں جو نقصان ہوا اس پر آپ نے کبھی مجھے ملامت نہیں کی۔ اگر آپ کے گھر کا کوئی فرد مجھے ملامت کرتا تو فرماتے: اسے چھوڑو، اگر قسمت میں ہوتا تو ہو جاتا۔ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں۔ اسے کچھ تبدیلی کے ساتھ بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۵۵۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عادۃً بدگو نہ تھے اور نہ تکلفاً اور آپ بازاروں میں چلانے والے نہ تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف کرتے اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔

(ترمذی)

۵۵۵۲ وَعَنْ اَنَسٍ یُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَیُجِیْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْکِ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلٰی حِمَارٍ خِطَامُہٗ لِیْفٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے، جنازے کے پیچھے چلتے، غلام کی دعوت قبول فرماتے، گدھے پر سواری فرما لیتے تھے۔ میں نے خیبر کے روز آپ کو گدھے پر دیکھا جس کی لگام کھجور کے پوست کی تھی۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۵۷۳/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدُمُ نَفْسَهٗ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مبارک جوتوں کو گانٹھ لیتے اور اپنے کپڑے کو سی لیتے اور اپنے گھر کا کام کرتے جیسے کوئی دوسرا اپنے گھر کا کام کرتا ہے اور فرمایا کہ آپ بھی انسانوں میں سے ایک بشر تھے۔ اپنے کپڑوں سے جوئیں نکال دیتے، اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے اور اپنا کام خود کر لیا کرتے۔ (ترمذی)۔

۵۵۷۴/۲۳ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكَانَ اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں سنائیے۔ فرمایا کہ میں حضور کا ہمسایہ تھا جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو میرے لیے پیغام بھیجتے اور میں آپ کو لکھ دیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے۔ یہ تمام باتیں میں تمہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق بتا رہا ہوں۔ (ترمذی)

۵۵۷۵/۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهٗ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَّهٗ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی آدمی سے مصافحہ کرتے تو اپنے دست مبارک کو اس کے ہاتھ سے نہ کھینچتے یہاں تک کہ وہی آدمی اپنے ہاتھ کو کھینچ لیتا اور اس کی طرف سے اپنا منہ نہ پھیرتے یہاں تک کہ وہی آدمی اپنا منہ پھیر لیتا اور کسی نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے ہم نشیں کے سامنے اپنے گھٹنے پھیلائے ہوں۔
(ترمذی)

۵۵۷۶/۲۵ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھتے تھے۔
(ترمذی)

۵۵۷۷/۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمبی خاموشی والے تھے۔
(شرح السنہ)

۵۵۷۸/۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل او ترسیل۔

(رواہ ابوداؤد)

علیہ وسلم کے کلام میں آہستگی اور ٹھہراؤ تھا

(ابوداؤد)

۵۵۷۹ وعن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد سردکم ھذا ولکن کان یتکلم بکلام بین فصل یحفظہ من جلس الیہ۔ [28]

(رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح تیز گفتگو نہیں کیا کرتے تھے بلکہ آپ کے کلام میں وقفے ہوتے تھے تاکہ آپ کی مجلس میں بیٹھنے والا اُسے یاد کر لے۔

(ترمذی)

۵۵۸۰ وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ [29]

(رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسم ریزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(ترمذی)

۵۵۸۱ وعن عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء۔ [30]

(رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گفتگو کرنے کے لیے بیٹھتے تو اکثر مبارک نگاہ آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۵۸۲ عن عمرو بن سعید عن انس قال ما رأیت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراھیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراھیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ۔ [31]

(رواہ مسلم)

عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل و عیال پر مہربان نہیں دیکھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو مدینہ منورہ کے عوالی میں دودھ پلایا جاتا تھا۔ آپ تشریف لے جاتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے۔ آپ اندر داخل ہوتے تو دھوئیں سے بھرا ہوتا کیونکہ اس کا رضاعی باپ لوہار تھا۔ آپ اُسے لے کر بوسہ دیتے پھر واپس لوٹ آتے۔ عمرو کا بیان ہے کہ جب حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرا بیٹا ابراہیم بحالت شیر خوارگی ہی فوت ہو گیا۔ اس کی دو دودھ پلانے والیاں ہیں جو جنت میں اس کی رضاعت کو پورا کر رہی ہیں۔

(مسلم)

۵۵۸۳ وعن علی ان یھودیا کان یقال لہ [32]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيْرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ يَا يَهُوْدِيُّ مَا عِنْدِيْ مَا أُعْطِيْكَ قَالَ فَإِنِّيْ لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذًا أَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُوْنَهٗ وَيَتَوَعَّدُوْنَهٗ فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِيْ رَبِّيْ أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهَدًا وَغَيْرَهٗ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

جس کو فلاں عالم کہا جاتا تھا، اس کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کچھ دینار نکلتے تھے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے یہودی میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ تجھے دوں۔ اس نے کہا۔ میں آپ سے اس وقت تک جدا نہیں ہوں گا جب تک آپ مجھے دے نہ دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا تو میں تمہارے پاس بیٹھ جاتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز وہیں ادا کی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب اسے ڈراتے اور دھمکاتے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان گئے جو حضرات اس کے ساتھ کر رہے تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے رب نے مجھے منع فرمایا ہے کہ کسی ذمی وغیرہ پر ظلم کروں۔ جب دن چڑھ گیا تو یہودی نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں آدھا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔ خدا کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ جو کیا وہ اس لیے تھا کہ دیکھوں کہ آپ کی صفت جو توریت میں بیان کی گئی ہے، وہ آپ میں پائی جاتی ہے کہ محمد بن عبد اللہ مکہ میں پیدا ہوں گے، ہجرت گاہ مدینہ طیبہ اور ان کا ملک شام ہے۔ نہ وہ بدخلق ہیں، نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں چیخنے والے۔ نہ فحش گوئی کرنے والے اور نہ بیہودہ کلام ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ میرا مال ہے۔ اسے آپ اللہ کے حکم سے جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ وہ یہودی مال دار آدمی تھا۔ اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

۵۵۸۴ / ۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر ذکر کیا کرتے تھے، باتیں کم کرتے، نماز لمبی پڑھتے، خطبہ مختصر دیتے اور کسی بیوہ یا مسکین کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے بلکہ ان کی حاجت پوری فرما دیا کرتے تھے۔

فيقضي له الحاجة . (رواه النسائي والدارمي)

(نسائی، دارمی)

٥٥٨٥ وعن علي أن أبا جهل قال للنبي صلى الله عليه وسلم إنا لا نكذبك ولكن نكذب بما جئت به، فأنزل الله تعالى فيهم فإنهم لا يكذبونك ولكن الظالمين بآيات الله يجحدون .

(رواه الترمذي)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔ ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جسے آپ لے کر آئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

(ترمذی)

٥٥٨٦ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة لو شئت لسارت معي جبال الذهب جاءني ملك وإن حجزته لتساوي الكعبة فقال إن ربك يقرأ عليك السلام ويقول إن شئت نبيا عبدا وإن شئت نبيا ملكا فنظرت إلى جبريل عليه السلام فأشار إلي أن ضع نفسك وفي رواية ابن عباس فالتفت رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى جبريل كالمستشير له فأشار جبريل بيده أن تواضع فقلت نبيا عبدا قالت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك لا يأكل متكئا يقول آكل كما يأكل العبد وأجلس كما يجلس العبد .

(رواه في شرح السنة)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے۔ ایک فرشتہ میرے پاس آیا جس کی کمر کعبہ کے برابر تھی اور کہا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو نبی بندے بنیں یا اگر چاہیں تو نبی بادشاہ۔ پس میں نے جبرئیل کی طرف دیکھا تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ اپنا نفس عاجز کیجئے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشورہ لینے کی غرض سے حضرت جبرئیل کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار فرمائیے۔ پس میں نے کہا کہ نبی بندہ۔ حضرت سیدہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے اور فرماتے کہ ایسے کھاتا ہوں جیسے بندہ کھاتا ہے اور ایسے بیٹھتا ہوں جیسے بندہ بیٹھتا ہے۔

(شرح السنہ)

باب المبعث وبدء الوحي

آپ کی بعثت اور وحی کی ابتدا

پہلی فصل

٥٥٨٧ عن ابن عباس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم لأربعين سنة فمكث بمكة ثلاث عشرة سنة يوحى إليه ثم أمر بالهجرة فهاجر عشر سنين ومات وهو ابن ثلاث

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا گیا۔ آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور وحی نازل ہوتی رہی۔ پھر ہجرت کا حکم فرمایا گیا اور دس سال وہاں اقامت پذیر رہے اور وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ

وَسِتِّيْنَ سَنَةً۔

سال تھی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۵۸۸ وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

انہی سے ہی فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پندرہ سال مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہے کہ آواز سنتے رہے اور سات سال تک روشنی دیکھتے رہے اور کوئی چیز نہ دیکھی اور آٹھ سال آپ کی طرف وحی ہوتی رہی اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے اور پینسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۵۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کے سرے پر وفات دی

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ۔

انہی سے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی حضرت ابوبکر کی عمر بھی تریسٹھ سال اور حضرت عمر فاروق کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی۔ (مسلم) اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے فرمایا کہ تریسٹھ کی روایتیں زیادہ ہیں۔

۵۵۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيَ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا نیند میں سچے خوابوں سے ہوئی۔ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ تنہائی کو پسند کرنے لگے اور غار حرا میں خلوت گزین رہتے۔ آپ کئی کئی راتیں اس میں عبادت کرتے ہوئے گزار دیا کرتے تھے اور پھر اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے اور کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ پھر حضرت خدیجہ کی طرف لوٹتے اور اتنی ہی راتوں کے لیے کھانا پینا لے جاتے یہاں تک کہ حق آگیا جبکہ آپ غار حرا میں تھے۔ آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑا اور دبایا یہاں تک کہ مجھے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ دبایا یہاں تک کہ مجھے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس مجھے پکڑ کر تیسری دفعہ

قلت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثالثة
حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ
باسم ربك الذي خلق خلق الانسان من علق
اقرأ وربك الاكرم الذي علم بالقلم علم
الانسان ما لم يعلم فرجع بها رسول الله
صلى الله عليه وسلم يرجف فؤاده فدخل
على خديجة فقال زملوني زملوني فزملوه
حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة واخبرها
الخبر لقد خشيت على نفسي فقالت خديجة
كلا والله لا يخزيك الله ابدا انك لتصل
الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل
وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين
على نوائب الحق ثم انطلقت به خديجة
الى ورقة بن نوفل ابن عم خديجة فقالت
له يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له
ورقة يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره رسول الله
صلى الله عليه وسلم خبر ما رأى فقال ورقة
هذا الناموس الذي انزل الله على موسى
يا ليتني فيها جذعا يا ليتني اكون حيا
اذ يخرجك قومك فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم او مخرجي هم قال نعم لم
يأت رجل قط بمثل ما جئت به الا عودي و
ان يدركني يومك انصرك نصرا مؤزرا ثم لم
ينشب ورقة ان توفي وفتر الوحي
وزاد البخاري حتى حزن النبي صلى الله عليه
وسلم فيما بلغنا حزنا غدا منه مرارا كي
يتردى من رؤس شواهق الجبل فكلما
اوفى بذروة جبل لكي يلقي نفسه تبدى
له جبريل فقال يا محمد انك رسول

یہاں تک کہ مجھے اس سے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا۔ پڑھو اپنے رب
کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھو
لکھنا سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا (۹۶: ۱-۵) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اسے لے کر لوٹے اور آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف
لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھاؤ، مجھے کمبل اڑھاؤ۔ پس کمبل اڑھا دیا
گیا یہاں تک کہ آپ سے خوف دور ہو گیا۔ آپ نے حضرت خدیجہ کو واقعہ
بتا کر فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا، خدا کی قسم،
ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی
کرتے، سچ بولتے، کمزوروں کے بوجھ اٹھاتے، محتاجوں کو کما کر دیتے،
مہمان نوازی کرتے اور حق کی طرف جانے والوں کی مدد کرتے ہیں۔
پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ
کے چچا زاد بھائی تھے۔ کہا: اے چچا زاد! اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔
ورقہ نے آپ سے کہا: اے بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا انہیں سنا دیا۔ پس ورقہ نے کہا کہ یہ تو
وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا۔ کاش! میں
اس وقت جوان ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو
نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکالیں
گے؟ کہا: ہاں، کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو آپ جیسی چیز لے کر آیا ہو مگر اس سے
دشمنی کی گئی۔ اگر مجھے آپ کا دن ملا تو پوری قوت سے آپ کی مدد کروں
گا۔ پھر چند دن کے بعد ورقہ فوت ہو گئے اور وحی کا سلسلہ بند ہو گیا اور بخاری
میں یہ اضافہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے
اور ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ اس غم کی وجہ سے متعدد بار کسی پہاڑ کی چوٹی پر
چڑھے کہ اپنے آپ کو گرا دیں۔ پس جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے کہ اپنے آپ
کو گرا دیں تو آپ کو حضرت جبرئیل نظر آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد!
آپ بیشک رسول ہیں۔ اس سے آپ کو قرار آتا اور دل مطمئن ہو جاتا۔

اللهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ۔

۵۵۹۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی رک جانے کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا۔ فرمایا کہ ایک دفعہ میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو وہاں فرشتہ کرسی پر زمین و آسمان کے درمیان بیٹھا ہوا ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا مجھے اس سے خوف آیا یہاں تک کہ میں زمین کی طرف مائل ہو گیا۔ میں اپنے اہل خانہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس یہ وحی نازل ہوئی: اے چادر اوڑھنے والے محبوب! اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (پ ۲۹، آیات ۱ تا ۵) پھر پے در پے اور متواتر وحی آنے لگی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۳ وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی تو یوں آتی ہے جیسے گھنٹی کی آواز اور یہ مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے۔ جب یہ ختم ہو جاتی ہے تو میں جو اس نے کہا یاد کر لیتا ہوں اور فرمایا کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں آ کر مجھ سے کلام کرتا ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے سخت سردی کے موسم میں آپ پر وحی نازل ہوتی ہوئی دیکھی ہے اور جب وہ ختم ہو گئی تو آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَاْسَهٗ وَنَكَسَ اَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کو اس وقت تکلیف ہوتی اور چہرۂ انور کا رنگ بدل جاتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے۔ جب ختم ہوتی تو سر مبارک کو اٹھاتے۔

(مسلم)

۵۵۹۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ
عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي
فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا
فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ
أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ
وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ
خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِي
رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي تُرِيدُ
أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ
مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ
لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ
تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا
أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت
وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ۔ (۲۶: ۲۱۴)
نازل ہوئی تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے اور صفا پہاڑی پر
چڑھ کر پکارنے لگے اے بنی فہر! اے بنی عدی! یعنی قریش کی شاخیں
یہاں تک کہ لوگ جمع ہو گئے اور جو نہ نکل سکا اس نے اپنی جگہ آدمی بھیجا تاکہ
دیکھے کہ بات کیا ہے۔ پس ابولہب اور دوسرے قریش آ گئے۔ فرمایا کہ تمہارا
کیا خیال ہے جبکہ میں تمہیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سوار ہیں۔
دوسری روایت میں ہے کہ بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ سوار اس وادی
سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب
نے کہا۔ ہاں کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے سنا ہے۔ فرمایا تو
میں تمہیں ایک سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے
ہے۔ ابولہب نے کہا تو برباد ہو کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟
پس سورۂ لہب نازل ہوئی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ
الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ
قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ
إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى
إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ
فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتَّى
مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ
مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى
أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا
قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ
قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے
تھے کہ کسی کہنے والے نے کہا۔ اے گروہ! تم میں سے کون ہے جو آل
فلاں کے ذبح کیے ہوئے اونٹ کا گوبر، خون اور اوجھڑی لائے
اور انہیں مہلت دے یہاں تک کہ جب یہ سجدے میں جائیں تو ان کے کندھوں
کے درمیان رکھ دے۔ پس ان میں سے ایک بہت بڑا بدبخت اٹھ کر گیا اور لا کر
ان کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے
میں ہی رہے اور وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر جھک
گئے۔ کوئی جانے والا حضرت فاطمہ کے پاس گیا اور وہ جلدی سے آ گئیں اور
آپ سجدے ہی میں موجود تھے۔ یہاں تک کہ گندگی کو دور کیا اور ان کی طرف
متوجہ ہو کر انہیں برا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز
سے فارغ ہوئے تو تین دفعہ کہا۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ اور
جب آپ دعا کرتے اور جب سوال کرتے تو تین دفعہ کرتے۔ اے اللہ! عمرو بن ہشام
کو سنبھال، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط

دعا ثلاثا وإذا سأل سأل ثلاثا اللهم عليك بعمرو
بن هشام وعتبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وأمية
ابن خلف وعقبة ابن أبي معيط وعمارة بن
الوليد قال عبد الله فوالله لقد رأيتهم صرعى
يوم بدر ثم سحبوا إلى القليب قليب بدر
ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم و
أتبع أصحاب القليب لعنة۔

(متفق عليه)

اور عمارہ بن ولید۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے ان سب کو بدر کے روز انہیں پچھڑے ہوئے دیکھا پھر گھسیٹ کر انہیں بدر کے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنویں میں ڈالے گئے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۷ وعن عائشة أنها قالت يا رسول
۱۱
الله هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم
أحد فقال لقد لقيت من قومك وكان أشد
ما لقيت منهم يوم العقبة إذ عرضت نفسي
على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبني
إلى ما أردت فانطلقت وأنا مهموم على
وجهي فلم أستفق إلا بقرن الثعالب فرفعت
رأسي فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت
فإذا فيها جبريل فناداني فقال إن الله
قد سمع قول قومك وما ردوا عليك وقد
بعث إليك ملك الجبال لتأمره بما شئت
فيهم قال فناداني ملك الجبال فسلم علي
ثم قال يا محمد إن الله قد سمع قول قومك
وأنا ملك الجبال وقد بعثني ربك إليك
لتأمرني بأمرك إن شئت أن أطبق عليهم
الأخشبين فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم بل أرجو أن يخرج الله من أصلابهم
من يعبد الله وحده ولا يشرك به
شيئا۔

(متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! کیا آپ پر ایسا دن بھی آیا ہے جو اُحد کے دن سے سخت ہو۔ فرمایا کہ تمہاری قوم کی طرف سے جس دن مجھے سب سے زیادہ تکلیف پہنچی وہ روزِ عقبہ ہے جبکہ میں نے اپنا معاملہ ابن عبد یا لیل بن کلال پر پیش کیا تھا، لیکن اس نے قبول نہ کیا جو میں نے چاہا تھا۔ پس میں مغموم ہو کر ایک جانب چل دیا جب قرن الثعالب میں سر اٹھا کر دیکھا تو میرے سر پر بادل کے ایک ٹکڑے نے سایہ کر رکھا تھا۔ دیکھا تو اس میں جبریل تھے۔ مجھے آواز دیتے ہوئے کہا، بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور جو انہوں نے جواب دیا ہے۔ آپ کی طرف ملک الجبال کو بھیجا ہے کہ ان کے متعلق جو چاہیں انہیں حکم دیجئے پس ملک الجبال نے مجھے آواز دیتے ہوئے مجھے سلام کیا، پھر کہا، یا محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور آپ کے رب نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے کسی کام کا حکم فرمائیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں ان کے اوپر دونوں اخشب پہاڑوں کو رکھ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اکیلے خدا کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۸ وعن أنس أن رسول الله صلى الله
۱۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غزوۂ احد میں جب دندان مبارک شہید کیے گئے اور سر مبارک زخمی کر دیا گیا تو آپ خون مبارک پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے وہ قوم کیسے نجات پائے گی جس نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا اور اس کے دانت شہید کر دیئے۔ (مسلم)

۵۴۹۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهِ يُشِيْرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر بہت سخت ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا اور اپنے دندان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر بڑا غضب ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہِ خدا میں قتل کریں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اس باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۵۰۰ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

یحییٰ بن ابو کثیر کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی سب سے پہلے کیا چیز نازل ہوئی؟ فرمایا کہ یا ایھا المدثر۔ میں نے کہا لوگ اقرأ باسم ربک کے متعلق کہتے ہیں۔ ابو سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے اس کے متعلق پوچھا اور یہی عرض کیا جو تم نے مجھ سے کہا ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتا رہا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بتایا۔ حضور نے فرمایا کہ میں ایک مہینہ حرا میں رہا۔ جب میں اپنی خلوت پوری کر چکا تو نیچے اترا۔ مجھے آواز دی گئی تو میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اپنے بائیں جانب دیکھا تب بھی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اپنے پیچھے دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی تو میں نے سر اوپر اٹھایا تو ایک چیز دیکھی۔ پس میں خدیجہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے چادر اوڑھا دو پس مجھے چادر اوڑھا دی گئی اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالا گیا پس یہ وحی نازل ہوئی۔ اے چادر اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔ (۷۴، ۱ تا ۵) اور یہ نماز فرض

يَأْتِيكَ ظُهُورُ السُّجُودِ فَاعْبُدُوا ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تَمُرَّ مِنَ الْعِبَادَةِ .

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سجدے سے پہلے کیا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

نبوت کی نشانیوں کا بیان

پہلی فصل

۵۶۰۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلٰى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقَعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرٰى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ .

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپ کو پکڑ کر چت لٹایا، پھر آپ کا قلب اطہر نکالا اور اُس سے گوشت کا ایک ٹکڑا نکال کر کہا کہ یہ آپ میں شیطان کا حصہ ہے۔ پھر اسے سونے کے طشت میں آبِ زمزم سے دھویا اور اسے پہلی جگہ پر رکھ دیا۔ لڑکے دوڑتے ہوئے آپ کی والدہ یعنی آپ کی دایہ کے پاس آئے اور کہا کہ محمد قتل کر دیا گیا ہے۔ لوگ آپ کی طرف دوڑے اور آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ سوئی کے نشان میں آپ کے سینۂ اطہر پر دیکھا کرتا تھا۔

(مسلم)

۵۶۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ .

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مکہ مکرمہ کے اس پتھر کو اچھی طرح جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا، اسے اب بھی جانتا ہوں۔ (مسلم)

۵۶۰۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے دکھائے یہاں تک کہ انہوں نے حرا کو ان دونوں کے درمیان دیکھا۔ (متفق علیہ)

۵۶۰۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس کے نیچے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ رہنا۔

اشهدوا۔ (متفق علیه)

٥٤٠٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ
هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ
نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ
ذَلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلَى
رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكِصُ عَلَى
عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ
إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَ
أَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا
عُضْوًا۔ (رواه مسلم)

٥٤٠٦- وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ
فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ
قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ
الْحِيرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلَتَرَيَنَّ
الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ
بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ
طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى
وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ
يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ
يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا
يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ
يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ
يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ
رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ
أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى
فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا: کیا محمد تمہاری موجودگی میں اپنے چہرے کو خاک آلود کرتے ہیں؟ کہا گیا ہاں۔ اس نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم، اگر میں نے ایسا کرتے ہوئے دیکھ لیا تو میں ان کی گردن کچل ڈالوں گا۔ وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، یہ گمان کیا کہ گردن کو روند ڈالے۔ وہ آپ کے پاس آیا لیکن اُلٹے پاؤں واپس لوٹا اور اپنے ہاتھوں سے بچاؤ کر رہا تھا۔ اس سے کہا گیا: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق ہے، ہیبت ہے اور پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کا ٹکڑا ٹکڑا کر کے لے جاتے۔

(مسلم)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر محتاجی کی شکایت کی۔ پھر دوسرے نے حاضر خدمت ہو کر رہزنی کی شکایت کی۔ فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک مسافر عورت حیرہ سے چلے گی یہاں تک کہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا۔ اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے۔ اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کر لے لیکن ایک شخص بھی نہیں پائے گا جو اسے قبول کرے۔ اور تم میں سے ایک شخص حاضری کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو مطلب بیان کرے۔ تو فرمائے گا: کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھ تک احکام پہنچائے؟ عرض گزار ہوگا کیوں نہیں۔ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہ دیا اور تجھ پر فضل نہ کیا؟ عرض کرے گا: کیوں نہیں۔ پس اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا اور اپنے بائیں جانب دیکھے گا تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ لہٰذا جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر

شِمَالِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میں کوئی چیز نہ پائے تو ایک اچھے کلمے کے ذریعے ہی سہی۔ حضرت عدی کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ حیرہ سے سوار ہوئی اور اس نے آکر کعبہ کا طواف کیا۔ خدا کے سوا اسے کسی کا خوف نہیں تھا اور میں اُن میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اور اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھ لو گے جو ابو القاسم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی مٹھی بھر نکالے گا۔

(بخاری)

۵۴۰۷ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمَشَّطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے اور آپ کمبل سے ٹیک لگا کر کعبہ کے سائے میں جلوہ افروز تھے ہمیں مشرکین سے بڑی تکلیف پہنچی تھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے اُن کے خلاف دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ بیٹھ گئے، چہرۂ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اُسے اس میں کھڑا کر کے آرا لایا جاتا جو اس کے سر پر رکھا جاتا۔ پھر چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن یہ بات بھی اُسے دین سے نہیں پھیرتی تھی اور کسی کو لوہے کی کنگھی سے گوشت کے نیچے ہڈیاں اور پٹھوں تک کنگھی کی جاتی لیکن یہ بات بھی اسے اس کے دین سے نہ پھیرتی۔ خدا کی قسم یہ کام پورا ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور خدا کے سوا اُسے کسی کا خوف نہیں ہوگا یا بھیڑیے کا اپنی بکریوں کے متعلق لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

(بخاری)

۵۴۰۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اُمّ حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے جو حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا پھر بیٹھ کر سر مبارک سے جوئیں نکالنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے پھر ہنستے ہوئے

ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

(متفق علیہ)

بیدار ہوئے مسکراتے ہوئے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کیے گئے جو سمندر کی پشت پر سوار ہوں گے وہ ایسے ہیں جیسے تختوں پر بادشاہ ہیں۔ گویا وہ بادشاہ ہیں تختوں پر یا تختوں پر بادشاہوں کی طرح ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرما دے۔ آپ نے ان کے لیے دعا فرما دی۔ پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں جیسے پہلے فرمایا تھا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرما دے۔ فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس حضرت ام حرام سمندری سفر پر حضرت معاویہ کے زمانے میں گئیں اور سمندر سے نکلتے وقت اپنی سواری سے گر کر جاں بحق ہو گئیں۔

(متفق علیہ)

٥٩٠٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّيْ رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ أَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ضماد آیا جو ازد شنوءہ قبیلے سے تھا جو آسیب کا دم کیا کرتا تھا۔ اس نے اہلِ مکہ کے بیوقوفوں کو کہتے ہوئے سنا کہ محمد مصطفیٰ دیوانہ ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر میں اس آدمی کو دیکھوں تو شاید اللہ میرے ہاتھ سے شفا دے دے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آپ سے ملا اور کہا: اے محمد! میں اس آسیب کا دم کیا کرتا ہوں، کیا آپ کو ضرورت ہے؟ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے اور اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اما بعد۔ اس نے کہا کہ یہ کلمات پھر دہرائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تین مرتبہ دہرایا۔ اس نے کہا کہ میں نے نجومیوں، جادوگروں اور شاعروں کی باتیں سنی ہیں لیکن آپ کے ان کلمات جیسے

مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَالْآخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ۔

نہیں سنے۔ یہ تو سمندر کی تہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ دست مبارک بڑھائیے میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے بیعت کر لی (مسلم) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ والی حدیث اور حضرت جابر بن سمرہ کی يَهْلِكُ كِسْرٰى والی اور دوسری لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ والی حدیث باب ملاحم میں ذکر کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۹۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان بن حرب نے رو در رو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ میں اس مدت کے دوران سفر کیا جو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں شام ہی میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ ہرقل کے پاس پہنچایا گیا۔ حضرت دحیہ کلبی نے وہ امیر بصرہ تک پہنچایا تھا اور امیر بصرہ نے ہرقل تک۔ ہرقل نے کہا کہ جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کیا اس کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ پس مجھے قریش کی ایک جماعت میں بلا لیا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو ہمیں اس کے پاس بٹھا دیا گیا۔ اس نے کہا کہ تم میں سے نسب کے اعتبار سے اس شخص سے زیادہ قریبی کون ہے جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ چنانچہ ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں۔ پس مجھے اس کے سامنے بٹھا دیا گیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے۔ پھر اس نے ترجمان کو بلا کر کہا۔ میں اس سے مدعی نبوت کے متعلق کچھ پوچھنے لگا ہوں اگر یہ غلط بیان کرے تو اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرا جھوٹ مشہور ہو جائے گا تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو۔ تمہارے درمیان اس کا حسب نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ کہا۔ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا۔ کیا تم اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے اس سے

حسبه فيكم؟ قال قلت: هو فينا ذو حسب. قال
فهل كان من آبائهم من ملك؟ قلت: لا. قال: فهل
كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن يقول ما
قال؟ قلت: لا. قال: ومن يتبعه، أشراف الناس
أم ضعفاؤهم؟ قال قلت: بل ضعفاؤهم. قال
أيزيدون أم ينقصون؟ قال قلت: لا، بل
يزيدون. قال: هل يرتد أحد منهم عن
دينه بعد أن يدخل فيه سخطة له؟ قال
قلت: لا. قال: فهل قاتلتموه؟ قلت: نعم. قال
فكيف كان قتالكم إياه؟ قال قلت: يكون الحرب
بيننا وبينه سجالا، يصيب منا ونصيب
منه. قال: فهل يغدر؟ قلت: لا، ونحن منه في
هذه المدة لا ندري ما هو صانع فيها.
قال: والله ما أمكنني من كلمة أدخل فيها
شيئا غير هذه. قال: فهل قال هذا
القول أحد قبله؟ قلت: لا. ثم قال لترجمانه:
قل له: إني سألتك عن حسبه فيكم، فزعمت
أنه فيكم ذو حسب، وكذلك الرسل تبعث
في أحساب قومها. وسألتك هل كان في
آبائه ملك؟ فزعمت أن لا، فقلت: لو كان
من آبائه ملك قلت رجل يطلب ملك
آبائه. وسألتك عن أتباعه، أضعفاؤهم
أم أشرافهم؟ فقلت: بل ضعفاؤهم، وهم
أتباع الرسل. وسألتك هل كنتم تتهمونه
بالكذب قبل أن يقول ما قال، فزعمت أن
لا، فعرفت أنه لم يكن ليدع الكذب على
الناس ثم يذهب فيكذب على الله. و
سألتك هل يرتد أحد منهم عن دينه
بعد أن يدخل فيه سخطة له، فزعمت

پہلے جو اُس نے کہا وہ یہ ہے کہ وہ ہم میں نسب والا ہے۔ اُس نے کہا کیا اس کے پیرو صاحب حیثیت ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کمزور ہیں۔ اُس نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ میں نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں۔ اُس نے کہا، کیا اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اُس سے ناخوش ہو کر کوئی اُس کے دین سے پھر جاتا ہے؟ میں نے کہا، نہیں۔ اُس نے کہا، کیا تمہاری اُس سے لڑائی ہوئی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ کہا کہ تمہاری لڑائیوں کا انجام کیا نکلا؟ میں نے کہا کہ لڑائی اُس کے اور ہمارے درمیان ڈول کی طرح ہے، کبھی ہمارے ہاتھ لگتی کبھی اُس کے ہاتھ۔ اُس نے کہا کیا اُس نے کبھی عہد شکنی کی ہے؟ میں نے کہا، نہیں لیکن اب ہم مدت معاہدہ میں ہیں، نہیں معلوم کہ اس میں وہ کیا کرے۔ اُن کا بیان ہے کہ خدا کی قسم اس کے سوا میں کوئی ایک بھی لفظ شامل نہ کر سکا۔ اُس نے کہا کیا یہ بات اُس سے پہلے بھی کسی نے کہی ہے؟ میں نے کہا، نہیں۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہو۔ میں نے تم سے اُس کے حسب کے متعلق پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ عالی نسب ہے اور رسول اپنی قوم کے ایسے ہی حسب و نسب میں مبعوث فرمائے جاتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ اپنے بزرگوں کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں نے تم سے اُس کے پیروکاروں کے متعلق پوچھا کہ وہ کمزور ہیں یا معزز ہیں تو تم نے کہا کہ کمزور ہیں اور کمزور ہی رسولوں کے پیروکار ہوا کرتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کیا ایسا کہنے سے پہلے کبھی تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں سمجھ گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں سے تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے متعلق جھوٹ بولنے لگے۔ میں نے تم سے پوچھا کیا اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی اُس سے ناخوش ہو کر اس دین سے پھرا ہے تو تم نے کہا، نہیں۔ واقعی ایمان کی یہی خاصیت ہے جب اُس کی لذت دلوں میں گھر کر جاتی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے کہا کہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک کہ مکمل ہو جاتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کیا تم اُس سے لڑے ہو تو تمہارے درمیان

أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ۔

وہاں کی ڈول کی طرح ہوتی ہے کہ کبھی تمہارے ہاتھ میں اور کبھی اس کے ہاتھ میں۔ رسولوں کو اسی طرح آزمایا جاتا ہے اور انجام رسولوں کے حق میں ہوتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے تو تم نے کہا کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتا۔ واقعی رسول عہد شکنی نہیں کیا کرتے۔ میں نے تم سے پوچھا کیا اس سے پہلے کسی نے بھی ایسی بات کہی ہے تو تم نے کہا نہیں۔ اگر کسی نے یہ بات کہی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ ایسا شخص ہے جو پہلی بات کی پیروی کرتا ہے۔ پھر کہا کہ وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ ہم نے کہا کہ وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتا ہے۔ کہا: جو کچھ تم کہتے ہو اگر یہ درست ہے تو وہ نبی ہیں۔ میں جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں لیکن میرا یہ گمان نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔ اگر میں ان تک پہنچ سکتا تو ان کی ملاقات کو پسند کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے قدم دھوتا اور عنقریب ان کا ملک میرے قدموں کے نیچے تک پہنچے گا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوا کر اسے پڑھا۔ متفق علیہ۔ مکمل حدیث باب الکتاب الی الکفار میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ — معراج کا بیان

پہلی فصل

۵۶۱۱ — عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ

قتادہ نے حضرت انس بن مالک سے، انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ میں حطیم میں تھا اور کبھی فرمایا ہے کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے

مضطجعا اذ اتاني آت فشق ما بين هذه الى هذه يعني من ثغرة نحره الى شعرته فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست من ذهب مملوء ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد وفي رواية ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ ايمانا وحكمة ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يقال له البراق يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبريل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وهذا عيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ

پاس ایک آنے والا آیا اور میرے جسم کو اس مقام سے اس مقام تک چیر ڈالا یعنی گلے کی گڑھی سے لے کر ناف تک اور میرے دل کو نکالا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا اور میرے دل کو دھویا اور پھر اس کو اس کی جگہ رکھ دیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میرے پیٹ کو آب زمزم سے دھویا گیا اور ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا اور سفید تھا جس کو براق کہا جاتا ہے۔ منتہائے نظر پر اس کا ایک قدم پڑتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا۔ جبرئیل میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ آسمان دنیا پر آئے کھلوانے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کون ہے فرمایا کہ جبرئیل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید کیا اچھا آنے والا آیا اور کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت آدم تھے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کے جد امجد حضرت آدم ہیں انہیں سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اچھے بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر لے کر چڑھے یہاں تک کہ دوسرا آسمان آیا۔ کھلوانے کے لیے کہا۔ کہا گیا کون ہیں؟ فرمایا کہ جبرئیل ہیں کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا کہ انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا کہ خوش آمدید۔ کیا اچھا آنے والا آیا اور کھول دیا گیا۔ جب میں داخل ہوا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ کہا کہ یہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ ہیں۔ دونوں کو سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا اور دونوں نے جواب دیا۔ پھر کہا کہ اچھے بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ پھر لے کر تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور کھلوانے کے لیے کہا۔ کہا گیا کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا کہ انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید اچھا آنے والا آیا۔ پس کھول دیا اور میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا کہ یہ حضرت یوسف ہیں انہیں سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے لے کر چوتھے آسمان تک پہنچے اور کھلوانے کے لیے کہا کہ کون ہے؟

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى
السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ
جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ فَقَالَ
هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا
هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى
أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا
مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ
قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ
أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ
جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُوكَ
إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ

فرمایا کہ جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفےٰ ہیں۔ کہا گیا کہ کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید۔ اچھا آنے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تھے۔ کہا کہ یہ حضرت ادریس ہیں انہیں سلام کیجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا پھر کہا۔ خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے پانچویں آسمان تک لے کر چڑھے اور کھٹکھٹانے کے لیے کہا گیا کون ہے؟ فرمایا جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد مصطفےٰ ہیں۔ کہا گیا کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید اچھا آنے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ کہا کہ یہ حضرت ہارون ہیں انہیں سلام کیجیے۔ پس میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا۔ خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے لے کر چھٹے آسمان تک گئے اور کھٹکھٹانے کے لیے کہا گیا کون ہے؟ فرمایا جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد مصطفےٰ ہیں کہا گیا کہ انہیں بلوایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید، اچھا آنے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے۔ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں انہیں سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا پھر کہا۔ خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ جب میں آگے چلا تو وہ رو دیے۔ کہا گیا کہ آپ کس بات پر روتے ہیں؟ فرمایا کہ رو رہا ہوں کہ یہ نوجوان میرے بعد بھیجے گئے اور میری امت کی نسبت ان کی امت کے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر مجھے ساتویں آسمان تک لے گئے اور کھٹکھٹانے کے لیے کہا۔ کہا گیا کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل ہوں۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفےٰ ہیں۔ کہا گیا کہ انہیں بلوایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوش آمدید اچھا آنے والا آیا۔ میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تھے۔ کہا کہ یہ آپ کے باپ حضرت ابراہیم ہیں انہیں سلام کیجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا پھر کہا خوش آمدید صالح بیٹے اور صالح نبی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا جس کے بیر ہجر کے مٹکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے۔ کہا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ

السلام ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي
الصالح ثم رفعت إلى سدرة المنتهى فإذا
نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان
الفيلة قال هذه سدرة المنتهى وإذا أربعة
أنهار نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت
ما هذان يا جبريل قال أما الباطنان فنهران
في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات
ثم رفع لي البيت المعمور ثم أتيت بإناء
من خمر وإناء من لبن وإناء من عسل
فأخذت اللبن فقال هي الفطرة أنت عليها
وأمتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين
صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى
فقال بما أمرت قال أمرت بخمسين صلوة
كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمسين
صلوة كل يوم وإني والله قد جربت الناس
قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة
فارجع إلى ربك فسله التخفيف لأمتك
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى
فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا
فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع
عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله
فرجعت فوضع عني عشرا فأمرت بعشر
صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال
مثله فرجعت فأمرت بخمس صلوات
كل يوم فرجعت إلى موسى فقال بما أمرت
قلت أمرت بخمس صلوات كل يوم قال
إن أمتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم وإني
قد جربت الناس قبلك وعالجت بني
إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك

ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں، دو تو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے کہا کہ اے جبرئیل! یہ کیا ہیں؟ کہا کہ دونوں باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور تک لے گئے۔ پھر میرے سامنے ایک برتن شراب کا، ایک دودھ کا برتن اور ایک شہد کا برتن لایا گیا۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا، کہا کہ یہ تو فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور آپ کی امت ہے۔ پھر مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا، کہا۔ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ روزانہ پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ بخدا کی قسم، میں آپ سے پہلے لوگوں کو تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو پوری طرح آزما چکا ہے۔ اپنے رب کی طرف لوٹیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجئے۔ میں واپس ہوا تو دس کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انہوں نے پھر وہی کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انہوں نے پھر وہی کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انہوں نے اسی طرح کہا۔ واپس گیا تو پانچ اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو کہا کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت روزانہ پانچ نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی اور میں لوگوں کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو خوب آزمایا ہے۔ لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اتنی دفعہ سوال کیا کہ مجھے حیا آتی ہے، لہٰذا میں راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ آگے بڑھے تو آواز آئی کہ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف فرما دی۔

(متفق علیہ)

فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّيْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۶۳ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ يَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوْسُفَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَإِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحٰى إِلَيَّ مَا أَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس براق لایا گیا وہ سفید اور طویل جانور ہے گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا۔ حد نظر پر ایک قدم رکھتا ہے۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچا اسے ایک حلقے سے باندھ دیا جس سے دوسرے انبیاء باندھا کرتے تھے۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر باہر نکلا تو جبریل دو برتن لے کر آئے ایک برتن میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا جبریل نے کہا کہ آپ نے فطرت کو پسند فرمایا ہے پھر لے کر آسمان کی طرف چڑھے باقی حدیث مذکور کی طرح بیان کرتے فرمایا۔ وہاں حضرت آدم تھے۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اور فرمایا کہ تیسرے آسمان میں حضرت یوسف تھے جنہیں نصف حسن عطا فرمایا گیا تھا۔ انہوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور حضرت موسیٰ کے رونے کا ذکر نہیں کیا۔ اور ساتویں آسمان کے متعلق فرمایا کہ وہاں حضرت ابراہیم تھے۔ اور اپنی کمر بیت المعمور سے لگائی ہوئی تھی جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور کسی کی دوبارہ باری نہیں آتی ہے۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے، جس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے، اور جس کے پھل گھڑوں جیسے تھے۔ جب اسے رب تعالیٰ کے حکم سے جس نے ڈھانپا تو اس کا رنگ بدل گیا اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی اس کے محاسن بیان نہیں کر سکتا اور مجھ پر وحی فرمائی گئی جو بھی فرمائی گئی اور روزانہ پچاس نمازیں پڑھنا فرض فرمایا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف اترا تو انہوں نے کہا۔ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنا۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے اور تخفیف کا سوال کیجئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔

خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَإِنِّيْ قَدْ بَلَوْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور ان پر تجربہ کر چکا ہوں۔ میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا اور عرض گزار ہوا: اے رب! میری امت پر تخفیف فرما دے۔ پس مجھ سے پانچ کم کر دی گئیں۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور میں نے کہا کہ میرے لیے پانچ نمازیں کم ہو گئی ہیں۔ کہا کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی لہٰذا اپنے رب کی طرف جائیے اور تخفیف کا سوال کیجیے۔ فرمایا کہ میں برابر اپنے رب اور حضرت موسیٰ کی طرف آتا جاتا رہا، یہاں تک کہ فرمایا: اے محمد! یہ روزانہ پانچ نمازیں ہیں لیکن ہر ایک کا ثواب دس گنا ہے، لہٰذا یہ پچاس نمازیں ہیں۔ جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے نہ کیا تو اس کے لیے نیکی لکھ لی جاتی ہے اور اگر اسے کرے تو دس لکھی جاتی ہیں۔ جو برائی کا ارادہ کرے اور اسے نہ کر سکے تو اس کے لیے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر اسے کرے تو اس کی ایک برائی لکھ لی جاتی ہے۔ فرمایا کہ میں اترا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا تو کہا: اپنے رب کی طرف جائیے اور تخفیف کا سوال کیجیے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس طرح سے آتا جاتا اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتا رہا کہ اب مجھے شرم آتی ہے۔

(مسلم)

۵۶۱۲ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
۳ أَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهٗ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ أَطْبَقَهٗ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا

ابن شہاب نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اوپر میرے گھر کی چھت کھولی گئی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں تھا اور جبریل نازل ہوئے۔ انہوں نے میرے سینے کو کھولا اور اسے آب زمزم سے دھویا۔ پھر سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اسے میرے سینے میں انڈیل دیا، پھر اسے جوڑ دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف لے گئے۔ جب آسمان دنیا پر آیا تو جبریل نے داروغۂ آسمان سے کہا کھولو۔ پوچھا کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل ہوں۔ کہا کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ فرمایا ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ
نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ
الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ
وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ
ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ
لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ
الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ
فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ
الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ
يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتّٰى
عُرِجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا
افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ
قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ
اٰدَمَ وَإِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ
وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهٗ ذَكَرَ أَنَّهٗ وَجَدَ
اٰدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَاءِ
السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ
حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا
يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيْهِ
صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى
أُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى
مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ
عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ
فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَاجَعَنِيْ
فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ

جی کہا۔ کیا انہیں بلایا گیا ہے فرمایا ہاں۔ جب اس نے کھولا تو ہم آسمان دنیا کے
اوپر چلے گئے تو وہاں ایک آدمی بیٹھا تھا جس کے دائیں جانب کچھ جماعتیں
تھیں اور بائیں جانب کچھ جماعتیں تھیں جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا تو
ہنسنے لگتا اور جب اپنے بائیں دیکھتا تو رو پڑتا۔ اُس نے کہا۔ خوش
آمدید صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے جبریل سے کہا کہ یہ کون ہے؟
کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور یہ جو دائیں بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں دائیں
جانب والے ان میں اہل جنت ہیں اور بائیں جانب کی جماعتیں اہل جہنم ہیں۔
اور جب دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب
دیکھتے ہیں تو رونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان
تک لے گئے اور اس کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اور اس
کے خازن نے اُسی طرح کہا جیسے پہلے نے کہا تھا حضرت انس کا
بیان ہے کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت
موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کا ذکر فرمایا اور اُن کے مقامات
کی کیفیت بیان نہیں فرمائی۔ بس اتنا ذکر فرمایا کہ حضرت آدم آسمان دنیا
پر ہیں اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر۔ ابن شہاب سے کہا کہ مجھے
ابن حزم سے خبر دی کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری
کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور پھر مجھے
اوپر لے گئے یہاں تک کہ ایک میدان ظاہر ہوا جہاں میں قلموں کے
چلنے کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم اور حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس میری امت پر پچاس
نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس لوٹا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے
پاس سے گزرا۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لیے کیا فرض
فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ کہا کہ اپنے
رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔
میں واپس گیا تو نصف کم کر دیں۔ پس میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹ آیا
اُن سے کہا کہ نصف کم کر دی ہیں۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے
کیونکہ آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹ گیا تو اللہ
نے نصف معاف فرما دیں۔ ان کے پاس واپس آیا تو کہا۔ اپنے رب
کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں

فوضع شطرها فقال راجعه ربك فان امتك
لا تطيق ذلك فرجعت فراجعت فوضع شطرها
فرجعت اليه فقال ارجع الى ربك فان امتك
لا تطيق ذلك فراجعته فقال هي خمس وهي
خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت الى
موسى فقال راجع ربك فقلت استحييت من
ربي ثم انطلق بي حتى انتهى بي الى سدرة
المنتهى وغشيها الوان لا ادري ما هي ثم
ادخلت الجنة فاذا فيها جنابذ اللؤلؤ و
اذا ترابها المسك.

(متفق عليه)

واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہ پچاس ہیں اور میرے
نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس
آیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے۔ میں نے کہا کہ
مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے جایا گیا یہاں
تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے اور اسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔
مجھے نہیں معلوم وہ کیا چیز ہے۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا
تو اس میں موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی مشک تھی۔

(متفق علیہ)

۵۶۶۴ وعن عبد الله قال لما اسري برسول
الله صلى الله عليه وسلم انتهى به الى سدرة
المنتهى وهي في السماء السادسة اليها ينتهي
ما يعرج به من الارض فيقبض منها واليها
ينتهي ما يهبط به من فوقها فيقبض منها قال
اذ يغشى السدرة ما يغشى قال فراش من
ذهب قال فاعطي رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاثا اعطي الصلوات الخمس واعطي
خواتيم سورة البقرة وغفر لمن لا يشرك بالله
من امته شيئا المقحمات. (رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو سدرۃ المنتہیٰ
پر آپ کی انتہا ہو گئی اور وہ چھٹے آسمان پر ہے۔ جو چیز آسمان سے
چڑھتی ہے اس کی یہاں انتہا ہو جاتی ہے اور پھر اس سے لے
لی جاتی ہے اور جو چیز اوپر سے اترتی ہے اس کی بھی یہاں انتہا
ہو جاتی ہے اور یہاں سے لے لی جاتی ہے۔ فرمایا کہ جب سدرہ کو ڈھانپا
جس چیز نے ڈھانپا وہ سونے کے پروانے تھے۔ فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا فرمائی گئیں یعنی آپ کو پانچ نمازیں
دی گئیں اور سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں دی گئیں اور اس کو بخش دیا گیا جو
آپ کی امت میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور اس کے گناہ معاف فرما دیے گئے (مسلم)

۵۶۶۵ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لقد رايتني في الحجر و
قريش تسالني عن مسراي فسالتني عن
اشياء من بيت المقدس لم اثبتها
فكربت كربا ما كربت مثله فرفعه الله
لي انظر اليه ما يسالوني عن شيء الا انباتهم
وقد رايتني في جماعة من الانبياء فاذا
موسى قائم يصلي فاذا رجل ضرب جعد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خود کو حجر میں دیکھا اور قریش میرے
معراج کے بارے میں مجھ سے بیت المقدس کی بعض ایسی چیزیں پوچھ رہے
تھے جن کو میں نے دیکھا نہیں تھا۔ مجھے ایسی کوفت ہوئی کہ پہلے ایسی
ہوئی نہیں تھی۔ پس خدا تعالیٰ نے اسے اٹھا کر میرے پاس پہنچا دیا کہ
جس چیز کے متعلق مجھ سے پوچھتے میں دیکھ کر انہیں بتا دیتا اور میں
نے خود کو انبیائے کرام کی جماعت میں دیکھا اور حضرت موسیٰ کو کھڑے ہو کر
نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ میانہ قد اور گھنگریالے بالوں والے تھے گویا

كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسٰى قَائِمٌ يُصَلِّيْ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِيْ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِيْ بِالسَّلَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شنوءہ قبیلے کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بلحاظ شکل و شباہت عروہ بن مسعود ثقفی سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ سب لوگوں میں تمہارے صاحب یعنی حضور سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے اُن کی امامت کی۔ جب میں نماز سے فارغ ہو گیا تو ایک کہنے والے نے مجھ سے کہا، اے محمد! یہ مالک ہیں داروغہ جہنم ہیں۔ انہیں سلام کیجیے۔ میں نے اس کی طرف توجہ کی تو اس نے پہلے مجھے سلام کیا۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۸۱۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا تو بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ظاہر کر دیا تو اس کی علامتیں اسے دیکھتے ہوئے دیکھ کر انہیں بتا رہا تھا۔ (متفق علیہ)

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ — معجزات کا بیان

پہلی فصل

۵۸۱۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ إِلٰى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلٰى قَدَمِهِ أَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب میں نے اپنے سروں پر مشرکین کے قدم دیکھے اور ہم غار میں تھے تو میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! اگر کسی نے ہمارے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا، اے ابو بکر! ان دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔ (متفق علیہ)

۵۸۱۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد ماجد سے روایت

قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا
حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ
الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ
فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ
عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ
وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
وَأَنَا أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ
مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ
لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ
شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي
إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ
فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ
عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ
أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ
مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ
فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ
اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَلَدٍ
مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ
فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ
فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا
فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفِيتُمْ مَا هٰهُنَا
فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بیان کیا ہے کہ مجھے بتائیے کہ جب آپ دونوں حضرات نے کیسے کیا جب آپ نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر ہجرت کیا تھا۔ فرمایا کہ ہم رات بھر چلتے رہے اور اگلے روز بھی یہاں تک کہ دوپہر کو ٹھیک جگہ راستہ خالی ہو گیا کہ کوئی نہیں گزر رہا تھا۔ پس ایک لمبا سا پتھر نظر آیا جس کا سایہ تھا، اس پر دھوپ نہیں آ رہی تھی۔ ہم اس کے پاس اتر گئے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کر دی تاکہ اس پر سو جائیں اور اس پر پوستین بچھا دی۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ سو جائیے، میں آپ کے گرد پہرہ دیتا رہوں گا۔ چنانچہ میں پہرہ دینے کے لیے نکلا تو میں نے ایک چرواہا سامنے آتے ہوئے دیکھا۔ کہا کیا تمہاری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا تم دودھ دوہو گے؟ اس نے کہا ہاں۔ اس نے ایک بکری پکڑی اور لکڑی کے پیالے میں دودھ نکالا اور میرے پاس ایک برتن تھا جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے پینے اور وضو کرنے کے لیے لے لیا تھا۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو جگانا ناپسند کیا اس لیے ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہو گئے تو میں نے ٹھنڈا کرنے کے لیے دودھ میں پانی ڈالا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش فرمایا تو میں راضی ہو گیا پھر فرمایا کیا چلنے کا وقت ہو گیا؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ پس سورج ڈھلنے کے بعد ہم چل دیے تو ہمارے پیچھے سراقہ بن مالک لگ گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کوئی ہم تک آ گیا ہے۔ فرمایا کہ غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کے ساتھ اس کا گھوڑا بھی پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میرے خیال میں آپ نے میرے خلاف دعا کی ہے۔ اب میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، میں تلاش کرنے والوں کو آپ کی طرف سے پھیر دوں گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی اور اسے نجات مل گئی۔ جب بھی کسی کو ملتا تو کہتا کہ ادھر ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں۔ پس جو بھی اسے ملتا اسے اسی طرح لوٹا دیتا۔

(متفق علیہ)

۵۸۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ
بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ
اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ
طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ
اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا
اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ
مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ
يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا
سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ
وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا
بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ
فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ
فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَ
سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ
فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا
وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ
كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق سنا تو زمین میں پھل چن رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں آپ سے تین چیزیں پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اور جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہے۔ بچے کو کونسی چیز اپنے باپ یا ماں کی طرف کھینچتی ہے؟ فرمایا کہ جبریل نے یہ چیزیں ابھی ابھی بتائی ہیں۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ اور وہ کھانا جس کو اہلِ جنت سب سے پہلے کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا زائد حصہ ہے اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب رہے تو بچے کو کھینچتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب ہے تو اس کو کھینچتا ہے۔ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! بیشک یہودی بہتان تراش ہیں۔ اگر انہیں آپ کے سوال کرنے سے پہلے میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا تو مجھ پر بہتان باندھیں گے۔ یہودی حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، عبداللہ تم میں کیسا آدمی ہے؟ وہ کہنے لگے کہ ہم میں اچھا ہے اور اچھے کا بیٹا ہے، ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا کیا خیال ہے اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے۔ کہنے لگے کہ اللہ اسے اس بات سے بچائے۔ پس حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے کہ یہ ہم میں برا آدمی ہے اور برے آدمی کا بیٹا ہے اور تنقیص کی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اسی چیز سے ڈرتا تھا۔

(بخاری)

۵۸۲۰ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ
وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَ
خَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَكْبَادَهَا

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا جبکہ ہم تک ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی۔ حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر آپ حکم فرمائیں کہ ہم سمندر میں گھوڑے ڈالیں تو ہم ڈال دیں گے اور حکم فرمائیں کہ ہم برک الغماد تک ان کے سینے

بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ایں تو ہم وہاں لے جائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد کے لیے لوگوں کو بلایا تو آپ چلے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر اترے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے اور دست مبارک زمین پر رکھتے ہوئے بتایا کہ یہاں اور یہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک رکھنے کی جگہ سے کوئی ادھر ادھر نہیں ہوا۔

(مسلم)

۵۶۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جبکہ بدر کے دن آپ ایک خیمے میں تھے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا عہد اور تیرا وعدہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے۔ حضرت ابوبکر نے آپ کا دست مبارک پکڑ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اتنا کافی ہے۔ آپ نے اپنے رب سے بہت زاری کر لی ہے۔ آپ اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ باہر تشریف لائے اور یہ پڑھ رہے تھے کہ عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر دیں گے۔ (بخاری)

۵۶۲۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا: یہ جبریل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑا ہوا ہے اور ان پر جنگی ہتھیار سجے ہوئے ہیں۔

(بخاری)

۵۶۲۳ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ أَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَامَهٗ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ أَقْدِمْ حَيْزُوْمُ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَأَسَرُوْا سَبْعِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس روز ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا جبکہ اس کے اوپر کوڑا مارنے کی آواز سنی اور سوار کی آواز تھی کہ حیزوم! آگے بڑھ۔ جب اپنے سامنے مشرک کی طرف دیکھا تو وہ چت پڑا ہوا تھا۔ غور سے اس کی طرف دیکھا تو اس کی ناک پر نشان تھا اور کوڑے کی ضرب سے اس کا چہرہ پھٹ گیا تھا اور ساری جگہ سبز ہو گئی تھی۔ انصاری نے حاضر ہو کر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو، یہ تیسرے آسمان کی مدد ہے۔ اس روز ستر کو قتل کیا اور ستر کو قید کیا گیا تھا۔

(مسلم)

۵۷۳۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۳۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيْكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهِ حَتّٰى أَخَذَ فِيْ ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّيْ قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِيْ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۷۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا أَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب غزوۂ احد کے روز دو آدمی دیکھے جن کے اوپر سفید لباس تھا اور دونوں خوب بہادری سے لڑ رہے تھے۔ میں نے ان کو اس سے پہلے اور اس کے بعد نہیں دیکھا یعنی حضرت جبریل و حضرت میکائیل۔

(متفق علیہ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ ابو رافع کی طرف بھیجا۔ پس حضرت عبداللہ بن عتیک رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے جبکہ وہ سو رہا تھا تو اُسے قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار اُس کے پیٹ پر رکھی یہاں تک کہ پیٹھ تک پہنچ گئی تو میں نے جان لیا کہ وہ قتل ہو گیا ہے۔ پس میں نے دروازے کھولنے شروع کیے یہاں تک کہ زینے تک پہنچ گیا۔ میں نے پیر نیچے رکھا تو چاندنی رات کے باعث گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اُسے عمامے کے ساتھ باندھا اور اپنے ساتھیوں تک پہنچا پھر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنا پیر پھیلاؤ۔ میں نے پیر پھیلایا تو آپ نے دستِ کرم پھیرا۔ چنانچہ ایسی ہو گئی گویا اس میں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں تھی۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت ہی سخت پتھر آ گیا۔ لوگ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ خندق میں ایک چٹان سا پتھر نکل آیا ہے۔ فرمایا کہ میں اترتا ہوں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور شکم اطہر پر پتھر بندھے ہوئے تھے کیونکہ ہم تین روز سے ایسے تھے کہ کوئی چیز چکھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدال سے ضرب لگائی تو وہ ریت کی طرح ہو گیا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سخت بھوک میں دیکھا ہے۔ انہوں نے تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا جس کو ذبح کر دیا اور جَو پیسے یہاں تک کہ گوشت ہانڈی میں ڈال دیا پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چپکے

النبي صلى الله عليه وسلم فساررته فقلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال أنت ونفر معك فصاح النبي صلى الله عليه وسلم يا أهل الخندق إن جابرا صنع سورا فحي هلا بكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى أجيء وجاء فأخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد إلى برمتنا فبصق وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها وهم ألف فأقسم بالله لأكلوا حتى تركوه وانحرفوا وإن برمتنا لتغط كما هي وإن عجيننا ليخبز كما هو.

(متفق عليه)

سے سرگوشی کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں لہٰذا حضرت کچھ لوگوں کے ساتھ تشریف لے چلیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باآواز بلند فرمایا۔ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لیے ضیافت کا بندوبست کیا ہے، آؤ جلدی کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور آٹے کی روٹیاں نہ پکانا، یہاں تک کہ میں آجاؤں۔ آپ تشریف لائے تو میں نے آٹا آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن شریف ڈالا اور برکت فرمائی۔ پھر ہماری ہانڈی کے پاس تشریف لے گئے، اس میں لعاب دہن ڈالا اور اس میں برکت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ پکانے والی کو بلاؤ کہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے۔ ہانڈی سے گوشت نکالتے رہنا اور اسے نیچے نہ اتارنا۔ وہ ایک ہزار تھے۔ خدا کی قسم سب نے کھایا اور باقی چھوڑ کر چلے گئے جبکہ ہماری ہانڈی اسی طرح جوش مار رہی تھی اور روٹیاں پکتی رہیں اور ہمارا آٹا اتنا ہی تھا۔

(متفق علیہ)

٥٦٢٧ وعن أبي قتادة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار حين يحفر الخندق فجعل يمسح رأسه ويقول بؤس ابن سمية تقتلك الفئة الباغية.

(رواه مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمار سے فرمایا جبکہ وہ خندق کھود رہے تھے، آپ ان کے سر پر دست مبارک پھیرتے اور فرماتے جاتے تھے ہائے سمیہ کے بیٹے! تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔

(مسلم)

٥٦٢٨ وعن سليمان بن صرد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم حين أجلي الأحزاب عنه الآن نغزوهم ولا يغزوننا نحن نسير إليهم.

(رواه البخاري)

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ احزاب آپ سے منہ موڑ کر واپس چلے گئے۔ اب ہم ان سے جنگ کریں گے، وہ ہم سے نہیں لڑ سکیں گے بلکہ ہم ہی ان کی طرف سفر کیا کریں گے۔ (بخاری)

٥٦٢٩ وعن عائشة قالت لما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل أتاه جبريل وهو ينفض رأسه من الغبار فقال قد وضعت السلاح والله ما وضعته اخرج إليهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم فأين فأشار إلى بني قريظة

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ خندق سے واپس لوٹے تو ہتھیار رکھ دیے اور غسل فرمایا تو حضرت جبریل حاضر بارگاہ ہوئے اور گرد و غبار سے اپنا سر جھاڑ رہے تھے، عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار رکھ دیے۔ لیکن خدا کی قسم میں نے نہیں رکھے، چلیے ان کی طرف نکلیے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کدھر؟ پس بنو قریظہ کی طرف اشارہ

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ۔

گیا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف نکلے (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت انس نے فرمایا۔ گویا اُس غبار کو میں اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کے کوچوں سے اٹھا تھا، حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سواروں کا جبکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف سفر کیا تھا۔

٥٧٣٠ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاسے ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ پھر لوگ آپ کی جانب جھپٹے اور عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے کہ وضو کریں اور پئیں ماسوائے اس کے جو آپ کے برتن میں تھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک برتن میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشتہائے مبارک کے درمیان سے چشموں کی طرح پھوٹ نکلا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابر سے کہا گیا کہ آپ کتنے تھے؟ فرمایا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

(متفق علیہ)

٥٧٣١ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا۔ [15]

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو افراد تھے۔ اور حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اُس کا پانی نکالا تو ایک قطرہ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی تو آپ تشریف لے آئے اور اُس کی منڈیر پر جلوہ افروز ہوگئے۔ پھر آپ نے پانی کا برتن منگوایا، وضو کیا۔ پھر کُلی کی اور دعا فرمائی۔ پھر وہ اُس میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا کہ گھڑی بھر اسے رہنے دو۔ پس لوگ خوب سیر ہوئے اور سواریوں کو بھی پلایا یہاں تک کہ کوچ کر گئے۔

(بخاری)

٥٧٣٢ وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ [16] قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا

عوف، ابو رجاء، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو لوگوں نے پیاس کی آپ سے شکایت کی۔ آپ اُترے اور فلاں کو بلایا جن کا ابو رجاء نے نام لیا تھا اور عوف اُن کا نام بھول گئے تھے اور حضرت علی کو بلا کر فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔

النساء فانطلقنا فبنيا امرأة بين مزادتين أو سطيحتين من ماء فجئنا بها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فاستنزلوها عن بعيرها ودعا النبي صلى الله عليه وسلم بإناء ففرغ فيه من أفواه المزادتين وأوكى أفواههما ونودي في الناس اسقوا فاستقوا قال فشربنا عطاشا أربعين رجلا حتى روينا فملأنا كل قربة معنا وإداوة وايم الله لقد أقلع عنها وإنه ليخيل إلينا أنها أشد ملأة منها حين ابتدأ.

(متفق عليه)

ہو گئے تو ایک عورت ملی جو پانی کے دو چھوٹے یا بڑے مشکیزوں کے درمیان تھی۔ ہم اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے تھے۔ اُونٹ سے اتارا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور مشکیزوں کے منہ اُس میں کھول دیئے اور لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ خود پیو اور پلاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پیا کر شکم سیر ہو گئے یہاں تک کہ ہمارے پاس جو برتن تھے وہ بھی بھر لیے۔ خدا کی قسم جب ہم اُن سے جدا ہوئے تو ہمارے خیال میں ابتدا کرنے کی بہ نسبت وہ اب زیادہ بھرے ہوئے تھے۔

(متفق علیہ)

٥٦٣٣ وعن جابر قال سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزلنا واديا أفيح فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته فلم ير شيئا يستتر به وإذا شجرتين بشاطئ الوادي فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى إحداهما فأخذ بغصن من أغصانها فقال انقادي علي بإذن الله فانقادت معه كالبعير المخشوش الذي يصانع قائده حتى أتى الشجرة الأخرى فأخذ بغصن من أغصانها فقال انقادي علي بإذن الله فانقادت معه كذلك حتى إذا كان بالمنصف مما بينهما قال التئما علي بإذن الله فالتأمتا فجلست أحدث نفسي فحانت مني لفتة فإذا أنا برسول الله صلى الله عليه وسلم مقبلا وإذا الشجرتين قد افترقتا فقامت كل واحدة منهما على ساق.

(رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ ایک فراخ وادی میں اُترے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے لیکن آڑ لینے کے لیے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ مگر وادی کے کنارے پر دو درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن میں سے ایک کے پاس گئے اور اُس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ جھک کر چل پڑا جیسے نکیل والا اونٹ کہ اُس کو چلانے والا چلاتا ہے یہاں تک کہ دوسرے درخت کے پاس تشریف فرما ہوئے اور اُس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ بھی جھک کر آپ کے ساتھ اُسی طرح چل دیا۔ آپ دونوں کے درمیان میں ہو گئے تو فرمایا کہ اللہ کے حکم سے مجھ پر سایہ کر کے مل جاؤ۔ پس وہ مل گئے۔ میں بیٹھ گیا اور اپنے جی میں کچھ سوچنے لگا کہ میری اُدھر سے توجہ ہٹ گئی۔ دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سامنے سے تشریف لا رہے تھے اور دونوں درخت جدا ہو گئے اور ہر ایک اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

(مسلم)

٥٦٣٤ وعن يزيد بن أبي عبيد قال رأيت
١٨
أثر ضربة في ساق سلمة بن الأكوع فقلت

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا تو عرض گزار ہوا

يا أبا مسلم ما هذه الضربة قال ضربة أصابتني
يوم خيبر فقال الناس أصيب سلمة فأتيت
النبي صلى الله عليه وسلم فنفث فيه ثلاث
نفثات فما اشتكيتها حتى الساعة.
(رواه البخاري)

٥٦٣٥ وعن أنس قال نعى النبي صلى الله
عليه وسلم[19] زيدا وجعفرا وابن رواحة للناس
قبل أن يأتيهم خبرهم فقال أخذ الراية زيد
فأصيب ثم أخذ ابن رواحة فأصيب وعيناه
تذرفان حتى أخذ الراية سيف من سيوف
الله يعني خالد بن الوليد حتى فتح الله
عليهم.
(رواه البخاري)

٥٦٣٦ وعن عباس قال شهدت مع رسول
الله[20] صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلما
التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون
مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم
يركض بغلته قبل الكفار وأنا آخذ بلجام
بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم أكفها
إرادة أن لا تسرع وأبو سفيان بن الحارث
آخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أي
عباس ناد أصحاب السمرة فقال عباس
وكان رجلا صيتا فقلت بأعلى صوتي
أين أصحاب السمرة فقال والله لكأن
عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على
أولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قال
فاقتتلوا والكفار والدعوة في الأنصار
يقولون يا معشر الأنصار يا معشر

اے ابو مسلم! یہ کیسی ضرب ہے؟ فرمایا کہ یہ وہ زخم ہے جو مجھے غزوۂ خیبر کے روز آیا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ سلمہ کو بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ پس میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے تین دفعہ اس پر پھونک ماری تو مجھے اب تک اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے اُن کی شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ جھنڈا زید نے لیا اور شہید کر دیئے گئے۔ پھر جعفر نے سنبھالا اور شہید کر دیئے گئے۔ پھر ابن رواحہ نے لیا اور شہید کر دیئے گئے۔ اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ یہاں تک کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے لیا اور اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر فتح عطا فرمائی۔ (بخاری)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوا۔ جب مسلمانوں اور کافروں کی ٹکر ہوئی تو مسلمان پیٹھ پھیر گئے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خچر کو کفار کی جانب ایڑ لگاتے جاتے تھے اور میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھام رکھی تھی اس ارادے سے کہ جلدی نہ کرے اور ابو سفیان بن حارث نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب تھامی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اصحاب بیعت رضوان کو آواز دو۔ حضرت عباس بلند آواز آدمی تھے، پس انہوں نے پورے زور سے آواز دی: بیعت رضوان والے کہاں ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! میری آواز سن کر یوں پھرے جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف پھرتی ہے اور انہوں نے کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ اور کفار سے لڑنے لگے۔ انصار کو یوں پکارا گیا کہ اے گروہ انصار! اے گروہ انصار! پھر پکار بنی حارث بن خزرج پر ختم ہو گئی۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر ڈالی اور آپ اپنے خچر پر تھے جیسے کوئی گردن لمبی کر کے دیکھتا ہے، اور فرمایا کہ یہ لڑائی گرم ہونے کا

الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ أَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وقت ہے۔ پھر آپ نے کنکریاں لیں اور انہیں کافروں کے منہ پر مارا اور فرمایا۔ رب محمد کی قسم، انہوں نے شکست کھائی۔ خدا کی قسم یہ صرف کنکریاں پھینکنے کے باعث ہوا۔ میں برابر ان کی دھار کو کند اور معاملے کو الٹا پلٹتے دیکھ رہا۔

(مسلم)

۵۴۳۷ / ۲۱ وَعَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَأَقْبَلُوْا هُنَاكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُهُ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِيْ بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابو عمارہ! کیا آپ حنین کے روز بھاگ گئے تھے؟ فرمایا نہیں، خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے۔ لیکن آپ کے نوجوان اصحاب نکلے جن پر زیادہ ہتھیار نہیں تھے۔ ان کا مقابلہ ایک ایسی تیر انداز قوم سے ہوا جن کا شاید کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا۔ لہٰذا انہوں نے تیر اندازی کی اور ان کے تیر خطا نہیں ہو رہے تھے۔ اس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر جلوہ افروز تھے اور حضرت ابو سفیان بن حارث اسے تھامے ہوئے تھے۔ آپ اتر گئے اور مدد طلب کی اور فرمایا۔ میں نبی ہوں، یہ جھوٹی بات نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر ان کی صف بندی فرمائی (مسلم) اور بخاری نے اسے مختصراً بیان کیا۔ دونوں کی ایک روایت میں حضرت براء نے فرمایا۔ خدا کی قسم جب جنگ زوروں پر ہوتی تو ہم آپ سے بچاؤ حاصل کرتے اور ہم میں سے بہادر وہ شمار ہوتا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر کھڑا رہتا۔

۵۴۳۸ / ۲۲ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوْهَهُمْ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ہم نے غزوۂ حنین کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض صحابہ پیٹھ پھیر گئے۔ جب دشمن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گھیرا ڈالنے لگے تو آپ خچر سے اترے، پھر زمین سے ایک مٹھی مٹی لی اور ان کے چہروں پر ماری اور فرمایا۔ چہرے بگڑ گئے۔ پس ان میں سے اللہ تعالیٰ نے کوئی آدمی پیدا نہیں کیا مگر اس کی آنکھوں میں وہ مٹی والی مٹی پہنچی۔

فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے مال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا۔

(مسلم)

۵۶۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ
۲۳
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ساتھی مدعیٔ اسلام کے متعلق فرمایا، یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو اُس آدمی نے بڑی شدت سے لڑنا شروع کیا اور بہت زخمی ہو گیا۔ ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ جہنمی ہے اس نے تو اللہ کی راہ میں بڑی شدت سے جنگ کی ہے اور بہت سے زخم کھا گیا ہے۔ فرمایا کہ پھر بھی وہ جہنمی ہے۔ قریب تھا کہ کچھ لوگ اس کے باعث شک میں مبتلا ہو جاتے کہ اس دوران وہ زخموں سے بے چین ہو گیا اور اس نے اپنا ہاتھ ترکش سے ایک تیر نکالا اور اس سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ کتنے ہی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دوڑے ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد سچا کر دکھایا کیونکہ فلاں نے خود کشی کر لی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اے بلال! کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر مومن اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی فاسق و فاجر آدمی کے ذریعے بھی مدد کرتا ہے۔

(بخاری)

۵۶۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
۲۴
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا یہاں تک کہ آپ کے خیال میں آتا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے اور کیا ہوتا نہیں۔ ایک روز جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی پھر فرمایا کہ اے عائشہ

عائشة أشعرت أن الله قد أفتاني فيما استفتيته جاءني رجلان جلس أحدهما عند رأسي والآخر عند رجلي ثم قال أحدهما لصاحبه ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبيد بن الأعصم اليهودي قال فيماذا قال في مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فأين هو قال في بئر ذروان فذهب النبي صلى الله عليه وسلم في أناس من أصحابه إلى البئر فقال هذه البئر التي أريتها وكأن ماءها نقاعة الحناء وكأن نخلها رءوس الشياطين فاستخرجه۔

(متفق عليه)

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ بات مجھے بتا دی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی۔ میرے پاس دو آدمی آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پیروں کے پاس۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ انہیں کیا تکلیف ہے؟ کہا کہ جادو کیا گیا ہے۔ کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم یہودی نے۔ کہا کہ کس چیز میں؟ کہا کہ کنگھی، سر کے بال اور کھجور کے نر خوشے کے غلاف میں۔ کہا کہ وہ کہاں ہے؟ کہا کہ ذروان کنویں میں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ کنویں کے پاس گئے اور فرمایا کہ یہی کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا ہے۔ اس کا پانی مہندی کے پانی جیسا تھا اور وہاں کے کھجور گویا شیطانوں کے سر تھے۔ پھر اسے نکال دیا۔

(متفق علیہ)

۵۴۳ وعن أبي سعيد الخدري قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقسم قسما أتاه ذو الخويصرة وهو رجل من بني تميم فقال يا رسول الله اعدل فقال ويلك فمن يعدل إذا لم أعدل قد خبت وخسرت إن لم أكن أعدل فقال عمر ائذن لي أن أضرب عنقه فقال دعه فإن له أصحابا يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية ينظر إلى نصله إلى رصافه إلى نضيه وهو قدحه إلى قذذه فلا يوجد فيه شيء قد سبق الفرث والدم آيتهم رجل أسود إحدى عضديه مثل ثدي المرأة أو مثل البضعة تدردر ويخرجون على خير فرقة من الناس قال أبو سعيد أشهد أني سمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آ گیا جو بنی تمیم کا ایک فرد تھا۔ اس نے کہا، یا رسول اللہ! انصاف کیجیے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون انصاف کرے گا اور اگر میں انصاف نہ کروں تو نامراد و نقصان رسیدہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر فاروق اعظم بولے کہ مجھے اجازت دیجیے تاکہ اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو کیونکہ اس کے ساتھی ہیں، تمہارا آدمی ان کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو حقیر جانے گا اور ان کے روزوں سے اپنے روزوں کو، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے کہ اس کی نوک پر، اس کی لکڑی پر اور پروں کے بیچ دیکھو تو کسی چیز کا نشان نہیں تھا حالانکہ گوبر اور خون سے گزرا ہے۔ ان کی نشانی ایک کالا آدمی ہے جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔ یہ لوگوں کی بہترین جماعت سے خروج کیا کریں گے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے ان سے جنگ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهُ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ فَيَأْمَنُنِيَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ فَمَنَعَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی جنگ میں اُن کے ساتھ تھا۔ تب سے اُس آدمی کا حکم فرمایا تو تلاش کر کے لایا گیا۔ میں نے اُسے دیکھا تو وہی نشانیاں اُس میں موجود تھیں جو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی تھیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں بیچ میں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی اُبھری ہوئی، داڑھی گھنی، کنپٹیاں اُبھری ہوئیں اور سر منڈا ہوا۔ اُس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈریئے۔ فرمایا کہ اگر میں اُس کی نافرمانی کرتا ہوں تو اُس کی اطاعت کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اہلِ زمین پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ ایک آدمی نے اُسے قتل کر دینے کا سوال کیا تو آپ نے منع فرمایا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو فرمایا: اس کی نسل سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اہلِ اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو نظر انداز کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

(متفق علیہ)

٥٦٤٣/٢٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں کو دعوتِ اسلام دیا کرتا اور وہ مشرکہ تھیں۔ ایک روز جب میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ایسی بات کہی جو مجھے ناپسند ہوئی۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت فرما دے۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت فرما۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دعا فرمانے کے باعث میں خوش ہو کر باہر نکلا۔ جب دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آہٹ سن لی اور کہا: اے ابو ہریرہ! ٹھہرے رہو۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ غسل کر کے انہوں نے کپڑے پہنے اور جلدی میں دوپٹہ اوڑھے بغیر دروازہ کھول دیا۔ پھر کہا: اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ
الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللهَ وَقَالَ خَيْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۳۳ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ الْمَوْعِدُ[۲۷]
وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ
الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ
كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً
مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ
ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ
إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا
فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا
حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ
ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ
مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۳۴ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ[۲۸]
ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى
الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ
يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ
هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدُ
فَانْطَلَقَ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ
فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب لوٹا اور خوشی کے مارے رو رہا
تھا آپ نے خدا کی تعریف کی اور فرمایا کہ اچھا ہوا۔

(مسلم)

انہی سے یہ روایت ہے کہ آپ حضرات کہا کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابوہریرہ بڑی کثرت سے حدیثیں روایت کرتا ہے
جبکہ وعدہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ کی قسم، میرے مہاجر بھائیوں کو بازار کی
خرید و فروخت مشغول رکھتی تھی اور میرے انصار بھائیوں کو ان کے کھیت اور
باغ مشغول رکھتے اور میں مسکین آدمی تھا جس نے پیٹ بھرنے کے لیے
رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر لیا اور
ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنا کپڑا
نہیں بچھائے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں اور پھر اسے
اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگائے تو میری کہی ہوئی کوئی بات کبھی نہ
بھول جائے پس میں نے چادر بچھا دی اور اس کے سوا میرے پاس
اور کپڑا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی گفتگو پوری
فرما چکے۔ پس میں نے کپڑے کو اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔
خدا کی قسم جس نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں حضور کے
ارشادات میں سے آج تک کوئی چیز نہیں بھولا ہوں۔

(متفق علیہ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ذی الخلصہ کی طرف
سے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ میں عرض گزار ہوا۔ کیوں نہیں اور میں
گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ میں نے یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے ذکر کیا۔ حضور نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور
آپ کے دست اقدس کا نشان میں نے اپنے سینے میں دیکھا اور دعا کی اے
خدا! اسے ثابت رکھ اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔
راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں کبھی اپنے گھوڑے سے نہیں گرا
میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں میں گیا اور اسے آگ سے جلا دیا پھر
توڑ پھوڑ دیا۔ (متفق علیہ)

۵۴۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ
۲۸
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ
وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ
أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا
فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ
تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کاتب اسلام چھوڑ کر مشرکوں سے جا ملا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اُسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت ابو طلحہ نے مجھے بتایا کہ میں اُس زمین میں گیا جہاں وہ مرتد مرا تھا تو میں نے اُسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا۔ پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے کئی دفعہ دفن کیا ہے لیکن زمین اسے قبول نہیں کرتی۔

(متفق علیہ)

۵۴۲۵ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى
۲۹
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا
فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہونے والا تھا تو ایک آواز سنی۔ فرمایا کہ یہود کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۴۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
۳۰
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ
هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ
لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا عَظِيْمٌ مِنَ
الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس آ رہے تھے۔ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آندھی آئی کہ قریب تھا وہ سوار کو دفن کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آندھی ایک منافق کی موت پر بھیجی گئی ہے۔ اُس وقت ایک بہت بڑا منافق مر گیا تھا۔

(مسلم)

۵۴۲۷ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا
۳۱
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا
عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ
هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَأْمَنُ
عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِيْنَةِ
شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا
حَتّٰى تَقْدَمُوْا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا
وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهِ
مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ عسفان کے مقام پر پہنچے اور وہاں کئی روز ٹھہرے۔ لوگوں نے کہا کہ اس جگہ ہمیں کوئی کام نہیں ہے جبکہ ہمارے اہل و عیال پیچھے تنہا ہیں اور ہم اُن کی طرف سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مدینہ منورہ کا کوئی راستہ اور کوئی گلی ایسی نہیں جس پر دو فرشتے اُس کا پہرہ نہ دیتے ہوں یہاں تک کہ تم اُس میں پہنچو۔ پھر فرمایا کہ کوچ کرو۔ ہم نے کوچ کیا اور مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، ابھی ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو کر ابھی کجاوے اُتارنے بھی نہیں پائے تھے کہ بنو عبداللہ

[illegible] وَمَا يُجِيبُهُمْ فَهَلْ ذَلِكَ شَيْءٌ۔

(رواہ مسلم)

...بن خطاب سے ہم پر مقدم کر دیا حالانکہ ہمیں ایسی جرأت نہیں ہوتی تھی۔

(مسلم)

٥٤٣٨ — وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگوں پر قحط آیا۔ اسی دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال برباد ہو گئے، بچے بھوکے مر گئے، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ آپ نے دست مبارک اٹھائے اور اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، دست مبارک ابھی نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں جیسے بادل امڈ آئے اور منبر سے اترے نہیں تھے کہ ریش مبارک سے بارش کے قطرے ٹپکتے دیکھے۔ بارش اس روز اور دوسرے روز ہوتی رہی، یہاں تک کہ دوسرا جمعہ آ گیا۔ وہی اعرابی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گئے، ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ آپ نے دست مبارک اٹھائے اور کہا۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ آپ جس جانب بادلوں کو اشارہ کرتے تھے ادھر سے چھٹ جاتے۔ مدینہ منورہ حوض کی طرح ہو گیا اور قناۃ کا نالہ ایک مہینے تک چلتا رہا اور جس گوشے سے کوئی آتا وہ بہت بارش کی خبر دیتا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے کہا اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں، وادیوں کے اندر اور درختوں کے اگنے والی جگہوں پر برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بارش کھل گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

(متفق علیہ)

٥٤٣٩ — وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا لیا کرتے۔ جب آپ کے لیے منبر تیار کر دیا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ وہ تنا چیخا چلایا جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ پھٹنے والا ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے

وَسَلَّمَ حَتّٰى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ
أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ
بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۵۰ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ
۲۴
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ
كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ
مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۹۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا
۲۵
مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِيْ
طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا
فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ
رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ
۲۶
فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا
عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِيْ اسْتُشْهِدَ
يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ
يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ
تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا
نَظَرُوْا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا
رَأٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ
أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى أَدَّى اللّٰهُ
عَنْ وَالِدِيْ أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضٰى أَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ
أَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا أَرْجِعَ إِلٰى أَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ
فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى إِنِّيْ أَنْظُرُ

آپ نے اُسے پکڑا اور سینے سے لگا لیا وہ بچے کی طرح سسکیاں لے رہا تھا جیسے بچے کو سسکیاں دے کر چپ کرایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قرار پکڑ گیا۔ رونے کا سبب یہ تھا کہ وہ پہلے ذکر سنا کرتا تھا۔

(بخاری)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا کہ ایسا کر ہی نہ سکو گے۔ اس نے تکبر کی وجہ سے انکار کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اُسے پھر منہ تک نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ (مسلم)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ اہل مدینہ کو خوف محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار اور تنگ چال تھا۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا ہم نے تمہارے گھوڑے کو دریا پایا ہے۔ اس کے بعد اُس کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد کوئی اُس سے سبقت نہیں لے جا سکا۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد وفات پا گئے اور اُن کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ وہ قرض کے بدلے کھجوریں لے لیں۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ حضور کو معلوم ہے کہ میرے والد ماجد غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے بہت سا قرض چھوڑا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ جاؤ کھجور ہر قسم کی علیحدہ ڈھیری بنا دو۔ میں نے یہی کیا اور آپ کو بلایا۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت مجھ پر بگڑ گئے۔ جب حضور نے اُن کا رویہ ملاحظہ کیا تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین دفعہ پھرے اور اس پر بیٹھ کر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ آپ انہیں برابر ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد محترم کا قرض ادا کر دیا اور میں راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد ماجد کے قرض کو ادا کروا دے خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیریاں سلامت رکھیں۔ یہاں تک کہ جب میں

إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۵۳ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ

سے اس ڈھیر کو دیکھا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے گویا اس میں سے ایک بھی کھجور کم نہیں ہوئی تھی۔

(بخاری)

انہی سے یہ روایت ہے کہ حضرت ام مالک ایک کپّی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے گھی کا تحفہ بھیجا کرتی تھیں۔ ان کے صاحبزادے ان سے سالن مانگتے تھے کیونکہ ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تھی تو وہ اس کپّی کا قصد کرتیں جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تحفہ بھیجا کرتی تھیں تو اس میں گھی پاتیں۔ وہ ہمیشہ انہیں ملتا رہا جس سے گھر کے سالن کا کام چلتا رہا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ کیا تم نے اسے نچوڑ لیا ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اسی طرح رہنے دیتیں تو ہمیشہ قائم رہتا۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلیم سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز کمزور سنی ہے جس سے میں نے بھوک کو معلوم کیا ہے تو کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی ہاں اور جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک حصے میں روٹیاں لپیٹ کر میری بغل میں دبا دیا اور کچھ مجھ پر لپیٹ دیا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف روانہ کر دیا۔ میں انہیں لے کر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض کی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور چلے۔ میں ان کے آگے آگے چل دیا یہاں تک کہ میں حضرت ابوطلحہ کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: اے ام سلیم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ نہیں۔ عرض گزار ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ چل دیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے تشریف لائے اور حضرت ابوطلحہ آپ کے ساتھ تھے۔

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُّوا اللهَ فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو انہیں چورہ چورہ کیا گیا اور حضرت ام سلیم نے اس پر گھی کی کپی نچوڑ دی۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر پڑھا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور فرمایا کہ دس آدمیوں کو اجازت دے دو چنانچہ انہیں اجازت دی گئی اور انہوں نے کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس کو اجازت دے دو اسی طرح تمام لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے اور سارے ستر یا اسی افراد تھے (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو اجازت دے دو پس وہ اندر داخل ہو گئے آپ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی آدمیوں نے کھایا۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور بچ رہا۔ بخاری کی روایت میں فرمایا دس آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ یہاں تک کہ چالیس شمار کیے گئے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھایا اور میں دیکھ رہا تھا کہ کیا اس میں سے کچھ کم ہوا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے باقی کو جمع کر کے اکٹھا کیا۔ اس پر دعائے برکت فرمائی تو وہ اسی طرح ہو گیا جیسے تھا اور فرمایا اسے لے لو۔

۵۶۵۵ ٢٩ وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جبکہ آپ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹ کر نکلنے لگا۔ پس لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے کہا کہ آپ حضرات کتنے تھے؟ فرمایا کہ تین سو یا تین سو کے لگ بھگ (متفق علیہ)

۵۶۵۶ ٣٠ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم معجزات کو برکت کے لیے شمار کرتے ہیں اور تم خوف دلانے کے لیے۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ پانی کی

فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٨٥٧ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ختم ہو گئی۔ فرمایا کہ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ لوگ تھوڑا سا پانی ایک برتن میں لائے۔ آپ نے برتن میں دست مبارک داخل کیا اور فرمایا۔ آؤ پانی کی طرف جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک، مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا اور ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے جبکہ وہ کھایا جاتا۔

(بخاری)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ تم شام کو اور رات بھر چلو گے تو پانی تک پہنچو گے انشاء اللہ کل صبح کے وقت۔ پھر لوگ چلے سو کوئی کسی دوسرے کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔ حضرت ابوقتادہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلا کرتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات کے وقت راستے سے ہٹ گئے۔ آپ نے سر مبارک رکھ کر فرمایا۔ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔ چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی بیدار ہوئے اور دھوپ آپ کی پشت مبارک پر تھی۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہو گئے اور چلتے رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا۔ چنانچہ آپ اتر پڑے اور آپ نے پانی کا برتن منگایا جو میرے پاس تھا اور اس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے کم پانی کے ساتھ وضو فرمایا اور کچھ پانی بچ رہا۔ پھر فرمایا کہ ہمارے لیے اپنے اس برتن کی حفاظت کرو۔ عنقریب اس سے ایک خبر وابستہ ہوگی۔ پھر حضرت بلال نے نماز کی اذان کہی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر نماز فجر پڑھائی۔ آپ سوار ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہو گئے۔ ہم دوسرے حضرات کے پاس اس وقت پہنچے جب دن خوب چڑھ گیا اور ہر چیز تپ گئی۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ! ہم ہلاک ہو گئے ہم پیاسے ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے لیے ہلاکت نہیں ہے اور وضو کا برتن منگایا۔ آپ پانی ڈالتے اور حضرت ابوقتادہ انہیں پلاتے جاتے۔ تھوڑی دیر ہی میں لوگوں نے برتن میں پانی دیکھا تو اس پر ٹوٹ پڑے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرو ہر ایک سب سیراب ہو جائیں گے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

اللہ علیہ وسلم اخبر الماء ... قال فقعدوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصب واسقیہم حتی ما بقی غیری وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب فقال لی اشرب فقلت لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ قال ان ساقی القوم آخرہم قال فشربت وشرب قال فاتی الناس الماء جامین رواہ مسلم ہکذا فی صحیحہ وکذا فی کتاب الحمیدی وجامع الاصول وزاد فی المصابیح بعد قولہ آخرہم لفظۃ شرباً۔

علیہ وسلم تشریف لائے اور میں پلاتا رہا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ رہا۔ پھر آپ نے انڈیلا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس وقت تک نہیں پیوں گا جب تک یا رسول اللہ آپ نہ پی لیں۔ فرمایا کہ ساقی لوگوں کے بعد پیتا ہے۔ پس میں نے پیا اور آپ نے بھی پیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر سب لوگ پانی سے راحت پاتے ہوئے چلے (مسلم) اسی طرح ان کی صحیح میں ہے اور اسی طرح کتاب حمیدی اور جامع الاصول میں لیکن مصابیح میں آخرہم کے بعد "شرباً" کا لفظ بھی ہے۔

۵۴۵۸ (۲۲) وعن ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غزوۃ تبوک اصاب الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم فجعل الرجل یجیء بکف ذرۃ ویجیء الآخر بکف تمر ویجیء الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیء یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملؤوہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنۃ۔

(رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے روز لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا ہوا تو حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! لوگوں سے بچی ہوئی زادِ راہ منگائیے اور اس پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجئے۔ فرمایا ہاں۔ پس دسترخوان منگا کر بچھایا گیا۔ پھر بچا ہوا زادِ راہ منگایا گیا۔ پس کوئی مٹھی بھر جوار لانے لگا اور کوئی مٹھی بھر کھجوریں اور کوئی روٹی کا ٹکڑا یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑا سا کچھ جمع ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے برکت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اپنے برتن بھر لو اور برتنوں میں بھر لیا یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن ایسا نہ رہا جسے بھر نہ لیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے کھایا، شکم سیر ہو گئے اور کچھ بچ بھی گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔ کوئی بندہ ان دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے نہیں ملے گا جن میں شک نہ کرتا ہو اور پھر بھی اُسے جنت سے روکا جائے۔

(مسلم)

۵۴۵۹ (۲۳) وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عروساً بزینب فعمدت امی ام ...

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زینب سے نکاح کر کے دولہا بنے ہوئے تھے

سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا
فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا
إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ
بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ
إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ
فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي
فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي
مَنْ لَقِيْتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ
فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيْلَ لِأَنَسٍ
عَدَدَ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى تِلْكَ
الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ
عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمُ
اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ
مِمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ
طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى أَكَلُوْا
كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ
فَمَا أَدْرِي حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ
حِيْنَ رَفَعْتُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے ذریعے دلہن بنایا اور حضرت ام سلیم نے کھجوریں، گھی اور پنیر سے حیس بنانے کا ارادہ کیا اور انہیں ایک بڑے پیالے میں ڈالا، فرمایا اے انس! اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جاؤ۔ اور عرض کرنا کہ یہ میری امی جان نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ وہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ! آپ کی بارگاہ میں یہ ہماری طرف سے تھوڑا سا ہے۔ میں گیا اور عرض کر دیا۔ فرمایا رکھ دو۔ پھر فرمایا جاؤ اور فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ، ان کے نام لیے نیز جو کوئی ملے اسے بلا لانا۔ پس جن کے نام لیے تھے وہ میں نے بلائے نیز جو ملا۔ جب میں واپس لوٹ آیا تو گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت انس سے کہا گیا کہ آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا کہ تین سو کے لگ بھگ۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس حیس پر اپنا دست مبارک رکھا اور جو اللہ نے چاہا پڑھا۔ پھر دس دس کو بلاتے رہے جو اس سے کھاتے رہے۔ آپ ان سے فرماتے کہ اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ کھا کر شکم سیر ہو گئے۔ پس ایک جماعت چلی جاتی دوسری آتی، یہاں تک کہ سارے کھا چکے۔ آپ نے فرمایا، اے انس! اٹھاؤ۔ پس میں نے اٹھا لیا اور مجھے معلوم نہیں کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا

(متفق علیہ)

۵۶۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا
فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيْرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا
لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ
فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ
أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ
فَبِعْتُهُ عَلٰى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا اور میں اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا اور اس سے چلا نہیں جا رہا تھا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے آ ملے اور فرمایا، تمہارے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ تھک گیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے ہوئے، اسے ڈانٹا اور دعائے برکت فرمائی۔ اس وقت سے وہ اونٹوں کے آگے چلنے لگا۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ بہت بہتر کیونکہ آپ کی برکت اسے پہنچ گئی ہے۔ فرمایا کیا تم ایک اوقیہ کے بدلے میرے ہاتھ فروخت

فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَأَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتے ہیں ... ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو میں صبح سویرے اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے اس کی قیمت عطا فرمائی اور اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا۔ (متفق علیہ)

۵۶۶۱ (۲۵) وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوْهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا أَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّئٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے۔ جب وادی القریٰ میں ہم ایک عورت کے باغیچے کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے پھلوں کا اندازہ کرو، چنانچہ ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ کیا اور فرمایا کہ اسے یاد رکھنا یہاں تک کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ہم اس کی طرف لوٹیں۔ چنانچہ ہم چل دیے یہاں تک کہ تبوک کے مقام پر پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب آج کی رات سخت آندھی آئے گی اور اس میں کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو تو اس کی رسی کو مضبوطی سے باندھ دے۔ پس سخت آندھی آئی تو ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو اٹھا کر طی کی وادی کے دو پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا پھر ہم آئے یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت سے پوچھا کہ اس کا پھل کتنا ہوا۔ اس نے کہا۔ دس وسق۔

(متفق علیہ)

۵۶۶۲ (۲۶) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَأَحْسِنُوْا إِلٰى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے اور وہ ایسی زمین ہے جس میں قیراط کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جب اسے فتح کرو تو اس کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا کیونکہ ان کے لیے امان اور رحم کا رشتہ ہے یا فرمایا کہ امان اور سسرالی رشتہ ہے۔ جب تم دو آدمیوں کو دیکھو کہ ایک اینٹ بھر جگہ پر جھگڑتے ہیں تو اس سے نکل آنا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ جتنی جگہ پر جھگڑتے ہوئے دیکھا تو میں اس سے نکل آیا۔

(مسلم)

۵۶۶۳ (۲۷) وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھیوں میں اور ایک دوسری روایت میں فرمایا کہ میری امت میں بارہ منافق ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اس کی خوشبو تک پائیں گے یہاں تک کہ سوئی کے ناکے سے اونٹ گزر جائے۔ اُن میں سے آٹھ کے لیے ایک پھوڑا کافی ہوگا جو آگ کا شعلہ ہوگا اُن کے کندھوں کے درمیان یہاں تک کہ اُن کے سینوں سے پار ہو جائے گا (مسلم) اور لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا والی حدیث سہل بن سعد کی عنقریب ہم ابو مناقب علی میں ذکر کریں گے اور مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ والی حدیث جابر کو ان شاء اللہ تعالیٰ باب جامع المناقب میں۔

دوسری فصل

۵۶۶۳ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طالب شام کی طرف گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے ساتھ تھے۔ جب قریش کے شیوخ راہب کے پاس پہنچے تو اُتر پڑے اور اپنے کجاوے کھول دیے۔ پس راہب اُن کی طرف نکلا جبکہ وہ اس کے پاس سے گزرا کرتے لیکن وہ اُن کے پاس نہیں آیا کرتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اپنے کجاوے کھول رہے تھے کہ راہب کسی کو تلاش کرتا ہوا آیا یہاں تک کہ اُس نے آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ مبارک پکڑ لیا اور کہا یہ سب جہانوں کا سردار ہے یہ رب العالمین کا رسول ہے، اس کو اللہ تعالیٰ رحمت للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں نے اس سے کہا، آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ کہا کہ جب تم گھاٹی سے اُترے تھے تو کوئی درخت اور پتھر نہیں تھا مگر سجدے میں گر پڑا اور یہ سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی ہڈی کے نیچے سیب کی طرح ہے۔ پھر وہ واپس لوٹا اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لایا تو آپ اونٹ چرانے والوں میں تھے۔ کہا انہیں بلائیے۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ کے اوپر بادل کا ٹکڑا سایہ کر رہا تھا۔ جب آپ لوگوں کے نزدیک پہنچے تو لوگوں کو ایک درخت کے سائے میں پایا۔ جب آپ بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ کے اوپر ہو گیا۔ اس

مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نے کہا کہ دیکھو درخت کا سایہ بھی آپ کی طرف جھک گیا ہے۔ کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتاؤ ان کا ولی کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابو طالب۔ وہ برابر قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ کو واپس بھیج دیا اور حضرت ابو بکر نے آپ کے ساتھ حضرت بلال کو بھیجا اور راہب نے آپ کو نان اور روغنِ زیتون زادِ راہ دیا۔

(ترمذی)

۵۶۶۵
٤٩
وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ہم کسی نواحی بستی کی طرف نکلے تو کوئی پہاڑ اور درخت سامنے نہ آتا مگر وہ یہی کہتا تھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔

(ترمذی، دارمی)

۵۶۶۶
٥٠
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شبِ معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لگام لگا ہوا اور زین کسا ہوا براق پیش کیا گیا تو وہ شوخی دکھانے لگا۔ حضرت جبریل نے اس سے فرمایا۔ کیا تو محمد مصطفےٰ کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔ تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۶۷
٥١
وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور پتھر میں سوراخ کر دیا۔ پس براق کو اس کے ساتھ باندھا گیا۔ (ترمذی)

۵۶۶۸
٥٢
وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ

حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین چیزیں دیکھیں جبکہ ہم آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس پر پانی لایا جاتا تھا جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو بلبلایا اور اپنی گردن جھکا دی۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ حاضرِ بارگاہ ہوا تو آپ

یُحْسِنُه فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهِ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَإِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

نے فرمایا: اسے فروخت کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ یہ آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ یہ گھر والوں کا ہے جن کا اس کے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ فرمایا کہ تم نے تو یہ معاملہ بیان کر دیا لیکن اس نے کام زیادہ ہونے اور چارہ تھوڑا ہونے کی شکایت کی ہے۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک منزل پر اترے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے تو ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ پر سایہ فگن ہو گیا پھر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ اس درخت نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرے تو اسے اجازت مل گئی۔ پھر راوی کا بیان ہے کہ ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک پانی کے پاس سے گزرے تو ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی جو دیوانہ ہو گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ناک کے بانسے سے پکڑ کر فرمایا: نکل، میں اللہ کا رسول محمد ہوں۔ پھر ہم چل دیے۔ جب ہم واپس لوٹے تو اسی پانی کے پاس سے گزرے تو اس عورت سے بچے کے متعلق پوچھا۔ عرض گزار ہوئی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ہم نے آپ کے بعد اس کی کوئی خلاف عقل بات نہیں دیکھی۔ (شرح السنۃ)

۵۹۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِيْ بِهِ جُنُوْنٌ وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجَرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعٰى۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میرے بیٹے کو جنون ہے اور اسے صبح و شام کھانے کے وقت دورہ ہوتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی تو اس نے زور سے قے کی اور کتے کے بچے جیسی کوئی چیز باہر نکلی جو چلتی تھی۔ (دارمی)

۵۹۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدِّمَاءِ مِنْ ضَرْبِ بَعْضِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ نُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اور اہل مکہ کی زیادتی کے باعث آپ خون سے رنگین تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کوئی نشانی دیکھنا پسند فرماتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ انہوں نے ایک درخت کی طرف دیکھا جو آپ

فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

کے پاس تشریف لا کر اسے بلایا تو وہ آ گیا۔ آپ نے اسے بلایا (وہ آ کر سامنے کھڑا ہو گیا پھر آپ نے حکم دیا کہ اسے کہو واپس چلا جائے۔ آپ نے حکم فرمایا تو واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے لیے کافی ہے، میرے لیے کافی ہے۔ (دارمی)

٥٧٤١
٥٥
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ
فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ
لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَمَنْ
يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ
فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ
حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا
فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى
مَنْبَتِهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی سامنے سے آیا۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد صلے اللہ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس نے کہا: جو آپ فرماتے ہیں اس پر کون گواہی دیتا ہے۔ فرمایا یہ کیکر کا درخت۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ کی جانب چل پڑا یہاں تک کہ آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ آپ نے تین دفعہ اس سے گواہی لی اور اس نے تین مرتبہ اسی طرح کہا جیسے آپ نے فرمایا اور پھر اپنے اگنے کی جگہ کی طرف لوٹ گیا۔ (دارمی)

٥٧٤٢
٥٦
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ
إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ
أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ
مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ فَدَعَاهُ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ
مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں کس چیز سے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا کہ اگر میں اس کھجور کے خوشے کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلایا تو وہ کھجور سے اترنے لگا اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ گرا۔ فرمایا کہ پیچھے جاؤ تو واپس چلا گیا پس اعرابی مسلمان ہو گیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح بتایا۔

٥٧٤٣
٥٧
وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلٰى
رَاعِيْ غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ حَتَّى
انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ
فَأَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ إِلٰى رِزْقٍ
رَزَقَنِيْهِ اللهُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّيْ
فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک بھیڑیا چرواہے کی بکریوں کی طرف آیا اور ان میں سے ایک بکری لے لی۔ چرواہے نے تعاقب کر کے اس سے چھڑا لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا، بیٹھا اور دم بچھا کر بولا اور کہا، میں نے اپنی روزی کا ارادہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دی، پھر آپ نے مجھ سے چھین لی۔ اس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے آج جیسی بات نہیں دیکھی۔ بھیڑیے نے

ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

کہا کہ اس سے بھی عجیب وہ آدمی ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان نخلستان میں تمہیں ماضی کی خبریں دیتا ہے اور جو قیامت سے پہلے ہونے والا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی یہودی تھا پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا اور مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں سے ہے۔ قریب ہے کہ آدمی اپنے گھر سے نکلے اور جب واپس لوٹے تو اس کی جوتیاں اور اس کا کوڑا اسے بتائے گا جو اس کے بعد گھر والوں نے کیا ہوگا۔

(شرح السنہ)

٥٤٦٣ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلَى السَّمَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوالعلاء سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک پیالے سے صبح سے شام تک باری باری کھاتے رہے۔ دس اٹھتے اور دس بیٹھتے تھے۔ ہم نے عرض کی اس میں کہاں سے بڑھایا جا رہا تھا؟ حضرت سمرہ نے فرمایا کہ تم کس بات پر تعجب کرتے ہو اس میں اضافہ نہیں کیا جاتا تھا مگر ادھر سے اور اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

(ترمذی، دارمی)

٥٤٦٤ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللهُ لَهٗ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لیے تین سو پندرہ افراد کے درمیان نکلے اور کہا اے اللہ یہ پیدل ہیں انہیں سواری دے دے۔ اے اللہ یہ ننگے ہیں انہیں لباس پہنا۔ اے اللہ یہ بھوکے ہیں انہیں شکم سیر فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور وہ لوٹے تو ان میں کوئی مرد ایسا نہ تھا جو ایک یا دو اونٹ کے ساتھ نہ لوٹا ہو اور انہیں لباس پہنایا اور شکم سیر کر دیا گیا۔

(ابوداؤد)

٥٤٦٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم مدد کیے جاؤ گے، غنیمت پاؤ گے اور تمہارے لیے فتوحات کے دروازے کھول دیے جائیں

فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ
الْمُنْكَرِ. (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

لے۔ جو تم میں سے یہ چیز پائے تو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے، نیک
کاموں کا حکم کرے اور بُرے کاموں سے روکے۔ (ابو داؤد)

۵۹۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ
سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ
رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ إِلَى
الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ
فَقَالَتْ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهِ فِيْ
يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا
فَلَنْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ
فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ أَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ أَكَلُوْا
مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ
الَّذِيْ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُوْ هِنْدٍ
بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ
مِنَ الْأَنْصَارِ.
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کی ایک
یہودی عورت نے بکری کے بُھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا اور رسول
اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بطور تحفہ بھیج دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے دستی لی اور اس میں سے کھایا اور کھایا ساتھ آپ کے چند
ساتھیوں نے بھی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے
ہاتھ روک لو۔ یہودیہ کو پیغام بھیج کر بلایا گیا اور فرمایا کہ کیا تو نے اس بکری
میں زہر ملایا؟ کہنے لگی کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ مجھے اس دستی نے
بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے۔ یہودن نے کہا ہاں۔ میں نے سوچا اگر
نبی ہیں تو آپ کو نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں ان سے
چھٹکارا مل جائے گا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے معاف
فرمایا اور کوئی سزا نہیں دی لیکن آپ کے وہ ساتھی وفات پا گئے جنہوں
نے بکری سے کھایا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس بکری
کا گوشت کھانے کے باعث کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ آپ
کو ابو ہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ پچھنے لگائے جو انصار سے
بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھے۔
(ابو داؤد، دارمی)

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۵۹۴۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوْا
مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ
فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ طَلَعْتُ عَلَى جَبَلِ كَذَا
وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ أَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ
وَنَعَمِهِمْ اجْتَمَعُوْا إِلَى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ
الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ قَالَ
مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِيْ مَرْثَدٍ

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ
غزوۂ حنین کے روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور
بہت سفر کیا کہ شام ہو گئی۔ جب ایک سوار نے حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
میں فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا تو میں نے قبیلہ ہوازن کو دیکھا
کہ سارا قبیلہ اپنے بال بچوں اور مویشیوں سمیت حنین میں جمع ہو گیا ہے۔
رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی کرتے ہوئے فرمایا۔
انشاء اللہ تعالیٰ کل یہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہوگا۔ پھر فرمایا کہ آج رات
ہمارا کون پہرہ دے گا؟ حضرت انس بن ابی مرثد غنوی عرض گزار ہوئے
کہ یا رسول اللہ! میں۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو

الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَحْسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ أَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

گئے تو فرمایا۔ اس گھاٹی کی طرف جاؤ یہاں تک کہ اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے۔ دو رکعتیں پڑھ کر فرمایا: کیا اپنے سوار کو دیکھا ہے؟ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں تو نظر نہیں آتا۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے گھاٹی کی طرف دیکھا کرتے۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ بشارت ہو کہ تمہارا سوار آگیا ہے۔ پس ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے۔ پس وہ آ گئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ میں گیا، یہاں تک کہ میں اس گھاٹی کی سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں کے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا لیکن کوئی ایک آدمی بھی میں نے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا رات کو تم اترے تھے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں مگر نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لیے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد جو عمل کرو گے ان کا تم سے حساب نہیں لیا جائے گا۔

(ابو داؤد)

۵۷۴۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند کھجوریں پیش کر کے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ان میں برکت کی دعا کیجیے۔ آپ نے انہیں ملایا پھر ان میں میرے لیے دعائے برکت کی فرمایا کہ انہیں لے کر اپنے توشہ دان میں ڈال لو۔ جب تم ان میں سے لینے کا ارادہ کرو تو ہاتھ داخل کر کے لینا اور بالکل خالی نہ کرنا۔ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے وسق تو اللہ کی راہ میں خرچ کیے اور ہم ان میں سے کھاتے اور کھلاتے بھی رہے جبکہ وہ میری کمر سے جدا نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان کی شہادت کے روز وہ مجھ سے جدا کر دیا گیا۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۸۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوهُ فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَاقْتَصُّوا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات قریش نے مکہ میں مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ صبح کے وقت اسے زنجیروں سے باندھ دیا جائے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ بعض نے کہا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ بعض نے کہا کہ اسے نکال دیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے مطلع فرما دیا۔ چنانچہ حضرت علی نے وہ رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر گزاری اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل کر ایک غار میں چلے گئے اور مشرکین نے حضرت علی کی پاسبانی کرتے ہوئے رات گزاری کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے تھے۔ جب صبح ہوئی اور حملہ کرنے لگے تو دیکھا کہ وہ حضرت علی ہیں۔ یوں اللہ نے ان کا فریب خاک میں ملا دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ وہ آپ کا کھوج لگانے لگے۔ جب پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے پاس سے گزرے تو غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا۔ آپ اس میں تین راتیں رہے۔ (احمد)

۵۸۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فَقَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح کر لیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا تحفہ بھیجا گیا جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہودی یہاں ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو۔ پس آپ کے پاس جمع کر دیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں، کیا تم سچ سچ بتاؤ گے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں، اے ابو القاسم! پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ فلاں۔ فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ فلاں ہے۔ عرض کی کہ آپ نے سچ فرمایا اور درست فرمایا۔ فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا سچ سچ بتاؤ گے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں اے ابو القاسم، اور اگر ہم جھوٹ بولیں تو آپ جان لیں گے جیسے ہمارے باپ کے متعلق جان لیا تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ دوزخی کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم تھوڑی دیر اس میں رہیں گے اور ہمارے جانشین ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عرفت كذبنا كما عرفته في ابينا فقال لهم من اهل
النار قالوا نكون فيها يسيرا ثم تخلفونا فيها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسئوا
فيها والله لا نخلفكم فيها ابدا ثم قال هل
انتم صادقي عن شيء ان سألتكم عنه قالوا
نعم يا ابا القاسم قال هل جعلتم في هذه
الشاة سما قالوا نعم قال فما حملكم على
ذلك قالوا اردنا ان كنت كاذبا ان نستريح
منك وان كنت صادقا لم يضرك۔

(رواه البخاري)

نے فرمایا کہ آگ ہی میں رہو گے۔ خدا کی قسم! ہم اس میں کبھی بھی تمہارے بعد نہیں جائیں گے۔ پھر فرمایا۔ دیکھو تم مجھے ٹھیک ٹھیک بتلاؤ گے اگر میں تم سے کسی بات کے متعلق پوچھوں؟ عرض گذار ہوئے کہ اے ابوالقاسم! ہاں۔ فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ عرض کی۔ ہاں۔ فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ عرض گذار ہوئے۔ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ سے ہمیں چھٹکارا مل جائے گا اور اگر آپ سچے ہیں تو یہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(بخاری)

۵۴۸۲
۶۶
وعن عمرو بن اخطب الانصاري قال
صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما
الفجر وصعد على المنبر فخطبنا حتى حضرت
الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا
حتى حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد
المنبر حتى غربت الشمس فاخبرنا بما هو
كائن الى يوم القيامة قال فاعلمنا
احفظنا۔

(رواه مسلم)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز فجر پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو اترے۔ نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو گئے اور خطبہ دیا یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا تو اترے۔ نماز پڑھائی اور پھر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس جو قیامت تک ہونے والا تھا وہ آپ نے ہمیں بتا دیا۔ لہٰذا ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جس کو وہ زیادہ باتیں یاد ہیں۔

(مسلم)

۵۴۸۳
۶۷
وعن معن بن عبد الرحمن قال
سمعت ابي قال سألت مسروقا من آذن
النبي صلى الله عليه وسلم بالجن ليلة استمعوا
القرآن فقال حدثني ابوك يعني عبد الله بن
مسعود انه قال آذنت بهم شجرة۔

(متفق عليه)

معن بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ جس رات جنات نے قرآن مجید سنا تو اس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس نے خبر دی؟ فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی آپ کے والد محترم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ان کی خبر ایک درخت نے دی تھی۔

(متفق علیہ)

۵۴۸۴
۶۸
وعن انس قال كنا مع عمر بين مكة
والمدينة فتراءينا الهلال وكنت رجلا حديد
البصر فرأيته وليس احد يزعم انه رآه غيري
فجعلت اقول لعمر اما تراه فجعل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان حضرت عمر کے ساتھ تھے۔ ہم نے نیا چاند دیکھا۔ میری نظر تیز تھی لہٰذا میں نے چاند دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے چاند دیکھنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ پس میں حضرت عمر سے کہنے لگا کہ کیا آپ نہیں دیکھتے؟ انہیں نظر نہیں آیا تھا۔ حضرت عمر

لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَؤُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهٰى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ حَقًّا فَإِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يَرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہنے لگے کہ عنقریب میں اپنے بستر پر لیٹے لیٹے اس کو دیکھ لوں گا۔ پھر اہل بدر کے متعلق ہمیں بتانے لگے۔ فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کل ہی دکھا دیں جہاں کہ اہل بدر کے پچھاڑے جانے والے تھے۔ فرماتے تھے کہ کل انشاء اللہ یہ فلاں کے پچھاڑے جانے کی جگہ ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی جگہ سے ادھر ادھر نہ ہوا۔ پھر انہیں ایک کنوئیں میں ایک کو دوسرے کے اوپر ڈال دیا گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس پہنچے اور فرمایا۔ اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے وعدے کو ٹھیک پایا جبکہ میں نے تو اس وعدے کو ٹھیک پا لیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کیا تھا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ان جسموں سے کیسے کلام فرماتے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں۔ فرمایا کہ میری بات کو تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ہو بجز اس کے کہ وہ کسی بات کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(مسلم)

۵۹۸۵ / ۶۹ وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ قَالَ أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ قَالَ إِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ۔

انیسہ بنت زید بن ارقم اپنے والد ماجد سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید کی عیادت کے لیے اندر تشریف لائے جب کہ وہ بیمار تھے۔ فرمایا کہ اس بیماری سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں لیکن اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ میرے بعد تم زندہ رہو گے اور نابینا ہو جاؤ گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ثواب کی امید رکھوں گا اور صبر کروں گا۔ فرمایا کہ پھر تو بغیر حساب جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نابینا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بینائی واپس دے دی، اس کے بعد وفات ہوئی۔

۵۹۸۶ / ۷۰ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرف منسوب کر کے وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔ اور یہ اس وقت فرمایا جبکہ آپ نے ایک آدمی کو بھیجا تو اس نے آپ پر جھوٹ بولا۔ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُصِبْ ذَنْبًا لَشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ.

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

٥٩٨٧ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٩٨٨ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيَ امْرَأَتِهِ فَجَاءَ وَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوْا فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيْعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ لِيَشْتَرِيَ لِيْ شَاةً فَلَمْ تُوْجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِّيْ قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُّرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِيْ هٰذَا الطَّعَامَ الْأُسَارٰى.

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے خلاف دعا فرمائی تو اُسے مُردہ پایا گیا کہ اُس کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور زمین نے اُسے قبول نہیں کیا تھا۔ ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے کھانا مانگا تو آپ نے اُسے نصف وسق جو عطا فرمائے۔ اُس کی بیوی اور اُن کے مہمان اُس سے کھاتے رہے یہاں تک کہ اُس نے ماپ لیا تو ختم ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اگر تم اسے نہ ماپتے تو اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لیے باقی رہتا۔ (مسلم)

عاصم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ قبر پر کھڑے ہو کر گورکن کو وصیت فرما رہے تھے کہ پیروں کی جانب سے کشادہ کرو، سر کی جانب سے فراخ کرو۔ جب واپس ہوئے تو اُس کی بیوی کی طرف سے دعوت پر بلانے والا ملا۔ آپ نے دعوت قبول فرمائی اور ہم آپ کے ساتھ تھے۔ پس کھانا لایا گیا تو آپ نے دستِ مبارک ڈالا، پھر لوگوں نے بھی کھایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ لقمے کو دہنِ مبارک میں پھرا رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں ایسی بکری کا گوشت محسوس کرتا ہوں جو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ عورت نے پیغام بھیجتے ہوئے ایک آدمی کو بھیج کر کہا، یا رسول اللہ! میں نے ایک آدمی کو نقیع منڈی کی طرف بکری خریدنے کے لیے بھیجا تھا (یہ وہ جگہ ہے جہاں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے) لیکن بکری نہ ملی تو پھر میں نے اپنے ہمسائے کے پاس بھیجا جس نے ایک بکری خریدی تھی کہ اُسے قیمت لے کر بھیج دے تو وہ نہ ملا۔ پس اُس کی بیوی کی طرف بھیجا تو اُس نے وہ میرے پاس بھیج دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔

(ابوداؤد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں) روایت کیا ہے۔

٥٨٦٩ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ فَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الِاسْتِيعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

حزام بن ہشام اپنے والد ماجد، ان کے جد امجد حضرت حبیش بن خالد سے روایت ہے جو حضرت ام معبد کے بھائی تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا رہے تھے یعنی آپ، حضرت ابوبکر، حضرت عامر بن فہیرہ مولیٰ ابوبکر اور رستہ بتانے والے عبداللہ لیثی تو یہ حضرات ام معبد کے خیمے کے پاس سے گزرے اور ان سے گوشت اور کھجوریں خریدنے کے متعلق پوچھا تو کوئی چیز نہ مل سکی کیونکہ لوگ قحط زدہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیمے کے ایک جانب بکری دیکھی تو فرمایا کہ اے ام معبد! اس بکری کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ کمزوری کے باعث ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکی۔ فرمایا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ عرض کی کہ یہ اس حالت سے کمزور تر ہے۔ فرمایا: کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ نکال لوں؟ عرض گزار ہوئیں: میرے ماں باپ قربان، اگر آپ دیکھتے ہیں تو نکال لیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منگائی، اس کے تھن پر دست مبارک پھیرا، اللہ کا نام لیا، ان کی بکری کے لیے دعا فرمائی۔ بکری نے ٹانگیں کھول دیں اور دودھ اتار کر جگالی کرنے لگی۔ آپ نے برتن منگوایا جو ایک جماعت کے لیے کافی ہو۔ اس میں دودھ دوہا کہ بہنے لگا اور اوپر جھاگ آ گئے۔ پھر ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ سیر ہو گئیں اور اپنے اصحاب کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ آخر میں آپ نے خود نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ نکالا یہاں تک کہ وہ برتن بھر دیا پھر اسے ان کے پاس چھوڑا، انہیں بیعت کیا اور ان کے پاس سے کوچ فرما گئے۔ روایت کیا ہے شرح السنہ نے اور ابن عبدالبر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں اور حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ — کرامتوں کا بیان

پہلی فصل

۵۷۹۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَأَضَاءَتْ عَصَا أَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوْئِهَا حَتّٰى إِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ أَضَاءَتْ لِلْآخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ أَهْلَهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی کسی حاجت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گفتگو کرتے رہے۔ یہاں تک کہ رات گزر گئی اور وہ سخت اندھیری رات کا وقت تھا۔ جب وہ واپس جانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو دونوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں۔ پس ایک کی لاٹھی دونوں کے لیے روشن ہو گئی اور اس کے اجالے میں چلتے رہے۔ جب دونوں کے راستے جدا ہو گئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی اور دونوں حضرات اپنی اپنی لاٹھی کے اجالے میں اپنے گھر والوں تک جا پہنچے۔

(بخاری)

۵۷۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُوْلًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيْلٍ وَدَفَنْتُ مَعَهُ آخَرَ فِي قَبْرٍ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب غزوۂ احد کا وقت آیا تو میرے والد ماجد نے مجھے رات کے وقت بلا کر فرمایا۔ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو حضرات شہید ہوں گے میں ان میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا۔ میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے علاوہ مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہو۔ میرے اوپر قرض ہے جسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے متعلق میری نیکی کی وصیت قبول کر لینا۔ جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید ہوئے اور ایک دوسرے شخص کے ساتھ انہیں قبر میں دفن کیا گیا۔

(بخاری)

۵۷۹۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اصحاب صفہ غریب لوگ تھے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے۔ پھر حضرت ابوبکر تین کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس کو لے گئے۔ حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھایا۔ پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ [illegible]

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ۔

پڑھ لی گئی پھر لوٹے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی رات کا کھانا کھالیا۔ پس وہ جس وقت رات گزر چکی تھی جتنی کہ اللہ نے چاہی ان کی اہلیہ محترمہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہمانوں سے کس نے روکا تھا؟ فرمایا۔ کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے انکار کر دیا تھا یہاں تک کہ آپ آئیں۔ کہا۔ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ ان کی زوجہ محترمہ نے بھی نہ کھانے کی قسم کھائی۔ مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ نہیں کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہے۔ پس انہوں نے کھانا منگوا کر کھایا اور دوسرے حضرات نے بھی کھایا۔ پس وہ کوئی لقمہ نہ اٹھاتے مگر اس کے نیچے اس سے زیادہ ذخیرہ پیدا ہو جاتا۔ انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے کہ جتنا پہلے تھا اب تو اس سے تین گنا ہے پس انہوں نے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ بیان کیا گیا کہ آپ نے بھی تناول فرمایا (متفق علیہ) اور کنا نسمع تسبیح الطعام والی حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث باب المعجزات میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

٥٦٩٣ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهِ نُوْرٌ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نجاشی کا انتقال ہو گیا تو ہم کہا کرتے کہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور دیکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

٥٦٩٤ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ

انہیں سے ہی روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو لوگ کہنے لگے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم اپنے مردوں کی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے اتاریں یا کپڑوں سمیت غسل دیں۔ جب ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی یہاں تک کہ ہر آدمی کی ٹھوڑی اس کے سینے سے لگ گئی۔ پھر کاشانۂ اقدس کے کونے سے کسی کہنے والے نے کہا جس کو کوئی نہیں

ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ أَنِ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا فَغَسَّلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۵۹۴۵ وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّومِ أَوْ أُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتَ وَكَيْتَ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۹۴۶ وَعَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوا فَمُطِرُوا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۹۴۷ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

جانتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح غسل دیں پس لوگ آپ کو غسل دینے کھڑے ہوئے کرتہ مبارک جسم اطہر پر رہنے دیا اس پر پانی ڈالتے اور کرتہ مبارک ہی سے ملتے تھے طہارت کی جاتی ہے۔

(بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

ابن المنکدر سے روایت ہے کہ روم کی سرزمین میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ لشکر سے بچھڑ گئے یا قید کر لیے گئے۔ پس وہ بھاگ کر لشکر کو تلاش کرتے ہوئے جا رہے تھے تو ایک شیر ملا۔ فرمایا کہ اے ابو الحارث! میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور میرا یہ معاملہ ہے۔ پس شیر ان کی طرف دم ہلاتا ہوا بڑھا اور پہلو میں آ کھڑا ہوا۔ جب وہ کوئی خطرناک آواز سنتا تو اس کی جانب متوجہ ہوتا۔ پھر برابر ان کے پہلو میں چلتا رہا یہاں تک کہ لشکر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس لوٹ

(شرح السنۃ)

ابو الجوزاء سے روایت ہے کہ اہل مدینہ سخت قحط میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی طرف دیکھو اور اس میں آسمان کی جانب ایک طاق بنا دو کہ آپ کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ لوگوں نے ایسا کیا تو ان پر خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ سبزہ اگ آیا اور اونٹ موٹے ہو گئے کہ چربی سے پھٹنے لگے۔ اس کا نام پھٹنے کا سال پڑ گیا۔ (دارمی)

سعید بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ جب جنگ حرہ ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن تک اذان و اقامت نہ ہوئی اور سعید بن مسیب مسجد سے جدا نہ ہوئے۔ ان کو نماز کے اوقات کا پتہ نہیں چلتا تھا مگر ایک گنگناہٹ کے ذریعے جس کو وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور سے سنا کرتے تھے۔

(دارمی)

٥٧٩٨ (٩) وَعَنْ أَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

ابوخلدہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوالعالیہ سے کہا کہ کیا حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے دس سال خدمت کی تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی۔ لہٰذا ان کا باغ سال میں دو دفعہ پھل دیتا تھا اور اس میں سے مشک جیسی خوشبو آیا کرتی تھی۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تیسری فصل

٥٧٩٩ (١٠) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَأَنَّهُ رَآهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ أَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَأَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اروی بنت اوس نے مروان بن حکم کی عدالت میں جھگڑا پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس کی زمین لے لی ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ میں اس کی زمین میں سے کچھ لے سکتا ہوں جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنا ہے۔ کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ظلم کے ساتھ کسی کی بالشت بھر زمین بھی لی تو ساتوں زمین تک اسے طوق پہنایا جائے گا۔ مروان نے کہا۔ اس کے بعد میں آپ سے کوئی گواہ طلب نہیں کرتا۔ حضرت سعید نے کہا۔ اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے اندھی کر اور اس کی زمین میں مار۔ پس وہ نہ مری جب تک اندھی نہ ہوئی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گر کر مر گئی (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے معناً ہے کہ انہوں نے اسے اندھی دیکھا دیواروں کو ٹٹولتے ہوئے اور کہتی کہ مجھے حضرت سعید کی بددعا لگ گئی اور وہ اسی گھر کے ایک کنوئیں کے پاس سے گزری جس پر جھگڑا کیا تھا تو اس میں گر پڑی اور وہی اس کی قبر بنی۔

٥٨٠٠ (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِيَنَا عَدُوُّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک شخص کو امیر مقرر فرمایا جن کو حضرت ساریہ کہا جاتا تھا۔ حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے کہ آپ نے آواز دی، ”اے ساریہ! پہاڑ۔“ پس لشکر کا قاصد آیا اور کہا۔ اے امیر المومنین جب دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہوئی تو ہمیں شکست ہونے والی تھی کہ ایک آواز آئی، ”اے ساریہ! پہاڑ۔“ پس ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ سے لگا لیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی۔ روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

٥٤٠١ وَعَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّونَهُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ کعب احبار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے رہے۔ کعب نے کہا کہ کوئی دن طلوع نہیں ہوتا مگر ستر ہزار فرشتے آتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کو گھیر لیتے ہیں۔ اس سے اپنے پر مس کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی آ جاتے ہیں، جو یہی طرح کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ کی قبر انور شق ہو گی تو آپ ستر ہزار فرشتوں کے جلوس میں باہر تشریف لائیں گے

(دارمی)

بَابٌ

باب

پہلی فصل

٥٤٠٢ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سب سے پہلے ہمارے پاس تشریف لائے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم تھے۔ پس وہ ہمیں قرآن مجید پڑھانے لگے۔ پھر حضرت عمار، حضرت بلال اور حضرت سعد تشریف لائے۔ پھر حضرت عمر بیس نبی کریم صلی اللہ تعالے

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

علیہ وسلم کے پہنچنے سے پہلے صحابہ کرام تشریف لے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے اہل مدینہ کو کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا، یہاں تک کہ میں نے لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ آپ تشریف لائے یہاں تک کہ میں نے سورۃ الاعلیٰ اور اسی جیسی مفصل سورتیں سیکھ لیں۔

(بخاری)

۵۴۰۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا، بے شک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے جب کہ اسے دنیا کی رونق اور اس چیز کے درمیان جو اس کے پاس ہے تو اسے پسند آیا جو اس کے پاس ہے۔ حضرت ابوبکر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ہم نے حضرت ابوبکر پر تعجب کیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ ذرا اس بڈھے میاں کی طرف دیکھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کسی بندے کی خبر دے رہے ہیں کہ جسے دنیا کی رونق دی اور جو اس کے پاس ہے ان میں سے اللہ نے ایک کا اختیار دیا اور یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تھے جن کو اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۴۰۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَّاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آٹھ سال کے بعد شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی جیسے زندوں اور مردوں کو رخصت فرما رہے ہیں۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میں تمہارے آگے جانے والا ہوں اور تمہارے اوپر گواہ ہوں اور تمہارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں حالانکہ اس جگہ کھڑا ہوں اور یقیناً مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مجھے تمہارے متعلق یہ ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرو گے بلکہ تمہارے متعلق دنیا کا ڈر ہے کہ اس میں رغبت کرنے لگو گے۔ بعض نے کہا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے ہلاک ہو گے جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔

تَكَلَّمَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۰۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۰۰۶ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۰۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى أَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے گھر میں، میری باری کے دن اور میرے سینے اور حلق سے لگے ہوئے وفات پائی اور وصال کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر میرے پاس آئے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سہارا دئیے بیٹھی تھی کہ آپ مسواک کی طرف دیکھنے لگے تو میں جان گئی کہ آپ مسواک چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے لے لوں؟ سر مبارک سے اثبات میں اشارہ فرمایا لہٰذا میں نے لے لی تو آپ کو سخت محسوس ہوئی۔ عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے نرم کردوں؟ سر انور سے مثبت میں اشارہ فرمایا تو میں نے نرم کر دی۔ آپ نے دندان مبارک پر پھیری اور آپ کے سامنے پانی کا پیالہ رکھا تھا۔ آپ اس میں دونوں ہاتھ داخل کرتے اور چہرۂ انور پر پھیرتے اور فرماتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ بیشک موت کی سختیاں ہیں۔ پھر آپ نے دست مبارک اٹھایا اور فرماتے رہے: رفیق اعلیٰ میں، یہاں تک کہ روح قبض کی گئی اور دست مبارک جھک گیا۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی بیمار نہیں ہوتا مگر اسے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے۔ جس مرض میں آپ کا وصال ہوا اس میں آپ کو گہرے سانس کی شکایت لاحق ہوئی تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک لوگوں کے۔ میں جان گئی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض زیادہ ہو گیا تو تکلیف کے باعث بیہوشی طاری ہونے لگی۔ حضرت فاطمہ نے کہا: ہائے میرے ابا جان کی تکلیف۔ فرمایا کہ تمہارے ابا جان کے لیے آج کے بعد تکلیف نہیں ہے۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو انہوں نے کہا: اے ابا جان! آپ نے رب کے بلانے کو قبول کر لیا۔ اے ابا جان! جنت الفردوس

يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ۔

جن کا ٹھکانا ہے اے ابا جان! آپ کی خبر ہم حضرت جبریل تک پہنچاتے ہیں۔ جب آپ کو دفن کیا گیا تو حضرت فاطمہ نے فرمایا اے انس! تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کس طرح گوارا کیا! (بخاری)

دوسری فصل

۵۷۰۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُومِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو حبشی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں اپنے نیزوں سے کھیلے (ابوداؤد) دارمی کی روایت میں فرمایا کہ میں نے اس دن سے زیادہ حسین اور چمکدار کوئی دن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میں نے اس دن سے زیادہ کوئی برا اور تاریک دن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو اس کی ہر چیز جگمگا اٹھی اور جب وہ دن آیا جس میں آپ نے وفات پائی تو اس کی ہر چیز تاریک ہو گئی اور آپ کے دفن کے بعد ہم نے مٹی سے ابھی اپنے ہاتھ بھی نہیں جھاڑے تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی وہ حالت نظر نہیں آتی تھی۔

۵۷۰۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کے دفن میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کی روح قبض نہیں فرماتا مگر اسی جگہ جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے لہٰذا حضور کو آپ کے بستر کی جگہ پر ہی دفن کرو۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۷۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحالت صحت فرمایا کرتے۔ کسی نبی کا وصال نہیں ہوتا جب تک جنت میں اس کا ٹھکانا اس کو دکھا نہ دیا جائے۔ پھر اسے اختیار دیا

ثم يخير قالت عائشة فلما نزل به ورأسه على فخذي غشي عليه ثم أفاق فأشخص بصره إلى السقف ثم قال اللهم الرفيق الأعلى قلت إذا لا يختارنا قالت وعرفت أنه الحديث الذي كان يحدثنا به وهو صحيح في قوله إنه لن يقبض نبي قط حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فكان آخر كلمة تكلم بها النبي صلى الله عليه وسلم قوله اللهم الرفيق الأعلى۔

(متفق علیہ)

جاتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب آپ پر حکم الٰہی نازل ہوا اور سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ پھر افاقہ ہوا تو نگاہیں چھت کی طرف اٹھائیں پھر فرمایا اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اب آپ ہمیں اختیار نہیں فرمائیں گے! حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ حالت صحت میں ہم سے فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کو ہرگز وفات نہیں دیتا جب تک کہ اسے جنت میں اس کا ٹھکانا نہ دکھایا جائے۔ پھر اختیار دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آخری الفاظ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادا فرمائے تھے وہ یہ تھے: اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔

(متفق علیہ)

۵۹۶۵ وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في مرضه الذي مات فيه يا عائشة ما أزال أجد ألم الطعام الذي أكلت بخيبر وهذا أوان وجدت انقطاع أبهري من ذلك السم۔

(رواه البخاري)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال ہوا اس میں فرمایا کرتے تھے اے عائشہ! میں ہمیشہ اس کھانے کی تکلیف پاتا رہا جو خیبر میں کھایا تھا اور یہ وقت تو اس زہر سے میری شہ رگ کٹ جانے کا ہے۔

(بخاری)

۵۹۶۶ وعن ابن عباس قال لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال النبي صلى الله عليه وسلم هلموا أكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده فقال عمر قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبكم كتاب الله فاختلف أهل البيت فاختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنهم من يقول ما قال عمر فلما أكثروا اللغو والاختلاف قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا عني قال عبيد الله فكان ابن عباس يقول إن الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين أن يكتب لهم ذلك الكتاب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وقت وصال قریب آیا اور کاشانۂ اقدس میں لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر بھی تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آؤ کہ تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ میرے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر نے کہا کہ حضور پر تکلیف کا غلبہ ہے اور قرآن مجید آپ کے پاس ہے۔ اللہ کی کتاب آپ کے لیے کافی ہے۔ اہل بیت نے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے۔ ان میں سے بعض کہتے کہ لکھنے کی چیزیں قریب کر دیجئے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے لیے کچھ لکھ دیں اور ان میں سے بعض وہی کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا تھا۔ جب زیادہ شور اور اختلاف ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے:۔ مصیبت اور پوری مصیبت وہ تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو آپ ان کے لیے لکھ دیتے ان کے اختلاف اور

لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ ابْنِ
أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ
وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى
قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ
ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ
أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ
فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا
يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي ذَرُونِي فَالَّذِي
أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ
بِثَلَاثٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ
جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا
كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا
فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ
سُلَيْمَانَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شور کے باعث۔ اور سلیمان بن ابو مسلم احول کی روایت میں ہے کہ
حضرت ابن عباس نے فرمایا جمعرات اور کیا ہے جمعرات کا دن۔
پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے سنگریزے بھی تر
ہو گئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضرت ابن عباس! جمعرات کا دن
کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ
گیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس شانے کی ہڈی لاؤ کہ ایک تحریر
کر دوں تاکہ اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ پس لوگ جھگڑنے لگے اور نبی
کی بارگاہ میں جھگڑا مناسب نہیں ہوتا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کی حالت
کیا ہے؟ دریافت کرو۔ پس لوگ بار بار پوچھنے لگے۔ آپ نے
فرمایا کہ جانے دو اور مجھے چھوڑ دو کیونکہ جس حالت کے اندر میں ہوں
اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم بلاتے ہو۔ پس آپ نے انہیں
تین باتوں کا حکم فرمایا، مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا،
وفود کی طرح ان کا حق دیتے رہنا جیسے میں دیا کرتا تھا اور تیسری سے
خاموش ہو گئے یا اسے کہا اور میں بھول گیا۔ سفیان نے کہا کہ یہ سلیمان
کا قول ہے۔

(متفق علیہ)

۵۷۱۳/۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ
وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ
بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا
إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ أَمَا تَعْلَمِينَ
أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَبْكِي أَنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا
عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ
السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ
مَعَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا کہ ہمیں حضرت
ام ایمن کے پاس لے چلو تاکہ ہم بھی ان سے ملاقات کریں جیسے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو رونے لگیں۔ دونوں
حضرات نے ان سے کہا کہ آپ کس لئے رو رہی ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے۔ انہوں نے
کہا کہ میں اس بات پر نہیں رو رہی کہ میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے۔ بلکہ میں اس بات
پر رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو گیا ہے۔ اس بات نے ان
دونوں کو رونے پر ابھارا تو وہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگے

(مسلم)

۵۷۱۴/۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ
عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ہمیں اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف

الذی مات فیه ونحن فی المسجد عاصبا رأسه بخرقة حتی اهوی نحو المنبر فاستوی علیه واتبعناه قال والذی نفسی بیده انی لانظر الی الحوض من مقامی هذا ثم قال ان عبدا عرضت علیه الدنیا وزینتها فاختار الآخرة قال فلم یفطن لها احد غیر ابی بکر فذرفت عیناه فبکی ثم قال بل نفدیك بآبائنا وامهاتنا وانفسنا واموالنا یا رسول الله قال ثم هبط فما قام علیه حتی الساعة

(رواہ الدارمی)

۵۴۱۶ وعن ابن عباس قال لما نزلت [۱۴] اذا جاء نصر الله والفتح دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة قال نعیت الی نفسی فبکت قال لا تبکی فانك اول اهلی لاحق بی فضحکت فرآها بعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم فقلن یا فاطمة رأیناك بکیت ثم ضحکت قالت انه اخبرنی انه قد نعیت الیه نفسه فبکیت فقال لی لا تبکی فانك اول اهلی لاحق بی فضحکت وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جاء نصر الله والفتح وجاء اهل الیمن هم ارق افئدة والایمان یمان والحکمة یمانیة

(رواہ الدارمی)

۵۴۱۷ وعن عائشة انها قالت وارأساه [۱۵] فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذاك لو کان وانا حی فاستغفر لك وادعو لك فقالت عائشة واثکلیاه والله انی لاظنك تحب موتی فلو کان ذلك لظللت آخر یومك

نے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا۔ اور ہم مسجد میں تھے اور سر مبارک سے پٹی باندھ رکھی تھی۔ آپ منبر کی طرف مائل ہو کر اس پر جلوہ فرما ہوئے اور ہم آپ کے پیچھے گئے۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں اس جگہ سے بھی حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا کہ ایک بندے پر دنیا اور اس کی زینت پیش کی گئی تو اس نے آخرت کو پسند کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس بات کو حضرت ابو بکر کے سوا کوئی دوسرا نہ سمجھ سکا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے اور رونے لگے پھر کہا۔ بلکہ یا رسول اللہ! ہم اپنے باپوں، اپنی ماؤں، اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو آپ کے فدیے میں دے دیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ اتر آئے اور اس وقت تک پھر اس پر جلوہ افروز نہ ہوئے۔

(دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب سورۃ النصر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو بلا کر فرمایا: مجھے میری وفات کی خبر دی گئی ہے۔ وہ رونے لگیں تو فرمایا نہ روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملنے والی ہو۔ پس وہ ہنس پڑیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے انہیں دیکھ لیا تھا۔ کہنے لگیں اے فاطمہ! ہم نے تمہیں روتے اور پھر ہنستے دیکھا۔ کہا کہ حضور نے مجھے بتایا کہ آپ کو اپنی وفات کی خبر دی گئی ہے تو میں رو پڑی۔ فرمایا نہ روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملنے والی ہو، تو میں ہنس پڑی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے اور اہل یمن حاضر ہوں گے جو بڑے نرم دل ہیں کیونکہ ایمان یمنی اور حکمت یمنی ہے۔

(دارمی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہائے میرا سر۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات میرے زندہ ہوتے ہوئے ہو تو میں تمہارے لیے استغفار اور دعا کروں گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ بولیں کہ ہائے ہلاکت۔ خدا کی قسم میں گمان کرتی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہوگا تو آپ کا آخری دن ہوگا اور

مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ
أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ
يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ
يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَ
يَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اپنی دوسری بیوی سے آرام پاتے لگیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصل میں بہت درد تو میرے سر میں ہے اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا کر میں عہد مقرر کر دوں تاکہ بات بنانے والے بات بنائیں اور تمنا کرنے والے تمنا کرتے۔ پھر میں نے کہا کہ اللہ انکار کرے گا اور مسلمان رد کریں گے یا اللہ رد کرے گا اور مسلمان انکار کریں گے۔ (بخاری)

۵۷۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ
الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ
وَارَأْسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأْسَاهُ قَالَ وَمَا
ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ
عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ
ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ
نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز بقیع میں ایک جنازہ دفن کر کے میرے پاس تشریف لائے اور میں درد سر کی وجہ سے کہہ رہی تھی ہائے سر۔ فرمایا بلکہ اے عائشہ! میرا سر درد زیادہ ہے۔ فرمایا تمہارا کیا نقصان اگر مجھ سے پہلے تم مر جاؤ تو تمہیں غسل و کفن دوں گا، تم پر نماز پڑھوں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ گویا خدا کی قسم میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ ایسا کر لیں تو میرے گھر میں اپنی دوسری بیوی کے ساتھ آرام فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرا پڑے۔ پھر آپ کو وہ بیماری شروع ہو گئی جس میں وصال ہوا۔ (دارمی)

۵۷۱۸ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ
قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ
جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ
تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا
هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِي
يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا
ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَرَدَّ
عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ
يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ
أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ

جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک آدمی ان کے والد محترم علی بن حسین کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نہ سناؤں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، ابو القاسم کی حدیث سنائیے۔ کہا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبریل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا محمد! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی بارگاہ میں آپ کی تعظیم و عزت کی خاطر خصوصی طور پر بھیجا ہے، حالانکہ وہ آپ سے زیادہ جانتا ہے، آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا اے جبریل! میں اپنے آپ کو غمزدہ پاتا ہوں، اے جبریل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ پھر دوسرے روز حاضر ہوئے تو یہی عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ پھر تیسرے روز حاضر ہوئے تو یہی عرض کیا جیسے پہلے دن کیا تھا اور آپ نے حسب سابق جواب دیا۔ جبریل امین کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جس کو اسماعیل کہا جاتا ہے جو ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور ہر فرشتہ ایک

ومعه ملك يقال له إسماعيل على مائة ألف
ملك كل ملك على مائة ألف ملك فاستأذن
عليه فسأله عنه ثم قال جبريل هذا ملك
الموت يستأذن عليك ما استأذن على آدمي قبلك ولا
يستأذن على آدمي بعدك فقال ائذن له
فأذن له فسلم عليه ثم قال يا محمد إن
الله أرسلني إليك فإن أمرتني أن أقبض روحك
قبضت وإن أمرتني أن أتركه تركته فقال
وتفعل يا ملك الموت قال نعم بذلك أمرت
وأمرت أن أطيعك قال فنظر النبي صلى الله عليه
وسلم إلى جبريل فقال جبريل يا محمد إن
الله قد اشتاق إلى لقائك فقال النبي صلى الله
عليه وسلم لملك الموت امض لما أمرت به
فقبض روحه فلما توفي رسول الله صلى الله
عليه وسلم وجاءت التعزية سمعوا صوتا من
ناحية البيت السلام عليكم أهل البيت ورحمة
الله وبركاته إن في الله عزاء من كل مصيبة
وخلفا من كل هالك ودركا من كل فائت
فبالله فثقوا وإياه فارجوا فإنما المصاب
من حرم الثواب فقال علي أتدرون من
هذا هو الخضر عليه السلام.

(رواه البيهقي في دلائل النبوة)

لاکھ فرشتوں کا سردار ہے۔ اس نے آپ سے اجازت مانگی آپ نے اس کے متعلق پوچھا۔ پھر حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ ملک الموت ہیں جو آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے آپ سے پہلے کسی انسان سے اجازت طلب کی نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت طلب کریں گے، انہیں اجازت دیجیے۔ پس آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہوں نے آپ کو سلام کیا پھر عرض گزار ہوئے یا محمد! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے اگر آپ مجھے روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں تو قبض کر لوں گا اور اگر چھوڑنے کا حکم فرمائیں تو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا اے ملک الموت، تم ایسا کرو گے؟ عرض گزار ہوئے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ کا حکم مانوں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا۔ حضرت جبرئیل عرض گزار ہوئے، یا محمد! اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملک الموت سے فرمایا، وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ پس انہوں نے روح مبارک قبض کر لی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور تعزیت کا وقت آیا تو کاشانہ اقدس کے ایک گوشے سے آواز سنی گئی جو کہنے والا کہہ رہا تھا، اے گھر والو! تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ اللہ کے لیے ہر مصیبت میں صبر ہے اور ہر فوت ہونے والے کا خلیفہ ہے اور ہر گزر جانے والی چیز کا بدلہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو کیونکہ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا۔ حضرت علی نے فرمایا، جانتے ہو یہ کون ہے؟ یہ حضرت خضر علیہ السلام۔ روایت کیا ہے۔

(بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

بَابٌ

باب

پہلی فصل

۵۷۱۹
۱
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی دینار و درہم اور بکری اور اونٹ نہیں چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی۔ (مسلم)

۵۶۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِيْ جُوَيْرِيَةَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا أَمَةً وَّلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جویریہ کے بھائی حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دینار، درہم اور کوئی غلام کوئی چیز نہ تھی ماسوائے ایک سفید خچر، ہتھیار اور زمین کے جو سب چیزیں صدقہ کر رکھی تھیں۔ (بخاری)

۵۶۲۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے وارثوں میں سے کوئی دینار تقسیم نہیں کیا جائے گا بلکہ میری بیویوں کے خرچ اور میرے عامل کی تنخواہ سے جو بچے وہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۶۲۲ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۶۲۳ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَاكِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا أَمْرَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جب کسی امت پر رحم فرمانا چاہتا تو ان کے نبی کو ان سے پہلے قبض فرما لیتا تو وہ ان کے لیے پیش رو اور سامان آخرت ہو جاتا اور جب کسی امت کو ہلاک کرنا چاہتا تو اس کے نبی کی زندگی میں انہیں عذاب دے کر ہلاک کرتا اور وہ دیکھ رہا ہوتا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں جیسے انہوں نے جھٹلایا اور اس کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

۵۶۲۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَأَنْ يَّرَانِيْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، ایک روز تم پر ایسا آئے گا کہ مجھے نہ دیکھو گے۔ پھر مجھے دیکھنا اور گھر والوں سے زیادہ پیارا ہوگا جب کہ ان کا مال ان کے ساتھ ہو۔ (مسلم)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَّذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور قبائل کا بیان

پہلی فصل

۵۴۲۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ اس معاملہ سرداری میں قریش کے تابع رہیں گے کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع ہوں گے اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہوں گے۔ (متفق علیہ)

۵۴۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ بھلائی اور برائی میں قریش کے تابع ہیں۔ (مسلم)

۵۴۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَيْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمیشہ یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۴۲۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، بیشک یہ خلافت قریش میں رہے گی۔ جو ان کی مخالفت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کردے گا جب تک دین کو قائم رکھیں گے۔ (بخاری)

۵۴۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلَى اثْنَیْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّفِیْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّفِیْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بارہ خلفاء تک اسلام متواتر غالب رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام جاری رہے گا جب تک ان کے بارہ حکمران ہوں گے جو سب قریش سے ہوں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی یا ان

تقوم الساعة او يكون عليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش۔

(متفق علیہ)

یہاں تک کہ ان پر بارہ خلیفہ ہوں گے جو سارے قریش سے ہوں گے

(متفق علیہ)

۵۴۳۰ (۶) وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله وعصية عصت الله ورسوله۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غفار قبیلے کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔ اسلم قبیلے کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا اور عصیہ قبیلے نے اللہ تعالیٰ کے رسول کی نافرمانی کی۔

(متفق علیہ)

۵۴۳۱ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قريش والانصار وجهينة ومزينة واسلم وغفار واشجع موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع کے قبیلے دوست ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۴۳۲ وعن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسلم وغفار ومزينة وجهينة خير من بني تميم ومن بني عامر والحليفين بني اسد وغطفان۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ والے بنی تمیم سے بہتر ہیں نیز بنی عامر اور غطفان سے بھی۔

(متفق علیہ)

۵۴۳۳ (۹) وعن ابي هريرة قال ما زلت احب بني تميم منذ ثلاث سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فيهم سمعته يقول هم اشد امتي على الدجال قال وجاءت صدقاتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه صدقات قومنا وكانت سبية منهم عند عائشة فقال اعتقيها فانها من ولد اسماعيل۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تین باتوں کے باعث ہمیشہ بنی تمیم سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت میں یہ دجال پر سب سے سخت ہوں گے۔ ان کے صدقے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں۔ ان میں سے ایک لونڈی حضرت عائشہ کے پاس تھی۔ فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۴۳۴ (۱۰) عن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

وَمَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۳۵ — وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۳۶ — عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرِيُّوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۴۳۷ — وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَزْدُ أَزْدُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوْهُمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِيْ كَانَ أَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ أُمِّيْ كَانَتْ أَزْدِيَّةً۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۴۳۸ — وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ أُمَيَّةَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۴۳۹ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ أَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ أَلْفًا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ أَسْمَاءُ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قریش کی اہانت کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب چکھایا تو ان کے پچھلے لوگوں پر عطائیں فرما۔ (ترمذی)

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا قبیلہ اسد اور اشعری ہے کہ یہ جہاد کے وقت بھاگتے نہیں اور نہ غنیمت میں خیانت کرتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ ازد زمین میں اللہ کی فوج ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ انہیں بلند ہی کرنا چاہتا ہے اور لوگوں پر ایک زمانہ ضرور آئے گا جب کہ آدمی کہے گا کاش! میرا باپ ازدی ہوتا، کاش! میری ماں ازدیہ ہوتی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو آپ تین قبائل کو ناپسند فرماتے تھے: ثقیف، بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ثقیف میں ایک بہت جھوٹا اور ایک بہت ظالم ہے۔ عبد اللہ بن عصمہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ بہت جھوٹا تو مختار بن ابی عبید ہے اور بہت ظالم حجاج بن یوسف ہے۔ ہشام بن حسان نے فرمایا: حجاج نے جن کو باندھ کر قتل کیا، لوگوں نے شمار کیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچی۔

(ترمذی) اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ جب حجاج نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا تو حضرت اسماء نے فرمایا: بے شک رسول اللہ

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ وَسَنَذْكُرُ تَمَامَهُ الْحَدِيثَ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

٥٥٢٠ / ١٦ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٥٢١ / ١٧ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَأَيْدِيهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوَى عَنْ مِينَاءَ هٰذَا أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ)

٥٥٢٢ / ١٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٥٢٣ / ١٩ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

٥٥٢٤ / ٢٠ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا تھا کہ ثقیف میں ایک بہت جھوٹا اور ایک بہت بڑا ظالم ہے۔ پس بہت بڑے جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور بہت بڑا ظالم تو میرے خیال میں وہ تم ہی ہو۔ مکمل حدیث عنقریب تیسری فصل میں آ رہی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا ڈالا ہے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف دعا کریں۔ آپ نے کہا: اے اللہ! ثقیف کو ہدایت فرما۔ (ترمذی)

عبد الرزاق اپنے والد ماجد سے، میناء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک آدمی آیا جو میرے خیال میں قیس سے تھا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! حمیر پر لعنت فرمائیے۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ اس جانب سے آیا تب بھی منہ پھیر لیا۔ پھر وہ سامنے آیا اور تب بھی منہ پھیر لیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں گویا ہوئے: اللہ تعالیٰ حمیر پر رحم فرمائے کہ ان کے منہ سلامتی والے، ان کے ہاتھ کھلانے والے اور وہ امن و ایمان والے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث عبد الرزاق سے اور اس میناء سے منکر حدیثیں روایت کی جاتی ہیں۔

انہی سے یہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم کس قبیلے سے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ دوس سے۔ فرمایا کہ میں گمان نہیں کرتا تھا کہ دوس میں کوئی ایک بھی ایسا ہو جس میں بھلائی ہو۔ (ترمذی)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھ سے عداوت نہ رکھنا ورنہ تم دین سے جدا ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے کس طرح عداوت رکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تم نے اہل عرب سے عداوت رکھی تو مجھ سے عداوت رکھی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی۔ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حصین بن عمر ولیس ھو عند اھل الحدیث بذاک القوی۔

۔۔۔ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عرب کو دھوکا دے وہ میری شفاعت پانے والوں میں داخل نہیں ہوگا اور اُسے میری محبت میسر نہیں آئے گی۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے نہیں پہچانتے مگر حدیث حصین بن عمر سے اور محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ہے۔

۵۴۳۵ وعن ام الحریر مولاۃ طلحۃ بن مالک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعۃ ھلاک العرب۔
۲۱
(رواہ الترمذی)

ام حریر مولاۃ طلحہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آقا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل عرب کا ہلاک ہونا قیامت کے قریب آجانے کی نشانی ہے۔ (ترمذی)

۵۴۳۶ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن وفی روایۃ موقوفا۔
۲۲
(رواہ الترمذی وقال ھذا اصح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بادشاہی قریش میں، قضا انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔ اس حدیث کی ایک روایت موقوف ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

تیسری فصل

۵۴۳۷ عن عبد اللہ بن مطیع عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ھذا الیوم الی یوم القیامۃ۔
۲۳
(رواہ مسلم)

عبداللہ بن مطیع کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے روز فرماتے ہوئے سُنا کہ آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔ (مسلم)

۵۴۳۸ وعن ابی نوفل معاویۃ بن مسلم قال
۲۴
رایت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما واللہ ان

ابو نوفل معاویہ بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو مدینہ منورہ کی گھاٹی پر دیکھا تو قریش اور دوسرے لوگ ان کے پاس سے گزرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن عمر ان کے پاس سے گزرے تو کھڑے ہو کر کہا: اے ابو خبیب! آپ پر سلام ہو۔ اے ابو خبیب! آپ پر سلام ہو۔ خدا کی قسم، میں آپ کو اس سے منع کیا کرتا تھا۔ خدا کی قسم میں آپ کو اس سے منع کیا کرتا تھا۔ خدا کی قسم میں آپ کو اس سے منع کیا کرتا تھا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ آپ بہت زیادہ روزے رکھنے والے، تمام رات قیام کرنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ خدا کی قسم جس امت

كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللَّهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأُمَّةُ سَوْءٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَأُمَّةُ خَيْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ أَرُونِي سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللَّهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللَّهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آپ کو لٹکا دیکھا ہے وہ امت بہت بری ہے ایک روایت میں ہے اچھی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلے گئے۔ پس حجاج کو حضرت عبداللہ کے ٹھہرنے اور گفتگو فرمانے کی خبر پہنچی تو آدمی بھیج کر انہیں لکڑی سے اتروایا اور یہودیوں کی قبروں میں ڈلوا دیا۔ پھر ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماء بنت ابی بکر کو بلایا مگر انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ اس نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ میرے پاس آ جاؤ ورنہ میں ایسے آدمی بھیجوں گا جو تمہیں سر کے بالوں سے پکڑ کر لے آئے گا۔ انہوں نے انکار کیا اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں تیرے پاس نہیں آؤں گی جب تک وہ آدمی نہ بھیجے جو میرے بالوں سے پکڑ کر تیرے پاس لے جائے۔ اس نے کہا کہ مجھے میرے جوتے دکھاؤ۔ پس جوتے پہن کر اکڑتا ہوا چلا یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گیا اور کہا کہ دیکھا کہ میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا میں نے دیکھا کہ تو نے اس کی دنیا خراب کر دی اور اس نے تیری عاقبت برباد کر دی۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو اُسے ابن ذات النطاقین کہتا تھا۔ خدا کی قسم میں واقعی دو کمر بندوں والی ہوں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہے جس کے ساتھ میں نے جانوروں سے حفاظت کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لیے کھانا باندھا تھا اور دوسرا کمربند وہ ہے جس سے کوئی عورت بے نیاز نہیں ہوتی۔ آگاہ رہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا تھا کہ ثقیف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک بہت بڑا ظالم ہے۔ پس بہت بڑے جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا لیکن بہت بڑے ظالم کے متعلق میرا گمان نہیں تھا کہ وہ تیرے سوا کوئی اور ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اُن کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔

(مسلم)

۵۴۳۹ ۲۵ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا تَرَى وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي الْمُسْلِمِ فَقَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر کی جنگوں کے دوران حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر دو آدمی عرض گزار ہوئے کہ لوگوں نے جو کچھ کیا ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، آپ حضرت عمر کے صاحبزادے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ کو باہر نکلنے سے کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا کہ یہ چیز روکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میرے مسلمان بھائی کا خون حرام فرما دیا ہے۔ دونوں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: اور ان سے

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہو، یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے (۲: ۱۹۳) حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہم اُن سے لڑتے رہے یہاں تک کہ فتنہ نہ رہا اور دین صرف اللہ کے لیے ہو گیا۔ اور تم اِن لوگوں سے لڑنا چاہتے ہو کہ فتنہ برپا ہو جائے اور دین غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔ (بخاری)

۵۷۵۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ بیشک دوس ہلاک ہو گئے، نافرمانی کی اور انکار کیا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے اُن کے خلاف دعا کیجیے۔ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ اُن کے خلاف دعا مانگیں گے لیکن کہا: اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں میرے پاس پہنچا دے۔ (متفق علیہ)

۵۷۵۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتوں کے باعث اہلِ عرب سے محبت رکھو کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن مجید عربی میں ہے اور اہلِ جنت کی زبان عربی ہوگی۔ روایت کیا ہے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

صحابہ کرام کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۵۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو گالی مت دو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحد کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو اُن کے ایک مُد بلکہ نصف مد کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا۔ (متفق علیہ)

۵۷۵۳ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ سر اقدس کو اکثر آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے۔ فرمایا کہ ستارے آسمان کے لیے امان ہیں، جب ستارے چلے جائیں گے تو آسمان پر وہ آ جائے گا جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں اپنے صحابہ کے لیے امان ہوں، جب میں چلا جاؤں

اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۵۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهٖ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيْ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْهِمْ مَّنْ رَّاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهٖ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَّنْ رَّاٰى مَنْ رَّاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ اَحَدًا رَّاٰى مَنْ رَّاٰى اَحَدًا رَّاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهٖ۔

۵۵۵۵ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ

تو میرے صحابہ پر وہ آ جائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امن ہیں، جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ آ جائے گا جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی تو لوگ کہیں گے کیا آپ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پس انہیں فتح دی جائے گی، پھر لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی تو ان سے کہا جائے گا: کیا آپ کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کا کوئی ساتھی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پس انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی تو ان سے کہا جائے گا کیا آپ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھی کا کوئی ساتھی ہے؟ وہ کہیں گے، ہاں۔ پس انہیں فتح دی جائے گی۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ان میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ لوگ کہیں گے کہ دیکھو کیا تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ہے۔ پس ایک آدمی کو پائیں گے تو انہیں فتح دی جائے گی، پھر دوسرا لشکر بھیجا جائے گا تو لوگ کہیں گے۔ کیا ان میں کوئی شخص ہے کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ پس ایک کو پائیں گے اور فتح دی جائے گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا۔ دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص نظر آتا ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے والے شخص کو دیکھا ہو۔ پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا کہ دیکھو کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے دیکھنے والے شخص کو دیکھا ہو، پس ایک شخص کو پائیں گے تو اس کے باعث فتح دی جائے گی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہترین میرا زمانہ ہے۔ پھر ان

يلونهم ثم الذين يلونهم ثم إن بعدهم قوما يشهدون ولا يستشهدون ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يفون ويظهر فيهم السمن وفي رواية ويحلفون ولا يستحلفون متفق عليه وفي رواية لمسلم عن أبي هريرة ثم يخلف قوم يحبون السمانة۔

کے ساتھ والوں کا پھر ان کے ساتھ والوں کا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی، خیانت کریں گے اور امین نہیں بنائے جائیں گے۔ نذر مانیں گے لیکن پورا نہیں کریں گے اور ان کے اندر موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ قسم اٹھائیں گے حالانکہ ان سے قسم لی نہیں جائے گی (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ سے ہے کہ پھر ایسی قوم آئے گی جو موٹاپے کو پسند کریں گے۔

دوسری فصل

٥٥٥٦ عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكرموا أصحابي فإنهم خياركم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يظهر الكذب حتى إن الرجل ليحلف ولا يستحلف ويشهد ولا يستشهد ألا من سره بحبوحة الجنة فليلزم الجماعة فإن الشيطان مع الفذ وهو من الاثنين أبعد ولا يخلون رجل بامرأة فإن الشيطان ثالثهم ومن سرته حسنته وساءته سيئته فهو مؤمن رواه النسائي وإسناده صحيح ورجاله رجال الصحيح إلا إبراهيم بن الحسن الخثعمي فإنه لم يخرج عنه الشيخان وهو ثقة ثبت۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کیا کرو وہ تم میں بہترین ہیں، پھر ان کے ساتھ والے، پھر ان کے ساتھ والے، پھر جھوٹ غالب ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی قسم دے گا حالانکہ اس سے قسم طلب نہیں کی جائے گی اور گواہی دے گا حالانکہ اس سے طلب نہیں کی جائے گی۔ آگاہ ہو جاؤ جس کو جنت کے وسط میں جانا خوش کرتا ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہے اور دو سے وہ دور ہے اور کوئی کسی عورت کے پاس تنہا نہ رہے کیونکہ تیسرا شیطان ہوگا۔ جس کو نیکی اچھی لگے اور برائی بری لگے تو وہ مومن ہے۔ (نسائی) اور اس کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال بخاری والے رجال ہیں سوائے ابراہیم بن حسن خثعمی کے کیونکہ شیخان نے ان کی تخریج نہیں کی لیکن وہ ثقہ ثبت ہے۔

(نسائی)

٥٥٥٧ وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمس النار مسلما رآني أو رأى من رآني۔ (رواه الترمذي)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (ترمذی)

٥٥٥٨ وعن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله الله في أصحابي الله الله في أصحابي لا تتخذوهم غرضا من بعدي فمن أحبهم فبحبي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله ومن آذى الله

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنانا۔ جو ان سے محبت کرتا ہے تو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ سے عداوت رکھنے کے باعث عداوت رکھتا ہے۔ جس نے انہیں تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے

فيوشك أن يأخذه۔ رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب۔

اسے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ وہ اسے پکڑ لے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۵۹ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل أصحابي في أمتي كالملح في الطعام لا يصلح الطعام إلا بالملح قال الحسن فقد ذهب ملحنا فكيف نصلح۔

(رواه في شرح السنة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا۔ حسن بصری نے فرمایا ہمارا نمک جا چکا اب ہم کس طرح درست رہ سکتے ہیں۔

(شرح السنۃ)

۵۷۶۰ وعن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من أحد من أصحابي يموت بأرض إلا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيامة۔

(رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

وذكر حديث ابن مسعود لا يبلغني في باب حفظ اللسان۔

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سرزمین میں فوت ہوگا تو وہاں کے لوگوں کا قائد بنا کر اٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز [illegible] کے لیے نور ہوگا۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حدیث ابن مسعود لا يبلغني احد باب حفظ اللسان میں ذکر کر دی گئی۔

تیسری فصل

۵۷۶۱ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا لعنة الله على شركم۔

(رواه الترمذي)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو۔ تمہاری شرارت پر اللہ کی لعنت۔

(ترمذی)

۵۷۶۲ وعن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سألت ربي عن اختلاف أصحابي من بعدي فأوحى إلي يا محمد إن أصحابك عندي بمنزلة النجوم في السماء بعضها أقوى من بعض ولكل نور فمن أخذ بشيء مما هم عليه من اختلافهم فهو عندي على هدى قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصحابي كالنجوم فبأيهم اقتديتم اهتديتم۔

(رواه رزين)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا۔ میری طرف وحی فرمائی کہ اے محمد! آپ کے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جن میں سے بعض، بعض سے قوی ہیں لیکن سب نورانی ہیں۔ پس اختلاف میں وہ جس موقف پر ہیں اُن میں سے جو کسی کو اختیار کرے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کی پیروی کرو گے تو ہدایت ہی پاؤ گے۔

(رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ
حضرت ابوبکر صدیق کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۶۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری صحبت اور مال کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مجھ پر احسان کرنے والا ابوبکر ہے۔ بخاری کے نزدیک ابابکر ہے۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ہے اور مسجد میں ابوبکر کے سوا کسی کی کھڑکی باقی نہ چھوڑی جائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔

(متفق علیہ)

۵۷۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور تمہارے اس صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا ہے۔

(مسلم)

۵۷۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا وَلَا وَيَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ أَنَا أَوْلَى بَدَلَ أَنَا وَلَا۔)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں مجھ سے فرمایا۔ اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں مجھے ڈر ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں زیادہ حقدار ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان نہیں مانیں گے مگر ابوبکر کو۔ (مسلم) اور کتاب الحمیدی میں انا ولا کی جگہ انا اولیٰ ہے۔

۵۷۶۶ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی معاملے میں گفتگو کی۔ آپ نے اسے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ، بتائیے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں۔ اس کا مطلب تھا کہ اگر آپ وفات پا جائیں۔ فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔

(متفق علیہ)

٥٧٦٧ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کا امیر بنا کر بھیجا۔ اُن کا بیان ہے کہ میں حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے عرض کی: آپ کو لوگوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا کہ عائشہ۔ میں عرض گزار ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا کہ اُن کے والد۔ عرض کی، پھر کون؟ فرمایا کہ عمر۔ پھر کئی اور حضرات کا ذکر فرمایا پس میں اس خوف سے خاموش ہو گیا کہ مبادا مجھے سب سے آخر میں رکھیں۔ (متفق علیہ)

٥٧٦٨ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا کہ ابوبکر۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ عمر۔ میں ڈرا کہ کہیں یہ نہ فرمائیں کہ عثمان، عرض گزار ہوا کہ پھر آپ ہیں؟ فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔ (بخاری)

٥٧٦٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم کسی کو حضرت ابوبکر کے برابر شمار نہیں کرتے تھے، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان کو، پھر ہم چھوڑ دیتے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیتے۔ (بخاری) اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا کی حیات مبارکہ میں ہم کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے بعد افضل حضرت ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان رضی اللہ عنہم۔

(ترمذی)

دوسری فصل

٥٧٧٠ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُّكَافِيْهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم پر کسی کا احسان نہیں مگر ہم نے اُس کا بدلہ دے دیا ماسوائے ابوبکر کے کیونکہ ہم پر اُن کا اتنا احسان ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہی اُن کو بدلہ دے گا۔ کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا نفع ابوبکر کے مال نے دیا ہے، اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن تمہارا صاحب تو اللہ کا خلیل ہے۔

(ترمذی)

۵۷۷۱ وعن عمر قال ابوبكر سيدنا وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔
(رواه الترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہمارے بہتر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب سے محبوب تھے۔ (ترمذی)

۵۷۷۲ وعن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابی بكر انت صاحبی فی الغار وصاحبی على الحوض۔
(رواه الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے فرمایا، تم غار میں میرے ساتھی تھے اور حوض پر میرے ساتھی ہوگے۔ (ترمذی)

۵۷۷۳ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغی لقوم فيهم ابوبكر ان يؤمهم غيره۔
(رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی قوم کے لیے مناسب نہیں ہے کہ ان میں ابوبکر ہوں اور ان کی امامت کوئی دوسرا کرے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۷۴ وعن عمر قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق ووافق ذلك عندی مالا فقلت اليوم اسبق ابابكر ان سبقته يوما قال فجئت بنصف مالی فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ابقيت لاهلك قلت مثله واتى ابوبكر بكل ما عنده فقال يا ابابكر ما ابقيت لاهلك قال ابقيت لهم الله ورسوله فقلت لا اسبقه الى شیء ابدا۔
(رواه الترمذی وابوداود)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا، اس وقت میرے پاس کافی مال تھا، میں نے کہا کہ اگر کسی دن میں حضرت ابوبکر سے سبقت لے جا سکا تو آج کا دن ہوگا۔ پس میں نصف مال لے کر حاضر ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر والوں کے لیے کتنا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اس کے برابر۔ حضرت ابوبکر سارا مال لے آئے تو فرمایا، اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۵۷۷۵ وعن عائشة ان ابابكر دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انت عتيق الله من النار فيومئذ سمی عتيقا۔
(رواه الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، تمہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ اس روز سے ان کا عتیق نام پڑ گیا۔

(ترمذی)

۵۷۷۶ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابوبكر ثم عمر ثم آتی اهل البقيع فيحشرون معی ثم انتظر اهل مكة حتى احشر بين الحرمين۔
(رواه الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں وہ شخص ہوں کہ سب سے پہلے زمین میرے اوپر سے پھٹے گی، پھر ابوبکر سے، پھر عمر سے، پھر بقیع والوں کے پاس آؤں گا تو میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین کے درمیان حشر کیا جائے گا۔ (ترمذی)

۵۴۴۷ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني جبريل فأخذ بيدي فأراني باب الجنة الذي يدخل منه أمتي فقال أبو بكر يا رسول الله وددت أني كنت معك حتى أنظر إليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنك يا أبا بكر أول من يدخل الجنة من أمتي (رواه أبو داود)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبریل آئے تو میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں چاہتا تھا کہ آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازے کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مگر اے ابوبکر! تم تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۴۴۸ عن عمر ذكر عنده أبو بكر فبكى وقال وددت[۱۶] أن عملي كله مثل عمله يوما واحدا من أيامه وليلة واحدة من لياليه أما ليلته فليلة سار مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الغار فلما انتهيا إليه قال والله لا تدخله حتى أدخل قبلك فإن كان فيه شيء أصابني دونك فدخل فكسحه ووجد في جانبه ثقبا فشق إزاره وسدها به وبقي منها اثنان فألقمهما رجليه ثم قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ادخل فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع رأسه في حجره ونام فلدغ أبو بكر في رجله من الجحر ولم يتحرك مخافة أن ينتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم فسقطت دموعه على وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما لك يا أبا بكر قال لدغت فداك أبي وأمي فتفل رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب ما يجده ثم انتقض عليه وكان سبب موته وأما يومه فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدي زكاة فقال لو منعوني عقالا لجاهدتهم

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت ابوبکر کا ذکر ہوا تو رو پڑے اور فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے اعمال ان کے دنوں میں سے ایک دن کے اعمال جیسے ہو جائیں اور ان کی راتوں میں سے ایک رات کے اعمال جیسے ہو جائیں۔ پس رات تو اُن کی وہ رات ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف چلے۔ جب اُس تک پہنچے تو عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم! آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر اس میں کوئی چیز ہے تو اس کی تکلیف مجھ کو لگے نہ کہ آپ کو۔ پس وہ داخل ہوئے اور اسے صاف کیا۔ اس کے ایک جانب سوراخ تھے تو اپنی ازار کو پھاڑ کر انہیں بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے تو انہیں اپنی ایڑیوں سے بند کر لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ تشریف لے آئیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور ان کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ پس ایک سوراخ سے حضرت ابوبکر کے پیر میں ڈنک مارا گیا۔ انہوں نے اس ڈر سے حرکت نہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو جائیں گے لیکن ان کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر گرے۔ فرمایا، اے ابوبکر! کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے ڈنک مارا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعاب دہن لگایا تو ان کی تکلیف جاتی رہی۔ پھر اس نے حرکت کی اور یہی ان کی وفات کا سبب بنا۔ اور اُن کا دن تو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اس وقت بعض عرب مرتد ہو گئے اور کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ جس پر فرمایا کہ اگر وہ اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسّی بھی روکیں گے تو میں

عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِي أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ إِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيٌّ۔
(رَوَاهُ رَزِينٌ)

اللہ کے دین کے ساتھ جہاد کروں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ! لوگوں سے الفت کیجیے اور ان کے ساتھ نرمی سے سلوک فرمائیے۔ مجھ سے فرمایا کہ تم جاہلیت میں بہادر تھے اور اسلام میں بزدل ہو گئے ہو۔ بیشک وحی منقطع ہو گئی، دین مکمل ہو گیا، کیا یہ میرے جیتے جی گھٹ جائے گا۔
(رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک تم سے پہلی امتوں میں محدث (صاحب الہام) ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔
(متفق علیہ)

۵۷۷۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفَظُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں گفتگو کر رہی تھیں اور اونچی آواز سے کثیر مطالبہ کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے اجازت مانگی تو وہ پردے کے پیچھے چھپ گئیں۔ حضرت عمر اندر داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا رکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے چھپ گئیں۔ حضرت عمر نے کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو مگر اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں۔ وہ بولیں: ہاں، کیونکہ آپ سخت اور تند مزاج ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، شیطان تم سے کسی راستے میں نہیں ملتا مگر اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ (متفق علیہ) اور حمیدی نے کہا کہ اس نے کہا: یا رسول اللہ کے

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا أَضْحَكَكَ۔

بعد 'ما اضحکک' بھی کہا ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۵۵۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھا ابو طلحہ کی بیوی رمیصاء ہیں۔ میں نے آہٹ سنی تو کہا یہ کون ہے؟ کہا یہ بلال ہے۔ میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک عورت تھی۔ میں نے کہا: یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کرتا۔ (متفق علیہ)

۵۵۸۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الدِّيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے گئے جن کے اوپر قمیصیں تھیں۔ کسی کی سینے تک اور کسی کی اس سے بھی کم تھی۔ مجھ پر عمر بن خطاب پیش کیے گئے تو ان پر بھی قمیص تھی اور اسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔ (متفق علیہ)

۵۵۸۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْعِلْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے پیا یہاں تک کہ سیرابی کو اپنے ناخنوں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ پھر بچا ہوا میں نے عمر بن خطاب کو دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا: علم۔ (متفق علیہ)

۵۵۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا اس پر ڈول تھا۔ میں نے اس سے پانی نکالا جتنا اللہ نے چاہا۔ پھر وہ ابن ابی قحافہ نے لیا اور اس سے ایک یا دو ڈول نکالے۔ ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر وہ بڑا ڈول بن گیا اور اسے ابن خطاب نے لے

الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرْيَهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیا۔ میں نے کسی جوانمرد کو عمر کی طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ باڑوں میں بیٹھ گئے حضرت ابن عمر کی دوسری روایت میں فرمایا۔ پھر ابن خطاب نے وہ ابوبکر کے ہاتھ سے لیا تو ان کے ہاتھ میں وہ بڑا ڈول ہوگیا۔ میں نے ایسا جوانمرد طاقتور انسان نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے سیراب کیا اور باڑوں کی طرف لے گئے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

٥٨٨٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ اللهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا ہے۔ (ترمذی) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں حضرت ابوذر سے ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے جس سے وہ بولتے ہیں۔

٥٨٨٦ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ).

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم اس بات کو بعید شمار نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر سکینہ بولتا ہے۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کی۔

٥٨٨٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! اسلام کو ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے عزت دے۔ صبح ہوئی تو اگلے روز حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرلیا اور مسجد میں علانیہ نماز پڑھی۔ (احمد، ترمذی)

٥٨٨٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہتر! حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ تو یوں کہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ سورج کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٥٨٨٩ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو

بن الخطاب۔ (رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب)

عمر بن خطاب ہوتے۔ روایت کیا ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۹۰ **۱۲** وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی جہاد کے لیے نکلے۔ جب واپس تشریف لائے تو ایک کالی لونڈی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس لائے تو میں آپ کے سامنے دف بجا کر گاؤں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم نے منت مانی تھی تو بجاؤ ورنہ نہیں۔ پس وہ بجانے لگی۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت علی آئے اور وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمر آئے تو اس نے دف پیچھے رکھی اور اس پر بیٹھ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا تھا لیکن یہ بجاتی رہی، ابوبکر آئے اور یہ بجاتی رہی، علی آئے اور یہ بجاتی رہی، پھر عثمان آئے اور یہ بجاتی رہی۔ جب اے عمر! تم داخل ہوئے تو دف پیچھے ڈال لی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

* * * *

۵۴۹۱ **۱۳** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ لِيْ أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے شور اور بچوں کی آواز سنی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی اور بچے اس کے ارد گرد تھے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! ادھر آ کر دیکھو۔ میں گئی اور اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر رکھ دی۔ پس کندھے مبارک اور سر مبارک کے درمیان سے میں بھی اس کی طرف دیکھتی رہی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم سیر نہیں ہوئیں، کیا تم سیر نہیں ہوئیں؟ میں کہتی رہی۔ نہیں، تاکہ آپ کی بارگاہ میں اپنا مقام دیکھوں۔ اچانک حضرت عمر نمودار ہوئے تو لوگ اس کے پاس سے تتر بتر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جن و انسان کے شیطانوں کو دیکھ رہا ہوں کہ عمر سے بھاگ گئے۔ ان کا بیان ہے کہ میں لوٹ آئی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

تیسری فصل

٥٧٩٢ عن أنس قال قال عمر وافقت ربي في ثلاث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام إبراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى وقلت يا رسول الله يدخل على نسائك البر والفاجر فلو أمرتهن يحتجبن فنزلت آية الحجاب واجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة فقلت عسى ربه إن طلقكن أن يبدله أزواجا خيرا منكن فنزلت كذلك وفي رواية لابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلاث في مقام إبراهيم وفي الحجاب وفي أسارى بدر.

(متفق عليه)

حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا، تین قولوں میں میرے رب نے میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیں۔ پس حکم نازل ہوا: اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ (البقرہ ۱۲۵) میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کی ازواج کے پاس اچھے اور برے سب ہی آتے ہیں، آپ انہیں پردے کا حکم فرمائیں۔ پس پردے کی آیت نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات غیرت کی خاطر اکٹھی ہو گئیں تو میں نے ان سے کہا: اگر آپ انہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو ان سے بہتر بیویاں عطا فرمائے۔ پس اسی طرح نازل ہوا۔ حضرت ابن عمر کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: تین باتوں میں میرے رب نے میری موافقت فرمائی۔ مقام ابراہیم، پردہ اور بدر کے قیدیوں کے متعلق۔ (متفق علیہ)

٥٧٩٣ وعن ابن مسعود قال فضل الناس عمر بن الخطاب بأربع بذكر الأسارى يوم بدر أمر بقتلهم فأنزل الله تعالى لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما أخذتم عذاب عظيم وبذكره الحجاب أمر نساء النبي صلى الله عليه وسلم أن يحتجبن فقالت له زينب وإنك علينا يا ابن الخطاب والوحي ينزل في بيوتنا فأنزل الله تعالى وإذا سألتموهن متاعا فاسألوهن من وراء حجاب وبدعوة النبي صلى الله عليه وسلم اللهم أيد الإسلام بعمر وبرأيه في أبي بكر كان أول ناس بايعه.

(رواه أحمد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر کو دوسرے لوگوں پر چار باتوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ بدر کے قیدیوں کے بارے میں جبکہ انہوں نے ان کو قتل کرنے کے لیے کہا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو لیا اس میں تم کو بڑا عذاب پہنچتا (الانفال ۶۸) اور پردے کے معاملے میں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو پردہ کرنے کے لیے کہا تو حضرت زینب نے کہا: اے ابن خطاب! آپ ہم پر بھی حکم چلاتے ہیں حالانکہ وحی ہمارے گھروں میں نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو (الاحزاب ۵۳) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کے باعث کہ اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کی مدد فرما اور حضرت ابو بکر کے متعلق رائے کے باعث کہ سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی۔ (احمد)

٥٧٩٤ وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك الرجل أرفع أمتي درجة في الجنة قال أبو سعيد والله ما كنا نرى ذلك الرجل إلا عمر بن الخطاب حتى مضى لسبيله. (رواه ابن ماجه)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں وہ آدمی جنت میں بلند مرتبے والا ہے۔ حضرت ابو سعید کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم اس آدمی سے حضرت عمر ہی مراد لیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے راستے پر چلے گئے۔ (ابن ماجہ)

٥٩٩٥ وَعَنْ أَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ
١٧

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسلم سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر کے بعض حالات دریافت کیے تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہرگز کسی کو نہیں دیکھا کہ حضور کی وفات کے بعد کوشش کرنے اور سخاوت میں حضرت عمر کو پہنچا ہو۔ (بخاری)

٥٩٩٦ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلُّ ذَلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ
١٨

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تھا انہوں نے تکلیف محسوس کی تو حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ پریشان ہیں حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور اچھا ساتھ نبھایا پھر جب وہ جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر کی صحبت میں رہے اور اچھا ساتھ نبھایا۔ وہ جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی مسلمانوں سے صحبت رہی عنقریب صحبت رہی اگر آپ ان سے جدا ہو بھی جائیں تو وہ آپ سے راضی ہیں۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ جو تم نے حضرت ابوبکر کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا اور جو تم میری پریشانی دیکھ رہے ہو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم، اگر میرے پاس زمین بھر سونا بھی ہوتا تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ ادا کر دیتا۔

(بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

پہلی فصل

٥٩٩٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْيٰى فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمٍ لَهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِّنْهَا فَاَخَذَهَا فَاَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَّتَكَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی گائے کو ہانک رہا تھا۔ جب تھک گیا تو اس پر سوار ہوگیا۔ اس نے کہا۔ ہمیں اس لیے پیدا نہیں کیا گیا ہے۔ ہمیں زمین کی کاشت کے لیے پیدا کیا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ سبحان اللہ! گائے بولتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات کو میں نے مانا اور ابوبکر و عمر نے حالانکہ وہ دونوں موجود نہ تھے اور فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بکریوں میں تھا جب کہ بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اسے پکڑ لیا۔ اس کے مالک نے وہ چھڑا لی۔ بھیڑیے نے اس سے کہا۔ درندوں کے دن اس کی حفاظت کون کرے گا جب کہ میرے سوا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا۔ سبحان اللہ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔ فرمایا کہ میں نے اس بات کو مانا اور ابوبکر و عمر نے بھی، حالانکہ وہ وہاں نہ تھے۔

(متفق علیہ)

۶۰۹۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِيْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّيْ كَثِيْرًا مَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ سے حضرت عمر کے لیے دعا کر رہے تھے جب کہ وہ تختے پر رکھے ہوئے تھے تو ایک آدمی اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھ کر کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے امید ہے کہ وہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں سے ملا دے گا کیونکہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں اور ابوبکر و عمر تھے۔ میں نے اور ابوبکر و عمر نے کیا۔ میں اور ابوبکر و عمر گئے۔ میں اور ابوبکر و عمر اندر داخل ہوئے۔ میں اور ابوبکر و عمر باہر نکلے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی تھے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۶۰۹۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا رَوَاهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک جنتی لوگ علیین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم کسی چمک دار تارے کو آسمان کے کنارے پر دیکھتے ہو اور بے شک ابوبکر و عمر ان میں سے ہیں اور دونوں خوب ہیں۔ شرح السنۃ

فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى نَحْوَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۵۸۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ)

۵۸۰۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۸۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۸۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

۵۸۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ

اور اسی طرح روایت کیا اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

٭ ٭ ٭

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر و عمر اہل جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں خواہ وہ پہلے ہوں یا پچھلے ماسوائے انبیائے کرام و مرسلین عظام کے۔

اسے روایت کیا ہے ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی سے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے نہیں معلوم کہ تم میں کتنے دن رہوں لہٰذا میرے بعد والوں میں سے ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا۔
(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے سوا کوئی اپنا سر اوپر نہ اٹھاتا۔ یہ حضور کو دیکھ کر مسکراتے اور حضور انہیں دیکھ کر تبسم فرماتے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر میں سے ایک آپ کے دائیں جانب اور ایک بائیں جانب تھے۔ آپ دونوں کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے سو فرمایا۔ ہم قیامت کے روز اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔

اسے ترمذی نے مرسلاً روایت کیا ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی نبی نہیں مگر اس کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے تھے۔ میرے دونوں آسمانی وزیر جبرئیل و میکائیل ہیں اور میں

فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

یعنی میرے دو دل وزیر ابوبکر و عمر ہیں۔

(ترمذی)

۵۸۰۶ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ وَوُزِنَ أَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُوْبَكْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے دیکھا گویا ایک ترازو آسمان سے اتری۔ پس آپ اور حضرت ابوبکر کو تولا گیا تو آپ وزنی رہے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو تولا گیا تو حضرت ابوبکر وزنی رہے۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان کو تولا تو حضرت عمر وزنی رہے پھر ترازو اٹھا لی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے بڑا افسوس ہوا اور فرمایا کہ یہ خلافت نبوت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بادشاہت جس کو چاہے گا دے گا۔

(ترمذی، ابو داؤد)

تیسری فصل

۵۸۰۷ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ پس حضرت ابوبکر آئے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ پس حضرت عمر آئے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۰۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ أَبِيْ بَكْرٍ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں؟ فرمایا۔ ہاں عمر کی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا کہ عمر کی ساری نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی جیسی ہیں۔

(رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِيْ كَاشِفًا فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّيْ خَشِيْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے کاشانۂ اقدس میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی رانیں یا پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں پس حضرت ابوبکر نے اجازت چاہی تو انہیں اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے۔ پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی تو انہیں بھی اجازت دے دی اور اسی حال میں رہے اور انہوں نے گفتگو کی۔ پھر حضرت عثمان نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ جب چلے گئے تو حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں: حضرت ابوبکر حاضر ہوئے تو آپ نہ ہلے اور نہ کوئی پروا کی۔ پھر حضرت عمر حاضر ہوئے تو آپ نہ ہلے اور نہ کوئی پروا کی۔ پھر حضرت عثمان حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرما لیے۔ فرمایا: کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ عثمان بہت زیادہ حیا والے ہیں لہٰذا میں ڈرتا ہوں کہ انہیں اس حالت میں اجازت دوں کہ وہ اپنی حاجت مجھ تک نہ پہنچ سکیں۔ (مسلم)

دوسری فصل

۵۸۱۰ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان ہے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع ہے۔

۵۸۱۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ

حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جب کہ آپ لشکر

الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَيَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تبوک کے لیے ترغیب دے رہے تھے، پس حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے۔ پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی تو حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ اللہ کی راہ میں دو سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے۔ پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی تو حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ منبر سے اتر گئے اور فرماتے تھے۔ اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں اس پر گناہ نہیں۔ اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں تو ان کا کوئی گناہ نہیں۔

(ترمذی)

۵۸۱۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِي كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حِجْرِهٖ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ہزار دینار اپنی آستین میں لے کر حاضر ہوئے جبکہ لشکر تبوک کا ساز و سامان کیا جا رہا تھا۔ وہ حضور کی گود میں ڈال دیے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے تھے اور دو مرتبہ آپ نے فرمایا۔ آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں وہ انہیں نقصان نہیں دے گا۔

(احمد)

۵۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کے لیے حکم فرمایا تو حضرت عثمان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ بھیجا ہوا تھا۔ پس لوگوں نے بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عثمان اللہ اور اس کے رسول کی حاجت کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک دست اقدس کو دوسرے پر مارا۔ پس حضرت عثمان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے بہتر رہا۔

(ترمذی)

۵۸۱۴ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوپر سے جھانکتے ہوئے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ ولیس بہا ماء یستعذب غیر بئر رومۃ فقال من یشتری بئر رومۃ یجعل دلوہ مع دلاء المسلمین بخیر لہ منہا فی الجنۃ فاشتریتہا من صلب مالی فانتم الیوم تمنعوننی ان اشرب منہا حتی اشرب من ماء البحر فقالوا اللہم نعم فقال انشدکم اللہ والاسلام ہل تعلمون ان المسجد ضاق باہلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری بقعۃ آل فلان فیزیدہا فی المسجد بخیر لہ منہا فی الجنۃ فاشتریتہا من صلب مالی فانتم الیوم تمنعوننی ان اصلی فیہا رکعتین فقالوا اللہم نعم قال انشدکم اللہ والاسلام ہل تعلمون انی جہزت جیش العسرۃ من مالی قالوا اللہم نعم قال انشدکم اللہ والاسلام ہل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی ثبیر مکۃ ومعہ ابوبکر وعمر وانا فتحرک الجبل حتی تساقطت حجارتہ بالحضیض فرکضہ برجلہ قال اسکن ثبیر فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان قالوا اللہم نعم قال اللہ اکبر شہدوا ورب الکعبۃ انی شہید ثلاثا۔

(رواہ الترمذی والنسائی والدارقطنی)

مدینہ تشریف لائے تو بئر رومہ کے سوا میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا، فرمایا کون ہے جو بئر رومہ کو خرید کر اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول کو ملائے، اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر ہے۔ پس میں نے اسے اپنے مال سے خریدا تھا، آج تم مجھے اس کے پانی سے روکتے ہو، یہاں تک کہ میں سمندر کا پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا، ہاں یہی بات ہے۔ فرمایا، میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ مسجد نمازیوں کے لیے تنگ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو آل فلاں کے قطعہ کو خرید کر مسجد میں شامل کرے، اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر ہے۔ پس میں نے اسے اپنے مال سے خریدا۔ آج تم مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے سے روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ میں نے لشکرِ تنگی کا سامان اپنے مال سے کیا تھا۔ لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کوہِ ثبیر پر تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور میں تھا، پہاڑ ہلنے لگا یہاں تک کہ پتھر لڑھکنے لگے تو آپ نے پیر سے ٹھوکر مار کر فرمایا، اے ثبیر ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ لوگوں نے کہا، یہی بات ہے۔ آپ نے تکبیر کہی اور تین مرتبہ فرمایا، رب کعبہ کی قسم! لوگوں نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔

(ترمذی، نسائی، دارقطنی)

* * *

٥٨١٥ وعن مرۃ بن کعب قال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر الفتن فقربہا فمر رجل مقنع فی ثوب فقال ہذا یومئذ علی الہدی فقمت الیہ فاذا ہو عثمان بن عفان قال فاقبلت علیہ بوجہہ فقلت ہذا قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتنوں کا ذکر سنا، انہیں قریب بتایا۔ پس ایک آدمی کپڑے سے سر ڈھانپے ہوئے گزرا تو فرمایا، یہ آدمی اس روز ہدایت پر ہوں گے۔ میں نے جا کر انہیں دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس انہیں آپ کے روبرو کر کے عرض کی، کیا یہ؟ فرمایا، ہاں۔
(ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

* * *

٥٨١٦ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے۔ اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم نہ اتارنا (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ واقعہ طویل ہے۔

٥٨١٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان کے لیے فرمایا: یہ اس میں مظلومانہ شہید کر دیے جائیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ بلحاظ اسناد یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٥٨١٨ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حضرت ابو سہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یوم دار کو حضرت عثمان نے مجھ سے فرمایا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور میں اس پر ثابت قدم ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

٥٨١٩ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

عثمان بن عبد اللہ بن موہب کا بیان ہے کہ اہل مصر سے ایک آدمی بیت اللہ شریف کا حج کرنے آیا تو اس نے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے دیکھے۔ کہا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ قریش ہیں۔ کہا کہ ان میں یہ بزرگ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: حضرت عبد اللہ بن عمر۔ عرض گزار ہوا کہ اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اگر آپ کو معلوم ہے تو مجھے بتلائیے۔ کیا حضرت عثمان احد کے روز بھاگ گئے؟ فرمایا: ہاں۔ کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے؟ فرمایا: ہاں۔ کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان سے غائب ہو گئے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ اس نے تکبیر کہی۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے وضاحت کرتا ہوں کہ وہ غزوۂ احد سے فرار ہوئے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔ ان کا غزوۂ بدر میں شریک نہ ہونا اس وجہ سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں بھی غزوۂ بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر ثواب اور حصہ ملے گا

اللہ علیہ وسلم ان لک اجر رجل ممن شہد بدرا وسہمہ واما تغیبہ عن بیعۃ الرضوان فلو کان احد اعز ببطن مکۃ من عثمان لبعثہ فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان وکانت بیعۃ الرضوان بعد ما ذہب عثمان الی مکۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الیمنی ہذہ ید عثمان فضرب بہا علی یدہ فقال ہذہ لعثمان ثم قال ابن عمر اذہب بہا الآن معک۔

(رواہ البخاری)

ہوتا تو اہلِ مکہ کے نزدیک اگر حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی معزز ہوتا تو اُسے بھیجا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعتِ رضوان اُن کے بعد ہوئی جب کہ حضرت عثمان مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دستِ مبارک کو اس پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ جاؤ اب انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ۔

❁ ❁ ❁

(بخاری)

۵۸۲۰ وعن ابی سہلۃ مولی عثمان قال جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسار عثمان ولون عثمان یتغیر فلما کان یوم الدار حصرنا فیہا قلنا الا تقاتل قال لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی امرا وانا صابر نفسی علیہ۔

حضرت ابو سہلہ مولیٰ عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے سرگوشی فرمائی تو ان کا رنگ بدلنے لگا جب یوم الدار آیا اور ہم محصور ہو گئے تو کہا ہم لڑیں؟ فرمایا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک بات کا عہد لیا ہے لہٰذا میں اس پر ثابت قدم رہوں گا۔

۵۸۲۱ وعن ابی حبیبۃ انہ دخل الدار وعثمان محصور فیہا وانہ سمع ابا ہریرۃ یستاذن عثمان فی الکلام فاذن لہ فقام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم ستلقون بعدی فتنۃ واختلافا او قال اختلافا وفتنۃ فقال لہ قائل من الناس فمن لنا یا رسول اللہ او ما تامرنا بہ قال علیکم بالامیر واصحابہ وہو یشیر الی عثمان بذلک رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ۔

ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ وہ محصور تھے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ کو سنا کہ گفتگو کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ پس انہیں اجازت دے دی۔ انہوں نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد تمہیں فتنے اور اختلاف سے دوچار ہونا پڑے گا یا فرمایا کہ اختلاف اور فتنے سے۔ لوگوں میں سے ایک شخص گویا ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے کیا ارشاد ہے یا ہمیں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ امیر اور اُس کے ساتھیوں کی اطاعت کرنا اور اس کا اشارہ آپ حضرت عثمان کی طرف فرما رہے تھے۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ان اصحابِ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۲۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کوہِ اُحد پر چڑھے اور وہ ان کے ساتھ ہلا۔ آپ نے ٹھوکر لگا کر فرمایا اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری)

۵۸۲۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھا۔ ایک آدمی نے آ کر کھلوانے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں نے بشارت دی تو وہ حمدِ الٰہی بجا لائے۔ پھر ایک آدمی نے آ کر کھلوانے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر تھے۔ تو میں نے انہیں بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ حمدِ الٰہی بجا لائے۔ پھر ایک آدمی نے کھلوانے کے لیے کہا تو فرمایا دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو ایک آزمائش کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ میں نے انہیں بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ حمد بھی بجا لائے اور کہا اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمانے والا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۸۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ہم اسی ترتیب سے کہا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کہتے ہیں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان (ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيْطَ عُمَرُ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات ایک نیک آدمی کو خواب میں دکھایا گیا کہ گویا ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستہ کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ گئے تو ہم نے کہا کہ نیک آدمی سے مراد تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ایک کو دوسرے سے وابستہ کرنے سے مراد اس دین کی خلافت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے (ابوداؤد)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۲۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا۔ تم مجھ سے ہو اور جیسے حضرت موسیٰ سے حضرت ہارون مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (متفق علیہ)

۵۸۲۷ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِيْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِيْ إِلَّا مُنَافِقٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی اُمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا ہے کہ نہیں محبت کرے گا مجھ سے مگر مومن اور نہیں عداوت رکھے گا مجھ سے مگر منافق۔ (مسلم)

۵۸۲۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا۔ کل یہ جھنڈا میں ایسے

الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ

شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے نیز اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب صبح کے وقت ہر آدمی یہی امید رکھتا تھا کہ جھنڈا اسی کو دیا جائے گا۔ فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ انہیں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔ وہ درست ہو گئے جیسے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی اور انہیں جھنڈا دے دیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آیا ان سے قتال یہاں تک کریں کہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ فرمایا کہ نرمی اختیار کرو یہاں تک کہ ان کے میدان میں اتر جاؤ، پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر لازم ہیں وہ انہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم تمہارے ذریعے اگر اللہ تعالیٰ نے ایک بھی آدمی کو ہدایت فرما دی تو یہ بہتر ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں۔ (متفق علیہ) اور حدیث براء جس میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، باب بلوغ الصغیر میں ذکر کر دی گئی ہے۔

دوسری فصل

۵۸۲۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے یار و مددگار ہیں۔ (ترمذی)

۵۸۳۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی بھی مددگار ہیں۔ (احمد، ترمذی)

۵۸۳۱ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ)

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ میری طرف سے ادا کرنے والا کوئی نہیں مگر میں یا علی (ترمذی) اور احمد نے اسے حضرت ابوجنادہ سے روایت کیا۔

۵۸۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات قائم کی

عَيْنَاهُ فَقَالَ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت علی حاضر بارگاہ ہوئے تو ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات قائم فرمائی لیکن میری کسی کے ساتھ قائم نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا۔ اے اللہ! میرے پاس اس شخص کو بھیج جو مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے پیارا ہو تاکہ یہ پرندہ میرے ساتھ کھائے۔ پس حضرت علی حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ کے ساتھ کھایا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تو آپ عطا فرماتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپ گفتگو کی ابتدا فرماتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرِ شَرِيكٍ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور فرمایا کہ بعض نے اسے شریک سے روایت کیا ہے اور اس میں انہوں نے صنابحی سے روایت نہیں کی اور ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو ثقات میں سے کسی نے شریک کے سوا روایت کیا ہو۔

۵۸۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کے روز حضرت علی کو بلا کر ان سے سرگوشی فرمائی۔ لوگ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے چچا زاد سے بہت لمبی سرگوشی فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے سرگوشی فرمائی ہے۔ (ترمذی)

۵۸۲۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: کسی جنبی کے لیے اس مسجد سے گزرنا جائز نہیں ہے سوائے میرے اور تمہارے۔ علی بن منذر کا بیان ہے کہ میں نے ضرار بن صرد سے کہا کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ حالت جنابت میں کسی کے لیے گزرنا جائز نہیں ہے سوائے میرے اور تمہارے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۳۸ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علی بھی تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر کہہ رہے تھے۔ اے اللہ! مجھے وفات نہ دینا جب تک میں علی کو نہ دیکھ لوں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۳۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق علی سے محبت نہیں رکھے گا اور مومن اُن سے دشمنی نہیں رکھے گا۔ روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ اسناد کے لحاظ سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۴۰ [15] وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی۔ (احمد)

۵۸۴۱ [16] وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسٰى أَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتّٰى بَهَتُوا أُمَّهُ وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلٰى أَنْ يَبْهَتَنِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہاری ایک مثال حضرت عیسیٰ جیسی ہے کہ یہود نے ان سے عداوت کی یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ پر بھی بہتان باندھا اور نصاریٰ نے ان سے محبت رکھی یہاں تک کہ اس مقام پر پہنچا دیا جو ان کا حق نہیں۔ پھر راوی نے عرض کیا کہ میرے متعلق دو آدمی ہلاک ہو جائیں گے محبت میں افراط کرنے والا کہ وہ میری تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں ہیں۔ دوسرا عداوت رکھنے والا جس کو دشمنی ابھارے گی کہ مجھ پر بہتان باندھے۔ (احمد)

۵۸۴۲ [17] وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلٰى قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غدیر خم پر اترے تو حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم جانتے نہیں کہ میں ہر صاحب ایمان کی اُن کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں؟ سب نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے نہیں کہ میں ہر مسلمان کا اس کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں؟ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ پھر فرمایا اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہیں۔ اے اللہ! اسے دوست رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور اسے دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے۔ اس کے بعد حضرت عمر ان سے ملے تو

يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۸۲۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
۱۸
فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ۔
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۸۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
۱۹
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۸۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ
۲۰
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ
مِنَ الْخَلَائِقِ فَكُنْتُ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى
أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۸۲۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ
۲۱
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ
أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي
وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ
مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ
أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ
وَجَعِي بَعْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

انہوں نے کہا: اے ابن ابو طالب! آپ کو مبارک ہو کہ آپ صبح و شام ایمان والے ہر مرد و عورت کے مولیٰ ہیں۔ (احمد)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے حضرت فاطمہ سے نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کم سن ہے۔ پھر حضرت علی نے پیغام نکاح دیا تو ان کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا گیا۔ (نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا سوائے دروازۂ علی کے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجھے ایک قرب حاصل تھا جو مخلوق میں سے کسی اور کو حاصل نہ تھا۔ میں سحری میں حاضر بارگاہ ہوتا اور عرض کرتا۔ اے نبی اللہ! آپ پر سلام ہو۔ اگر آپ کھنکارتے تو اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹ آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا۔

(نسائی)

انہی سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں کہہ رہا تھا، اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ پہنچا ہے تو مجھے راحت بخش اور دیر سے ہے تو صحت بخش اور اگر آزمائش ہے تو صبر عطا فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ انہوں نے جو کہا تھا وہ دوہرا دیا۔ حضور نے اپنے قدم سے انہیں ٹھوکر ماری اور کہا۔ اے اللہ! اسے عافیت دے یا صحت بخش۔ راوی کو اس میں شک ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ تکلیف مجھے پھر نہیں ہوئی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۴۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امر خلافت کا ان حضرات سے زیادہ کوئی مستحق نہیں جن سے وفات پانے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی رہے اور نام لیے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمٰن کے۔ (بخاری)

۵۸۴۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ کے ہاتھ کو شل دیکھا جس سے غزوۂ احد میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی تھی۔ (بخاری)

۵۸۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے روز فرمایا: قریش قوم کی خبریں کون لا کر دے گا۔ حضرت زبیر بولے کہ میں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۰ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو بنی قریظہ جائے اور مجھے ان کی خبر لا کر دے۔ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے فرمایا: تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا سوائے حضرت سعد بن مالک کے۔ میں نے آپ کو غزوۂ احد کے روز فرماتے ہوئے سنا: اے سعد! تیر چلاؤ، تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۲ وعن سعد بن أبي وقاص قال إني لأول العرب رمى بسهم في سبيل الله.

(متفق عليه)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں وہ پہلا عربی ہوں جس نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۳ وعن عائشة قالت سهر رسول الله صلى الله عليه وسلم مقدمه المدينة ليلة فقال ليت رجلا صالحا يحرسني الليلة إذ سمعنا صوت سلاح فقال من هذا قال أنا سعد قال ما جاء بك فقال وقع في نفسي خوف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت أحرسه فدعا له رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نام.

(متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کو تشریف لاتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگتے رہے تو فرمایا۔ کاش! کوئی نیک آدمی ہمارا پہرہ دے تو ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی فرمایا: کون ہے؟ اس نے کہا: سعد ہوں۔ فرمایا: تم کس لیے آئے ہو؟ کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق میرے دل میں خوف داخل ہوا تو آپ کا پہرہ دینے آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر سو گئے۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۴ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة بن الجراح.

(متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ ابن الجراح ہے۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۵ وعن ابن أبي مليكة قال سمعت عائشة وسئلت من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخلفا لو استخلفه قالت أبو بكر فقيل ثم من بعد أبي بكر قالت عمر قيل من بعد عمر قالت أبو عبيدة بن الجراح.

(رواه مسلم)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا جبکہ ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟ فرمایا کہ حضرت ابوبکر کو۔ پوچھا گیا کہ پھر حضرت ابوبکر کے بعد؟ فرمایا کہ حضرت عمر کو۔ پوچھا گیا کہ حضرت عمر کے بعد؟ فرمایا کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو۔

(مسلم)

۵۸۵۶ وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على حراء هو وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير فتحركت الصخرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدأ فما عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد وزاد بعضهم وسعد بن أبي وقاص ولم يذكر عليا.

(رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرا پر تھے یعنی آپ، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر تو چٹان ہلی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق یا شہید ہیں۔ بعض نے حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر کیا ہے لیکن وہ حضرت علی کا ذکر نہیں کرتے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۵۸۵۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر جنت میں ہے عمر جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے علی جنت میں ہے طلحہ جنت میں ہے، زبیر جنت میں ہے، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہے سعد بن ابی وقاص جنت میں ہے۔ سعید بن زید جنت میں ہے اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت سعید بن زید سے روایت کیا ہے۔

۵۸۵۸ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَۃَ مُرْسَلًا وَفِیْہِ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ابوبکر میری امت پر سب سے مہربان ہیں اللہ کے کاموں میں عمر سب سے سخت ہیں حیا میں سب سے آگے عثمان ہیں، ان میں فرائض کو زیادہ جاننے والے زید بن ثابت ہیں۔ ابی بن کعب سب سے بڑے قاری ہیں حلال وحرام کو ان میں سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوتا تھا اور اس امت کے امین ابوعبیدہ ابن الجراح ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معمر نے قتادہ سے مرسلاً روایت کیا اس میں ہے کہ ان میں سب سے بڑے قاضی علی ہیں۔

۵۸۵۹ وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَۃُ تَحْتَہٗ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ ایک پتھر پر چڑھنا چاہتے تھے لیکن نہ چڑھ سکے پس حضرت طلحہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ پتھر پر چڑھ گئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (جنت) واجب کر لی۔ (ترمذی)

۵۸۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ کی طرف دیکھ کر فرمایا جو ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو زمین پر چلتے ہوئے اپنا وعدہ پورا کر

وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

چکا ہے تو اس کی طرف دیکھے دوسری روایت میں ہے کہ جو اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ زمین پر چلتے ہوئے شہید کو دیکھے تو طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھنا چاہیے۔

(ترمذی)

۵۸۶۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي
۱۵
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان مبارک سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث

۵۸۶۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ
۱۶
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! سعد یعنی حضرت سعد کی تیر اندازی کو مضبوط کر اور اس کی دعا قبول فرما۔ (شرح السنہ)

۵۸۶۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
۱۷
وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ سعد کی دعا کو قبول فرما جب بھی دعا کرے۔

(ترمذی)

۵۸۶۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
۱۸
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں کیا سوائے حضرت سعد کے غزوہ احد کے روز ان سے فرمایا تیر چلاؤ تم پر میرے ماں باپ قربان اور ان سے فرمایا اے طاقتور جوان تیر چلاؤ (ترمذی)

۵۸۶۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
۱۹
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي فَلْيُرِنِي امْرُؤٌ خَالَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِي۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ میرے ماموں ہیں کوئی اپنا ماموں مجھے دکھائے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور ان کا بیان ہے کہ حضرت سعد بنی زہرہ سے تھے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ بھی بنی زہرہ سے تھیں۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنا ماموں کہا اور مصابیح میں فلیرنی کی جگہ فلیکرمن ہے

تیسری فصل

۵۸۶۶ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا
۲۰

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد کو

ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلٰى عُمَرَ وَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں عرب کا وہ شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا۔ ہم نے وہ وقت بھی دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کر رہے ہوتے اور ہمارے پاس خوراک نہ ہوتی سوائے کیکر کی پھلیوں اور ببول کے پتوں کے اور اگر ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جاتا تو بکری کی طرح مینگنیاں کرتا اور اس میں کسی چیز کی ملاوٹ نہ ہوتی۔ پھر بنو اسد مجھے اسلام سکھانے لگے، اس صورت میں تو میں بالکل نامراد ہوا اور میری ساری کوشش ضائع ہو گئی۔ انہوں نے حضرت عمر سے شکایت کی تھی کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔ (متفق علیہ)

٥٨٦٧ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے بارے میں کہا: میں اسلام لانے میں تیسرا تھا کیونکہ کوئی بھی اسلام نہیں لایا مگر اسی روز جس روز میں اسلام لایا اور سات دن ایسے گزرے کہ میں اسلام میں تیسرا آدمی تھا۔ (بخاری)

٥٨٦٨ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کرتے کہ میرے بعد والا تمہارا معاملہ مجھے فکر مند کر رہا ہے کہ تمہارا خیال نہیں رکھیں گے مگر صابر اور صدیق۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یعنی صدقہ دینے والے۔ پھر حضرت عائشہ نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے والد کو جنت کی سلسبیل سے پلائے اور حضرت ابن عوف نے امہات المؤمنین کی خدمت میں ایک باغ نذر کیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت کیا گیا۔

(ترمذی)

٥٨٦٩ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا۔ میرے بعد جو تم پر مہربانی کرنے والا ہوگا وہ سچا نیکوکار ہوگا۔ اے اللہ! عبدالرحمن بن عوف کو جنت کی سلسبیل سے پلا۔

(احمد)

٥٨٧٠ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل نجران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہماری طرف کوئی امانتدار آدمی بھیجئے۔ فرمایا

لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گا جو انتہائی طرف ایسے امانت دار کو بھیجوں گا جو امین ہونے کا حق ادا کرے گا۔ لوگ اس کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا۔ (متفق علیہ)

۵۸۶۶ ۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی آپ کے بعد آپ کس کو امیر بناتے ہیں۔ فرمایا اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو انہیں امانت دار، دنیا سے منہ موڑنے والا اور آخرت کی رغبت رکھنے والا پاؤ گے۔ اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں طاقتور اور امانت دار پاؤ گے جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے اور میرے خیال میں تم ایسا کرنے والے نہیں ہو تو انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر لے جائے گا۔ (احمد)

۵۸۶۷ ۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی، مجھے ہجرت کے گھر کی طرف سوار کر کے لے گئے، غار میں میرا ساتھ دیا اور بلال کو اپنے مال سے خرید کر آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے کہ حق بات کہتے ہیں خواہ کڑوی ہو، حق نے انہیں اس حال پر چھوڑا کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے جن سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے، اے اللہ! حق کو ان کے ساتھ رکھ جدھر وہ پھریں۔ (ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۶۸ ۱ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری "ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو" (۳: ۶۱) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (مسلم)

۵۸۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے آپ کے اوپر سیاہ بالوں سے منقش چادر تھی پس حسن بن علی آئے تو انہیں اندر داخل کر لیا۔ پھر حسین آئے تو انہیں بھی ان کے ساتھ داخل کر لیا پھر فاطمہ آئیں تو انہیں بھی داخل کر لیا پھر علی آئے تو انہیں بھی داخل کر لیا پھر کہا بے شک اللہ چاہتا ہے کہ اے گھر والو تم سے گندگی دور رکھے اور تمہیں خوب پاک صاف کر دے۔ (مسلم)

۵۸۴۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اس کے لیے جنت میں دودھ پلانے والی ہے۔ (بخاری)

۵۸۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس تھیں کہ فاطمہ آگئیں ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چال سے مختلف نہیں تھا جب آپ نے انہیں دیکھا تو فرمایا میری بیٹی خوش آمدید۔ پھر انہیں بٹھا لیا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ روئیں جب آپ نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ سرگوشی فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو میں نے پوچھا کہ تم سے کیا سرگوشی فرمائی تھی؟ کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نے وفات پائی تو میں نے کہا۔ میں تمہیں اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے کہ مجھے وہ بات بتا دو کہا اب تو بتا دیتی ہوں کہ پہلی دفعہ جب آپ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی تو بتایا کہ جبریل ہر سال ایک دفعہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دو دفعہ کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وقت قریب آگیا ہے۔ پس اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں۔ پس میں رو پڑی جب آپ نے میری پریشانی ملاحظہ فرمائی تو دوبارہ سرگوشی کی۔ فرمایا اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنتی عورتوں کی سردار ہو یا ایمان والی عورتوں کی۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی کہ میں اسی تکلیف میں وفات پا جاؤں گا تو میں رونے لگی پھر سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنس پڑی۔ (متفق علیہ)

۵۸۷۷ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي وَفِي رِوَايَةٍ يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے کہ جو چیز اسے پریشان کرتی ہے مجھے پریشان کرتی ہے اور جو اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے تکلیف دیتی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۷۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پانی کے چشمے پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے جو خم کہلاتا ہے اور مکہ و مدینہ کے درمیان ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، وعظ و نصیحت فرمائی پھر ارشاد ہوا: اما بعد، اے لوگو! میں بشر ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا فرستادہ میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کر لوں، میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت و روشنی ہے پس اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اسے مضبوطی سے تھامو۔ اللہ کی کتاب کی طرف ابھارا اور رغبت دلائی، پھر فرمایا: اور میرے اہل بیت، میں اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب ہی اللہ کی رسی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہی پر ہے۔ (مسلم)

۵۸۷۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب ابن جعفر کو سلام کرتے تو کہتے: اے دو پروں والے کے بیٹے! تم پر سلام ہو۔ (بخاری)

۵۸۸۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور حسن بن علی آپ کے کندھے پر تھے، آپ فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتَّى أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے ایک حصے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، آپ حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: کیا منا یہاں ہے؟ یعنی حسن۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی کہ دوڑتے ہوئے آئے یہاں تک کہ دونوں ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ فرما تھے اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں تھے کبھی آپ لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی ان کی طرف اور فرما رہے تھے میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے۔ (بخاری)

۵۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونِي عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبد الرحمٰن بن ابو نعم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ ایک آدمی نے ان سے احرام والے کے متعلق پوچھا۔ شعبہ نے کہا کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے متعلق۔ فرمایا کہ یہ عراق والے مجھ سے مکھی مارنے کے متعلق پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا تھا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں دنیا میں سے میرے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

۵۸۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حسن بن علی سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا اور حضرت حسین کے متعلق بھی فرمایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ (بخاری)

۵۸۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر کہا: اے اللہ! اسے حکمت سکھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اسے کتاب سکھا دے۔ (بخاری)

۵۸۸۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھ دیا جب باہر نکلے تو فرمایا: یہ کس نے رکھا ہے؟ آپ کو بتایا گیا تو کہا: اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔ (متفق علیہ)

۵۸۸۷ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پکڑا اور حضرت حسن کو اور کہتے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں سے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّيْ أَرْحَمُهُمَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور حضرت حسن بن علی کو دوسری ران مبارک پر، پھر دونوں کو ملا کر کہتے: اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر مہربانی کرتا ہوں۔

(بخاری)

٥٨٨٨ / ١٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْ آخِرِهٖ أُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَإِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور حضرت اسامہ بن زید کو اس کا افسر مقرر فرمایا۔ بعض لوگوں نے ان کی سربراہی پر نکتہ چینی کی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو اس کے باپ کی امارت میں بھی اس سے پہلے نکتہ چینی کر چکے ہو۔ خدا کی قسم وہ امارت کے لائق تھے اور ان لوگوں سے تھے جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور یہ ان کے بعد ان لوگوں سے ہے جو مجھے سب سے پیارے ہیں۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ میں تمہیں اس کے متعلق وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے نیک لوگوں سے ہے۔

٥٨٨٩ / ١٧ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ ادْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔ (متفق علیہ) اور حدیث براء میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو، باب بلوغ الصغیر وحضانتہ میں بیان کی جا چکی۔

دوسری فصل

٥٨٩٠ / ١٨ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ أَهْلَ بَيْتِيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے حج کے دوران عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ قصواء اونٹنی پر خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر انہیں پکڑے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے، وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔ (ترمذی)

٥٨٩١ / ١٩ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

صلی اللہ علیہ وسلم إنی تارک فیکم ما إن تمسکتم به لن تضلوا بعدی أحدهما أعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء إلى الأرض وعترتی أهل بیتی ولن یتفرقا حتى یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما۔

(رواه الترمذی)

٥٨٩٣ ٢٠ وعنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمة والحسن والحسین أنا حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم۔

(رواه الترمذی)

٥٨٩٣ ٢١ وعن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی على عائشة فسألت أی الناس کان أحب إلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمة فقیل من الرجال قالت زوجها۔

(رواه الترمذی)

٥٨٩٤ ٢٢ وعن عبد المطلب بن ربیعة أن العباس دخل على رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغضبا وأنا عنده فقال ما أغضبک قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لنا ولقریش إذا تلاقوا بینهم تلاقوا بوجوه مبشرة وإذا لقونا لقونا بغیر ذلک فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتى احمر وجهه ثم قال والذی نفسی بیده لا یدخل قلب رجل الإیمان حتى یحبکم للہ ولرسوله ثم قال أیها الناس من آذى عمی فقد آذانی فإنما عم الرجل صنو أبیه۔

(رواه الترمذی وفی المصابیح عن المطلب)

٥٨٩٥ ٢٣ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العباس منی وأنا منه۔

(رواه الترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک بڑی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم ان میں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے ان میں ایک دوسرے سے بہت عظمت والی ہے یعنی اللہ کی کتاب اور میری اہل بیت۔ اور یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آئیں گے کہ دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔ (ترمذی)

انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین سے فرمایا کہ میں اس سے لڑنے والا ہوں جو ان سے لڑیں اور اس سے صلح کرنے والا ہوں جو ان سے صلح کریں۔

(ترمذی)

جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی جان کے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے پوچھا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پیارا کون تھا۔ فرمایا کہ فاطمہ۔ کہا گیا کہ مردوں میں سے فرمایا کہ ان کا خاوند۔ (ترمذی)

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس غصے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں حاضر دربار تھا۔ فرمایا کہ تمہیں کس نے ناراض کیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ قریش کا ہمارے ساتھ یہ کیا سلوک ہے کہ جب آپس میں ملتے ہیں تو خندہ پیشانی سے ملتے ہیں۔ اور جب ہم سے ملیں تو دوسری طرح۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے یہاں تک کہ چہرۂ انور سرخ ہو گیا پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ایمان کسی آدمی کے دل میں داخل نہیں ہو گا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے محبت نہ کرے۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! جس نے میرے چچا جان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی کیونکہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مثل ہے۔

(ترمذی اور مصابیح میں مطلب سے روایت ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (ترمذی)

۵۸۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ[24] إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى أَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَأَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا جب پیر کی صبح ہو تو میرے پاس آنا تم اور تمہاری اولاد یہاں تک کہ میں تمہارے لیے دعا کروں گا جو تمہیں اور تمہارے بیٹے کو نفع دے گی۔ جب وہ صبح ہوئی تو ہم آپ کے ساتھ ہو لیے۔ آپ نے ہمیں اپنی چادر اڑھائی اور کہا۔ اے اللہ! عباس کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹے کی ایسی ظاہری و باطنی مغفرت جو کوئی گناہ نہ چھوڑے۔ اے اللہ ان کی حفاظت فرما ان کے بیٹے کی۔ رزین نے مزید کہا ہے کہ خلافت کو ان کی اولاد میں باقی رکھنا۔ امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۹۷ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأٰى جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ[25]۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے دو دفعہ حضرت جبریل کو دیکھا اور دو مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ (ترمذی)

۵۸۹۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[26] أَنْ يُؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔ (ترمذی)

۵۸۹۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ[27] الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِأَبِي الْمَسَاكِيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جعفر مسکین لوگوں سے محبت رکھتے، ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے گفتگو کیا کرتے، وہ بھی ان سے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو المساکین رکھی ہوئی تھی۔ (ترمذی)

(ترمذی)

۵۹۰۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[28] رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جعفر کو دیکھا کہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۱ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[29] اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

۵۹۰۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[30] قَالَ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین دونوں دنیا سے میرے دو پھول ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور پہلی فصل میں بھی گذر

سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

۵۹۰۳ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِي اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۴ وَعَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۹۰۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۹۰۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا۔ (رَوَاهُ

بکی ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات حاجت سے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ نے کوئی چیز لپیٹی ہوئی تھی اور مجھے نہیں معلوم کیا تھی۔ جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہو گیا تو عرض گزار ہوا کہ آپ نے یہ کیا چیز اپنے اوپر لپیٹی ہوئی ہے۔ آپ نے کھولا تو آپ کی رانوں پر حسن اور حسین تھے۔ فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت رکھ اور اس سے بھی جو ان دونوں سے محبت رکھے۔ (ترمذی)

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کیوں رو رہی ہیں۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ سر انور اور ریش مبارک گرد آلود ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا کہ ابھی حسین کی شہادت گاہ میں گیا تھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اپنے اہل بیت میں سے آپ کو سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا کہ حسن اور حسین۔ آپ حضرت فاطمہ سے فرمایا کرتے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پس دونوں کو سونگھا کرتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیا کرتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ حسن اور حسین آ گئے، ان کے اوپر دو سرخ قمیصیں تھیں، چلتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اترے، دونوں کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔ میں نے ان دونوں بچوں کی طرف دیکھا کہ چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور اپنی بات توڑ کر ان دونوں کو اٹھا لیا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۵۹۰۷ (۳۵) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔ حسین اسباط میں سے ایک سبط ہے۔ (ترمذی)

۵۹۰۸ (۳۶) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ حسن سینے سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اور حسین اس سے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔ (ترمذی)

۵۹۰۹ (۳۷) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّيْ دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا مجھے اجازت دیجئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر نماز مغرب پڑھوں اور عرض گزار ہوں کہ میرے اور آپ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ پس میں نے آپ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی اور نماز عشاء بھی پڑھی جب آپ لوٹے تو میں پیچھے ہو لیا۔ آپ نے میری آواز سنی فرمایا کون؟ حذیفہ ہو؟ عرض گزار ہوا ہاں۔ فرمایا اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو بخشے ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۱۰ (۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا تو ایک آدمی نے کہا اے لڑکے کیا خوب سواری پر سوار ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار بھی بہت خوب ہے۔ (ترمذی)

۵۹۱۱ (۳۹) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ کے لیے تین ہزار پانچ سو اور حضرت عبداللہ بن عمر کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے تو حضرت عبداللہ

فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَآثَرْتُ حُبَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُبِّي۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۲ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ابْعَثْ مَعِي أَخِي زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۳ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۹۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۵ وَعَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَا لِأُسَامَةَ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لَكِنِّي أَدْرِي ائْذَنْ لَهُمَا

بن عمر اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر کس وجہ سے ترجیح دی جب کہ خدا کی قسم وہ کسی لڑائی پر مجھ پر سبقت نہیں لے جا سکے؟ فرمایا۔ اس لیے کہ حضرت زید تمہارے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے تھے اور حضرت اسامہ تمہاری نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھے پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت پر ترجیح دی ہے۔ (ترمذی)

حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ فرمایا وہ موجود ہیں اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہیں تو میں انہیں منع نہیں کروں گا۔ حضرت زید عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں کسی کو آپ پر ترجیح نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے افضل پایا۔ (ترمذی)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا تو میں اور دوسرے لوگ مدینہ منورہ آ گئے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ پر سکتہ طاری تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دست مبارک مجھ پر رکھتے اور اٹھا لیتے میں جان گیا کہ آپ میرے لیے دعا فرماتے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسامہ کی ناک صاف کرنے لگے حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ چھوڑ دیں میں صاف کر دیتی ہوں فرمایا کہ اے عائشہ اس سے محبت رکھو کیونکہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ (ترمذی)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس آئے اور اجازت مانگی دونوں نے حضرت اسامہ سے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت لے دیجئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت علی اور حضرت عباس اجازت طلب کرتے ہیں فرمایا

كُنْتُ جَالِسًا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذُكِرَ أَنَّ عُمَرَ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

[illegible] کیا تم جانتے ہو کہ وہ دونوں کس لیے آئے ہیں میں نے عرض کیا نہیں فرمایا لیکن میں جانتا ہوں انہیں اجازت دے دو چنانچہ وہ حاضر ہارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ہم آپ سے یہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کے اہل میں سے کون آپ کو سب سے پیارا ہے فرمایا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ سے آپ کے اہل کے متعلق پوچھنے حاضر نہیں ہوئے فرمایا کہ میرے اہل میں سے مجھے سب سے پیارا وہ ہے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا یعنی اسامہ بن زید وہ عرض گزار ہوئے کہ پھر کون ہے فرمایا کہ علی بن ابی طالب حضرت عباس عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر میں کر دیا فرمایا کہ علی تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے (ترمذی) اسامہ کا وظیفہ ایسے

تیسری فصل

5916 عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے نماز عصر پڑھی پھر باہر نکلے اور حضرت علی ان کے ساتھ تھے پس حضرت حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا میرا باپ قربان تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہو اور علی سے مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔ (بخاری)

5917 وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین کا سر مبارک لایا گیا تو طشت میں رکھا گیا وہ چھڑی سے لگانے لگا اور آپ کے حسن پر نکتہ چینی کی حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے کہا خدا کی قسم یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے ہیں اور وسمہ لگایا ہوا تھا (بخاری) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہا کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا حضرت حسین کا سر لایا گیا وہ چھڑی ان کی ناک پر مارنے لگا اور کہنے لگا کہ میں نے ایسے حسن والا کوئی نہیں دیکھا میں نے کہا معلوم ہونا چاہیے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

5918 وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ آج رات میں نے برا خواب دیکھا ہے فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ وہ سخت ہے فرمایا وہ کیا ہے؟

كأن قطعة من جسدك قطعت ووضعت في حجري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت خيرا تلد فاطمة إن شاء الله غلاما يكون في حجرك فولدت فاطمة الحسين فكان في حجري كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت يوما على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته في حجره ثم كانت مني التفاتة فإذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تهريقان الدموع قالت فقلت يا نبي الله بأبي أنت وأمي ما لك قال أتاني جبريل فأخبرني أن أمتي ستقتل ابني هذا فقلت هذا قال نعم وأتاني بتربة من تربته حمراء۔

فرمایا کہ آپ کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ ان شاء اللہ فاطمہ کے ہاں بیٹا ہوگا جو تمہاری گود میں ہوگا۔ پس حضرت فاطمہ نے حسین کو جنا اور وہ میری گود میں تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے ان کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر میری توجہ دوسری طرف ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا بات ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ عنقریب میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ میں نے کہا، انہیں؟ فرمایا ہاں، اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی لائے جو سرخ ہے۔

5919
47
وعن ابن عباس أنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم ذات يوم بنصف النهار أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم فقلت بأبي أنت وأمي ما هذا قال هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصي ذلك الوقت فأجد قتل ذلك الوقت. رواهما البيهقي في دلائل النبوة وأحمد الأخير۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دوپہر کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ گیسوئے مبارک بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں، دست مبارک میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے، میں اسے صبح سے اکٹھا کر رہا ہوں۔ میں نے وہ وقت یاد رکھا تو معلوم ہوا کہ اسی وقت شہید کیے گئے تھے۔ ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور دوسری کو احمد نے بھی۔

5920
48
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبوا الله لما يغذوكم من نعمه وأحبوني لحب الله وأحبوا أهل بيتي لحبي۔
(رواه الترمذي)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور اللہ سے محبت رکھنے کے باعث مجھ سے محبت رکھو اور میری محبت کے باعث میرے اہل بیت سے محبت رکھو۔ (ترمذی)

5921
49
وعن أبي ذر أنه قال وهو آخذ بباب الكعبة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ألا إن مثل أهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك۔
(رواه أحمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خبردار! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح جیسی ہے، جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔ (احمد)

بَابُ مَنَاقِبِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مناقب

پہلی فصل

۵۹۲۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكِيْعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے زمانے کی عورتوں میں بہتر مریم بنت عمران تھیں اور اپنے زمانے کی عورتوں میں بہتر حضرت خدیجہ ہیں۔ (متفق علیہ) اور دوسری روایت میں ہے کہ ابو کریب نے کہا: وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کیا۔

۵۹۲۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ فَإِذَا أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریل حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں جو آپ کے لیے ایک برتن میں سالن یا کھانا لے کر آ رہی ہیں۔ جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہنا اور جنت میں موتی کے محل کی انہیں بشارت دینا جس میں نہ شور و غل ہے نہ رنج و الم۔ (متفق علیہ)

(متفق علیہ)

۵۹۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر میں نے اتنی غیرت نہیں کھائی جتنی حضرت خدیجہ پر حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں تھا لیکن آپ ان کا کثرت سے ذکر کرتے تھے اور کبھی آپ بکری ذبح کرتے تو اس کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے لیے بھیج دیتے۔ کبھی ان کے متعلق ایسا فرماتے گویا حضرت خدیجہ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہوئی ہی نہیں۔ پس آپ فرماتے وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۵ وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائش! یہ جبریل ہیں، جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ

وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَأَحِبِّي هٰذِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ فِي بَابِ بَدْءِ الْخَلْقِ بِرِوَايَةِ أَبِي مُوسٰى۔

اللہ ہا۔ حضرت صدیقہ نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھے تم تین راتوں تک خواب میں دکھائی گئیں۔ فرشتہ تمہیں ایک ریشمی کپڑے میں لے کر آتا اور مجھ سے کہتا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو پورا ہوگا۔ (متفق علیہ)

انہی سے روایت ہے کہ لوگ اپنے تحفے حضرت عائشہ کی باری کے دن بھیجتے اور اس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضامندی کے خواہشمند ہوتے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھیں اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات۔ ام سلمہ کے گروہ نے کہا کہ ہم ان سے کہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں سے فرما دیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ جہاں بھی آپ ہوں وہیں بھیج دے۔ پس انہوں نے عرض کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے متعلق تکلیف نہ پہنچاؤ کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے بستر میں ہوتا ہوں سوائے عائشہ کے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ جو آپ کو ایذا دی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے حضرت فاطمہ کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا اور انہوں نے آپ سے گزارش کی۔ فرمایا اے بیٹی کیا تمہیں اس سے محبت نہیں جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ عرض گزار ہوئیں کیوں نہیں۔ فرمایا تو ان (حضرت عائشہ) سے محبت رکھو۔ (متفق علیہ) اور فضل عائشة على النساء والی حدیث انس باب بدء الخلق میں بروایت ابی موسیٰ مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

۵۹۲۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی عورتوں میں سے جہان فضیلت تمہارے لیے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجہ فرعون کافی ہیں۔ (ترمذی)

(ترمذی)

۵۹۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل سبز ریشمی کپڑے میں ان کی تصویر لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہا یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہے۔ (ترمذی)

۵۹۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت حفصہ نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں۔ فرمایا کیوں روتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نبی کی بیٹی، نبی کی بھتیجی اور نبی کے نکاح میں ہو پس وہ تم پر کس طرح فخر کر سکتی ہے۔ پھر فرمایا اے حفصہ! اللہ سے ڈرو۔ (ترمذی، نسائی)

۵۹۳۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ کو بلایا۔ وہاں سے سرگوشی کی تو رونے لگیں۔ پھر بات کی تو ہنس پڑیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال پا گئے تو میں نے ان سے رونے اور ہنسنے کے متعلق پوچھا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے وفات پا جانے کے متعلق بتایا تو میں رونے لگی پھر مجھے بتایا کہ میں مریم بنت عمران کے سوا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی تو میں ہنس پڑی۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۹۳۲ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب رسول اللہ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام پر جب بھی مشکل پیش آتی تو ہم حضرت عائشہ سے پوچھتے اور انہیں اس کا علم ہوتا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۹۳۳ (۱۲) وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

دیگر حضرات کے مناقب

پہلی فصل

۵۹۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہاں تک مجھے اڑا لے جاتا ہے۔ میں نے یہ بات حضرت حفصہ سے بیان کی اور حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا بھائی نیک آدمی ہے یا بے شک عبداللہ نیک آدمی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۳۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں میں سے طریقہ، سیرت اور عادت کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابن ام عبد سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں جبکہ وہ گھر سے نکلتے یہاں تک کہ واپس لوٹتے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ تنہائی کے اندر اپنے گھر والوں میں کیا کرتے ہیں۔ (بخاری)

۵۹۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے۔ ہم ایک عرصہ تک رہے اور عبداللہ بن مسعود کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ایک فرد شمار کرتے رہے کیونکہ انہیں اور ان کی والدہ ماجدہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۹۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کی تعلیم چار شخصوں سے حاصل کرو، عبد اللہ بن مسعود سے، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔
(متفق علیہ)

۵۹۳۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں شام گیا تو دو رکعتیں پڑھیں، پھر کہا: اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین میسر فرما۔ پس میں لوگوں کے پاس آیا اور وہاں بیٹھ گیا کہ ایک بوڑھا آدمی آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابو الدرداء۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے تو آپ میسر آگئے۔ انہوں نے فرمایا: تم کون ہو؟ عرض گزار ہوا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس ابن ام عبد نہیں ہیں جو نعلین مبارک، تکیے اور چھاگل والے ہیں اور تم میں وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان کے ذریعے شیطان سے پناہ دی ہے یعنی حضرت عمار، کیا تم میں وہ رازدار نہیں ہے جس کے سوا دوسرا نہیں جانتا یعنی حضرت حذیفہ۔
(بخاری)

۵۹۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے ابو طلحہ کی بیوی دیکھی اور اپنے سامنے قدموں کی آہٹ سنی تو وہ بلال تھے۔
(مسلم)

۵۹۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، مشرکوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا: انہیں دور کر دیجیے تاکہ ہمارے پاس آنے کی جرأت نہ کیا کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک میں تھا اور ابن مسعود، ایک قبیلہ ہذیل سے، ایک بلال اور دو ایسے آدمی تھے جن کے میں نام نہیں لیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا، آپ نے دل میں کچھ سوچا تو

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۹۲۱ [۸] وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۲۲ [۹] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قِيْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۲۳ [۱۰] وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۲۴ [۱۱] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۲۵ [۱۲] وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ

اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اور ان لوگوں کو دور مت ہٹاؤ جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کی رضا چاہتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوموسیٰ! تمہیں آلِ داؤد کی خوش الحانی سے حصہ دیا گیا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چار حضرات نے قرآن مجید جمع کیا۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید۔ حضرت انس سے کہا گیا کہ ابو زید کون ہیں؟ فرمایا کہ میرے ایک چچا ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی جس سے ہمارا مقصود رضائے الٰہی تھا۔ ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہو گیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہیں جو چلے گئے اور اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہ کھایا۔ ایسے حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں جو غزوۂ احد میں شہید کر دیئے گئے۔ ان کے لیے کچھ نہ ملا جس کا کفن دیا جاتا سوائے ایک چادر کے۔ جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ساتھ سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو۔ اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے لیے پھل پک گئے اور وہ انہیں چن رہا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سعد بن معاذ کی وفات پر عرش بھی ہل گیا اور ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات سے رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا۔ (متفق علیہ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کے جوڑے کا ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ کے اصحاب اسے چھونے لگے اور اس کے

مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٩٣٦ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٩٣٧ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٩٣٨ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ

[illegible] ملائم ہونے پر متعجب تھے آپ نے فرمایا کہ تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر اور زیادہ ملائم ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے آپ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے مال و اولاد کی کثرت دے اور جو عطا فرمائے اس میں برکت دے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میرے پاس کثرت سے مال ہے میرے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد سو کے قریب ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی زمین پر چلنے والے کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے سوائے عبداللہ بن سلام کے۔ (متفق علیہ)

قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ کی ایک مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا جس کے چہرے پر انکساری کے آثار تھے لوگوں نے کہا کہ یہ آدمی جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور انہیں مختصر رکھا پھر باہر نکل گیا تو میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا میں نے عرض کی کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی جنتی ہے فرمایا اللہ کی قسم کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ ایسی بات کہے جس کا اسے علم نہ ہو میں تمہیں بتا دوں کہ ایسا کیوں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک خواب دیکھا اور وہ آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا گویا میں ایک باغ میں ہوں جس کی وسعت اور شادابی کا ذکر کیا اس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون تھا جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر والا آسمان میں تھا اس کے اوپر ایک حلقہ تھا مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو میں نے کہا کہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ پس ایک خادم آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں چڑھ گیا یہاں تک کہ اوپر جا پہنچا میں نے اس حلقے کو پکڑ لیا کہا گیا کہ مضبوطی سے تھام لو میں بیدار ہوا اور وہ میرے ہاتھ میں تھا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو فرمایا کہ وہ باغ اسلام ہے اور ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ عروۃ الوثقیٰ ہے تم مرتے دم تک اسلام

الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٩٤٩ [١٩] وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَأْنُ ثَابِتٍ أَيَشْتَكِي فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٩٥٠ [١٧] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالُوا مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٩٥١ [١٨] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هَذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رہے گا وہ

آدمی حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصار کے خطیب تھے جب آیت نازل ہوئی اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو (الآیۃ) تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا بند کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ سے پوچھا ثابت کو کیا ہوا؟ کیا وہ بیمار ہیں؟ حضرت سعد ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دریافت کرنے کا ذکر کیا۔ حضرت ثابت نے کہا یہ آیت نازل ہوئی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ سب حضرات سے بلند آواز ہوں۔ پس میں جہنمی ہوں۔ جب حضرت سعد نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلکہ وہ تو جنتی ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی، اور ان میں سے جو ابھی ان سے نہیں ملے، لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سلمان فارسی بھی تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان کے کندھے پر رکھا پھر فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اپنے بندے یعنی ابوہریرہ اور اس کی والدہ کو اپنے ایمان والے بندوں میں شامل فرما دے اور انہیں ایمان والوں کے پیارے بنا دے۔ (مسلم)

٥٩٥٢ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَخِي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان کا گزر حضرت سلمان حضرت صہیب اور حضرت بلال کے پاس سے ہوا جو ایک جماعت میں تھے انہوں نے کہا کہ اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن میں جگہ نہ پائی۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ ایسا قریش کے معزز آدمی اور سردار کے بارے کہہ رہے ہیں، پھر نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ فرمایا کہ اے ابوبکر۔ شاید تم نے انہیں ناراض کر دیا۔ اگر تم انہیں ناراض کرو گے تو اپنے رب کو ناراض کرو گے پس ان کے پاس آئے اور کہا۔ اے بھائیو کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا اے بھائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے۔ (مسلم)

٥٩٥٣ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ (متفق علیہ)

٥٩٥٤ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انصار سے فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے محبت رکھے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ (متفق علیہ)

٥٩٥٥ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِيْنَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے کہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کا مال دیا تو آپ نے قریش کے بعض آدمیوں کو سو اونٹ تک دیے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاف فرمائے کہ قریش کو مال دیا اور ہمیں نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی بات بتائی گئی۔ آپ نے انصار کے لیے پیغام بھیجا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع ہونے کے لیے کہا اور ان کے ساتھ کسی دوسرے کو نہ بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ تمہاری یہ کیا بات مجھ تک پہنچی ہے؟ ان کے سمجھدار لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارے سمجھدار لوگوں نے تو کوئی بات نہیں کہی ہاں

أَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ إِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہمارے بعض نوعمر لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاف فرمائے کہ قریش کو مال دیا اور انصار کو چھوڑ دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے اُن کا خون ٹپک رہا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کو مال دیا کرتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ قریب ہے تاکہ اُن کی تالیفِ قلب ہو۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنی رہائش گاہ کی طرف رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی سے چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی سے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلوں گا۔ انصار اندرونی لباس ہیں اور دوسرے لوگ بیرونی۔ تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملو۔

(بخاری)

۵۹۵۷ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ كَلَّا إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہے۔ جو ہتھیار پھینک دے وہ امن میں ہے۔ انصار کے بعض لوگ کہنے لگے کہ حضور کو اپنے خاندان سے محبت اور اپنی بستی سے رغبت ہو گئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو گئی۔ فرمایا تم نے کہا ہے کہ حضور کو اپنے خاندان سے محبت اور اپنی بستی سے رغبت ہو گئی ہے۔ خدا کی قسم! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میری زندگی تمہاری زندگی اور میری وفات تمہاری وفات ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم! ہم نے یہی کہا مگر اللہ اور اس کے رسول پر بخل کرتے ہوئے۔ فرمایا: بلاشبہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے اور تمہیں معذور شمار کرتے ہیں۔ (مسلم)

۵۹۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[25] رَأَى صِبْيَانًا وَّنِسَاءً مُّقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اَللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شادی سے بچوں اور عورتوں کو آتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا خدا گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہو یعنی انصار۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۹ وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ أَبُوْ بَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ[26] مِّنْ مَّجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوْصِيْكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے جو رو رہے تھے۔ دونوں نے کہا کہ کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہم میں بیٹھنا یاد آ گیا ہے۔ پس دونوں میں سے ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور چادر کا ایک کنارہ سر مبارک پر بندھا ہوا تھا۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اس دن کے بعد اس پر نہیں بیٹھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں انصار کے متعلق وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرے جسم اور رازدار ہیں۔ وہ اپنا فرض ادا کر چکے، اور ان کا حق ہے جو باقی ہے۔ ان کے نیکوں سے قبول کرو اور ان کے بُروں سے درگزر کرو۔ (بخاری)

۵۹۶۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[27] فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَّضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَّيَنْفَعُ فِيْهِ آخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی مرض میں جس میں وفات پائی، باہر تشریف لائے یہاں تک کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: اما بعد، لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے، یہاں تک کہ لوگوں میں یوں ہو جائیں گے جیسے کھانے میں نمک۔ پس اگر تم میں سے کوئی عہدہ دیا جائے جس سے کچھ لوگوں کو نقصان اور دوسروں کو نفع پہنچا سکے تو ان کے نیکوں سے قبول کرے اور ان کے بُروں سے درگزر کرے۔ (بخاری)

۵۹۶۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ[28] اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹوں کی اور ان کے پوتوں کی۔ (مسلم)

٥٩٦٢ وعن أبي أسيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم خير دور الأنصار بنو النجار
ثم بنو عبد الأشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج
ثم بنو ساعدة وفي كل دور الأنصار خير
(متفق عليه)

٥٩٦٣ وعن علي قال بعثني رسول الله صلى
الله عليه وسلم أنا والزبير والمقداد وفي رواية
وأبا مرثد بدل المقداد فقال انطلقوا حتى تأتوا
روضة خاخ فإن بها ظعينة معها كتاب فخذوه
منها فانطلقنا تتعادى بنا خيلنا حتى أتينا إلى
الروضة فإذا نحن بالظعينة فقلنا أخرجي
الكتاب فقالت ما معي من كتاب فقلنا لتخرجن
الكتاب أو لتلقين الثياب فأخرجته من
عقاصها فأتينا به النبي صلى الله عليه و
سلم فإذا فيه من حاطب بن أبي بلتعة إلى
ناس من المشركين من أهل مكة يخبرهم
ببعض أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا حاطب
ما هذا فقال يا رسول الله لا تعجل علي إني
كنت امرأ ملصقا في قريش ولم أكن من أنفسهم
وكان من معك من المهاجرين لهم قرابات
يحمون بها أموالهم وأهليهم بمكة
فأحببت إذ فاتني ذلك من النسب فيهم
أن أتخذ فيهم يدا يحمون بها قرابتي
وما فعلت كفرا ولا ارتدادا عن ديني
ولا رضا بالكفر بعد الإسلام فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه قد
صدقكم فقال عمر دعني يا رسول الله
أضرب عنق هذا المنافق فقال رسول الله صلى

حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں سے سب سے بہتر بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الاشہل پھر بنو حارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ اور انصار کے ہر گھرانے میں بہتری ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور حضرت زبیر و حضرت مقداد کو۔ دوسری روایت میں حضرت مقداد کی جگہ حضرت ابو مرثد ہے۔ فرمایا جاؤ یہاں تک کہ روضہ خاخ تک پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک عورت ہے جس کے پاس خط ہے وہ اس سے لے لینا۔ پس ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل پڑے یہاں تک کہ روضہ کے پاس پہنچ گئے تو وہاں ہمیں ایک عورت ملی۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے۔ اس نے وہ اپنی چوٹی سے نکال دیا۔ ہم اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ وہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے بعض مشرکین مکہ کے نام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض باتیں انہیں بتلائی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ کیجیے۔ میں ایسا آدمی تھا کہ قریش سے ملا ہوا تھا لیکن ان میں سے نہیں تھا اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے رشتہ دار ہیں جو مکہ مکرمہ میں ان کے مال و اولاد کی حفاظت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ جب میرا ان سے کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو ان پر کوئی احسان کر دوں تاکہ رشتہ داری کی جگہ وہ کام آئے۔ میں نے اپنے دین سے کفر یا ارتداد اختیار کر کے یا اسلام کے بعد کفر سے راضی ہو کر ایسا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی اَہْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

فرمایا کہ جو چاہو عمل کرو تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ اے ایمان والو! اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

(متفق علیہ)

۵۹۶۴ وَعَنْ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ جِبْرِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَہْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ کَلِمَۃً نَحْوَہَا قَالَ وَکَذٰلِکَ مَنْ شَہِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت جبرئیل عرض گزار ہوئے۔ آپ اہل بدر کو اپنے میں کیسا شمار کرتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل یا اس کے مانند کلمہ کہا۔ اسی طرح ہم بدر میں شامل ہونے والے فرشتوں کو شمار کرتے ہیں۔

(بخاری)

۵۹۶۵ وَعَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اَحَدٌ شَہِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَیْبِیَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِیْہِ یَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَہَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ بدر اور حدیبیہ میں شامل ہونے والا ان شاء اللہ تعالیٰ ایک بھی جہنم میں داخل نہیں ہو گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو (مریم ۷۱) فرمایا کیا تم نے نہیں سنا فرماتا ہے پھر ہم پرہیزگاروں کو بچا لیں گے (۷۲)۔ دوسری روایت میں ہے کہ اصحاب شجرہ میں سے ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی جہنم میں داخل نہیں ہو گا جنہوں نے اس کے نیچے بیعت کی تھی۔ (مسلم)

۵۹۶۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَۃٍ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَہْلِ الْاَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے روز ہم چودہ سو افراد تھے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ آج تم تمام اہل زمین سے بہتر ہو۔

(متفق علیہ)

۵۹۶۷ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّصْعَدُ الثَّنِیَّۃَ ثَنِیَّۃَ الْمُرَارِ فَاِنَّہٗ یُحَطُّ عَنْہُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَہَا خَیْلُنَا خَیْلُ بَنِی الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ثنیۃ المرار پر چڑھے اس کے اتنے گناہ معاف کیے جائیں گے جتنے بنی اسرائیل کے معاف کیے گئے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو اس پر چڑھا وہ ہمارے گھوڑے تھے یعنی بنی خزرج کے۔ پھر لوگ متواتر چڑھتے رہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

مُحَمَّدٍ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ نَقُولُ لَهُ تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَذُكِرَ حَدِيثُ أُبَيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

فرمایا کہ تم سب کو بخش دیا گیا ہے سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ ہم اس کے پاس گئے اور کہا آؤ تاکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے لیے دعائے مغفرت کرا دیں۔ اس نے کہا اپنی گم شدہ چیز کو پا لینا مجھے تمہارے بزرگ کی دعائے مغفرت سے زیادہ محبوب ہے (مسلم) اور حدیث ابی جس میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا ان اللّٰہ امرنی ان اقرأ علیک ——— وہ فضائل القرآن کے بعد والے باب میں مذکور ہو چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۹۶۸ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے بعد میرے اصحاب میں سے ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا اور عمار کی سیرت کو اختیار کرنا اور ابن ام عبد کے قول کو مضبوطی سے پکڑنا۔ دوسری روایت میں حضرت حذیفہ سے وتمسکوا بعهد ابن ام عبد کی جگہ ہے کہ جو تم سے ابن مسعود بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔

(ترمذی)

۵۹۶۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بغیر مشورے کے میں کسی کو امیر مقرر کرتا تو ابن ام عبد کو مقرر کرتا۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

۵۹۷۰ وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

خیثمہ بن ابو سبرہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے۔ پس اس نے مجھے حضرت ابوہریرہ میسر فرمائے۔ میں ان کی خدمت میں بیٹھا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے تو آپ مجھے عطا فرمائے گئے ہیں۔ فرمایا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔ بھلائی تلاش کرنے اور حاصل کرنے کی خاطر آیا ہوں۔ فرمایا کہ تم میں سعد بن مالک نہیں ہیں جن کی دعا قبول ہے، اور ابن مسعود جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طہارت اور نعلین مبارک والے ہیں اور حذیفہ جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ أَجَارَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيْلَ وَالْقُرْآنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیہ وسلم کے رازدار ہیں۔ اور عمار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے طفیل شیطان سے بچا لیا ہے۔ اور سلمان جو انجیل و قرآن دو کتابوں والے ہیں۔ (ترمذی)

۵۹۷۱/۲۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ بن الجراح اچھے آدمی ہیں، اُسید بن حضیر اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شماس اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں، اور معاذ بن عمرو بن الجموح اچھے آدمی ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۷۲/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلٰى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنت کو علی، عمار اور سلمان تین آدمیوں کا اشتیاق ہے۔ (ترمذی)

۵۹۷۳/۳۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمار نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ فرمایا انہیں اجازت دے دو۔ پاکیزہ و پاک باز، خوش آمدید۔ (ترمذی)

۵۹۷۴/۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمار کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو انہوں نے مشکل کو اختیار کیا۔ (ترمذی)

۵۹۷۵/۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا کہ انہوں نے بنی قریظہ کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا اس کے باعث ان کا جنازہ ہلکا ہو گیا۔ یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا، اسے فرشتے اُٹھائے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

۵۹۷۶/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِيْ ذَرٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے ایسے شخص کو اٹھایا نہیں جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو۔ (ترمذی)

٥٩٧٧
٢٤ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَعْنِي فِي الزُّهْدِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسی ایسے کو نہیں اُٹھایا جو ابوذر سے زیادہ سچ بولنے والا اور وفادار ہو۔ وہ زہد میں عیسیٰ بن مریم سے مشابہت رکھتے ہیں۔
(ترمذی)

٥٩٧٨
٢٥ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اُن کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا۔ چار حضرات سے علم حاصل کرو۔ عویمر ابو الدرداء، سلمان، ابن مسعود اور عبد اللہ بن سلام سے جو یہودی سے مسلمان ہو گئے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ جنتی لوگوں میں سے دسویں ہیں۔
(ترمذی)

٥٩٧٩
٢٦ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے کاش آپ خلیفہ مقرر فرما دیں۔ فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ مقرر کر دوں اور تم نے اُس کی نافرمانی کی تو عذاب دیے جاؤ گے لیکن حذیفہ تم سے جو بات کہیں اُن کی تصدیق کرنا اور عبد اللہ بن مسعود جو تمہیں پڑھائیں وہی پڑھو۔ (ترمذی)

٥٩٨٠
٢٧ وَعَنْهُ قَالَ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَأَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيمِ الْمُنْذِرِيُّ)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہو فتنہ میں مبتلا ہو مگر مجھے اُس کے بارے میں ڈر لگا رہا سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں فتنہ نقصان نہیں دے گا۔ اسے روایت کیا ہے ابو داؤد نے اور سکوت کیا جبکہ عبد العظیم منذری نے اس کو برقرار رکھا ہے۔

٥٩٨١
٢٨ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کے گھر میں چراغ دیکھا تو فرمایا۔ اے عائشہ! میرے خیال میں اسماء نے بچہ جن لیا ہے تم اُس کا نام نہ رکھنا یہاں تک کہ میں اُس کا نام رکھوں۔ پس آپ نے اُس کا نام عبد اللہ رکھا اور کھجور کے ساتھ اُس کی تحنیک فرمائی جو دستِ مبارک میں تھی (ترمذی)

٥٩٨٢
٢٩ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

فرمائی۔ اے اللہ انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے ہدایت فرما۔ (ترمذی)

۵۹۸۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرے لوگ مسلمان ہوئے اور عمرو بن العاص ایمان لائے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

۵۹۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے تو فرمایا کیا بات ہے کہ میں تمہیں پریشان حال دیکھتا ہوں، عرض گزار ہوا کہ میرے ابا جان شہید ہو چکے۔ پیچھے بال بچے اور قرض چھوڑ گئے ہیں۔ فرمایا کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد گرامی سے کیسے ملاقات کی، عرض گزار ہوا ہاں یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سے کلام نہیں فرمایا مگر پردے کے پیچھے سے، لیکن تمہارے باپ کو زندہ کر کے بالمشافہ کلام فرمایا کہ اے میرے بندے! مجھ سے تمنا کر میں عطا فرماؤں گا، عرض گزار ہوا کہ اے رب! مجھے زندہ کر دے تاکہ تیری راہ میں دوبارہ قتل کیا جاؤں۔ رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے فیصلہ ہو چکا کہ یہاں سے واپس نہیں جائیں گے پس یہ آیت نازل ہوئی، اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں مردے شمار نہ کرنا (۳: ۱۶۹۔ ترمذی)

۵۹۸۵ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت فرمائی۔
(ترمذی)

۵۹۸۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتنے ہی بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلودہ کپڑوں والے ہیں کہ جن کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو وہ انہیں سچا کر دیتا ہے۔ ان میں سے ایک براء بن مالک ہیں۔ روایت کیا ہے ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۹۸۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ رہو کہ میرے خاص مشیر جن کی طرف میرا میلان ہے میرے اہل بیت ہیں اور میرے دلی دوست انصار ہیں۔ ان کے بُروں سے درگزر کرو اور ان کے نیک لوگوں سے

هذا حديث حسن)

۵۹۸۸ وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبغض الانصار احد يؤمن بالله واليوم الاخر۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح)
۵۵

۵۹۸۹ وعن انس عن ابي طلحة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرئ قومك السلام فانهم ما علمت اعفة صبر۔ (رواه الترمذي)
۵۶

۵۹۹۰ وعن جابر ان عبدا لحاطب جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم يشكو حاطبا اليه فقال يا رسول الله ليدخلن حاطب النار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذبت لا يدخلها فانه قد شهد بدرا والحديبية۔ (رواه مسلم)
۵۷

۵۹۹۱ وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تلا هذه الاية وان تتولوا يستبدل قوما غيركم ثم لا يكونوا امثالكم قالوا يا رسول الله من هؤلاء الذين ذكر الله ان تولينا استبدلوا بنا ثم لا يكونوا امثالنا فضرب على فخذ سلمان الفارسي ثم قال هذا وقومه ولو كان الدين عند الثريا لتناوله رجال من الفرس۔ (رواه الترمذي)
۵۸

۵۹۹۲ وعنه قال ذكرت الاعاجم عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانا بهم او ببعضهم اوثق مني بكم او ببعضكم۔
۵۹
(رواه الترمذي)

نقل کر کے روایت کیا ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے عداوت نہیں رکھے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اپنی قوم کو میرا سلام کہو کیونکہ میرے علم کے مطابق وہ بڑے پاک دامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب کا ایک غلام اُن کی شکایت کرنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت حاطب ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جھوٹے ہو وہ اس میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسرے لوگ بدل دے گا پھر وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے (۴۷:۳۸) لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر ہم منہ پھیریں تو انہیں ہماری جگہ لے آئے گا۔ پھر ہمارے جیسے لوگ نہیں ہوں گے؟ آپ نے حضرت سلمان فارسی کی ٹھوڑی پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا۔ یہ اور اس کی قوم۔ اگر دین ثریا کے پاس ہوتا تب بھی فارس کے کچھ لوگ اسے پا لیتے۔ (ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عجمیوں کا ذکر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان پر یا اُن کے بعض پر تمہاری نسبت یا تم سے بعض کی نسبت زیادہ اعتماد رکھتا ہوں۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۹۹۳ / ۶۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَأَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے سات برگزیدہ اور محافظ ساتھی ہوتے تھے جبکہ مجھے چودہ عطا فرمائے گئے ہیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابو بکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبد اللہ بن مسعود، ابو ذر اور مقداد۔

(ترمذی)

۵۹۹۴ / ۶۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کچھ بات تھی۔ میں نے گفتگو میں سخت کلامی کی۔ پس عمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت خالد کی شکایت کرنے حاضر ہوگئے۔ پس حضرت خالد آئے اور وہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی شکایت کرنے لگے۔ وہ ان کے لیے سخت الفاظ استعمال کرتے رہے تو ان میں اضافہ ہی کرتے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش تھے اور کچھ نہ فرمایا۔ حضرت عمار رو پڑے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ انہیں دیکھتے نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا: جو عمار سے دشمنی رکھے اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے گا اور جو عمار سے بغض رکھے اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں باہر نکلا تو مجھے حضرت عمار کی رضا

۵۹۹۵ / ۶۲ وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ۔

(رَوَاهُمَا أَحْمَدُ)

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خالد اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ اور وہ اپنے قبیلے کا اچھا نوجوان ہے۔ ان دونوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۹۹۶ / ۶۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى وَتَبَارَكَ أَمَرَنِيْ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چار افراد سے محبت رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتائیے۔ فرمایا کہ علی ان میں سے ایک ہیں، یہ تین دفعہ فرمایا، ابو ذر

وَأَخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۵۹۹۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ
۹۴
سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا.
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۹۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ
۹۵
لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي
وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
۹۶
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ
فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى
فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ
يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ
أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ
فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ
صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ
ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ
فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ
فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ
غَدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ
اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلَهُ وَلَمْ
يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى
وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۰۰۰ وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
۹۷

ستارہ اور سچا ہے۔ مجھے اس سے محبت رکھنے کا حکم (دیا ہے) پس تم اسے بتا دو کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فرمایا (کرتے): حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا تھا۔

(بخاری)

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حضرت بلال نے حضرت ابوبکر سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنے لیے خریدا ہے تو روکے رکھیے اور اگر اللہ کے لیے خریدا ہے تو مجھے اللہ کے کام کے لیے چھوڑ دیجیے۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں بھوکا ہوں۔ آپ نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ کی طرف پیغام بھیجا۔ عرض گزار ہوئیں: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر دوسری کی طرف پیغام بھیجا۔ انہوں نے بھی یہی عرض کیا۔ یہاں تک کہ سب اسی طرح عرض گزار ہوئیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس کی مہمانی کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ پس انصار میں سے ایک آدمی کھڑے ہو گئے جن کو ابو طلحہ کہا جاتا ہے، عرض کی: یا رسول اللہ! میں۔ وہ اس کو لے کر گھر گئے اور اپنی بیوی سے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میرے بچوں کے کھانے کے سوا کچھ نہیں۔ فرمایا کہ انہیں بہلا کر سلا دو۔ جب ہمارا مہمان اندر آئے تو اسے ظاہر کرنا کہ ہم کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانے کے لیے ہاتھ بڑھائے تو چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھ کر اسے بجھا دینا۔ پس ایسا ہی کیا۔ سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھایا اور دونوں نے رات بھوکے گزاری۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں مرد اور فلاں عورت کے عمل سے تعجب فرماتا ہے یا ہنستا ہے۔ ایک روایت میں بھی اسی طرح ہے لیکن حضرت ابو طلحہ کا نام نہیں اور اس کے آخر میں ہے: اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔ (۵۹:۹)۔ متفق علیہ۔

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وسلم منزلا فجعل الناس يمرون فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا يا أبا هريرة فأقول فلان فيقول نعم عبد الله هذا ويقول من هذا فأقول فلان فيقول بئس عبد الله هذا حتى مر خالد بن الوليد فقال من هذا فقلت خالد بن الوليد فقال نعم عبد الله خالد بن الوليد سيف من سيوف الله۔

(رواه الترمذي)

کے ساتھ ہم منزل پر اترے۔ لوگ گزرنے لگے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے: اے ابوہریرہ! یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا کہ فلاں ہے۔ فرماتے کہ اللہ کا اچھا بندہ ہے۔ فرماتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا کہ فلاں۔ فرماتے کہ یہ اللہ کا برا بندہ ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرے تو فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خالد بن ولید۔ فرمایا کہ خالد بن ولید اللہ کا اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

(ترمذی)

۶۰۰۱ ۶۸ وعن زيد بن أرقم قال قالت الأنصار يا نبي الله لكل نبي أتباع وإنا قد اتبعناك فادع الله أن يجعل أتباعنا منا فدعا به۔

(رواه البخاري)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں جبکہ ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم میں سے ہمارے پیروی کرنے والے بنائے۔ آپ نے یہ دعا فرمائی۔ (بخاری)

۶۰۰۲ ۶۹ وعن قتادة قال ما نعلم حيا من أحياء العرب أكثر شهيدا أعز يوم القيامة من الأنصار قال وقال أنس قتل منهم يوم أحد سبعون ويوم بئر معونة سبعون ويوم اليمامة على عهد أبي بكر سبعون۔ (رواه البخاري)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں عرب کے قبیلوں میں سے انصار کے سوا کسی قبیلہ کا علم نہیں جس کے شہید زیادہ ہوں اور وہ قیامت کے دن زیادہ معزز ہوں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ غزوۂ احد کے روز ان میں سے ستر شہید ہوئے، ستر بیر معونہ کے روز اور حضرت ابوبکر کے دور میں جنگ یمامہ کے روز ستر۔ (بخاری)

۶۰۰۳ ۷۰ وعن قيس بن أبي حازم قال كان عطاء البدريين خمسة آلاف خمسة آلاف وقال عمر لأفضلنهم على من بعدهم۔

(رواه البخاري)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ بدری صحابہ کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا اور حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ میں ان کو بعد والوں پر ضرور فضیلت دوں گا۔

(بخاری)

تسمية من سمي من أهل بدر في الجامع للبخاري

اصحاب بدر کے اسمائے گرامی جو بخاری شریف میں بیان کئے گئے ہیں

پہلی فصل

(۱) النبي محمد بن عبد الله الهاشمي صلى الله عليه وسلم (۲) عبد الله بن عثمان أبو بكر الصديق رضي

النبی محمد بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲) عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی۔ (۳) عمر بن خطاب عدوی (۴) عثمان بن عفان

الْقُرَشِيُّ (٣) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ (٤) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ (٥) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ (٦) إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ (٧) بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ (٨) حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ (٩) حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ (١٠) أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ (١١) حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ (١٢) خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ (١٣) خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ (١٤) رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (١٥) رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ (١٦) الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ (١٧) زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ (١٨) أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ (١٩) سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ (٢٠) سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (٢١) سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ (٢٢) سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ (٢٣) ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (٢٤) وَأَخُوهُ (٢٥) عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ (٢٦) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ (٢٧) عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ (٢٨) عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ (٢٩) عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ (٣٠) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ (٣١) عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ (٣٢) عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ (٣٣) عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ (٣٤) عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ (٣٥) قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ (٣٦) قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ (٣٧) مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ (٣٨) مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ (٣٩) وَأَخُوهُ

قرشی تھے جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ کے باعث پیچھے چھوڑا اور انہیں پورا حصہ دیا (۵) علی بن ابو طالب ہاشمی۔ (۶) ایاس بن بکیر (۷) بلال بن رباح مولیٰ ابو بکر صدیق۔ (۸) حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی۔ (۹) حاطب بن ابو بلتعہ قریش کے حلیف (۱۰) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۱۱) حارثہ بن ربیع انصاری جو بدر میں شہید ہوئے، حارثہ بن سراقہ بھی یہی ہیں جو دیکھنے والوں میں تھے (۱۲) خبیب بن عدی انصاری (۱۳) خنیس بن حذافہ سہمی (۱۴) رفاعہ بن رافع انصاری (۱۵) رفاعہ بن عبد المنذر ابو لبابہ انصاری (۱۶) زبیر بن عوام قرشی (۱۷) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری (۱۸) ابو زید انصاری (۱۹) سعد بن مالک زہری (۲۰) سعد بن خولہ قرشی (۲۱) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۲۲) سہل بن حنیف انصاری (۲۳) ظہیر بن رافع انصاری۔ (۲۴) ان کا بھائی (۲۵) عبد اللہ بن مسعود ہذلی (۲۶) عبد الرحمن بن عوف زہری (۲۷) عبیدہ بن حارث قرشی (۲۸) عبادہ بن صامت انصاری (۲۹) عمرو بن عوف جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف تھے (۳۰) عقبہ بن عمرو انصاری (۳۱) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۲) عاصم بن ثابت انصاری (۳۳) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۴) عتبان بن مالک انصاری (۳۵) قدامہ بن مظعون (۳۶) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۷) معاذ بن عمرو بن جموح (۳۸) معوذ بن عفراء (۳۹) ان کا بھائی (۴۰) مالک بن ربیعہ (۴۱) ابو اسید انصاری (۴۲) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف (۴۳) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۴) معن بن عدی انصاری (۴۵) مقداد بن عمرو کندی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے (۴۶) ہلال بن امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۳۰) مالک بن ربیعۃ (۳۱) ابو اسید ن الانصاری (۳۲) مسطح بن اثاثۃ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف (۳۳) مرارۃ بن الربیع الانصاری (۳۴) معن بن عدی الانصاری (۳۵) مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زھرۃ (۳۶) ھلال بن امیۃ الانصاری رضی اللہ عنھم اجمعین۔

بَابُ ذِکْرِ الْیَمَنِ وَالشَّامِ وَذِکْرِ اُوَیْسِ الْقَرْنِیِّ

یمن و شام کا ذکر اور خواجہ اُویس قرنی کا بیان

پہلی فصل

[illegible] عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَّہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہَ فَاَذْھَبَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْھَمِ فَمَنْ لَّقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ وَّلَہٗ وَالِدَۃٌ وَّکَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی تمہارے پاس یمن سے آئے گا جس کو اُویس کہا جاتا ہے۔ یمن میں اُسے صرف اُس کی ماں روکے ہوئے ہے۔ اُسے برص کی بیماری تھی اُس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گیا سوائے ایک دینار یا درہم کی جگہ کے تم میں سے جو اُس سے ملے وہ تم سب کے لیے دعائے مغفرت کروائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا بہترین تابعین میں بہتر وہ آدمی ہے جس کو اُویس کہا جاتا ہے۔ اُس کی والدہ ہے اور اُسے برص کی بیماری ہے۔ اُس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے۔ (مسلم)۔

[illegible] وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَّاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَّالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَّالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَۃُ وَالْوَقَارُ فِیْ اَھْلِ الْغَنَمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں جو نرم دل اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت یمانی ہے جبکہ فخر و تکبر اونٹ والوں میں اور سکون و وقار بکری والوں میں ہے۔

(متفق علیہ)

۶۰۰۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کفر کا سر مشرق کی طرف ہے جب کہ فخر و غرور گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں، شور مچانا خیمے والوں میں اور سکون بکری والوں میں ہے۔ (متفق علیہ)

۶۰۰۷۔ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنے ادھر سے آئیں گے یعنی مشرق سے۔ بدمزاجی، سنگ دلی اور شور مچانا خیموں میں رہنے والوں میں ہے جبکہ اونٹوں اور گائیوں کی دموں کے پیچھے چلنے والے ربیعہ اور مضر قبائل میں ہیں۔ (متفق علیہ)

۶۰۰۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيْمَانُ فِيْ أَهْلِ الْحِجَازِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنگ دلی اور بدمزاجی مشرق والوں میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔ (مسلم)

۶۰۰۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ میرے خیال میں آپ نے تیسری دفعہ میں فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۶۰۱۰۔ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کی جانب دیکھ کر دعا مانگی: اے اللہ! ان کے دلوں کو ادھر پھیر دے اور ہمیں ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

۶۰۱۱۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِأَيِّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِأَنَّ مَلٰئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شام والوں کو مبارک ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کس لیے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (احمد، ترمذی)

۶۰۱۲ — ۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب حضر موت کی طرف سے آگ نکلے گی یا حضر موت سے جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ شام کو لازم پکڑنا۔ (ترمذی)

۶۰۱۳ — ۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی پس لوگوں میں بہتر وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے ہجرت کی جانب جائیں گے اور دوسری روایت میں ہے کہ اہل زمین میں بہتر وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے ہجرت کو لازم پکڑیں گے اور زمین پر برے لوگ رہ جائیں گے ان کی زمینیں انہیں پھینک دے گی۔ خدا کی ذات انہیں ناپسند کرے گی آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی ان کے ساتھ رات گزارے گی اور ان کے ساتھ ہی قیلولہ کرے گی۔ (ابوداؤد)

۶۰۱۴ — ۱۱ وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معاملہ یہاں تک پہنچے گا کہ تم بہت سے لشکر ہو جاؤ گے ایک لشکر شام کا دوسرا لشکر یمن کا اور تیسرا لشکر عراق کا ہوگا۔ حضرت ابن حوالہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اس وقت کو پاؤں تو میرے لیے ایک پسند فرما دیجئے۔ فرمایا کہ شام کو لازم پکڑنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین سے پسندیدہ جگہ ہے اور اس کے لیے اپنے نیک بندوں کو چنتا ہے اگر تم اس بات سے انکار کرو تو یمن کو لازم پکڑنا اور اس کے تالابوں سے پانی پینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اس کے باشندوں کی ضمانت دی ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

تیسری فصل

۶۰۱۵ — ۱۲ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

شریح بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر ہوا اور کہا گیا کہ اے امیر المومنین! ان پر لعنت کیجیے فرمایا نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم يقول الأبدال يكونون بالشام وهم أربعون رجلا كلما مات رجل أبدل الله مكانه رجلا يسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الأعداء ويصرف عن أهل الشام بهم العذاب.

وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے جو چالیس افراد ہیں۔ جب ایک فوت ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے کو مقرر فرما دیتا ہے۔ اس کے سبب لوگوں پر بارش برسائی جاتی ہے اور ان کے طفیل دشمنوں پر فتح دی جاتی ہے اور ان کے صدقے

٦٠١٦ وعن رجل من الصحابة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستفتح الشام فإذا خيرتم المنازل فيها فعليكم بمدينة يقال لها دمشق فإنها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها منها أرض يقال لها الغوطة.

(رواهما أحمد)

(احمد) کسی ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہے کہ شام فتح کر لیا جائے گا جب تمہیں اس میں رہنے کا اختیار دیا جائے تو تم اس شہر کو لازم پکڑنا جس کو دمشق کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اہل اسلام کے لیے جھگڑوں سے پناہ گاہ ہے اور وہاں ان کا خیمہ ہے اس میں ایک جگہ ہے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے

(احمد)

٦٠١٧ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بالمدينة والملك بالشام.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت مدینہ منورہ میں اور بادشاہی شام میں ہوگی۔

٦٠١٨ وعن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت عمودا من نور خرج من تحت رأسي ساطعا حتى استقر بالشام. رواهما البيهقي في دلائل النبوة.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے سر کے نیچے سے نور کا ایک ستون نکل کر اٹھتا ہوا دیکھا جو شام میں جا کر ٹھہر گیا۔ روایت کیا ہے ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

٦٠١٩ وعن أبي الدرداء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن فسطاط المسلمين يوم الملحمة بالغوطة إلى جانب مدينة يقال لها دمشق من خير مدائن الشام. (رواه أبو داود)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ جنگ عظیم کے وقت غوطہ ہوگی یعنی اس شہر کے پہلو میں ہے جس کو دمشق کہا جاتا ہے وہ شام کے شہروں میں بہتر ہے (ابو داؤد)

٦٠٢٠ وعن عبد الرحمن بن سليمان قال سيأتي ملك من ملوك العجم يظهر على المدائن كلها إلا دمشق. (رواه أبو داود)

عبد الرحمن بن سلیمان سے روایت ہے کہ عنقریب ایک عجمی بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر قابض ہو جائے گا

(ابو داؤد)

باب ثواب هذه الأمة

اس امت کے ثواب کا بیان

پہلی فصل

٦٠٢١ عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

وسلم قال إنما أجلكم في أجل من خلا من الأمم ما بين صلوة العصر إلى مغرب الشمس وإنما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي إلى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود إلى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار إلى صلوة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار إلى صلوة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من صلوة العصر إلى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين ألا فأنتم الذين يعملون من صلوة العصر إلى مغرب الشمس ألا لكم الأجر مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن أكثر عملا وأقل عطاء قال الله تعالى فهل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال الله فإنه فضلي أعطيه من شئت۔

(رواه البخاري)

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہاری مدت ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کی مدت ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی کو کام پر لگایا گیا۔ چنانچہ کہا کہ ایک قیراط کے بدلے کون میرا کام دوپہر تک کرتا ہے؟ پس یہود نے ایک قیراط پر دوپہر تک کام کیا۔ پھر کہا کہ کون میرا کام ایک قیراط کے بدلے دوپہر سے نماز عصر تک کرتا ہے؟ چنانچہ نصاریٰ نے ایک قیراط پر دوپہر سے نماز عصر تک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر کہا کہ کون میرا کام نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کرتا ہے؟ یعنی وہ نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کرنے والے تم ہی ہو، آگاہ ہو کہ تمہارے لیے دوگنا اجر ہے۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری تھوڑی ملی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے؟ بولے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا فضل ہے، میں جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔

(بخاری)

٦٠٢٣ وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن من أشد أمتي لي حبا ناس يكونون بعدي يود أحدهم لو رآني بأهله وماله۔

(رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں سے میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگ میرے بعد ہی ہوں گے جن میں سے کوئی تمنا کرے گا کہ کاش اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے مجھے دیکھ لے۔ (مسلم)

٦٠٢٤ وعن معاوية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال من أمتي أمة قائمة بأمر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى يأتي أمر الله وهم على ذلك۔

(متفق عليه) وذكر حديث أنس إن من عباد الله في كتاب القصاص۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہمیشہ میری امت میں ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ انہیں رسوا کرنے والا نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور نہ ان کا مخالف۔ قیامت تک وہ اسی حالت پر رہیں گے (متفق علیہ) اور اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ والی حدیث اس سے پہلے کتاب القصاص میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

٦٠٢٥ عن أنس قال قال رسول الله صلى الله

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمّت کی مثال بارش جیسی ہے معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ اُس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا پچھلا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

٦٠٢٥ - عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت جعفر صادق اُن کے والد ماجد، اُن کے جدّ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بشارت ہو بشارت ہو بے شک میری اُمّت کی مثال بارش جیسی ہے معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ اُس کا آخری حصہ بہتر ہے یا پہلا۔ یا باغ جیسی ہے ایک سے سال بھر ایک فوج کو کھلایا جائے۔ پھر دوسرے سال دوسری فوج کو کھلایا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ دوسری فوج کے وقت وہ زیادہ چوڑا، زیادہ گہرا، نہایت عمدہ ہو۔ وہ اُمّت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہوں، درمیان میں مہدی اور آخر میں حضرت مسیح ہیں لیکن درمیان والے ٹیڑھی چال والے لوگ ہیں نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں۔ (رزین)

٦٠٢٦ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا۔

عمرو بن شعیب اُن کے والد ماجد، اُن کے جدّ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کے لحاظ سے کون سی مخلوق تمہیں زیادہ پسند ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فرشتے۔ فرمایا کہ انہیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جبکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ انبیائے کرام۔ فرمایا کہ انہیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جبکہ اُن پر وحی نازل ہوتی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم۔ فرمایا تمہیں ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوق میں میرے نزدیک وہ ایمان میں سب سے عجیب ہیں جو میرے بعد ہوں گے، اوراق پائیں گے جن میں کتاب لکھی ہوگی اور اُس پر ایمان لائیں گے۔

٦٠٢٧ - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

عبدالرحمٰن بن علاء حضرمی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس اُمّت کے آخر میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کا پہلے حضرات جیسا اجر ہوگا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے، بُرے کاموں سے منع کریں گے اور فتنے برپا کرنے والوں سے لڑیں گے۔ روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۶۰۲۸ـ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبٰى لِمَنْ رَآنِي وَطُوبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوشخبری ہو اُس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور سات مرتبہ خوشخبری اُس کے لیے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور ایمان لایا (احمد)

۶۰۲۹ـ وَعَنْ أَبِي مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِينٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلٰى آخِرِهِ۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا جو صحابی تھے کہ ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ ہاں میں ایک عمدہ حدیث سناتا ہوں۔ ہم نے صبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح بھی تھے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا کوئی ہم سے بہتر ہو سکتا ہے حالانکہ ہم مسلمان ہوئے اور آپ کی معیت میں جہاد کیا۔ فرمایا ہاں وہ لوگ جو میرے بعد ہوں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے احمد اور دارمی نے اور رزین نے قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا سے آخر تک حضرت ابو عبیدہ سے مروی کیا۔

۶۰۳۰ـ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

معاویہ بن قرہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شام والے بگڑ جائیں گے تو تم میں بھلائی نہیں رہے گی اور ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ کامیاب رہے گا جنہیں رسوا کرنے والا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ابن المدینی نے کہا کہ ان سے مراد محدثین ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۳۱ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی اور بھول چوک سے درگزر فرمایا ہے اور اس سے جو زبردستی کروایا جائے (ابن ماجہ، بیہقی)

۶۰۳۲ـ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ)

بہز بن حکیم اپنے والد ماجد سے، وہ ان کے جد امجد سے راوی ہیں کہ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے (۳: ۱۱۰) کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو۔ تم ان میں بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اَللّٰهُمَّ تَمَّ كِتَابُ الْمِشْكٰوةِ ([illegible])

أَسْمَاءُ الرِّجَال

اُردو

وضاحت

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ اسماء الرجال کی اس فہرست کو صاحبِ مشکوٰۃ نے دو ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ دوسرے باب میں ائمہ اصولِ حدیث کا ذکر ہے جبکہ پہلے باب میں جہاں روایت کرنے والے صحابہ، صحابیات اور تابعین کا ذکر ہے وہاں ان لوگوں کے مختصر حالات بھی پیش کیے ہیں جن کا مشکوٰۃ شریف میں کسی جگہ ذکر آیا ہے۔ قارئینِ کرام اس فہرست کو اصل سے کچھ مختلف پائیں گے۔ فرق حسبِ ذیل امور میں نظر آئے گا۔

۱۔ امام ولی الدین رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سنہ [illegible] نے اسود عنسی، اُمیہ بن خلف، اکیدر دومہ اور ابن صیاد وغیرہ کا فرداً فرداً ذکر بھی صحابہ و تابعین کی سرخیوں کے تحت کیا ہے۔ جبکہ راقم الحروف نے ان لوگوں کا ذکر تابعین کے بعد کفار کی سرخی قائم کر کے کیا ہے۔

۲۔ احقر نے اصل ترتیب کے تسامحات کو دور کرنے کی کوشش بھی کی ہے مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے ہونا چاہیے اور حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے ہونا چاہیے۔ وقس علیٰ ھذا۔

۳۔ اصل فہرست میں صحابہ کے بعد تابعین اور پھر صحابیات کا ذکر ہے لیکن اس ناچیز نے صحابہ کے بعد صحابیات اور پھر تابعین کا ذکر کیا ہے۔ یہ جسارت محض شرفِ صحابیت کی عظمت کے پیشِ نظر کی ہے ورنہ بزرگوں کے اتباع سے انحراف کی مجال کہاں تھی نیز میرے اندر یہ طاقت نہیں ہے کہ حضرات امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور سیدہ فاطمہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی ہستیوں سے پہلے ان بزرگوں کے نام لکھوں جنہوں نے صحابہ کرام کی خدمت کر کے مقام و منصب پایا تھا۔

۴۔ عربی تذکروں کو اردو کا لباس پہناتے ہوئے نقل کے بجائے بامحاورہ اردو ترجمے کو اپنایا ہے اور کسی بزرگ کے ترجمے میں اگر اپنی جانب سے کوئی بات ناگزیر سمجھی آئے تو قوسین میں رکھی ہے تاکہ کسے اصل کا ترجمہ نہ سمجھا جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔

گدائے در اولیاء، [illegible] اختر شاہجہانپوری مظہری عفی عنہ

لاہور بھاٹی

بابِ اوّل

الف ——— صحابہ

۱۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لختِ جگر تھے۔ ان کی والدۂ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ ان کی ولادت ذوالحجہ میں ہوئی۔ سولہ یا اٹھارہ ماہ کی عمر پاکر جنت الفردوس کو سدھار گئے اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ (حضرت ماریہ قبطیہ کو شاہِ مقوقس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا تھا۔)

۲۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے والد کا نام کعب ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ بارگاہِ رسالت میں کاتبِ وحی کے منصب پر فائز تھے۔ یہ ان چیدہ خوش قسمت افراد میں سے ایک تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ ہی میں حفظِ قرآن مجید کی سعادت حاصل کر لی تھی۔ اور ممتاز قاری شمار ہوتے تھے نیز ان فقہائے صحابہ میں ان کا شمار ہوتا تھا جو عہدِ رسالت میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابوالمنذر رکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں ابوالطفیل کہا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سید الانصار کا لقب دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید المسلمین کا۔ آپ سے روایت کرنے والے بہت سے حضرات ہیں۔ ۱۹ھ میں وفات پائی۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں تراویح کو باقاعدہ اور باجماعت انتظام کیا تو لوگوں کی امامت کے فرائض حضرت اُبی بن کعب ہی کے سپرد کیے گئے تھے۔) اُبی میں الف مضموم، با مفتوح اور یاء مشدد ہے۔

۳۔ حضرت اُبیض رضی اللہ تعالیٰ والد کا نام حمال تھا۔ قبیلہ سبا سے تعلق اور وطن مارب تھا۔ ایک وفد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر نعمتِ ایمان اور صحبتِ نبوی سے مشرف ہوئے تھے۔ حمال میں حاء مفتوح اور میم مشدد ہے۔ مارب کی میم مفتوح اور راء مکسور ہے۔ یہ بستی ملک یمن میں صنعاء شہر کے قریب واقع ہے۔ سبا میں سین اور باء دونوں مفتوح ہیں۔

۴۔ حضرت ابوالازہر انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں خالد بن معدان اور شریح بن عبید وغیرہ شامل ہیں۔ شامی محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۵۔ حضرت آبی اللحم خلف بن عبد الملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا قبیلہ غفار سے تعلق تھا۔ بعض نے ان کا اسم گرامی عبد اللہ اور بعض نے حویرث لکھا ہے

لیکن مشہور آبی اللحم کے لقب سے ہوئے۔ بعض نے اس لقب کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ یہ گوشت بالکل نہیں کھایا کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ دورِ اسلام سے پہلے بھی اس جانور کا گوشت نہیں کھاتے تھے جو بتوں پر چڑھایا گیا یا ان کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ غزوۂ حنین کے روز جامِ شہادت نوش کیا۔ حضرت عُمیر ان کے آزاد کردہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ لفظ آبی میں ہمزہ پر مد باء مکسور اور یاء ساکن ہے۔ لحم میں لام اور حاء دونوں مفتوح ہیں۔

۶۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما والد ماجد کا نام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدۂ ماجدہ کا حضرت برکہ تھا جو اُمِ ایمن کے لقب سے مشہور تھیں۔

انہیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس محترمہ نے رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی گود میں کھلایا تھا۔ دراصل یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز تھیں۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لختِ جگر تھے۔ آزاد کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اور ان پر آپ انتہائی شفقت فرماتے تھے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب اور محبوب زادہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت باختلافِ روایات ان کی عمر اٹھارہ یا بیس سال تھی۔ انہوں نے ام القریٰ وادی میں سکونت اختیار کر لی تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد اسی جگہ وفات پائی۔ بعض محدثین نے ان کا سنِ وفات ۵۴ھ بتایا ہے جس کی حافظ ابن عبد البر نے بھی تائید کی ہے۔ بہت سے حضرات نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اُسامہ میں ہمزہ مضموم، سین اور میم دونوں مفتوح ہیں۔

۷۔ حضرت اُسامہ بن شریک ذبیانی ثعلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا تعلق بنو ثعلبہ سے تھا۔ ان کی روایت کردہ احادیث زیادہ تر اہلِ کوفہ میں پھیلیں۔

کوفی محدثین میں ان کا شمار ہوتا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں زیاد بن علاقہ بھی ہیں۔

۸۔ حضرت ابو اسرائیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا شمار بھی صحابۂ کرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے منت مانی تھی کہ ایسا روزہ رکھیں گے کہ حالتِ صوم میں نہ کسی سے کلام کریں گے، نہ سائے میں بیٹھیں گے بلکہ سارا دن دھوپ میں کھڑے رہیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان سے کہو کہ روزہ پورا رکھیں لیکن سائے میں بیٹھیں اور لوگوں سے گفتگو کریں۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ جیسے صحابۂ کرام نے روایت کی ہے۔

۹۔ حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی کنیت ابو رافع ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ نام کی نسبت کنیت کے ذریعے زیادہ مشہور ہوئے لہٰذا ان کا تذکرہ حرفِ راء کے تحت تفصیلاً آئے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۱۰۔ حضرت اسمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمرۂ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے والد کا نام مضرس ہے۔ یہ بصرہ کے اعرابیوں سے تھے۔ مضرس میں میم مضموم، ضاد مفتوح اور راء مشدد مکسور ہے۔

۱۱- **حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | ان کے والد کا نام مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی ہے۔ یہ تمام غزوات میں مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔ نام کی نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہوگئی۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اٹھتر سال کی عمر پاکر سنہ ۶۰ھ میں وفات پائی۔ بدری صحابہ میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے یہی بزرگ ہیں۔ اُسید میں ہمزہ مضموم، سین مفتوح اور یا و دال دونوں ساکن ہیں۔

۱۲- **حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا۔ یہ اُن اصحاب میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر بارگاہ ہوئے تھے۔ اُس وقت یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو لوگوں تک پہنچانے پر مامور فرمائے گئے تھے۔ دونوں عقبوں کے درمیان ایک سال کی مدت کا فاصلہ تھا۔ یہ غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے سنہ ۲۰ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع کے اندر دفن کیے گئے۔ اُسید میں ہمزہ مضموم اور سین مفتوح ہے۔

۱۳- **حضرت اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | ان کا اصل نام منذر ہے۔ العائذ العصری، العبدی کے بیٹے اور اپنی قوم کے سردار تھے۔ اپنی قوم کو اسلام کی جانب متوجہ کرنے میں قابل تعریف کردار ادا کیا۔ وفد عبد القیس کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے اعراب میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ صحابہ و تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کا باب "الحذر و التانی" میں ذکر آیا ہے۔ العصری میں عین مفتوح، صاد مہملہ مفتوح اور راء مہملہ ہے۔

۱۴- **حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | ان کی کنیت ابو محمد اور والد کا نام معدیکرب ہے۔ اپنے قبیلے کا وفد قائد کی حیثیت میں لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ چونکہ قبیلے کے معززین میں ان کا شمار تھا لہٰذا اسلام قبول کرنے پر بھی انہیں اعزاز حاصل رہا۔ وصال نبوی کے بعد یہ اسلام سے پھر گئے تھے لیکن دوبارہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہی اسلام سے مشرف ہوگئے تھے۔ آخر کار کوفہ میں سکونت اختیار کرلی اور سنہ ۴۰ھ میں وفات پائی۔ ان کی نماز جنازہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پڑھائی تھی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵- **حضرت اُشیم ضبابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | ان کا ذکر باب "الفرائض" کی حدیث ضحاک میں ہے۔

۱۶- **حضرت اغر مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | یہ مزنی کے بیٹے اور صحابی ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور معاویہ بن قرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ اغر میں ہمزہ مفتوح، غین مفتوح اور راء مشدد ہے۔

۱۷- **حضرت افلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ** | یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام تھے اور بعض نے کہا ہے کہ

حضرت اُمِّ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام تھے۔ ان سے حبیب تیمی نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۸- **حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ بنو تمیم سے تھے۔ فتح مکہ کے بعد اپنی قوم کے وفد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ مؤلفۃ القلوب میں شمار کیے گئے۔ دورِ جاہلیت اور عہدِ اسلام دونوں زمانوں میں یہ معززین میں شمار ہوتے رہے۔ خلافتِ عثمانی میں عبداللہ بن عامر نے انہیں اس لشکر کا امیر مقرر کیا جو خراسان کی مہم پر روانہ کیا گیا تھا۔ جوزجان کے اندر یہ لشکر سمیت مبتلائے مصائب و آلام ہو گئے۔ ان سے حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے۔

۱۹- **حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ان کا اصل نام صُدی اور والد کا عجلان تھا۔ مصر میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ شام کے اکثر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کا شمار کثیر الروایت صحابیوں میں ہوتا ہے۔ سنہ ۸۶ھ میں شام کے اندر ہی وفات پائی۔ شام کے اندر وفات پانے والے یہ آخری صحابی تھے۔ بعض کے نزدیک شام میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر ہیں۔ صُدی میں صاد پر ضمہ، دال مفتوح اور یا مشدد ہے۔

۲۰- **حضرت ابوامامہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ان کا اسمِ گرامی سعد اور کنیت ابوامامہ ہے۔ حضرت سہل بن حنیف انصاری اوسی کے بیٹے تھے۔ یہ نام کی نسبت کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے سنہ ۸ھ میں پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام اور کنیت ان کے نانا جان حضرت سعد بن زرارہ کے نام اور کنیت پر تجویز فرمائی۔ کم عمری کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے۔ اسی لیے بعض حضرات نے ان کا ذکر تابعین میں کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے انہیں صحابی ثابت کر کے مدینہ منورہ کے اجلۂ تابعین میں ان کو شمار کیا ہے۔ اپنے والد ماجد اور حضرت ابوسعید وغیرہ سے انہوں نے روایت کی اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۹۲ سال کی عمر میں سنہ ۱۰۰ھ کے اندر وفات پائی۔

۲۱- **حضرت ابواُمیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ان کا شمار حجازی صحابۂ کرام میں ہوتا ہے۔ ابومنذر نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۲- **حضرت اُمیہ مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ خزاعی ازدی ہیں۔ ان کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے طعام کے بارے میں حدیث مروی ہے۔ ان کے بھتیجے مثنیٰ بن عبدالرحمٰن ان سے روایت کرتے ہیں۔ مخشی میں میم مفتوح، خاء ساکن، شین مکسور اور یا مشدد ہے۔

۲۳- **حضرت اُمیہ بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ اُمیہ بن خلف جمحی کے پوتے تھے۔ اپنے والد ماجد حضرت صفوان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے عمرو نے عاریت کے بارے میں روایت کی ہے۔

۲۴- **حضرت انس بن مالک بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ان کی کنیت ابوحمزہ ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے ان کا تعلق تھا۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی

حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص خادم ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو ان کی عمر دس سال تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں انھیں بصرہ کے اندر تبلیغ اسلام پر مامور فرمایا تو وہیں اقامت پذیر ہو گئے اور اسی سن ۹۳ھ کے اندر وصال فرمایا۔ بصرہ کے اندر فوت ہونے والے یہ آخری صحابی ہیں۔ اس حساب سے ان کی عمر ایک سو تین سال ہوئی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ انھوں نے ننانوے سال کی عمر پائی۔ حافظ ابن عبدالبر نے اسی قول کی تصحیح کی ہے۔ زندگی میں ہی ان کی اولاد کی تعداد سو تک پہنچ گئی تھی۔ بعض نے اسی کہا ہے یعنی اٹھتر لڑکے اور دو لڑکیاں۔ ان سے کتنے ہی صحابہ کرام و تابعین عظام نے روایت کی ہے۔

۲۵۔ **حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ان کی کنیت ابو کعب تھی۔ یہاں ان کا اسم گرامی اس حدیث کی سند میں آتا ہے جو مسافر، حاملہ اور مرضعہ کے روزے سے بارے میں ہے۔ انھوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابی قلابہ نے روایت کی ہے۔

۲۶۔ **حضرت انس بن ابو مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ابو مرثد کا نام کناز بن حصین یا ابن حصین تھا۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ دوسرا قول زیادہ مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہی انیس ہیں جو فتح مکہ اور غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ وہی انیس ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے انیس! صبح اس عورت کے پاس جانا، اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دینا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرے انیس ہیں۔ انھوں نے سنہ ۲۰ھ میں وفات پائی۔ یہ ایسے قریشی نسب سے تھے کہ ان کے بھائی، والد محترم اور دادا جان کو بھی صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔ حسن بن حنظلہ اور حکم بن مسعود نے ان سے روایت کی ہے۔ کناز میں کاف مفتوح، نون مشددہ اور زا معجمہ ہے۔

۲۷۔ **حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ انصار کے قبیلہ خزرج سے تھے۔ مشہور صحابی اور خادم رسول یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا تھے۔ یہ غزوۂ احد میں تیروں، نیزے اور برچھی کے اسی سے زیادہ زخم کھا کر شہید ہوئے۔ یہ آیت:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ .... (ایمان والوں میں سے وہ مرد ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔)

ان کے حق میں ہی نازل ہوئی تھی۔

۲۸۔ **حضرت انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ کالے رنگ کے غلام اور نہایت خوش الحان تھے۔ سفر میں اونٹوں کو چلاتے وقت حدی خوانی کیا کرتے تھے۔ ان سے حضرت ابوطلحہ اور حضرت انس بن مالک نے روایت کی ہے۔ ایک سفر کے دوران وہ اپنے مخصوص انداز میں حدی خوانی کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: رویدا یا انجشۃ رفقا بالقواریر۔ اے انجشہ! کانچ کی شیشیوں پر مہربانی کرتے ہوئے آہستہ۔ انجشہ میں ہمزہ مفتوح، نون ساکن، جیم مفتوح اور شین معجمہ ہے۔

۲۹۔ **حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ**: یہ ثقفی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام اوس بن

ازدی ہیں۔ ان سے ابوالاشعث صنعانی اور ان کے صاحبزادے عمرو بن اوس نے روایت کی ہے۔

۴۰۔ **حضرت ایاس بن بُکیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ان کا تعلق قبیلہ لیث سے تھا۔ بدری صحابی ہیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ دارِ ارقم میں اسلام لائے تھے۔ ۳۴ھ میں وفات پائی تھی۔

۴۱۔ **حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یہ دوسی مدنی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ امام بخاری کے نزدیک ان کا شرفِ صحابیت سے مشرف ہونا ثابت نہیں ہے۔ عورتوں کے بارے میں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۲۔ **حضرت ایفع بن ناکور رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یمن کے رہنے والے اور ذی الکلاع کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی قوم کے بااثر سردار تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس نامۂ مبارک بھیجا تھا کہ اسود عنسی اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں لشکرِ اسلام کی مدد کی جائے۔ ۳۷ھ میں جنگِ صفین کے اندر اشتر نخعی کے ہاتھوں زخمی ہو کر جاں بحق ہوئے۔

۴۳۔ **حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ان کا اسمِ گرامی خالد بن زید ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ تمام جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ رہے۔ ۵۱ھ میں قسطنطنیہ (استنبول) کے اندر اسلامی افواج کی معاونت کرتے ہوئے وفات پائی۔ اس وقت یزید بن معاویہ کے ساتھ تھے جبکہ ان کے والد محترم قسطنطنیہ میں مصروفِ جہاد تھے۔ جب راستے میں شدید بیمار ہو گئے تو اپنے ساتھیوں کو وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میری لاش اپنے ساتھ رکھ کر آگے چلتے جانا اور جب دشمن سے مقابلہ ہو تو مجھے اپنے قدموں میں دفن کر دینا۔ چنانچہ وصیت کے مطابق انہیں قسطنطنیہ کی فصیل کے پاس ہی دفن کیا گیا۔ ان کی قبر مرجعِ خلائق ہے جس کی تعظیم کی جاتی ہے اور ان کے وسیلے سے لوگ شفا پاتے اور مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ قسطنطنیہ میں قاف مضموم، سین ساکن، پہلی طاء مفتوح اور دوسری مکسورہ اور نون کے بعد یاء ساکنہ ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ ان حروف کو ہم نے اسی طرح منضبط کیا ہے۔ قاضی عیاض مغربی نے مشارق میں کتنے ہی حضرات سے نقل کیا ہے کہ اس میں دوسرے نون کے بعد یاء مشددہ ہے۔

صحابیات

۴۴۔ **حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما** یہ حضرت ابوبکر صدیق کی بڑی صاحبزادی اور ذات النطاقین کے لقب سے مشہور تھیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ہجرت کی شب انہوں نے اپنے پٹکے کے دو حصے کر کے ایک سے توشہ دان اور دوسرے سے مشکیزہ باندھ دیا تھا۔ بعض کے نزدیک دوسرے حصے کو خود استعمال کیا تھا۔ یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی بہن اور عمر میں ان سے دس سال بڑی تھیں۔ ان کا شمار سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں ہوا ہے۔ ایک قول کے مطابق ان سے پہلے صرف سترہ

افراد مسلمان ہوئے تھے۔ یہ حضرت زبیر بن العوام کے حبالۂ عقد میں آئیں جو عشرہ مبشرہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد تھے۔ ان کی اولاد میں حضرت عبداللہ بن زبیر سب سے مشہور ہیں۔ یہ مدینہ منورہ پہنچنے پر مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والے سب سے پہلے بچے تھے۔ ۷۳ھ میں جب حضرت عبداللہ ابن زبیر کی لاش کو سولی سے اتار کر دفن کیا گیا تو اس واقعہ کے دس یا بیس روز بعد سو سال کی عمر میں حضرت اسماء کا وصال ہوا۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

۲۵۔ **حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا** انھوں نے اپنے خاوند حضرت جعفر بن ابو طالب کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں ان کے بطن سے محمد، عبداللہ اور عون تین صاحبزادے پیدا ہوئے۔ جب حضرت جعفر طیار شہید ہو گئے تو انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے نکاح کر لیا، جن سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کے بعد یہ حضرت علی المرتضیٰ کے نکاح میں آگئیں جن سے یحییٰ پیدا ہوئے۔ یہ حضرت ابوبکر اور حضرت علی کے خوشگوار تعلقات اور شیر و شکر ہونے کی روشن مثال ہیں اور ان کے صاحبزادے محمد بن ابوبکر کی پرورش بھی حضرت علی کے گھر میں ہوئی۔ ان سے کتنے ہی جلیل القدر صحابہ نے روایت کی ہے۔ عُمیس میں عین مضموم، میم مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

۲۶۔ **حضرت امامہ بنت العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا** یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ حضرت فاطمہ نے ان سے نکاح کرنے کی حضرت علی کو وصیت کی تھی۔ حضرت علی سے ان کا نکاح حضرت زبیر نے کیا تھا کیونکہ ان کے والد ماجد نے حضرت زبیر کو وصیت کی تھی۔ باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

۲۷۔ **حضرت اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** یہ رقیقہ بنت خویلد کی بیٹی تھیں جو ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد کی بہن تھیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔

رُقیقہ میں دونوں قاف مفتوح ہیں۔

۲۸۔ **حضرت اُنیسہ بنت خُبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا** یہ انصاریہ ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بھتیجے خبیب بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔

اُنیسہ بھی خُبیب کی طرح تصغیر کا صیغہ ہے۔

تابعین

۲۹۔ **آبان بن عثمان** یہ آبان بن عثمان بن عفان قرشی ہیں۔ تابعین سے ہیں اور فقہائے مدینہ میں شمار ہوتے تھے۔ اپنے والد ماجد اور دیگر اصحاب سے روایات کرتے تھے۔ ان کی بکثرت روایات موجود ہیں۔ ان سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبدالملک کے دورِ اقتدار میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

آذان میں ہمزہ مفتوح ہے جبکہ یا پر تشدید نہیں ہے۔

۴۰۔ **ابراہیم بن اسمٰعیل** | یہ اشہلی تھے۔ انہوں نے حضرت موسیٰ بن عقبہ اور دیگر بہت سے حضرات سے روایت کی ہے۔ ان سے قعنبی اور دیگر کئی ہی لوگوں نے روایت کیا ہے۔ کثرت سے روزے رکھتے اور نوافل پڑھا کرتے تھے۔ دارقطنی نے انھیں متروک کہا ہے۔ انھوں نے سنہ [illegible]ھ میں وفات پائی۔

۴۱۔ **ابراہیم بن عبدالرحمٰن** | یہ زہری قرشی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ ان کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ گود میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیے گئے تھے۔ انھوں نے اپنے والد ماجد اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث سنیں۔ ابن شہاب زہری اور ان کے صاحبزادے سعد بن ابراہیم نے ان سے روایت کی ہے۔ ۷۵ سال کی عمر گزار کر سنہ ۹۶ھ میں وفات پائی۔

۴۲۔ **ابراہیم بن فضل** | یہ مخزومی ہیں۔ انھوں نے مقبری وغیرہ سے روایت کی ہے اور وکیع و ابن نمیر وغیرہ ان سے روایت کرتے تھے۔ بعض نے انھیں ضعیف کہا ہے۔

۴۳۔ **ابراہیم بن میسرہ** | یہ ابراہیم بن میسرہ طائفی ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایات اہل مکہ میں مشہور تھیں۔ ثقہ ہیں اور صحیح احادیث روایت کیا کرتے تھے۔

۴۴۔ **ابوابراہیم اشہلی** | یہ انصاری ہیں لیکن ان کے زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ اپنے والد ماجد سے احادیث سنا کرتے اور ان سے یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہے۔ یہ معلومات امام مسلم کی کتاب الکنیٰ سے پیش کی گئی ہیں۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاری سے ان کے والد ماجد کا نام دریافت کیا جو صحابی تھے تو وہ کہنے لگے کہ انھیں بھی کچھ معلوم نہیں تھا۔

۴۵۔ **ابوالاحوص** | ان کا نام عوف اور مالک بن نضلہ کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے اپنے والد ماجد نیز حضرت ابو مسعود و حضرت ابو موسیٰ سے روایت کی ہے۔ حسن بصری، ابو اسحاق اور عطاء بن السائب نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۶۔ **الاحوص** | یہ الاحوص بن الجواب الضبی ہیں۔ ان کی کنیت ابو الجواب ہے۔ اہل کوفہ سے تھے۔ ان سے علی بن المدینی نے روایت کی ہے۔ سنہ ۲۱۱ھ میں وفات پائی۔ الجواب میں جیم مفتوح اور واؤ مشدد ہے۔

۴۷۔ **ابوالاحوص** | یہ ابوالاحوص سلام بن سلیم اور حافظ الحدیث تھے۔ آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کیا کرتے اور ان سے مسدد اور ہناد نے روایت کی ہے۔ تقریباً چار ہزار احادیث ان سے مروی ہیں۔ حافظ ابن معین نے انھیں پختہ اور معتبر کہا ہے۔ انھوں نے سنہ ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔

۴۸۔ **ازرق بن قیس** | یہ قیس حارثی کے صاحبزادے اور تابعی ہیں۔ والد محترم کی کنیت ابو برزہ تھی جو مشہور صحابی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد ماجد، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

۴۹۔ **اسحاق بن عبداللہ انصاری** | یہ تابعین مدینہ سے اور ثقہ بزرگ تھے۔ واقدی کا بیان ہے کہ امام مالک

کے نزدیک کسی مدنی تابعی کو علم حدیث میں ان پر فوقیت نہیں تھی۔ انھوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو مرثد سے احادیث سنیں جبکہ ان سے یحییٰ بن کثیر، امام مالک اور ہمام نے روایت کی۔ باب الانفاق میں ان کا ذکر ہے۔ انھوں نے ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۵۰۔ اسحاق بن راہویہ یہ ابراہیم کے بیٹے ہیں کی کنیت ابو یعقوب تھی اور ابن راہویہ کے نام سے مشہور ہوئے علم حدیث میں نہایت بلند پایہ تھے اور ان کا شمار ائمہ میں ہوتا ہے۔ حدیث، فقہ کے جامع نیز اتقان و صدق اور ورع و تقویٰ کی مثال تصویر تھے طلب علم میں خراسان، عراق، حجاز، یمن اور شام کے شہروں میں دیوانہ وار پہنچتے رہے اور آخر کار نیشاپور میں سکونت پذیر ہو گئے۔ ۷۷ سال کی عمر پاکر نیشاپور کے اندر ہی ۲۳۸ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔ ان کے علمی و عملی فضائل و کمالات کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔ انھوں نے سفیان بن عیینہ، وکیع اور دیگر کئی جلیل القدر ائمہ حدیث سے احادیث سنیں اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور دیگر کئی ائمہ حدیث نے روایت کی ہے۔

۵۱۔ ابو اسحاق السبیعی یہ ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی ہیں جو ہمدانی کوفی تھے۔ انھوں نے حضرت علی، حضرت ابن عباس اور دیگر کئی صحابہ کرام کی زیارت کا شرف پایا۔ انھوں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم سے احادیث سنیں جبکہ ان سے اعمش، شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی۔ یہ مشہور و بارز و اعصار و کثیر الروایت تابعی تھے۔ خلافت عثمان کے دو سال گزرنے پر ان کی ولادت ہوئی اور ۱۲۹ھ میں وفات پائی۔ سبیع یمن میں معروف اور بارہ مکسورہ ہے۔

۵۲۔ ابو اسحاق موصلی یہ مری انصاری کے صاحبزادے اور مرینہ منورہ کے رہنے والے تھے لیکن کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ بغداد میں انھوں نے سفیان بن عیینہ سے کئی احادیث بیان کیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔ حدیث کے متعلق ان پر بڑا اعتماد کیا جاتا ہے۔ انھوں نے ۲۳۲ھ میں وفات پائی۔

۵۳۔ ابو اسرائیل ان کا نام اسمٰعیل اور کنیت ابو اسرائیل تھی۔ یہ خلیفہ الملائی کے صاحبزادے تھے۔ حکم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو نعیم اور اسید بن الجمال وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ضعیف راوی ہیں۔ انھوں نے ۱۲۹ھ میں وفات پائی۔

۵۴۔ اسلم ان کی کنیت ابو خالد ہے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ حضرت عمر نے ۱۱ھ میں انھیں مکہ مکرمہ سے خریدا تھا۔ انھوں نے حضرت عمر سے احادیث سنیں اور ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مروان کے دورِ اقتدار کے اندر انھوں نے ایک سو چودہ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۵۵۔ اسود یہ اسود بن ہلال محاربی ہیں۔ یہ حضرت معاذ اور حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۸۴ھ میں اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف

روانہ ہوئے۔

۵۶۔ **اعرج** ان کا نام عبدالرحمٰن بن ہرمز ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے اور بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ تابعین میں سے مشہور اور ثقہ بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنے میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ ان سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔ اسکندریہ کے اندر ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

۵۷۔ **اعمش** ان کا نام سلیمان بن مہران کاہلی اسدی ہے کیونکہ بنی کاہل کے آزاد کردہ تھے اور بنی کاہل ایک شاخ ہے بنی اسد خزیمہ کی۔ یہ رے کے اندر ۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے کوفہ لائے گئے تو بنی کاہل کے ایک شخص نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ حدیث و قرأت کے جلیل القدر عالم اور مشہور بزرگوں میں سے ہیں۔ ان پر اہل کوفہ کی اکثر روایات کا دارومدار ہے۔ بہت سے حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔ علم و عمل کا یہ آفتاب ۱۴۸ھ میں غروب ہوا۔

۵۸۔ **اُمیہ بن عبداللہ** یہ عبداللہ بن خالد بن اُسید مکی کے صاحبزادے تھے۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور ان سے ابن شہاب زہری وغیرہ نے۔ یہ ثقہ اور والیٔ خراسان تھے۔ ۸۷ھ میں وفات پائی۔

۵۹۔ **اُویس قرنی** یہ اویس بن عامر ہیں۔ کنیت ابو عمرو تھی اور قرن کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے نبی آخر الزمان سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقدس زمانہ پایا لیکن بالمشافہ زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ بارگاہِ رسالت سے ان کے مقبولِ بارگاہ ولیہ ہونے کی بشارت دی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر صحابہ کرام نے انہیں دیکھا تھا۔ یہ زہد و ورع اور مخلوق سے کنارہ کشی میں سخت کوشاں رہتے تھے۔ ۳۷ھ میں یہ جنگ صفین کے موقع پر گم ہو گئے یا شہادت پا گئے تھے۔

۶۰۔ **ایوب بن موسیٰ** یہ عمرو بن سعید بن العاص اموی کے صاحبزادے تھے۔ انہوں نے عطاء، مکحول اور ان کے ہم پلہ محدثین سے روایت کی ہے اور شعبہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار ثقہ راویوں میں ہوتا ہے۔ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۶۱۔ **ابو ایوب مراغی عتکی** یہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے قتادہ نے روایت کی ہے۔ یہ معتبر اور ثقہ راوی شمار کیے گئے ہیں۔

کفار وغیرہ

۶۲۔ **اُبی بن خلف** یہ خلف بن وہب کا بیٹا اور امیہ بن خلف کا بھائی تھا۔ اپنی اسلام دشمنی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دلی بغض و عداوت رکھنے میں مشہور تھا۔ غزوۂ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں زخمی ہو کر واصلِ جہنم ہوا تھا جبکہ اس کا بھائی امیہ بن خلف اس سے پہلے غزوۂ بدر کے روز ہی جہنم میں پہنچا دیا گیا تھا۔

۶۳۔ **اسود بن کعب عنسی** اس کا نام عبہلہ عنسی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ طیبہ کے آخر میں اس بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا اور آپ کے وصال سے پہلے ہی اسے واصلِ جہنم کر دیا گیا تھا۔ اس کو ٹھکانے لگانے والے حضرت فیروز دیلمی اور حضرت قیس بن عبد یغوث تھے۔ فیروز اسے پچھاڑ کر سینے پر چڑھ بیٹھے اور قیس نے تن سے سر جدا کر کے تیس دجالوں میں سے اس ایک کا قصہ پاک کر دیا۔ باب الرؤیا میں اس مردود کا ذکر آیا ہے۔ عنسی کی عین مفتوح اور نون ساکن ہے۔ عبہلہ میں عین مفتوح، باء ساکن اور ہا مفتوح ہے۔

۶۴۔ **اکیدر دومہ** یہ عبدالملک کے بیٹے اور صاحبِ دومۃ الجندل کے لقب سے مشہور تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دعوتِ اسلام دیتے ہوئے نامۂ مبارک ارسال فرمایا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تحائف بھیجے تھے۔ ان کا ذکر باب الجزیہ میں آیا ہے۔ اکیدر اکدر کی تصغیر ہے۔ دومہ کے دال پر ضمہ اور فتحہ دونوں درست ہیں۔ دومہ ایک علاقے کا نام تھا جو شام اور حجاز کے درمیان واقع ہے۔

باب ـــــــ صحابۂ کرام

۶۵۔ **حضرت ابو البداح** ان کے اصلی نام میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ان کا نام عاصم بن عدی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حضرت عاصم بن عدی کے صاحبزادے ہیں۔ انھوں نے ابو البداح کے لقب سے ہی شہرت پائی جبکہ ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے جبکہ ان کے والد ماجد کا صحابی ہونا مسلّم ہے۔ ابن عبدالبر کے نزدیک یہی قول زیادہ صحیح ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ بداح میں باء مفتوح اور دال مشدد ہے۔ انھوں نے عمرِ عزیز کی ۸۴ منزلیں طے کرنے کے بعد ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے اپنے والد ماجد سے حدیثیں سنیں اور ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

۶۶۔ **حضرت ابو بردہ** ان کا اسمِ گرامی ہانی بن نیار ہے۔ یہ ان خوش نصیب حضرات میں شامل ہیں جو عقبۂ ثانیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں برابر شریک ہوتے رہے۔ یہ حضرت براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ ان کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے اختلافات میں حضرت علی کے حامی رہے اور ان کا ساتھ دیتے رہے۔ وفات پائی۔ حضرت براء اور حضرت جابر نے ان سے روایت کی ہے۔ ہانی میں نون مکسور ہے اور اسی طرح نیار میں بھی مکسور ہے۔

۶۷۔ **حضرت ابو برزہ** یہ نضلہ بن عبید اسلمی ہیں۔ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ عبداللہ بن خطل کو قتل کرنے والے یہی جرنیل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک تمام غزوات میں شریک ہو کر آپ پر پروانہ وار نثار ہوتے رہے۔ حضور کے وصال کے بعد بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ خراسان میں جہاد کیا۔ انھوں نے مرو کے اندر ۶۰ھ میں وفات پائی۔

۶۸۔ **حضرت ابو بشیر** یہ قیس بن عبید انصاری مازنی ہیں۔ ابن عبدالبر نے استیعاب میں لکھا ہے کہ ان کا صحیح نام

معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ کسی قابلِ اعتماد شخص نے وثوق کے ساتھ ان کا نام نہیں بتایا۔ کتاب الکنیٰ میں ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن نام نہیں لکھا۔ کتنے ہی حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے طویل عمر پائی اور یوم حرہ کے بعد ان کا وصال ہوا تھا۔

۶۹۔ حضرت ابو بصرہ یہ جمیل بن بصرہ غفاری ہیں۔ بصرہ میں باء مفتوح اور صاد ساکن ہے۔ جمیل جمل کی تصغیر ہے۔

۷۰۔ حضرت ابو بصیر یہ ابو بصیر عتبہ بن اسید ثقفی ہیں۔ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کر لینے والے صحابہ کرام میں سے ہیں۔ واقعۂ حدیبیہ میں ان کا ذکر آتا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اَسِید میں ہمزہ مفتوح اور سین مکسور ہے۔ حرف عین کے تحت بھی ان کا ذکر آئے گا۔

۷۱۔ حضرت ابوبکر صدیق ان کا اسم گرامی عبد اللہ ہے۔ والد محترم حضرت عثمان ابو قحافہ تھے۔ ان کا شجرۂ نسب یوں ہے۔ ابوبکر بن ابو قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ یوں ساتویں پشت میں ان کا نسب سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ دربارِ رسالت سے انہیں عتیق کا لقب بھی ملا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا۔

من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر۔	جو جہنم سے آزاد شخص کو دیکھنا چاہے وہ ابوبکر کو دیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ اسلام سے پہلے اور بعد ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یارِ دم خوار بن کر رہے اور سائے کی طرح کبھی جدا نہ ہوئے۔ حضرت ابوبکر کا رنگ گورا سفید اور لاغر اندام تھے۔ رخسارے ابھرے ہوئے نہ تھے کیونکہ چہرے پر گوشت کم تھا۔ آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی نہ تھیں اور پیشانی ابھری ہوئی تھی۔ انگلیاں موٹی اور پُر گوشت نہیں تھیں۔ مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ ساری امتِ محمدیہ میں یہ سعادت صرف حضرت ابوبکر کے حصے میں ہی آئی کہ خود، والدین کریمین اور اولاد اور پوتے یعنی چار پشتیں شرفِ صحابیت سے مشرف ہوئیں۔ ان کی ولادت واقعۂ فیل سے دو سال چار ماہ اور کچھ دن بعد ہوئی اور ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ میں منگل کی رات میں مغرب اور عشاء کے درمیان انھوں نے وفات پائی اور صحیح روایت کا یہ بے مثال پروانہ ہمیشہ کے لیے حریمِ انسانی شمعِ رسالت کے پہلو میں دیدارِ یار کی خاطر محوِ استراحت ہو گیا۔ وصیت کے مطابق ان کی زوجۂ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں غسل دیا اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ان کا دورِ خلافت صرف دو سال چار ماہ ہے۔ ان سے کتنے ہی صحابہ و تابعین نے روایت کی ہے جبکہ ان سے نسبتاً بہت کم حدیثیں مروی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ان کی ظاہری حیات کا عرصہ بہت مختصر و مصروف رہا۔

۷۲۔ حضرت ابوبکرہ یہ نفیع بن حارث ہیں۔ ابوبکرہ ان کی کنیت ہے۔ شروع میں یہ حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے۔ پھر کسی نے انہیں اپنا متبنّیٰ (منہ بولا بیٹا) بنا لیا تھا۔ نام کی نسبت یہ کنیت سے

ذریعے زیادہ مشہور ہیں۔ کنیت کی وجہ یہ ہے کہ محاصرۂ طائف کے وقت یہ بکرہ یعنی کنوئیں کی چرخی سے لٹک کر کود کے اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر دولتِ اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا اور ابوبکرہ کے نام سے پکارا جس کے باعث اصل نام پر یہ کنیت سبقت لے گئی۔ ان کا شمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ لوگوں یعنی موالی میں ہوتا ہے۔ آخری عمر میں یہ بصرہ کے اندر سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ نُفیع میں نون مضموم اور فاء مفتوحہ ہے۔

۴۳۔ **حضرت بُدیل بن ورقاء** | یہ خزاعی اور قدیم الاسلام ہیں۔ ان سے ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبداللہ اور عمرو نے روایت کی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہی شہید ہو گئے تھے۔ ایک قول کے مطابق یہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنگ صفین میں یہ اپنے صاحبزادے عبداللہ کے ہمراہ مارے گئے تھے۔ بُدیل بدل کی تصغیر ہے۔

۴۴۔ **حضرت براء بن عازب** | یہ ابو عمارہ انصاری حارثی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ابو عمرو بھی تھی۔ کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ۲۴ھ میں طبرستان کے رے فتح کیا۔ جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ڈٹ کر ساتھ دیا۔ مصعب بن زبیر کے زمانہ میں ۷۲ھ کے اندر کوفہ میں وفات پائی۔ غزوۂ بدر میں کم سنی کے باعث شریک نہیں کیے گئے تھے۔ پہلے پہل چودہ یا پندرہ سال کی عمر میں غزوۂ اُحد کے اندر شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ غزوات وغیرہ کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ عمارہ میں عین مضموم ہے اور میم مشدد نہیں ہے۔

۴۵۔ **حضرت بُریدہ بن حُصیب اسلمی** | انہوں نے غزوۂ بدر سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن اس میں شریک نہ ہو سکے۔ بیعتِ رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے لیکن پھر بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ جہاد کرتے ہوئے خراسان میں پہنچے اور یزید بن معاویہ کے دورِ اقتدار میں مرو کے مقام پر ۶۳ھ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ حُصیب حصب کی تصغیر ہے۔

۴۶۔ **حضرت بُسر بن ابی ارطاۃ** | ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے اور ان کے والد کا نام عُمیر العامری القرشی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کم سنی کے باعث انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا لیکن اہلِ شام کے نزدیک ان کا سننا ثابت ہے۔ واقدی کے قول کے مطابق یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آخری عمر میں ان کا حافظہ درست نہیں رہا تھا۔ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں وفات پائی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبدالملک کے زمانے میں فوت ہوئے۔

۴۷۔ **حضرت ابنا بُسر** | یہاں بُسر کے دونوں بیٹوں سے عطیہ اور عبداللہ مراد ہیں۔ جن کا ذکر حرفِ عین کے تحت

آئے گا۔ بکر اور محمد کے متعلق ان دونوں بھائیوں سے ایک حدیث مروی ہے جس کی سند میں ان کے نام مذکور نہیں بلکہ حضرت ابنا بسر کہا گیا ہے۔

۷۸۔ **حضرت بشر بن معبد** ان کے والد معبد ابن خصاصیہ کے نام سے مشہور تھے۔ خصاصیہ ان کی والدہ کا لقب تھا جبکہ نام کبشہ تھا۔ حضرت بشر کا شمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ حضرات یعنی موالی میں ہوتا ہے۔ یہ اہل بصرہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔

۷۹۔ **حضرت بلال بن رباح** انھیں حضرت ابو بکر صدیق نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ یہ شروع زمانے میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مکہ مکرمہ میں اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ غزوۂ بدر سے لے کر تمام غزوات میں برابر شریک ہوتے رہے۔ آخر میں انھوں نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابو بکر اور دوسرے بہت سے صحابہ کرام اور تابعین عظام کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ دمشق کے اندر تریسٹھ سال کی عمر پا کر ۲۰ھ میں وصال ہوا اور وہاں باب الصغیر میں دفن کیے گئے۔ ایک قول کے مطابق حلب میں وفات ہوئی اور باب الاربعین میں دفن کیے گئے۔ صاحب کشاف کے نزدیک پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ یہ ان حضرات میں سے ہیں جنھیں اسلام قبول کرنے کی بنا پر مشرکین مکہ نے دردناک تکلیفیں دی تھیں۔ حضرت بلال کو اذیت پہنچانے اور مارنے پیٹنے میں امیہ بن خلف خود بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ وہ بدبخت غزوۂ بدر کے اندر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں ہی واصل جہنم ہوا تھا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ حضرت عمر کہا کرتے: ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو آزاد کرنے والے بھی ہیں۔

۸۰۔ **حضرت بلال بن حارث** یہ مزنی تھے۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تھے جبکہ اشعر کے رہنے والے تھے۔ بعد میں بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مزینہ کا پرچم ان کے پاس رہا تھا۔ ان کے بیٹے حارث اور علقمہ بن ابی وقاص نے ان سے روایت کی ہے۔ عمر عزیز کی اسّی منزلیں طے کر لینے کے بعد انھوں نے ۶۰ھ میں وفات پائی۔

۸۱۔ **حضرت البیاضی** بنو بیاضہ بن عامر سے نسبت ہونے کے باعث البیاضی کہلاتے تھے جبکہ ان کا نام عبد اللہ بن جابر انصاری ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

صحابیات

۸۲۔ **حضرت اُمّ بجید** ان کا اسم گرامی حوا ہے۔ یزید بن السکن انصاری کی بیٹی اور اسماء بنت یزید کی بہن ہیں۔ ان کی کنیت نے نام سے زیادہ شہرت پائی۔ یہ ان خوش نصیب عورتوں سے ہیں جنھوں نے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان سے عبد الرحمٰن بن بجید نے روایت کی ہے۔ بجید بجد کی تصغیر ہے۔

۸۳۔ **حضرت بریرہ** یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ ہیں۔ احادیث مطہرہ کے مطابق ان کی آزادی سے شریعت مطہرہ کے کتنے ہی مسائل واضح ہوئے تھے۔ انھوں نے حضرت عائشہ

حضرت ابن عباس اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔ بریرہ میں باء مفتوح اور پہلی راء مکسور ہے۔

۸۴۔ **حضرت بُسرہ** یہ قرشیہ اسدیہ ہیں۔ صفوان بن نوفل کی صاحبزادی اور ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔

۸۵۔ **حضرت بُہیسہ** یہ فزاریہ ہیں۔ اپنے والد ماجد سے احادیث روایت کرتی ہیں جو صحابی تھے۔ ان سے مروی حدیث بیع کے متعلق ہے۔ بہیسہ میں باء مضموم، ہاء مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

تابعین

۸۶۔ **ابو بردہ عامر** یہ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ ان کے والد محترم حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ابو موسیٰ اشعری کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کرتے تھے۔ قاضی شریح کے بعد عہدۂ قضا پر مامور کیے گئے لیکن کوفہ کا گورنر ہونے کے بعد حجاج بن یوسف نے انھیں معزول کر دیا تھا۔

۸۷۔ **ابو البختری** ان کا نام سعید بن فیروز ہے۔ ان سے رؤیت ہلال کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔

۸۸۔ **ابو بکر بن عیاش** یہ اسدی ہیں اور ان کا شمار بہت بڑے علماء میں ہوتا ہے۔ ابو اسحاق وغیرہ سے روایت کرتے تھے اور ان سے امام احمد اور ابن معین وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام احمد کا قول ہے کہ یہ صدوق و ثقہ ہیں لیکن کبھی کبھی غلطی کر جاتے تھے۔ عمر عزیز کی ۹۶ منزلیں طے کرنے کے بعد سنہ ۱۹۳ھ میں وفات پائی۔ عیاش میں یاء مشدد ہے۔

۸۹۔ **ابو بکر بن عبدالرحمٰن** یہ مخزومی ہیں۔ ان کا نام ابو بکر ہے اور کنیت بھی یہی ہے۔ مشہور تابعی ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سنیں اور ان سے شعبی و زہری نے روایت کی ہے۔

۹۰۔ **ابو بکر بن عبداللہ بن زبیر** یہ حمیدی اور امام بخاری کے شیخ ہیں۔ ان کا ذکر حرف عین کے تحت آئے گا۔

۹۱۔ **بجالہ بن عبدہ** یہ تمیمی ہیں۔ جزء بن معاویہ کے کاتب اور احنف بن قیس کے چچا تھے۔ ثقہ ہیں اور اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث سنیں اور ان سے عمرو بن دینار نے روایت کی ہے۔ سنہ ۷۰ھ تک یہ مکہ مکرمہ میں زندہ تھے۔ معلوم نہیں وفات کس سن میں پائی۔ بجالہ میں باء مفتوح اور جیم مخفف ہے۔ جزء میں جیم مفتوح اور زاء ساکن ہے۔

۹۲۔ **بسر بن محجن** یہ دیلی حجازی ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے تھے۔ ابن مندہ نے انھیں صحابہ کرام میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ امام بخاری وغیرہ ائمہ حدیث نے انھیں تابعین میں شمار کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ زید بن اسلم نے ان سے روایت کی ہے۔ محجن میں میم مکسور، حاء ساکن اور جیم مفتوح ہے۔ دیلی میں دال مکسور اور یاء ساکن ہے۔

۹۳۔ **بشر بن ابی مسعود** یہ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عروہ بن زبیر، یونس بن میسرہ اور کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۹۴۔ **بشر بن رافع** یہ یحییٰ بن کثیر اور دیگر کئی اہل علم حضرات سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے عبدالرزاق اور دیگر بزرگوں نے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل ان کی روایت کو ضعیف اور ابن معین قوی قرار دیتے تھے۔

۹۵۔ **بشر بن مروان** یہ مروان بن حکم اموی قرشی کے صاحبزادے اور عبدالملک کے بھائی ہیں۔ عبدالملک نے انہیں عراق کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر خطبہ یوم جمعہ کے باب میں آیا ہے۔ بشر میں باء مکسور اور شین ساکن ہے۔

۹۶۔ **بشیر بن میمون** یہ اپنے چچا حضرت اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے تھے اور ان سے بشیر بن معقل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حدیث روایت کرنے میں اچھے مانے گئے ہیں۔

۹۷۔ **بلال بن عبداللہ** یہ حضرت عبداللہ بن عمر قرشی عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے ہیں۔ روایت حدیث میں بڑے محتاط اور سنجیدہ تھے۔

۹۸۔ **بلال بن یسار** یہ یسار بن زید کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت یسار بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ یہ حضرت زید یہاں حضرت یسار کے والد ہیں وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ہیں۔ یہ اپنے والد محترم اور جد امجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی روایتیں اہل بصرہ میں رائج تھیں۔

۹۹۔ **بہز بن حکیم** یہ معاویہ بن حیدۃ القشیری بصری کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے متعلق اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ اپنے والد محترم اور جد امجد سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں ان کی کوئی روایت شامل نہیں کی۔ ابن عدی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں دیکھی جس کا انکار کیا جاسکے۔ حیدہ میں حاء مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

تابعات

۱۰۰۔ **بنانۃ انصاریہ** یہ عبدالرحمن بن حیان کی آزاد کردہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے۔ جلاجل یعنی پازیبوں والی حدیث ان سے ہی مروی ہے۔ حیان میں حاء مفتوح اور یاء مشدد ہے۔

تمام ــــــ صحابۂ کرام

۱۰۱۔ **حضرت تمیم داری** یہ تمیم بن اوس الداری ہیں۔ پہلے نصرانی ہوتے تھے پھر ۹ھ میں اسلام قبول کر لیا۔

یہ کبھی ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کر لیا کرتے اور کبھی ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتے ہوئے ساری رات گزار دیا کرتے تھے۔ محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت تمیم داری رات کو بیدار نہ ہو سکے اور تہجد کی نماز قضا ہو گئی۔ اس غفلت پر نفس کو یہ سزا دی کہ ایک سال تک رات کے وقت بالکل نہ سوئے اور ساری ساری رات نوافل پڑھتے ہوئے گزارتے۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد شام میں سکونت اختیار کر لی تھی اور باقی عمر وہیں گزاری حالانکہ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ سب سے پہلے مسجد نبوی میں انھوں نے چراغاں کیا۔ دجال اور جساسہ کا واقعہ انھوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا تھا جس کو ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کیا ہے۔

تابعین

۱۰۲۔ **ابو تمیمہ** | یہ طریف بن خالد ہجیمی بصری ہیں۔ ابو تمیمہ کنیت ہے۔ اصل کے لحاظ سے ان کا تعلق یمن سے تھا۔ یہ تابعی ہیں اور ان کے چچا نے انھیں فروخت کر دیا تھا۔ کتنے ہی صحابہ کرام سے یہ روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ انھوں نے [illegible] میں وفات پائی۔

ثاء ——— صحابہ کرام

۱۰۳۔ **حضرت ثابت بن دحداح** | ان کا تعلق انصار سے تھا۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام ابن دحداحہ لکھا ہے۔ یہ غزوۂ احد میں خالد بن ولید کے نیزے سے شہید ہوئے تھے جو ان کے جسم سے آر پار ہو گیا تھا (حضرت خالد اس وقت تک دولتِ اسلام سے مشرف نہیں ہوئے تھے)۔ بعض حضرات کے نزدیک انھوں نے صلح حدیبیہ کے بعد بستر پر وفات پائی تھی۔ ان کا ذکر جنازے کے ساتھ چلنے کے باب میں آیا ہے۔

۱۰۴۔ **حضرت ثابت بن ضحاک** | ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ ان کی کنیت ابو یزید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر بیعتِ رضوان کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھے حالانکہ اس وقت کم عمر تھے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں انھیں شہید کر دیا گیا تھا۔

۱۰۵۔ **حضرت ثابت بن قیس بن شماس** | ان کا تعلق بھی انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ غزوۂ احد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ یہ جلیل القدر صحابی ہیں اور ان کا شمار انصار کے ذی علم حضرات میں ہوتا ہے۔ انھیں بارگاہِ رسالت کے خطیب ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی زندگی ہی میں انھیں جنت کی بشارت دی تھی۔ ۱۲ھ میں جنگِ یمامہ کے دوران مسیلمہ کذاب سے مقابلہ کرتے ہوئے انھوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ ان سے انس بن مالک اور دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔

١٠٦ حضرت ثمامہ بن اثال حنفی یہ اہل یمامہ کے سرداروں اور مسیلمہ کذاب کے زبردست حامیوں سے تھے۔ گرفتار کرکے بارگاہِ رسالت میں پیش کیے گئے اور انہیں ایک درخت سے باندھ دیا گیا۔ تیسرے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں رہا کرنے کا حکم فرمایا۔ رہا ہونے پر یہ ایک باغ میں گئے اور نہا دھو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ آخر کار بہت اچھے مسلمان ثابت ہوئے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس سے روایت حدیث کی ہے۔ ثمامہ میں ثاء اور اثال میں ہمزہ مضموم ہے۔

١٠٧ حضرت ابو ثعلبہ ان کا اسم گرامی جرہم بن ناشب خشنی ہے۔ نام کی نسبت کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ بیعت رضوان کرنے والوں میں یہ بھی شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں روانہ فرمایا تھا کہ جا کر اپنی قوم کو تبلیغ کریں اور اسلام کی دعوت دیں۔ چنانچہ ان کے ذریعے بہت سے لوگ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ بعد میں یہ ملک شام کے اندر جا کر مقیم ہو گئے اور وہیں انہوں نے ٧٥ھ میں وفات پائی۔ جرہم میں جیم اور ہاء دونوں مضموم ہیں۔

١٠٨ حضرت ثوبان بن بجد ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور یہ غلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ اس کے بعد یہ ہمیشہ سفر و حضر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرما جانے کے بعد یہ شام میں جا مقیم ہوئے لیکن پھر حمص کی سکونت اختیار کر لی اور وہیں ٥٤ھ میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

تابعین

١٠٩ ثابت بن ابی صفیہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ محمد بن علی یعنی امام محمد باقر سے حدیث کا سماع حاصل کیا۔ وکیع اور ابو نعیم جیسے حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے ١٥٠ھ میں وفات پائی۔

١١٠ ثابت بن اسلم بنانی ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ بصرہ کے مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ چالیس سال تک حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف تلمذ حاصل رہا اور ان سے حدیثیں روایت کرنے میں مشہور ہو گئے۔ انہوں نے کتنے ہی بزرگوں سے روایت کی ہے۔ اور ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ انہوں نے ٨٦ سال کی عمر گزار کر ١٢٣ھ میں وفات پائی۔

١١١۔ ثمامہ بن حزن یہ حزن قشیری کے صاحبزادے ہیں اور ان کا شمار تابعین کے طبقۂ ثانیہ میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیثیں اہل بصرہ میں مروی ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو الدرداء کی زیارت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے حدیثیں سنی ہیں۔ اسود بن شیبان بصری ان سے روایت کرتے ہیں۔ حزن کی حاء مفتوح اور زاء ساکن ہے۔

١١٢۔ ثور بن یزید یہ یزید کلاعی شامی کے صاحبزادے ہیں جو حمص کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے خالد بن معدان سے حدیثیں سنیں جبکہ ان سے سفیان ثوری اور عیسیٰ بن یونس نے روایت کی ہے۔ انہوں نے

[illegible]ھ میں وفات پائی۔ ان کا ذکر باب اسلام میں آیا ہے۔

ج ـــــ صحابہ کرام

۱۱۳- **حضرت جابر بن سمرہ** یہ عامری سوائی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھانجے ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور وہیں سنہ ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۴- **حضرت جبار بن صخر** یہ انصاری سلمی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک صحابہ کرام کے اندر بھی شامل تھے۔ غزوۂ بدر سے لے کر تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ان سے شرحبیل بن سعد نے روایت کی ہے۔ جبار میں جیم مفتوح اور باء مشدد ہے۔

۱۱۵- **حضرت جابر بن عبد اللہ** ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ انصار کے قبیلہ سلم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار مشاہیر صحابہ میں ہوتا ہے۔ یہ ان صحابہ کرام میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے کثرت سے احادیث روایت کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا جن کی تعداد اٹھارہ ہے۔ انہوں نے شام اور مصر کے سفر بھی کیے۔ آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ عبد الملک بن مروان کے دور اقتدار میں چورانوے سال کی عمر پا کر انہوں نے مدینہ طیبہ کے اندر سنہ ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان کا شمار طویل عمر پانے والے صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔

۱۱۶- **حضرت جارود معلی عبدی** ان کا اسم گرامی بشر بن عمرو اور جارود لقب ہے۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ جارود نام ہے یا لقب۔ سنہ ۱۰ھ میں وفد عبد القیس کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ بعد میں یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں انہیں فارس (ایران) کے اندر شہید کر دیا تھا۔ ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۷- **حضرت جابر بن عتیک** ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبد اللہ اور ابو سفیان نیز ان کے بھتیجے عتیک بن حارث نے ان سے روایت کی ہے۔ عمر عزیز کی اکہتر منزلیں طے کرنے کے بعد سنہ ۶۱ھ میں وفات پائی۔

۱۱۸- **حضرت جبلہ بن حارثہ کلبی** یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ اور متبنّٰی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ ان سے ابو اسحاق سبیعی اور دیگر کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۱۹- **حضرت جبیر بن مطعم** یہ قرشی نوفلی ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ ہجرت کے بعد تمام عمر مدینہ منورہ میں گزری اور وہیں سنہ ۵۴ھ میں وصال ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ واقعہ

حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصے میں دولتِ اسلام سے مالا مال ہو گئے تھے۔ (علم الانساب کے ماہر اور اس فن میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خوشہ چین تھے۔)

۱۲۰- حضرت جریر بن عبداللہ ان کی کنیت ابو عمرو تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے تھوڑی مدت پہلے دولتِ اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے صرف چالیس روز پہلے دولتِ اسلام میسر آئی۔ ایک مدت تک کوفہ میں اقامت پذیر رہے اور پھر وہاں سے قرقیسیا چلے گئے تھے۔ وہیں ۵۱ھ میں وفات پائی۔ ان سے کئی حضرات نے روایت کی ہے۔ (یہ بہت خوبصورت تھے، اسی لیے حضرت عمر انہیں یوسف ثانی کہا کرتے تھے۔ جنگ قادسیہ میں انہوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔)

۱۲۱- حضرت جرہد بن خویلد اسلمی مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے اور ان کا شمار اصحابِ صفہ میں ہوتا تھا۔ انہوں نے ۶۱ھ میں وفات پائی۔ ان کے فرزندان یعنی عبداللہ، عبدالرحمٰن، مسلم اور اسلم نے ان سے روایت کی ہے۔ جرہد میں جیم اور ہا دونوں مفتوح ہیں۔

۱۲۲- حضرت جعفر بن ابوطالب یہ قریشی ہاشمی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ بارگاہِ رسالت سے انہیں ذوالجناحین کا خطاب ملا تھا۔ اکتیس حضرات کے بعد ابتدائی دور میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ حضرت علی سے عمر میں دس سال بڑے اور صورت و سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ ان کے قبولِ اسلام کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت علی نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا جان کے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ رہے تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ ابا جان نے ادھر سے جاتے ہوئے ہمیں دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: چچا جان! آپ بھی تشریف لے آئیں اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیں۔ انہوں نے جواب دیا: پیارے بھتیجے! میں جانتا ہوں کہ آپ کا دین برحق ہے لیکن میں ایسے جھکنے کو پسند نہیں کرتا کہ سر کی نسبت میرے سرین اونچے ہو جائیں۔ پھر فرمایا: اے جعفر! تم جاؤ اور اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ وہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فارغ ہونے کے بعد مڑ کر انہیں دیکھا تو فرمایا: جیسے تم ہم سے آ ملے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں دو پر عطا فرمائے گا جن کے ذریعے جنت میں اڑتے پھرو گے۔ انہوں نے ۸ھ میں ۴۱ سال کی عمر پا کر جنگ موتہ میں جامِ شہادت نوش کیا۔ (جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کی شہادت کے بعد لشکرِ اسلام کے علمبردار یہی بنے۔ دشمنانِ اسلام سے ایسی بے جگری کے ساتھ لڑے اور مسلمانوں کو لڑاتے رہے کہ تلواروں اور تیروں کے نوے سے زخم جسم کے سامنے والے حصے پر آئے اور پروانہ شمع ہدایت پر جان قربان کر دی۔) ان کے صاحبزادے عبداللہ بن جعفر اور کئی صحابہ کرام نے ان سے روایت کی ہے۔ (انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں، حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف۔ یہ حبشہ سے فتح خیبر کے وقت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے اتنی محبت تھی کہ اس وقت آپ نے فرمایا: میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہوئی ہے یا جعفر کے آنے کی۔ جب نجاشی سے ابوسفیان نے مسلمانوں کے خلاف شکایت کی تو شاہِ حبشہ کے

ہو دین اسلام اور مسلمانوں کے دفاع میں حضرت جعفر نے بھی تقریر کی اور اسلام کی حقانیت کو واضح کیا تھا۔

۱۲۳۔ حضرت جندب بن عبداللہ ان کے دادا کا نام سفیان بجلی علقی تھا۔ قبیلہ بجیلہ کی ایک شاخ کا نام علقہ تھا۔ بجیلہ کے لوگوں کو قسری بھی کہا جاتا تھا۔ اس خاندان کا مورث اعلیٰ خالد بن عبداللہ قسری تھا۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے چار سال بعد وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ جندب کی جیم مضموم ہے جبکہ دال کو مضموم اور مفتوح دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔

۱۲۴۔ حضرت ابو جحیفہ ان کا اسم مبارک وہب بن عبداللہ عامری ہے۔ کم سن صحابہ کرام سے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے تھے لیکن باشعور ہونے کے باعث انھوں نے آپ کے ارشادات عالیہ سنے اور روایت حدیث بھی کی۔ آخر میں یہ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے تابعین کی ایک بڑی جماعت اور ان کے صاحبزادے عون نے روایت کی ہے۔ جحیفہ کی جیم مضموم ہے جبکہ حا اور فا دونوں مفتوح ہیں۔

۱۲۵۔ حضرت ابو جری ان کا اسم گرامی جابر اور ان کے والد کا نام سلیم ہے۔ ان کا تعلق بنی تمیم سے تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے اور ان کی مرویات بصریوں میں مشہور تھیں۔ یہ قلیل الروایت بزرگ ہیں۔ جری کی جیم مضموم، را مفتوح اور یا مشدد ہے۔

۱۲۶۔ حضرت ابو الجعد ضمیری بعض حضرات نے ان کا اسم گرامی وہب کہا ہے لیکن یہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہوئے۔ ان سے عبیدہ بن سفیان نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۔ حضرت ابو جمیل ان کا ذکر کتاب اللقطہ میں آیا ہے۔ ان کے اسم گرامی اور حالات زندگی معلوم نہیں ہو سکے۔

۱۲۸۔ حضرت ابو جمعہ بعض حضرات نے ان کے والد کا نام حبیب بن سباع لکھا ہے جبکہ اس میں اختلاف ہے بلکہ اہل علم حضرات کا خود ان کے نام میں بھی اختلاف ہے۔ اسی لیے بعض حضرات نے انھیں انصاری اور بعض نے کنانی لکھا ہے۔ انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ یہ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۱۲۹۔ حضرت ابو جندل ان کے والد کا نام سہیل بن عمرو قرشی عامری ہے جس نے انھیں پابند سلاسل کر رکھا تھا لیکن زنجیروں میں جکڑے ہوئے صلح حدیبیہ کے وقت بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے تھے جبکہ ان کا والد بطور قریشی نمائندہ وکالت کر رہا تھا۔ ان کا ذکر صلح حدیبیہ کے واقعے میں آیا ہے۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۱۳۰۔ حضرت ابو الجہم ان کا اسم گرامی عامر بن حذیفہ عدوی قرشی ہے۔ انھیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ایک دفعہ نماز کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے چادر طلب فرمائی تھی۔ نام کی نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔

۱۳۱۔ حضرت ابو الجہیم یہ ان کی کنیت ہے۔ وکیع کی تحقیق کے مطابق ان کا نام عبداللہ بن جہیم ہے۔ بعض حضرات نے

ان کا نام گرامی عبداللہ بن حارث بن جزء لکھا ہے۔ جَزء میں جیم مفتوح اور را مفتوح ہے۔ زبیدی میں بی مکسور اور یا مشدد ہے۔

صحابیات

۱۳۲۔ حضرت جُدامہ: یہ وہب اسدی کی صاحبزادی ہیں۔ مکہ مکرمہ ہی میں اسلام لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اپنے اسلام کی وجہ سے تنگ آ کر اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر آئی تھیں۔ جُدامہ میں جیم مضموم اور دال مہملہ نقطے کے بغیر ہے۔ بعض نے اسے ذال کے ساتھ لکھا ہے مگر حافظ دارقطنی نے تبدیلی قرار دیا ہے کیونکہ اصل میں جدامہ کے اندر دال ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۳۳۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ: ان کے والد کا نام حارث ہے۔ سنہ ۵ھ میں غزوۂ مریسیع یعنی غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر یہ قید ہو کر آئیں۔ حضرت ثابت بن قیس نے انہیں مکاتب بنایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بدلِ کتابت ادا کر کے انہیں آزاد کر دیا اور پھر انہیں شرفِ زوجیت سے نوازا تھا۔ پہلے ان کا نام برّہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بدل کر جویریہ نام رکھ دیا۔ انہوں نے عمر عزیز کی ۶۵ منزلیں طے کر کے ربیع الاول سنہ ۵۰ھ میں وفات پائی۔ حضرت ابن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۱۳۴۔ جُبیر بن نُفیر: یہ حضرمی ہیں۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں دور پائے۔ ان کا شمار علمائے شام میں ہوتا ہے۔ ثقہ ہیں اور ان کی مرویات شامیوں ہی میں مشہور ہیں۔ شام کے اندر سنہ ۸۰ھ میں وفات پائی۔ انہوں نے حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور ان سے کتنے ہی حضرات نے روایتِ حدیث کی ہے۔ نُفیر میں نون مضموم اور فا مفتوح ہے۔

۱۳۵۔ ابن جُرَیج: ان کا نام عبدالملک ہے۔ والد کا نام عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے مشہور فقیہ اور بلند پایہ علما میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے مجاہد، ابن ابی ملیکہ اور عطا سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ جب کہ ان سے روایت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ میں نے ابن جریج کو فرماتے ہوئے سنا کہ علمِ حدیث کو جتنی مشقت کے ساتھ میں نے جمع کیا کسی دوسرے نے شاید اتنی مشقت نہ اٹھائی ہو۔ انہوں نے سنہ ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔ اسی سال اُمّتِ محمدیہ کے عدیم المثال فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمی معجزہ یعنی امام المسلمین امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی اور اسی سال میدانِ علم کے تیسرے برحق امام یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے۔

۱۳۶۔ حجر بن معاویہ: یہ معاویہ تمیمی کے صاحبزادے تھے۔ مجالد نے ان سے روایت کی ہے۔ [illegible]

لینے کے بیان میں ان کا ذکر آیا ہے۔ جزری کا جیم مفتوح، زاء ساکن اور آخر میں حاء مہملہ ہے۔ اہل سنت کے نزدیک یہی صحیح ہے بعض محدثین کے نزدیک جیم مکسور، زاء ساکن اور آخر میں دو نقطوں والی یاء ہے۔ حافظ دارقطنی کی رائے بھی یہی ہے جبکہ الغنی نے کہا ہے کہ جیم مفتوح، زاء مکسورہ اور آخر میں یائے تحتانی ہے۔

۱۳۷۔ ابو جعفر صادق

ان کا شجرہ نسب یوں ہے۔ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب۔ ان کا لقب صادق اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ اہل بیت اطہار کے برگزیدہ لوگوں میں سے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد، جد اور دیگر کئی لوگوں سے روایت حدیث کی ہے جبکہ ان سے یحییٰ بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، سفیان ثوری، ابن عیینہ اور امام اعظم ابو حنیفہ جیسے بزرگوں نے نقل اور روایت کی ہے۔ ان کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ گویا ۶۸ سال اس دار فانی میں رہے اور جنت البقیع کے اندر اپنے والد محترم اور جد امجد کے پہلو میں جا کر استراحت فرما گئے۔

۱۳۸۔ ابو جعفر عمیر بن یزید

یہ ثقہ راوی ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت سے انھوں نے احادیث کا سماع کیا جبکہ شعبہ، حماد اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیثیں نقل کی ہیں۔

۱۳۹۔ ابو جعفر القاری

یہ یزید بن قعقاع قاری مدنی ہیں۔ ابو جعفر کنیت اور مشہور تابعی ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ تھے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث سنیں اور ان سے امام مالک بن انس وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ القاری ہمزہ کے ساتھ قراءۃ سے ماخوذ ہے۔

۱۴۰۔ جعفر بن محمد

یہ ابو عثمان طیالسی کے صاحبزادے تھے۔ ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ انھوں نے محدثین کی ایک جماعت سے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے احادیث روایت کرنے والے محدثین کی تعداد بھی خاصی ہے۔ ان کا شمار ثقہ ہی قابل اعتماد علماء میں ہوتا ہے۔ انھوں نے جلا کا اعتقاد پایا تھا ۲۸۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہہ گیا تھا۔

۱۴۱۔ جُمَیع بن عُمَیر

یہ تیمی اور کوفہ کے رہنے والے تھے۔ امام بخاری نے اسی طرح فرمایا ہے انھوں نے حضرت عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سنیں اور ان سے علاء بن صالح اور صدقہ بن مثنیٰ نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۴۲۔ ابو الجوزاء

ان کا اسم گرامی اوس بن عبداللہ ربعی ہے یہ بصرہ کے رہنے والے تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے احادیث سنیں اور ان سے عمرو بن مالک وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے یہ ۸۳ھ میں شہید کر دیئے گئے تھے۔

۱۴۳۔ ابو الجویریہ

یہ حطان بن خفاف جرمی ہیں۔ انھیں تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد تھے۔ لفظ جویریہ جاریہ کی تصغیر ہے۔ حطان میں حاء مکسور اور طاء مشدد ہے۔ خفاف میں خاء اور پہلی فاء مخفف ہے۔ جرمی میں جیم مفتوح اور راء ساکن ہے۔

کفار وغیرہ

۱۴۴۔ ابوجہل یہ عمرو بن ہشام بن مغیرہ قرشی ہے۔ اسلام اور نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سرفہرست تھا۔ اس کی کنیت ابو الحکم تھی لیکن اس کی اسلام دشمنی کے باعث زبانِ رسالت سے اسے ابوجہل کا لقب ملا۔ یہ بدبخت اسی لقب یا کنیت سے پوری دنیا میں مشہور ہوا اور اسی کنیت کے نیچے اصل کنیت اور اس کا نام بھی دب کر رہ گیا۔

حاء ـــــــ صحابہ کرام

۱۴۵۔ حضرت حارث بن حارث یہ اشعری ہیں اور علمائے شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی احادیث کو ابو سلام حبشی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴۶۔ حضرت حارث بن کلدہ یہ ثقفی طبیب اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کا ذکر کتاب الاطعمہ میں آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابن اثیر وغیرہ محدثین نے ان کا تذکرہ صحابہ کے تحت کیا ہے۔ حافظ ابن عبد البر کو ان کی صحابیت سے انکار ہے۔ انہوں نے ان کے صحابی صاحبزادے کا تذکرہ کئے جانے پر اکتفا فرمایا۔ ان کا باپ حارث بن کلدہ اسلام کے ابتدائی دور میں وفات پا گیا تھا اور اس کا اسلام قبول کرنا ثابت نہیں ہوا۔ کلدہ میں کاف مفتوح اور لام ساکن ہے۔

۱۴۷۔ حضرت حارث بن ہشام یہ مخزومی اور ابوجہل بن ہشام کے بھائی تھے۔ اہلِ حجاز میں شمار ہوتے اور شرفائے قریش میں سے مانے جاتے تھے۔ فتح مکہ کے روز ایمان لائے تھے۔ ان کے لیے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امن چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں امان دے دی تھی۔ یہ شام کی طرف چلے گئے تھے اور انہوں نے ۱۵ھ میں جنگ یرموک کے اندر جام شہادت نوش کیا۔ یہ مؤلفۃ القلوب سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرے مؤلفۃ القلوب کی طرح انہیں ایک سو اونٹ مرحمت فرمائے تھے۔ یہ بعد کو کامل الایمان ثابت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں یہ شام کی مہم پر روانہ ہوئے تو اہلِ مکہ فراق میں رونے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں راہِ خدا میں سفر کر رہا ہوں لیکن قیام کے سلسلے میں آپ حضرات پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ یہ شام میں برابر معرکہ آرائی کرتے رہے یہاں تک کہ جانِ عزیز جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

۱۴۸۔ حضرت ابوحبہ یہ ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں۔ ان کے نام اور کنیت میں بڑا اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان بزرگوں میں کیا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اور ان کے نام کے ساتھ نہیں بلکہ کنیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ حبہ میں حاء مفتوح اور باء مشدد ہے۔ بعض نے باء کی جگہ نون لکھا ہے اور بعض نے یائے تحتانی کے ساتھ لیکن زیادہ حضرات کے نزدیک ابوحبہ ہی درست ہے۔ انہوں نے غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا تھا۔

۱۴۹۔ حضرت حارثہ بن نعمان یہ سراقہ انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام حضرت ربیع ہے جو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی (اور حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن) تھیں۔ انہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی اور اسلام میں شہادت وصول کی۔ انصاریوں میں سے یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے غزوۂ بدر میں شہادت پائی۔ صحیح بخاری میں ان کی والدہ محترمہ کا نام ربیع کہا ہے جیسا کہ صحابیات میں کہا جاتا ہے۔ ربیع کی را مضموم، با مفتوح اور یاء تحتانی مکسور تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۵۰۔ حضرت حارثہ بن نعمان
انہوں نے غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ ان کا شمار بڑے فضلاء صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ باب البر والصلۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرما تھے اور حضرت جبریل علیہ السلام بھی آپ کی بارگاہ میں (صورت بشری کے ساتھ) موجود تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور اجازت طلب کی۔ جب میں واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی چل دیے اور مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے میرے پاس بیٹھنے والے کو دیکھا تھا؟ عرض گزار ہوا۔ جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔ آخر عمر میں بینائی سے محروم ہو گئے تھے۔

۱۵۱۔ حضرت حارثہ بن وہب
یہ خزاعی اور حضرت عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے ماں شریک بھائی تھے۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ سبیعی کی سین مفتوح اور باء مکسور ہے۔

۱۵۲۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ
ان کے والد ابو بلتعہ کا نام عمرو ہے جبکہ بعض نے راشد لخمی کہا ہے۔ تمام ان غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی جو غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق کے درمیانی عرصے میں ہوئے۔ جہاں تک کہ خفیہ خط قریش کو لکھنے کے بعد انہوں نے مدینہ منورہ کے اندر ۳۰ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۵۳۔ حضرت حبیب بن مسلمہ
یہ مسلمہ قرشی فہری کے صاحبزادے تھے۔ ان کو حبیب الروم بھی کہا جاتا تھا کیونکہ وہ رومیوں کے خلاف مقابلوں میں بہادر تھے۔ یہ بہت مستجاب الدعوات بزرگ ہوئے ہیں۔ انہوں نے شام کے اندر ۴۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ اور دیگر حضرات نے روایت کی ہے۔ فہری میں فا مکسور ہے۔

۱۵۴۔ حضرت حبشی بن جنادہ
انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شرف کا شرف حاصل کیا۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۵۔ حضرت حُبیش بن خالد
یہ خزاعی ہیں۔ فتح مکہ کے روز شہید ہوئے جبکہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ ان کے صاحبزادے ہشام نے ان سے روایت کی ہے۔ حبیش میں حا مضموم اور با مفتوح ہے۔

۱۵۶۔ حضرت حُذیفہ بن یمان
یمان کا نام تصغیر کے ساتھ حسیل ہے اور یمان ان کا لقب تھا۔ حضرت حذیفہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ العبسی ہے۔ حذیفہ اور ان کے والد یمان صحابی ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محرم راز مشہور تھے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ صحابہ کرام اور بہت سے تابعین عظام نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات شہر مدائن میں ہوئی اور وہیں ان کا مزار پر انوار ہے۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں انہوں نے وفات پائی (صحیح ۳۶ھ ہے)

۱۵۷۔ حضرت ابو حذیفہ

یہ عتبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے تھے۔ ان کا نام بعض حضرات نے ھشیم، بعض نے ہشیم اور بعض نے ہاشم بتایا ہے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ غزوۂ بدر و غزوۂ احد اور تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ترپن سال کی عمر پا کر جنگ یمامہ کے اندر شرف شہادت پایا۔

۱۵۸۔ حضرت حجاج بن عمرو

یہ انصاری مازنی تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا تھا۔ اہل حجاز میں ان کی حدیثیں ہیں۔ ان سے عکرمہ نے روایت کی ہے۔

۱۵۹۔ حضرت حسان بن ثابت

یہ انصاری خزرجی تھے۔ ان کی کنیت ابو الولید ہے۔ یہ بارگاہ رسالت کے شاعر اور میدان شعر و شاعری کے شہسوار تھے۔ حضرت ابو عبیدہ فرمایا کرتے تھے کہ سارے عرب اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت چوٹی کے شعراء میں سے ایک ہیں۔ ان سے حضرت عمر، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ۴۰ھ سے پہلے وفات پائی۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ۵۴ھ میں فوت ہوئے۔ انہوں نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ ساٹھ سال دور جاہلیت میں اور ساٹھ سال دور اسلام میں گزارے۔

۱۶۰۔ حضرت حسن بن علی

یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے، گلشن مصطفیٰ کے گل سرسبد اور جوانان جنت کے سردار ہیں۔ ان کی پیدائش ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ کو ہوئی۔ ان کی ولادت سے متعلق جملہ اقوال میں سے یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے۔ انہوں نے ۵۰ھ میں وفات پائی جب کہ بعض نے سن وفات ۴۹ھ، ۵۱ھ اور ۵۸ھ بھی لکھے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ میں شہید کر دیا گیا تو بے شمار مسلمانوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر کٹ مرنے کی بیعت کی۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ تھی جن میں اکثر ایسے افراد تھے جن کی جوانمردی اور جاں نثاری کو حضرت حسن خوب جانتے پہچانتے تھے، لہٰذا انہوں نے ۵ ربیع الاول ۴۱ھ کو (بعض شرائط پر) امر خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دیے۔ ان کے صاحبزادے حسن بن حسن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کافی حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۶۱۔ حضرت حسین بن علی

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے، گلشن جنت کے نہایت ہی خوشبودار پھول، ریحانۃ الرسول اور جوانان جنت کے سردار ہیں۔ ۵ شعبان المعظم ۴ھ کو ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت حسن کی پیدائش کے پچاس روز بعد اپنی والدہ محترمہ یعنی سیدہ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوئے۔ بروز جمعہ بوقت صبح ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ آپ کو شریروں کے گروہ نے میدان کربلا میں شہید کر دیا۔ سنان بن انس نخعی نے آپ کو شہید

کیا تھا، بعض کو سنان بن ابی سنان بھی کہا جاتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ شمر ذی الجوشن نے آپ کو شہید کیا تھا۔ خولی بن یزید اصبحی نے اس مالک روش پیمبر حضرت علی المرتضیٰ کے نور نظر اور حضرت سیدہ فاطمہ کے لخت جگر کا سر مبارک جسم اطہر سے جدا کیا یہ بدبخت قبیلہ حمیر کا رہنے والا تھا۔ سر مبارک کو (العیاذ باللہ) کوفہ کے گورنر عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے گیا اور یہ شعر پڑھے:

اوقر رکابی فضۃ و ذھبا	میری اونٹنی کو سونے اور چاندی سے بھر دیجئے۔
انی قتلت الملک المحجبا	میں نے پردوں میں رہنے والے بادشاہ کو قتل کیا ہے۔
قتلت خیر الناس اُمًّا و اَبًا	میں نے ماں اور باپ کی طرف سے بہترین انسان کو قتل کیا ہے
وخیرھم اذ ینسبون نسبًا	اور جب وہ نسب بیان کریں تو نسب میں وہ بہتر ہے۔

بعض حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ شمر بدبخت نے حضرت حسین کے ساتھ آپ کے بھائیوں اولاد اور دوسرے اہل بیت اطہار کے تئیس افراد کو شہید کیا۔ شہادت کے وقت حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ خدا کی قدرت کا کرشمہ کہ عبید اللہ بن زیاد ٹھیک چھ سال بعد عاشورے کے روز ہی قتل کیا گیا۔ اسے ابراہیم بن مالک اشتر نخعی نے میدان جنگ میں پچھاڑا اور اس کا سر کاٹ کر مختار ثقفی کے پاس بھیج دیا۔ مختار نے اس کا سر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے حضرت علی بن حسین یعنی امام زین العابدین کے سپرد کر دیا۔ حضرت حسین سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ان کے صاحبزادے علی بن حسین، ان کی دو صاحبزادیوں یعنی فاطمہ اور سکینہ نے روایت کی ہے۔ خولی میں خاء مفتوح، واؤ ساکن، لام مفتوح اور یائے تحتانی مشدد ہے۔ سکینہ میں سین مضموم اور کاف مفتوح ہے۔

۱۶۲۔ **حضرت حصین بن وحوح** یہ انصاری ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو عراق میں شہید کیا گیا تھا۔

۱۶۳۔ **حضرت حکم بن سفیان** یہ ثقفی ہیں۔ ان کو سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے۔

۱۶۴۔ **حضرت حکم بن عمرو غفاری** یہ قبیلہ غفار کے رہنے والے نہیں ہیں بلکہ غفار بن نمیلہ کے بھائی نعیلہ کی اولاد سے ہیں۔ نمیلہ میں نون مضموم اور لام اول مفتوح ہے۔ ان کا شمار علمائے بصرہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے مرو کے مقام پر وفات پائی جب کہ بعض کے نزدیک بصرہ کے اندر ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی جماعت ہے۔

۱۶۵۔ **حضرت حکیم بن حزام** یہ قریشی اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو خالد ہے۔ واقعہ فیل سے تیرہ سال پہلے خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ یہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے تھے۔ اور جاہلیت اور اسلام دونوں کے اندر معززین میں شمار کیے گئے۔ فتح مکہ کے وقت دولت اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے اندر ۵۴ھ میں وفات پائی۔ انہوں نے عمر عزیز کی ایک سو بیس منزلیں طے کیں، ساٹھ برس جاہلیت کے اندر

ساٹھ سال اسلام میں زندہ رہے۔ یہ بڑے نیک، مدبر، فاضل اور متقی صحابہ کرام میں شمار ہوتے تھے۔ شروع میں مؤلفۃ القلوب میں شمار ہوتے تھے لیکن تھوڑے عرصے بعد ہی بڑے کامل الایمان شمار ہونے لگے۔ دورِ جاہلیت میں بھی انہوں نے سو غلام آزاد کیے اور سواری کے لیے سو اونٹ خیرات کیے تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے۔

۱۶۶- حضرت حکیم بن معاویہ

یہ قبیلہ نمیر کے رہنے والے تھے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری نے فرمایا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۶۷- حضرت حمزہ بن عبد المطلب

ان کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا اور رضاعی بھائی بھی تھے کیونکہ ابو لہب کی لونڈی ثویبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔ یہ اللہ کے شیر اور بہت بہادر تھے۔ بعثت کے دوسرے سال ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ چھٹے سال میں مسلمان ہوئے تھے جب کہ حضور دارِ ارقم میں تشریف رکھتے تھے۔ ان کے مسلمان ہونے سے اسلام و مسلمین کو بڑی عزت و شوکت حاصل ہوئی۔ غزوۂ بدر میں شریک ہونے (اور دشمنوں کو ناکوں چنے چبوانے کے باعث اللہ اور رسول کا شیر ہونے کا لقب پایا)۔ غزوۂ احد میں (نامی گرامی پہلوانوں کو پچھاڑتے جا رہے تھے کہ) شہید کر دیئے گئے۔ وحشی بن حرب نے انہیں دھوکے سے شہید کیا تھا (جب کہ یہ ابن سباع نامی پہلوان کو پچھاڑ کر آگے بڑھ رہے تھے۔ وحشی بعد میں مسلمان ہو گئے اور مسیلمہ کذاب کو انہوں نے ہی واصل جہنم کیا تھا)۔ حضرت حمزہ دنیاوی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار سال بڑے تھے۔ حافظ ابن عبد البر کے نزدیک یہ قول درست نہیں ہے کیونکہ ثویبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کو آگے پیچھے دو دو قرنوں میں دودھ پلایا ہو۔ بعض کے نزدیک حضرت حمزہ آپ سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عباس اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ ابو عمارہ میں عین مضموم ہے۔ ثویبہ میں ثاء مضموم، واؤ مفتوح اور یائے تحتانی ساکن ہے۔

۱۶۸- حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی

ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اسی سال کی عمر کر کے انہوں نے سنہ ۶۱ھ میں وفات پائی۔

۱۶۹- حضرت ابو حمید

یہ سعد انصاری خزرجی ساعدی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا اسم گرامی عبد الرحمٰن ہے لیکن نام کی نسبت کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کے آخری ایام میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۷۰- حضرت حنظلہ بن ربیع

یہ بنو تمیم سے ہیں۔ انہیں کاتب بھی کہا جاتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے وحی کی کتابت بھی کروایا کرتے تھے۔ یہ مدینہ منورہ سے کوفہ منتقل ہوتے ہوئے قرقیسیا چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابو عثمان نہدی اور یزید بن شخیر نے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت معاویہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

۱۷۱- حضرت ابو حنظلہ

ان کا اسم گرامی غسیل ہے اور یہ عبد اللہ بن حنظلہ کے صاحبزادے ہیں۔ دراصل حنظلہ ان کی بہادری کا نام تھا اور یہ حضرات ان کی جانب ہی منسوب ہوتے اور شہرت پاتے تھے۔

۱۷۲۔ **حضرت حُوَیِّصَہ** یہ مسعود بن کعب انصاری کے صاحبزادے اور حضرت محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے لیکن اپنے چھوٹے بھائی سے بعد میں ایمان لائے تھے۔ جنگ احد، غزوہ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ان سے محمد بن سہل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حویصہ میں حاء مضموم، واؤ مفتوح اور یاء مکسور و مشدد ہے۔

صحابیات

۱۷۳۔ **حضرت اُمِّ حبیبہ** یہ امہات المومنین میں سے ہیں۔ ان کا نام رملہ تھا۔ قریش کے سردار ابوسفیان بن صخر بن حرب کی صاحبزادی تھیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت صفیہ ہے جو حضرت ابوالعاص کی صاحبزادی اور حضرت عثمان ذی النورین کی پھوپھی تھیں۔ ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کب اور کہاں نکاح ہوا اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اعلانِ نبوت کے چھ سال بعد حبشہ میں ان کا عقد واقع ہوا اور نجاشی شاہ حبشہ نے مہر چار سو دینار اپنے پاس سے دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لانے کے لیے حضرت شرحبیل بن حسنہ کو بھیجا جب یہ آئے اور یہاں ایک سفر کے بعد زفاف مدینہ منورہ میں ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کا عقد حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کرایا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ انہوں نے مدینہ منورہ کے اندر ۴۴ھ میں وفات پائی۔

۱۷۴۔ **حضرت اُمِّ حرام** یہ قبیلہ بنی نجار کے ملحان بن خالد کی صاحبزادی اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ مدت سے اسلام سے مشرف ہونے پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت گاہے بگاہے ان کے ہاں قیلولہ کرتے تھے۔ یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ سمندر کے غزوے میں جو حضرت معاویہ کے عہد میں ہوا تھا جس میں اپنے شوہر کے ساتھ یہ بھی گئیں اور شہادت کا شرف حاصل کیا۔ حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ کنیت تو معلوم ہے لیکن ان کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ ان کی قبر قبرس کے مقام پر ہے جس کو زمانہ آج کل قبرص کہتے ہیں۔ حضرت ام حرام سے ان کے بھانجے حضرت انس بن مالک اور ان کے شوہر حضرت عبادہ کی جماعت نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات خلافتِ عثمانی میں ہوئی۔ ملحان میں میم مکسور اور لام ساکن ہے۔

۱۷۵۔ **حضرت اُمِّ حُصَین** یہ قبیلہ احمس کے اسحٰق کی صاحبزادی ہیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی تھیں۔ ان کے صاحبزادے یحییٰ بن حصین وغیرہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۱۷۶۔ **حضرت حفصہ بنت عمر فاروق** یہ فاروقِ اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور ام المومنین ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت زینب بنت مظعون ہے۔ پہلے یہ حضرت خُنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں اور ان کے ساتھ ہی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ غزوہ بدر کے بعد حضرت خنیس کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان کو یکے بعد دیگرے ان کا پیغام دیا لیکن دونوں حضرات نے خاموشی اختیار کی جو حضرت عمر کے لیے تعجب خیز تھی۔ آخرکار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ پیغام قبول فرمایا اور ۳ھ میں حضرت حفصہ کو امہات المومنین میں شامل فرمایا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک طلاق دے دی تھی

لیکن وحی نازل ہونے پر آپ نے ان سے رجوع فرما لیا کیونکہ یہ دن میں بہت روزے رکھتیں اور راتوں کو بہت زیادہ عبادت کرتی تھیں۔ یہ جنت میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے ہوں گی۔ انہوں نے ساٹھ سال کی عمر میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ کرام و تابعین عظام کی ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۷۷۔ حضرت حلیمہ یہ ابو ذؤیب کی صاحبزادی ہیں اور قبیلہ بنی سعد کی رہنے والی تھیں۔ انہوں نے ابولہب کی لونڈی ثویبہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ حلیمہ نے اپنے جس بچے کی باری کے دودھ سے رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا اس کا نام عبداللہ بن حارث تھا۔ حارث کی جو صاحبزادی یعنی عبداللہ بن حارث کی بہن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گود کھلایا کرتی اس کا نام شیما ہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس واپس لایا تھا۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ آپ کو پانچ سال کے بعد واپس کیا تھا۔ حضرت حلیمہ کا ذکر باب البر والصلۃ میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۸۔ حضرت حمنہ یہ جحش کی صاحبزادی اور ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن اور قبیلہ اسد کی رہنے والی تھیں۔ ان کے والد قریش کے حلیف تھے۔ یہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کے بعد حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنی زوجیت میں رکھا۔

تابعین

۱۷۹۔ حارث بن اعور یہ عبداللہ اعور ہمدانی کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اصحاب میں شمار کیے جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت علی سے انہوں نے چار حدیثیں سنی ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے عمرو بن مرہ اور شعبی نے روایت کی ہے۔ امام ثوری نے ان کے متعلق کہا کہ یہ قوی نہیں ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ لوگوں میں سب سے بڑھ کر فقیہ اور علم فرائض کو جاننے والے تھے۔ انہوں نے کوفہ کے اندر ۶۵ھ میں وفات پائی۔

۱۸۰۔ حارث بن وجیہ یہ وجیہ راسبی کے صاحبزادے ہیں اور مالک بن دینار سے روایت حدیث کرتے ہیں جبکہ ان سے قتیبہ اور نصر بن علی نے روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۱۔ حارث بن سُوَید یہ سوید تیمی کوفی کے صاحبزادے اور کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ محدثین کے نزدیک بہت ہی قابل اعتماد ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں جبکہ ابراہیم تیمی نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آخری دور میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا تھا۔

۱۸۲۔ حارث بن شہاب یہ شہاب کے صاحبزادے ہیں۔ یہ ابو اسحاق اور عاصم بن بہدلہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے طالوت اور عبشمی نے روایت کی ہے۔ کئی محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۳۔ حارث بن مسلم ان کے والد مسلم ابن عمرو بن تمیم سے تھے۔ ان کی احادیث شامیوں میں مشہور تھیں۔ ان سے عبدالرحمٰن

بن حسّان سے روایت کی ہے۔

۱۸۴- حارثہ بن ابی الرجال
یہ اپنے والد ماجد حضرت ابو الرجال اور اپنی دادی جان حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن نمیر اور یعلیٰ نے روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے

۱۸۵- حارثہ بن مضرب
یہ مضرب عبدی کوفی کے صاحبزادے اور مشہور تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی ہے جب کہ ان سے ابن نمیر اور یعلیٰ روایت کرتے ہیں۔

۱۸۶- حبیب بن سالم
یہ سالم راوی نعمان بن بشیر کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنا کاتب بنا دیا تھا۔ انہوں نے محمد بن منتشر وغیرہ سے روایت کی ہے۔

۱۸۷- ابو جبّہ
ان کا اسم گرامی عمرو بن نصر قرشی بصری ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۸۸- حجاج بن حجاج
یہ حجاج باہلی اسلمی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہل بصری ہیں۔ انہوں نے قتادہ اور محمد بن سیرین کی ایک جماعت سے روایت کی ہے۔ ان سے ابراہیم بن طہمان اور یزید بن زریع روایت کرتے ہیں۔ ائمہ حدیث نے ان کی توثیق کی ہے۔ انہوں نے ۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

۱۸۹- حجاج بن حسّان
یہ حسان تیمی کے صاحبزادے ہیں بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں تابعین میں شمار کیا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی دیگر صحابہ کرام سے حدیثیں سنی ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۹۰- حجاج بن یوسف
یہ ثقفی تھے۔ عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کے گورنر اور ظلم و ستم میں اپنی مثال آپ ہی تھے۔ ان کی [illegible] مقتول ہوئے۔ چون سال کی عمر میں واسط کے مقام پر ۹۵ھ میں وفات پائی۔ ان کا ذکر باب مناقب قریش میں آتا ہے۔ ان کی سخت گیری کا واقعہ حضرت سعید بن جبیر کے تذکرہ میں حرف سین کے تحت لکھا گیا۔

۱۹۱- حرب بن عُبیداللہ
یہ عبیداللہ ثقفی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے نام اور روایت میں اختلاف ہے۔ ان سے عطاء بن سائب نے احادیث نقل کی ہیں لیکن ان کے نام حرب کے باعث اسناد میں بڑا اختلاف پڑ گیا ہے مثلاً ایک حدیث کو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے عطاء سے، انہوں نے حرب سے، انہوں نے اپنے ماموں جان سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ——— دوسری سند یوں ہے کہ ابو الاحوص نے روایت کی عطاء سے انہوں نے حرب سے انہوں نے اپنے نانا جان سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے ——— تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں عطاء سے، انہوں نے روایت کی حرب بن ہلال ثقفی سے اور انہوں نے اپنے نانا جان سے ——— امام ابو داؤد کی روایت میں یہ سند یوں ہے۔ امام ابو داؤد نے روایت کی حرب بن عبیداللہ سے، انہوں نے اپنے نانا جان سے اور انہوں نے اپنے والد محترم سے اور یہی روایت زیادہ مشہور ہے۔ ان کی روایت یہود و نصاریٰ سے عشر لینے کے باب میں آئی ہے۔

۱۹۲- ابو حرہ ان کا اسم گرامی حنیفہ رقاشی ہے۔ انہوں نے اپنے چچا جان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ جو باب الغصب کے اندر۔ الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرء الا بطیب نفس منہ کے الفاظ میں موجود ہے۔ یہ ثقہ ہیں اور معروف اور راشد ہے۔

۱۹۳- حرام بن سعید یہ حضرت سعید محیصہ کے صاحبزادے اور انصاری حارثی ہیں۔ ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ ان کا تابعین میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جبکہ ان سے ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے عمر عزیز کی ستر سال بسر کرنے کے بعد ۱۱۳ھ میں وفات پائی۔

۱۹۴- ابن حزم ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ ان کے صاحبزادے کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابو حبہ سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔

۱۹۵- حسن بصری ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ ابو الحسن بصری کے صاحبزادے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد ماجد کا نام یسار ہے جو قبیلہ بنی میسان سے تھے اور انہیں ربیع بنت نضر نے آزاد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے دو سال پہلے مدینہ منورہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دست مبارک سے ان کی تحنیک فرمائی تھی۔ ان کی والدہ محترمہ رضاکارانہ طور پر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ اگر کسی وقت ان کی والدہ ماجدہ کہیں چلی جاتیں تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں بہلانے کے لیے اپنی پستان مبارک ان کے منہ میں دے دیا کرتیں۔ قدرت خداوندی سے ان کی پستان میں دودھ اتر آتا اور یہ پیا کرتے تھے۔ بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ امام حسن بصری جو سرچشمہ علم و حکمت بنے وہ اسی بابرکت دودھ کا اثر تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مدینہ منورہ میں ملے ہیں لیکن بصرہ میں حضرت علی سے ملاقات کرنا صحیح ثابت نہیں ہو سکا۔ اس لیے کہ حسن بصری جس وقت بصرہ کو جا رہے تھے اور ابھی وادی القریٰ میں تھے تو حضرت علی اس وقت بصرہ سے تشریف لے جا چکے تھے۔ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ کتنے ہی صحابہ کرام سے روایت کی ہے اور ان سے بھی بعض تابعین و تبع تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ اپنے وقت میں علم و فن، زہد و عبادت اور تقویٰ و ورع میں امام زمانہ تھے۔ رجب ۱۱۰ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۱۹۶- حسن بن راشد یہ علی بن راشد سلمی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے ابو الاحوص اور ہیثم سے روایت کی ہے اور ان سے امام ابو داؤد، امام نسائی رحمہما اللہ نے روایات کی ہیں۔ یہ ائمہ حدیث کے یہاں بڑے صادق ہیں۔ ۲۳۲ھ میں وفات پائی۔

۱۹۷- حسن بن علی الہاشمی یہ علی الہاشمی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے اور ان سے مسلم بن قتیبہ نے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہیں۔

۱۹۸- **حسن بن جعفر** یہ ابو جعفر جعفری کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت نافع اور حضرت ابن الزبیر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن مہدی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ حالانکہ یہ بڑے صالح عابدوں میں سے تھے۔ ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔

۱۹۹- **حفص بن سلیمان** یہ سلیمان کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمرو الاسدی ہے۔ بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں۔ علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے انہوں نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے ایک جماعت نے۔ یہ قرأت میں قابل اعتماد ہیں۔ حدیث میں نہیں۔ امام بخاری نے فرمایا محدثین کے یہاں یہ متروک الحدیث ہیں۔ ۱۸۰ھ میں وفات پائی اور ان کی عمر نوے برس کی ہوئی۔

۲۰۰- **حفص بن عاصم** یہ حفص بن عاصم بن الخطاب ہیں۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں ان پر لوگوں کا اعتماد ہے۔ اجلہ تابعین میں سے ہیں۔ بہت زیادہ احادیث مبارکہ کو نقل کرنے کا شرف انہیں حاصل ہوا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے احادیث کرتا ہے۔

۲۰۱- **حکیم بن الاثرم** یہ بنی تمیم سے ہیں اور حسن سے روایت کی ہے جب کہ ان سے عوف اور حماد بن سلمہ نے۔ یہ حدیث میں بہت اچھے مانے جاتے ہیں۔

۲۰۲- **حکیم بن ظہیر** یہ ظہیر فزاری کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے حضرت علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولابی نے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہ محدثین کے یہاں متروک ہیں۔

۲۰۳- **حکیم بن معاویہ** یہ معاویہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ حدیث کی روایت میں اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے باپ سے حدیث کی روایت کی ہے اور ان کے بیٹے بہز بن حکیم نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۴- **حماد بن ابی سلیمان** یہ ابو سلیمان کے بیٹے ہیں۔ ابو سلیمان کا نام مسلم اشعری ہے یہ کوفی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے۔ ایک جماعت سے انہوں نے احادیث کو سنا اور ان سے شعبہ اور سفیان ثوری وغیرہما نے روایت کی ہے۔ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم سمجھے گئے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے ان کی ملاقات ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی۔

۲۰۵- **حماد بن ابی حمید** یہ حماد بن ابو حمید مدنی ہیں۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے قتیبی نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۲۰۶- **حماد بن زید** یہ حماد بن زید ازدی ہیں۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد عالموں میں سے ہیں۔ ثابت بنانی اور دوسرے حضرات سے انہوں نے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ یہ سلیمان بن عبدالملک کے دور میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ آخر میں یہ نابینا ہو گئے تھے۔

۲۰۷- **حماد بن سلمہ** یہ سلمہ بن دینار کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو سلمہ الربعی ہے۔ یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ ہیں اور

حمید الطویل کے بھانجے ہیں۔ بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور وہاں کے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں انہوں نے بہت سے لوگوں سے روایات کی ہیں اور صفت عبادت اور تقویٰ میں مشہور ہیں ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ حضرت ثابت، حمید الطویل اور قتادہ سے انہوں نے حدیث سنی اور ان سے یحییٰ بن سعید، ابن المبارک اور ابن مہدی نے روایت کی ہے۔

۲۰۸۔ حمید بن عبدالرحمٰن — یہ حضرت عبدالرحمٰن کے صاحبزادے عوف زہری قریشی مدنی کہلاتے ہیں۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں انہوں نے ۹۵ھ میں وفات پائی جب کہ انہوں نے عمر بہتر سال کی تھی۔

۲۰۹۔ حمید بن عبدالرحمٰن — یہ حمیری بصری ہیں۔ بصرہ کے ائمہ اور ثقات علماء میں سے ہیں جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۱۰۔ حنش بن عبداللہ — یہ عبداللہ صنعانی کے صاحبزادے ہیں۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ کوفے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد مصر چلے آئے انہوں نے ۱۰۰ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۲۱۱۔ حنظلہ بن قیس الزرقی — یہ قیس زرقی انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ ثقات اہل مدینہ اور ان کے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے رافع بن خدیج وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

تابعات

۲۱۲۔ اُمّ الحریر — یہ حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں اور ان کی آزاد کردہ ہیں۔ ان کی احادیث کو محمد بن مدین نے اپنی دادی زرہ بنت مسلمہ کے واسطے سے نقل کیا ہے۔ ان کی ایک حدیث اشراط الساعۃ میں آئی ہے۔ ام الحریر کی حدیث متروک اور اس کا راوی مجہول ہے۔

۲۱۳۔ حسناء — یہ معاویہ صریمیہ کی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے اپنے چچا جان سے روایت حدیث کی ہے جب کہ ان سے عوف اعرابی روایت کرتے ہیں۔ ان کی احادیث بصریوں میں مروج تھیں۔ ابن ماکولا نے ان کے متعلق ایسا ہی لکھا ہے جب کہ امام بخاری نے تذکرہ لکھتے ہوئے ان کا نام خنساء بنت معاویہ لکھا ہے اور بعض انہیں بنت صریمیہ کہتے ہیں۔ حارث اور اسلم ان کے دو چچا بتلائے جاتے ہیں۔ صریمیہ میں صاد مفتوح اور را مکسور ہے جسے نساء کے وزن پر حسن سے اخذ ہے۔

۲۱۴۔ حفصہ بنت عبدالرحمٰن — یہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ یہ منذر کے نکاح میں تھیں جو حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔

خاء ـــــــ صحابہ

۲۱۵۔ حضرت خارجہ بن حذافہ

یہ حذافہ قرشی عدوی کے صاحبزادے ہیں اور قریش کے شہسواروں میں سے ایک ہیں اور ان کے متعلق یہ مشہور ہے کہ ایک ہزار سواروں کے برابر تھے۔ ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے یہی وہ شخص ہیں کہ جن کو عمرو بن العاص سمجھ کر قتل کیا گیا یعنی ان کو ایک خارجی نے عمرو بن العاص سمجھ کر قتل کر دیا تھا جو ان تین اشخاص میں سے ایک تھا جنہوں نے حضرت علی، حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان تین اصحاب میں سے ایک کے قتل کی کوشش میں تھا مگر اس کا فیصلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پورا ہوا اور باقی دونوں حضرات بچ گئے۔ خارجہ کا قتل ۴۰ھ میں ہوا۔

۲۱۶۔ حضرت خالد بن الولید

یہ ولید قرشی کے صاحبزادے ہیں جو مخزومی تھے۔ ان کی والدہ لبابہ الصغریٰ ہیں جو ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں۔ لہٰذا اسلام سے پہلے ان کا شمار شرفاء قریش میں ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا۔ ۲۱ھ میں اس جہان فانی سے رحلت ہوئے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ وصیت کی۔ ان کے ماموں زاد بھائی عبداللہ بن عباس، علقمہ اور جبیر بن نفیر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۱۷۔ حضرت خالد بن ہوذہ

یہ ہوذہ عامری کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی حرملہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ غزوہ حنین کے بعد ہو گئے اور اپنے اسلام کی بشارت ان کو دی۔ یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ یہ عداء بن خالد کے والد ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلام اور باندی خریدی تھی اور ان کے لیے عہد نامہ لکھ کر دیا تھا۔

۲۱۸۔ حضرت خباب بن الارت

ان کی کنیت ابو عبداللہ تمیمی ہے۔ ان کو دور جاہلیت میں قید کر لیا گیا تھا۔ خزاعہ کی ایک عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ اسلام لائے تھے اور یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں کفار نے بوجہ اسلام قبول کرنے پر سخت تکالیف پہنچائیں۔ لیکن انہوں نے صبر کیا اور کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور ۳۷ھ میں آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۱۹۔ حضرت خبیب بن عدی

یہ عدی انصاری اوسی کے صاحبزادے ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور انہیں غزوہ رجیع کے اندر ۳ھ میں قید کر لیا گیا تھا۔ پھر ان کو مکہ معظمہ لایا گیا اور حارث بن عامر کی اولاد نے ان کو خرید لیا اور انہی خبیب نے بدر کے دن حارث کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا۔ حارث کے بیٹوں نے ان کو اس لیے خریدا تھا تاکہ اپنے باپ کے بدلے میں قتل کر دیں۔ یہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے۔ پھر انہیں مقام تنعیم میں لے جا کر سولی پر چڑھا دیا اور یہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جن کو راہ خدا میں سولی دی گئی۔ ان سے روایت حدیث حارث بن برصاء نے کی ہے۔ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے استرہ مانگ

لیا تاکہ وہ موئے زیر ناف صاف کریں۔ پھر حضرت خبیب نے ان کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنی ران پر بٹھا لیا جب کہ وہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا۔ بچے کی ماں اس بات سے بالکل بے خبر تھی۔ جب ماں نے یہ دیکھا تو بہت گھبرائی اس کی گھبراہٹ اس حد تک پہنچی کہ حضرت خبیب نے اس کے چہرے سے محسوس کر لیا اور فرمایا تم اس سے ڈرتی ہو کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا۔ ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ معصوم بچے کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بخدا میں نے خبیب کو حالت اسیری میں ایک روز دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں تازہ انگوروں کا خوشہ ہے جس میں سے وہ کھا رہے تھے جب کہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی پھل نہ تھا۔ اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق ہے جو خبیب کو کھلایا گیا ہے۔ جب حضرت خبیب کو قتل کرنے کے لیے لے گئے تو حضرت خبیب نے فرمایا۔ مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کر لوں۔ ان کو نماز ادا کرنے کا موقع دیا گیا اور حضرت خبیب نے دو رکعت نماز ادا کی۔ اور فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں گھبراہٹ کی وجہ سے جان بچانے کے لیے نماز پڑھ رہا ہوں تو میں اور بھی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت خبیب نے بددعا کی اور یوں دعا کی۔ اے اللہ! ان کفار کو ایک ایک شمار کر کے قتل کر دے اور ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچے۔ اور پھر یہ دو شعر پڑھے؛

فلست ابالی حین اقتل مسلما — علی ای شق کان فی اللہ مصرعی

وذلک فی ذات الالٰہ وان یشاء — یبارک علی اوصال شلو ممزع

جب مسلمان ہونے کی حالت میں مجھے قتل کیا جا رہا ہے تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ اللہ کی راہ میں قتل کرنے کے لیے کس کروٹ پر پچھاڑا جائے گا۔ اور یہ سب تکالیف مجھے اللہ کے راستے میں مل رہی ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو میرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو برکت سے بھر دے۔

حضرت خبیب ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے راہ خدا میں صبر و استقامت کے ساتھ جان دیتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ قائم کر دیا۔

۲۲۰۔ حضرت ابو خراش

یہ حدرد اسلمی صحابی ہیں۔ خراش میں خاء مکسورہ اور راء غیر مشددہ ہے۔ حدرد میں حاء مفتوح اور دال ساکن ہے۔

۲۲۱۔ حضرت خریم بن الاخرم

یہ اخرم کے صاحبزادے اور شداد بن عمرو بن فاتک اسدی کے پوتے ہیں لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کیے جاتے ہیں اسی لیے ان کو خریم بن فاتک کہا جاتا ہے ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے اور بعض کے نزدیک کوفیوں میں۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۲۲۔ حضرت خزیمہ بن ثابت

ان کی کنیت ابو عمارہ ہے۔ یہ انصاری اوسی ہیں اور ذوالشہادتین کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں (کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار فرمایا تھا) غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ اس جنگ میں جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو یہ تلوار سونت کر شامیوں پر ٹوٹ پڑے اور جام شہادت نوش کیا۔ ان کے صاحبزادے عبداللہ و عمارہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ خزیمہ میں خاء معجمہ مضموم اور زاء مفتوح ہے۔ عمارہ میں عین مضموم ہے۔

۲۲۳ - **حضرت خزیمہ بن جزء** یہ جزء کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ سلمی ہے۔ ان سے ان کے بھائی حبان بن جزء روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کا شمار عرب کے صحرا نشینوں میں ہوتا ہے۔ جزء جیم مفتوحہ اور زاء ساکن ہے۔ بعض اصحاب حدیث جزی جیم کی زیر اور زاء کے کسرہ اور اس کے آخر میں یائے تحتانی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ عبدالغنی نے بیان کیا ہے اور دارقطنی نے جیم کے کسرہ اور زاء کے سکون کے ساتھ ضبط کیا ہے اور حبان حائے مہملہ کے کسرہ اور بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۲۲۴ - **حضرت ابو خلاد** یہ صحابی ہیں۔ حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں۔ ان کی حدیث کو یحییٰ بن سعید کے نزدیک معتبر ہے جو ابو فروہ ابو خلاد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مومن کو دیکھو کہ اس کو دنیا کے بارے میں زہد عطا کیا گیا ہے اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لیے کہ وہ حکمت سکھائے گا اور دوسری روایت حدیث اسی طرح کی ہے لیکن ابو فروہ اور ابو خلاد کے درمیان اس دوسری حدیث میں ابو مریم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۲۵ - **حضرت خلاد بن السائب** یہ سائب بن خلاد کے صاحبزادے اور انصاری ہیں۔ یہ اپنے والد محترم السائب بن خلاد سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے حبان بن واسع وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۲۶ - **حضرت خنیس بن حذافہ** یہ سہمی قریشی ہیں یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے حضرت حفصہ بنت عمر کے شوہر تھے۔ یہ جنگ بدر میں پھر احد میں حاضر تھے جہاں ان کو ایک گہرا زخم لگا اور وہ ناقابل برداشت ہو گیا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر اسی جراحت سے فوت ہو گئے رضی اللہ عنہ۔ ان کی اصل الفاظ میں خنیس تصغیر ہے۔

صحابیات

۲۲۷ - **حضرت ام خالد بن سعید بن العاص الامویہ** یہ ام خالد اموی ہیں۔ خالد سعید بن عاص کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں جب مدینہ منورہ میں لائی گئیں تو یہ کم عمر بچی تھیں۔ پھر ان سے زبیر بن العوام نے نکاح کیا۔ ان سے کچھ لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۲۸ - **حضرت خدیجہ بنت خویلد** یہ خویلد بن اسد کی صاحبزادی قریشیہ ہیں۔ امہات المومنین میں سے ہیں۔ پہلے یہ ابو ہالہ بن زرارہ کی بیوی تھیں پھر ان سے عتیق بن عائذ نے نکاح کیا۔ اس کے بعد ان کا نکاح آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوا۔ اس وقت ان کی عمر چالیس سال تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال تھی۔ اس سے قبل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ حضرت خدیجہ کی زندگی میں کسی عورت سے نکاح کیا یہاں تک کہ حضرت خدیجہ کی وفات ہو گئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ خاتون ہیں جو مردوں اور عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم جو کہ حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہیں انہیں حضرت خدیجہ سے ہوئی۔ ان کی وفات ہجرت سے پانچ سال پہلے مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی۔ بعض نے کہا ہے چار سال قبل اور بعض نے تین سال قبل۔ اس وقت اعلان نبوت کیے ہوئے دس سال گزر چکے تھے۔

ان کی عمر چونسٹھ سال کی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سب سے آخر فوت ہونے والے پچیس سال بعد عمان کے مقام مجمران میں دفن کیا گیا۔

۲۲۹۔ حضرت خولہ بنت ثامر: یہ خولہ بنت ثامر قبیلہ انصار کی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں زیادہ ہیں۔ ان سے نعمان بن ابی عیاش زرقی نے روایت حدیث کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خولہ قیس بن قہد بن مالک بن النجار کی بیٹی ہیں۔ ثامر قیس کا لقب ہے اور یہی بات درست ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں۔

۲۳۰۔ حضرت خولہ بنت حکیم: یہ خولہ بنت حکیم ہیں جو حضرت عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں۔ بڑی صالح، متقی اور فاضل عورت تھیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۳۱۔ حضرت خولہ بنت قیس: یہ قیس کی صاحبزادی اور قبیلہ جہینہ کی رہنے والی تھیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ کے یہاں مروی ہیں۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت کی ہے۔ خربوذ میں خاء مضموم اور راء ساکن ہے۔

۲۳۲۔ حضرت خنساء بنت خذام: یہ خذام بن خالد کی صاحبزادی ہیں اور انصاریہ اسدیہ ہیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ ان سے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور دوسرے صحابہ نے روایت حدیث کی ہے۔ خنساء میں خاء مفتوح اور نون ساکن ہے۔ خذام میں خاء مکسور اور ذال معجمہ بغیر تشدید کے ہے۔

تابعین

۲۳۳۔ خارجہ بن زید: یہ حضرت زید بن ثابت انصاری مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کو پایا ہے۔ اپنے والد محترم اور دوسرے کئی صحابہ کرام سے انہیں سماع حدیث کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کا شمار مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ میں ہوتا تھا۔ بڑے پختہ کار اور ثقہ ہیں۔ ان سے زہری وغیرہ نے روایت کی۔ انہوں نے ۹۹ھ میں وفات پائی۔

۲۳۴۔ خارجہ بن صلت: یہ خارجہ بن صلت برجمی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ بنو تمیم کی ایک شاخ کا نام براجم ہے یہ اسی سے متعلق تھے۔ ان سے امام شعبی نے روایت کی ہے۔ اہل کوفہ کے نزدیک ان کی احادیث کا بڑا اعتبار تھا۔

۲۳۵۔ خالد بن عبداللہ: یہ خالد بن عبداللہ واسطی طحان ہیں۔ حصین وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ بڑے ہی صالح اور متقی انسان گزرے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو تین مرتبہ خریدا اور اپنے وزن کے برابر چاندی خیرات کی تھی۔ انہوں نے ۱۷۹ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ بعض کے نزدیک ۱۸۲ھ میں وفات پائی اور ان کی ولادت ۱۱۰ھ میں ہوئی تھی۔

۲۳۶۔ خالد بن معدان: ان کی کنیت ابو عبداللہ شامی کلاعی ہے۔ یہ حمص کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ستر صحابہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور یہ علماء شام کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ ۱۰۳ھ میں وفات پائی اور ان کو مقام طرسوس میں دفن کیا گیا۔ معدان میم کے فتح عین کے سکون کے ساتھ ہے۔ دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۷۔ ابو خزامہ: یہ ابو خزامہ بن یعمر ہیں۔ یہ بنی الحارث کے ایک شخص ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے

تبریٰ جیسے مشہور تابعی نے روایت کی ہے۔ حزن میں حا مفتوحہ اور زا پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۸۔ **خشف بن مالک** یہ قبیلہ طے کے رہنے والے ہیں۔ یہ اپنے والد مالک اور اپنے چچا عبداللہ بن مسعود سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے زید بن جبیر نے روایت کی ہے۔ بصری تابعی ہیں۔ خشف میں خا مکسور اور شین ساکن ہے۔

۲۳۹۔ **ابو خلدہ** یہ خالد بن دینار تمیمی سعدی بصری ہیں۔ یہ درزی کا کام کیا کرتے تھے۔ ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع نے روایت کی ہے۔ خلدہ خائے معجمہ کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۴۰۔ **خیثمہ بن عبدالرحمٰن** عبدالرحمٰن کے صاحبزادے ہیں اور ابو سبرہ جعفی کے پوتے ہیں۔ ابو سبرہ جعفی کا نام یزید بن مالک ہے اور خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ والد سے پہلے ان کی ولادت ہو گئی تھی۔ حضرت علی اور عبداللہ بن عمرو وغیرہ صحابہ کرام سے روایت کیا کرتے تھے اور ان سے اعمش، منصور اور عمرو بن مرہ روایت کرتے ہیں۔ حالانکہ دو لاکھ کی مالیت کا سامان انہیں وراثت میں ملا تھا جس کو انہوں نے علماء پر صرف کر دیا تھا۔ خیثمہ میں خا مفتوح، یا ساکن اور ثاء مفتوح ہے۔ سبرہ میں سین مفتوح اور با ساکن ہے۔

کفار

۲۴۱۔ **ابن خطل** یہ عبداللہ بن خطل تیمی کافر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا۔ اسے قتل کر دیا گیا۔ خطل خائے معجمہ اور طائے مہملہ کے فتح کے ساتھ ہے۔

دال ـــــــ صحابہ

۲۴۲۔ **حضرت دحیۃ الکلبی** یہ خلیفہ کلبی کے صاحبزادے اور عظیم مرتبہ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنہ ۶ھ میں قیصر شاہ روم کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے مسلمان ہونا چاہا مگر اس کے پادری ایمان نہیں لائے تو وہ بھی مسلمان نہ ہو سکا۔ یہ دحیہ وہ صحابی ہیں کہ بعض اوقات حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی صورت میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی لاتے تھے۔ یہ ملک شام چلے گئے اور حضرت امیر معاویہ کے عہد خلافت تک وہاں رہے۔ اکثر تابعین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ دحیہ دال کے کسرہ اور حائے مہملہ کے سکون اور دال یا کے ساتھ ہے اسی طرح متعدد محدثین اور اہل لغت نے روایت کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دحیہ دال کے فتح کے ساتھ ہے۔

۲۴۳۔ **حضرت ابو الدرداء** ان کا نام عویمر ہے۔ یہ عامر انصاری خزرجی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہوئے اور درداء ان کی صاحبزادی ہیں۔ انہوں نے کچھ دیر سے دولت اسلام کو قبول کیا اور اپنے خاندان میں سب سے آخر میں اسلام لانے والے ہیں۔ بڑے عقلمند اور متقی مسلمان تھے اور بڑے عبادت گزار

اور صاحب حکمت عالم ہوئے ہیں۔ شام میں قیام پذیر رہے اور ۳۲ھ میں دمشق کے اندر وفات پائی

صحابیات

۲۲۴۔ **حضرت ام الدرداء** ان کا نام خیرہ ہے۔ یہ ابوحدرد کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ اسلم کی جانب منسوب ہیں۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ یہ بڑی عاقلہ اور فاضلہ صحابیات میں سے ایک ہیں۔ عورتوں میں بڑی صاحب رائے تھیں۔ نہایت عابدہ، متقی اور متبع سنت تھیں۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات حضرت ابودرداء سے دو سال قبل ہو گئی تھی۔ انہوں نے ملک شام کے اندر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

تابعین

۲۲۵۔ **داؤد بن الحصین** یہ حضرت عمر بن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ عکرمہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ۱۳۵ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اس وقت ان کی عمر بہتر سال کی ہوئی۔

۲۲۶۔ **داؤد بن صالح** یہ صالح بن دینار کے صاحبزادے ہیں جو کھجوروں کی تجارت کیا کرتے تھے اور انصار کے آزاد کردہ اور مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ سالم بن عبداللہ اور اپنے والد ماجد اور اپنی والدہ ماجدہ سے روایت حدیث کرتے تھے۔

۲۲۷۔ **ابن الدیلمی** ان کا نام ضحاک ہے۔ یہ فیروز کے صاحبزادے اور فلسطینی ہیں۔ ان کی احادیث مصریوں میں مروج ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ دیلمی دال کے زبر سے منسوب ہے دیلم کی جانب۔ یہ ایک پہاڑ ہے جو اطراف میں مشہور ہے اور فیروز میں فاء مفتوح یاء ساکن اور راء مضموم ہے۔

۲۲۸۔ **ابوداؤد الکوفی** ان کا نام نفیع ہے۔ حارث نابینا کے صاحبزادے اور کوفی ہیں۔ حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابن عباس سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے شریک اور سفیان ثوری ہیں۔ محدثین کے نزدیک متروک ہیں کیونکہ رفض کی طرف مائل تھے۔ ان کا ذکر کتاب الصوم میں آیا ہے۔

ذال ——— صحابہ

۲۲۹۔ **حضرت ابوذر الغفاری** ان کا نام جندب ہے۔ جنادہ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ عظیم المرتبت تارک الدنیا اور صابرین صحابہ کرام میں سے ہیں۔ بالکل شروع شروع اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ ایمان لانے والوں میں سے پانچویں صحابی ہیں۔ اپنی قوم میں واپس آ گئے تھے اور ایک مدت تک ان کے پاس رہے غزوہ خندق کے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر خدمت ہو گئے پھر مقام ربذہ میں قیام پذیر رہے

اسیفین بن ماسکہ ہیں کے اندر خطاب حق تعالیٰ کے نمازیں منصوبی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی جاہلیت میں وقت گزارتے تھے۔ ان سے بے شمار صحابہ اور تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۵۰۔ **حضرت ذو مخبر** — میم کے کسرہ، خاء کے سکون، باء کے بعد رے کے فتحہ کے ساتھ۔ نجاشی کے بھتیجے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ جبیر بن نفیر وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے اور ان کی احادیث ان ہی میں چلتی ہیں۔

۲۵۱۔ **حضرت ذوالیدین** — یہ قبیلہ بنی سلیم کے ایک فرد ہیں۔ ان کو خرباق بھی کہا جاتا ہے۔ صحابی ہیں اور حجاز کے رہنے والے ہیں۔ جس نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سہو ہو گیا تھا اس میں یہ موجود تھے۔ الخرباق خائے معجمہ کے کسرہ، رائے مہملہ کے سکون اور بائے موحدہ کے بعد الف کے ساتھ ہے۔

کفار

۲۵۲۔ **ذوالسویقتین** — یہ حبشہ کا رہنے والا شخص ہوگا جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ خانہ کعبہ کو منہدم کرے گا۔

راء ——— صحابہ

۲۵۳۔ **حضرت رافع بن خدیج** — ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ حارثی انصاری ہیں۔ جنگ احد میں ان کو تیر لگا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمہارے اس تیر کا گواہ ہوں۔ ان کا یہ زخم عبدالملک بن مروان کے زمانہ تک ہرا رہا۔ ۷۴ھ میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ چھیاسی سال کی عمر پائی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ خدیج خائے معجمہ کے فتح، دال کے کسرہ اور آخر میں جیم کے ساتھ ہے۔

۲۵۴۔ **حضرت رافع بن عمرو** — یہ رافع بن عمرو مزنی ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن الصامت نے روایت حدیث کی ہے۔ اکل تمر کے بارے میں ان کی حدیث ہے۔

۲۵۵۔ **حضرت رافع بن مکیث** — یہ قبیلہ جہینہ کے رہنے والے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے جابر اور حارث روایت کرتے ہیں۔ مکیث میم کے ضمہ، کاف کے فتحہ اور دو نقطوں والی یاء کے سکون، آخر میں ثائے مثلثہ ہے۔

۲۵۶۔ **حضرت رافع اسلم** — یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے نام سے زیادہ کنیت مشہور ہے۔ یہ قبطی تھے۔ پہلے حضرت عباس کے غلام تھے۔ انہوں نے ان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت عباس کے اسلام کی خوشخبری دی گئی تو آپ نے اسی خوشی میں انہیں آزاد کر دیا۔ انہوں نے جنگ بدر سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند روز قبل ہوئی۔

۲۵۷۔ **حضرت رباح بن الربیع** — یہ رباح بن الربیع اسدی کاتب ہیں۔ ان کی احادیث بصریوں میں مروج ہیں۔ قیس بن

لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔ الاسقع کا ہمزہ کے فتحہ سین کے فتحہ اور قاف پر زیر اور یاء ساکن اور دال مشددہ ہیں۔

۲۵۸- حضرت ربیعہ بن الحارث

یہ حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے صاحبزادے ہیں، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد ہیں۔ ان کو شرف صحبت و روایت حاصل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں سنہ ۲۳ھ میں اس جہان فانی کو الوداع کہا۔ ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ بات کہی کہ پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کا ہے اور یہ اس لیے فرمایا کہ دور جاہلیت میں ربیعہ کے ایک صاحبزادے جن کا نام آدم تھا قتل کر دیا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے مطالبہ کو چھوڑ دیا۔

۲۵۹- حضرت ربیعہ بن عمرو

یہ عمرو جرشی کے صاحبزادے ہیں۔ واقدی بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ حرہ کے دن قتل کر دیے گئے۔

۲۶۰- حضرت ربیعہ بن کعب

یہ کعب کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو فراس اسلمی ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں کیا جاتا ہے۔ اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم بھی ہیں اور قدیم صحابہ کرام میں سے ہیں اور آپ کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے تھے۔ انہوں نے سنہ ۶۳ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۶۱- حضرت ابو رزین

ان کا نام لقیط ہے۔ یہ عامر بن صبرہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا ذکر حرف لام کے تحت آئے گا۔

۲۶۲- حضرت رفاعہ بن رافع

ان کی کنیت ابو معاذ ہے۔ یہ زرقی انصاری ہیں۔ غزوہ بدر، غزوہ احد اور دوسرے تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین میں بھی شریک تھے۔ حضرت معاویہ کے دور خلافت کے آغاز میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے دونوں صاحبزادے عبید اور معاذ اور ان کے بھتیجے یحییٰ بن خلاد ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۶۳- حضرت رفاعہ بن سموال

یہ سموال قرظی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر عبدالرحمن بن الزبیر نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی ہے۔ سموال میں سین کا کسرہ ہے اور ایک قول میں فتحہ ہے۔ میم ساکن اور واؤ غیر مشددہ ہے۔ الزبیر میں زاء مفتوح اور باء مکسورہ ہے جبکہ بعض نے زاء کا ضمہ اور باء کا فتحہ پڑھا ہے۔ حضرت رفاعہ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ماموں تھے۔

۲۶۴- حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر

یہ انصاری ہیں۔ ان کی کنیت ابو لبابہ ہے۔ ان کا ذکر حرف لام میں آئے گا۔

۲۶۵- حضرت رکانہ بن عبد یزید

یہ ہاشم بن عبدالمطلب قرشی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بڑے طاقتور پہلوان تھے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے کہ سنہ ۴۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ رکانہ میں راء مضموم اور کاف غیر مشددہ ہے۔

۲۶۶۔ حضرت ابو مرثد
یہ کناز بن حصین غنوی کے صاحبزادے اور امرؤ القیس کی اولاد میں سے تھے۔ بعض نے کہا کہ یہ ابن حنانۃ بن یربوع کے بیٹے تھے اور ان کے والد کے نام میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام معاذ اور بعض زید بن حصین بتاتے ہیں یہ اپنے والد کے ہمراہ بدر و جملہ غزوات میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا شمار مدنیوں کے ذیل میں ہوتا ہے۔ واثلہ بن اسقع نے ان سے روایت کی ہے۔ مرثد میں میم مفتوح، راء ساکن اور ثاء مفتوح ہے۔

۲۶۷۔ حضرت رویفع بن ثابت
یہ ثابت بن سکن کے صاحبزادے اور انصاری ہیں لیکن ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ۴۶ھ میں طرابلس مغرب کا امیر مقرر کر دیا تھا۔ ان کی وفات برقہ میں ہوئی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں ہوئی۔ ان سے حنش بن عبداللہ صنعانی وغیرہ لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ رویفع رافع کی تصغیر ہے اور حنش میں حاء اور نون دونوں مفتوح اور شین ساکن ہے۔

۲۶۸۔ حضرت ابو ریحانہ
یہ شمعون بن زید کے صاحبزادے ہیں۔ جزو قریش سے انصاری ہیں یعنی انصار کے حلیف ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی صاحبزادی حضرت ریحانہ ہیں جو بڑی عابدہ فاضلہ اور تارک الدنیا ہیں۔ یہ شام میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی۔

صحابیات

۲۶۹۔ حضرت الربیع بنت معوذ
یہ معوذ کی صاحبزادی اور انصاریہ میں سے ہیں۔ بڑی عزت والی خاتون ہیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ اور اہل بصرہ کے ہاں مروی ہیں۔ الربیع میں راء مضموم، باء مفتوح اور یاء تشدید کے ساتھ مکسور ہے۔

۲۷۰۔ حضرت الربیع بنت النضر
یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں۔ صحیح بخاری میں یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک انصاری کی پھوپھی ربیع بنت نضر کی والدہ ہیں اور ان کا ذکر صحابیات کے ذیل میں آتا ہے اور ربیع کی ایک روایت ہی صحیح ہے۔

۲۷۱۔ حضرت الرمیصاء
ان کا نام ام سلیم ہے اور ملحان کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت انس بن مالک کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ان کا ذکر حرف سین میں آئے گا۔

تابعین

۲۷۲۔ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن
یہ جلیل القدر تابعی اور مدینہ منورہ کے مشہور فقہاء میں سے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت سائب بن یزید سے احادیث سنا کرتے تھے اور ان سے سفیان ثوری اور امام مالک بن انس نے روایت کی ہے۔ ۱۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔ اسے ربیعۃ الرائی کے نام سے یاد کیا۔

۲۷۳۔ ابو رجاء
ان کا اسم گرامی عمران بن تیم عطاردی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ ہی میں اسلام

اسلام قبول کر لیا تھا لیکن زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ یہ بڑے عالم باعمل اور بڑے ماہر قرأت سے ہو گئے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ صحابہ کرام سے روایت کی ہے۔ ان سے حدیث کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ یہ [illegible]ھ میں فوت ہو گئے تھے۔

کفار وغیرہ

۲۷۴۔ ابو رافع بن حقیق — ان کا نام عبداللہ ہے اور یہود کے تاجروں میں سے تھا۔ اس کا ذکر باب المعجزات کے اندر حضرت براء کی روایت میں آیا ہے۔ حقیق میں حا مضموم اور پہلا قاف مفتوح ہے۔

۲۷۵۔ رعل بن مالک — یہ مالک بن عوف کا بیٹا اور ان تین قبیلوں میں سے تھا جن کے لیے ایک مہینے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت میں بد دعا کی۔ عامر رعل اور بنی لحیان پر لعنت بھیجتے رہے تھے۔ رعل میں را مکسور اور عین ساکن ہے۔

زا ــــــ صحابہ

۲۷۶۔ حضرت زاہر بن الاسود — یہ زاہر بن اسود اسلمی ہیں۔ یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ یہ کوفہ میں مقیم رہے اور ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔

۲۷۷۔ حضرت الزبیر بن العوام — ان کی کنیت ابو عبداللہ قرشی ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ یہ اور ان کی والدہ ماجدہ شروع ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر سولہ سال کی تھی۔ ان پر ان کے چچا نے دھوئیں سے ان کا دم گھوٹ کر تکلیف پہنچائی تاکہ یہ اسلام چھوڑ دیں مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے۔ انہوں نے سب سے پہلے تلوار اللہ کے راستے میں سونتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں ثابت رہے اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کا قد لمبا اور رنگ گندم گوں تھا۔ بدن پر گوشت کم تھا۔ ان کے بدن پر بہت سے زخموں کے نشان تھے۔ ان کو ابن جرموز نے سفوان میں جو بصرہ کے قریب ہے ۳۶ھ میں شہید کر دیا تھا۔ انہوں نے چونسٹھ سال کی عمر پائی۔ اول وادی سباع میں دفن کیے گئے پھر بصرہ کی طرف منتقل کیے گئے اور وہاں ان کی قبر بہت مشہور ہے۔ ان کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور عروہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۷۸۔ حضرت الزبیدی — یہ زبیدی ہیں جو اپنے باپ کے پیش ... کے زبید کے ساتھ تھے۔ ان کی نسبت زبید کی طرف کی جاتی ہے۔ ان کا نام ... بن سعد بیان کیا جاتا ہے۔ ان کا صحابہ کرام میں سے ہونا مختلف فیہ ہے۔

۲۷۹۔ حضرت زرارہ بن ابی اوفی — یہ ابی اوفی کے صاحبزادے اور صحابی ہیں۔ ان کی وفات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔

۲۸۰۔ حضرت زارع بن عامر — یہ عامر عبد القیس کے صاحبزادے ہیں۔ وفد عبد القیس میں شامل ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان کی حدیث اہل بصرہ سے مروی ہے۔

۲۸۱۔ حضرت ابو زہیر انمیری ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے۔

۲۸۲۔ حضرت ابو زید الانصاری انہوں نے اپنے موافقین سمیت آنحضرت کے عہد مبارک میں قرآن پاک کو جمع کیا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے سعید بن عمیر اور بعض نے قیس بن السکن بتایا ہے۔

۲۸۳۔ حضرت زیاد بن الحارث یہ حارث صدائی کے صاحبزادے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ کے پاس اذان بھی دی ہے۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ صدائی میں صاد مضموم ہے اور دال بعد الف مشدد نہیں ہے۔

۲۸۴۔ حضرت زیاد بن لبید یہ لبید کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ عقبی ہیں۔ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کو حضرموت کا گورنر بنایا گیا تھا۔ ان سے سالم بن مالک اور ابو الجعد دونوں نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔

۲۸۵۔ حضرت زید بن ارقم ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ یہ انصاری خزرجی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔ آخر میں کوفہ میں رہے اور یہیں ۶۸ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۸۶۔ حضرت زید بن ثابت یہ انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب تھے۔ جب مدینہ منورہ میں آئے تو اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی۔ ان کا شمار جلیل القدر صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تدوین قرآن مجید میں بڑا حصہ لیا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قرآن پاک کی کتابت کا فریضہ بھی سر انجام دیا اور قرآن پاک کو مصحف سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ مدینہ منورہ کے اندر ۴۵ھ میں انہوں نے دار فانی کو خیر باد کہا اور انہوں نے چھپن برس کی عمر پائی۔

۲۸۷۔ حضرت زید بن الحارثہ ان کی کنیت ابو اسامہ ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ سعدیٰ بنت ثعلبہ ہیں جو بنی طی میں سے تھیں۔ ان کی والدہ انہیں لے کر اپنی قوم کے پاس گئیں تو بنو قین بن جسر کے ایک لشکر نے ان کے پیچھے چھاپہ مارا اور جب ان لوگوں کا گزر بنی معن کے ان گھروں پر ہوا جہاں کی ننھیال والوں کے تھے تو حضرت زید بن حارثہ کو اٹھا لے گئے جب کہ ان کی عمر آٹھ سال تھی اور عکاظ کے بازار میں فروخت کرنے کے لیے پیش کیا چنانچہ حکیم بن حزام بن خویلد نے انہیں چار سو درہم میں اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے خرید لیا۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آ گئیں تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا گیا۔ جب ان کے خاندان والوں کو علم ہوا تو ان کا والد حارثہ اور ان کا چچا کعب دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہیں لے جانا چاہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو اختیار دے دیا کہ چاہو تو میرے پاس رہو اور چاہو تو اپنے گھر والوں کے ساتھ چلے جاؤ۔ حضرت زید نے اپنے باپ اور چچا پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن عاطفت کو ترجیح دی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

احسانات ان پہلوؤں سے بھی بڑھ کر تھے جنہیں حضرت زید فراموش نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں مقام حجر کے پاس لے گئے اور وہاں قریش کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "اے لوگو! گواہ رہنا میں نے زید کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ یہ میرا وارث ہے اور میں اس کا وارث ہوں۔" چنانچہ اب اسے زید بن محمد کے نام سے پکارا جانے لگا۔ یہاں تک کہ کلام الٰہی میں یہ حکم آیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ لے پالکوں کو ان کے اصلی باپوں کی نسبت سے پکارو۔ یہی بات اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ چنانچہ اس وقت سے انہیں زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ عمر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس سال چھوٹے تھے جبکہ دوسرے قول کے مطابق بیس سال چھوٹے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ مردوں میں سب سے پہلے دائرہ اسلام میں آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آزاد کردہ باندی حضرت ام ایمن سے ان کا نکاح کر دیا جن سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے تھے۔ پھر حضرت زید کا نکاح حضرت زینب بنت جحش سے ہوا لیکن نباہ نہ ہو سکا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھے۔ انہیں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ صحابہ کرام میں سے صرف ان کا نام گرامی قرآن مجید میں لیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا ہے:

فلما قضی زید منها وطرا زوجنکها

جب زید نے اپنی خواہش پوری کر لی تو ہم نے اس عورت کا نکاح آپ سے کر دیا۔

جمادی الاولیٰ ۸ھ میں یہ غزوہ موتہ کے اندر لشکر اسلام کے امیر کی حیثیت سے دشمنان اسلام سے لڑ رہے تھے کہ شہید کر دیئے گئے۔ اس وقت ان کی عمر پچپن سال تھی۔ ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرات نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۸۸۔ حضرت زید بن خالد یہ قبیلہ جہینہ کے فرد تھے۔ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ عمر عزیز کی پچاسی منزلیں طے کرنے کے بعد ۷۸ھ میں وفات پائی۔ ان سے حضرت انس اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۸۹۔ حضرت زید بن خطاب یہ قریشی عدوی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی ہیں۔ ان کا شمار مہاجرین اولین میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں جنگ یمامہ کے اندر مسیلمہ کذاب کے لشکر سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۹۰۔ حضرت زید بن سہل یہ نام کی نسبت اپنی کنیت ابو طلحہ کے ساتھ زیادہ مشہور ہوئے۔ ان کا ذکر حرف طاء کے تحت آئے گا۔

صحابیات

۲۹۱۔ حضرت زینب بنت جحش یہ جحش کی صاحبزادی اور امہات المومنین میں سے ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام امیمہ ہے جو عبدالمطلب کی صاحبزادی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ یہ زید بن حارثہ کی بیوی تھیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ حضرت زید بن حارثہ نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ اس کے بعد

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۵ھ میں ان سے نکاح کیا تھا۔ حضرت زینب تمام ازواج مطہرات میں سے حضور کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں۔ ان کا پہلا نام برہ تھا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی شان میں فرماتی ہیں کہ کوئی عورت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر دین میں نہیں ہے یہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی ہیں جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے جان کام آسکتی ہے سب سے زیادہ جان خرچ کرنے والی ہیں۔ مزید فرمایا کہ یہ سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ قرابت رکھنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ صدقات دینے والی ہیں۔ مدینہ منورہ کے اندر ۲۰ھ میں اس جہان فانی کو چھوڑ گئیں اور بقیع میں دفن کی گئی ہیں۔ انہوں نے ترپن سال کی عمر پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان سے روایت حدیث کرتی ہیں۔

۲۹۲- حضرت زینب بنت ابی سلمہ ام سلمہ جو ازواج مطہرات میں سے ہیں ان کا نام برہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر نام زینب رکھ دیا یہ ملک حبشہ میں پیدا ہوئی ہیں۔ جب حضرت ابن زمعہ کی شہادت ہوئی میں اپنے دور میں سب سے زیادہ فقیہ ہونے والی ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ واقعہ حرہ کے زمانہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۲۹۳- حضرت زینب بنت عبداللہ یہ عبداللہ بن معاویہ کی صاحبزادی اور قبیلہ ثقیف کی رہنے والی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابو سعید، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

تابعین

۲۹۴- زبیر بن عدی یہ ہمدان کے صاحبزادے اور ہمدان کے ہیں۔ مقام رے کے قاضی تھے اور تابعی ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے سفیان ثوری نے روایت کی ہے ۱۳۱ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۵- زبیر العربی یہ بصری اور تابعی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے معمر اور حماد بن زید ثقہ روایت کرتے ہیں۔

۲۹۶- ابو الزبیر ان کا نام محمد بن اسلم ہے۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے ہیں۔ آزاد کردہ ہیں حکیم بن حزام کے۔ جلیل تابعین میں سے ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے انہیں احادیث سننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مکہ معظمہ کے تابعین میں سے ہیں۔ ۱۲۸ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۷- زر بن حبیش یہ اسدی کوفی ہیں ان کی کنیت ابو مریم ہے۔ انہوں نے دور جاہلیت میں ساٹھ سال گزارے ہیں اور اسلام میں بھی۔ یہ ملک عراق کے ان بہت بڑے قاریوں میں سے ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہیں احادیث سننے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے تابعین اور غیر تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ زر زاء کے کسرہ اور راء کے بعد کی تشدید کے ساتھ ہے۔ حبیش یا حائے مہملہ

اسے کے کسرہ پر ر اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے اور آخر میں شین ہے۔

۲۹۸۔ زرارہ بن ابی اوفی ان کی کنیت ابو حاجب حرشی ہے۔ بصرہ کے قاضی تھے۔ صحابہ کرام سے حدیث نقل کرتے ہیں جن میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں انہوں نے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ دریافت کیا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ کون سے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔ فرمایا الحال المرتحل اس شخص نے عرض کیا کہ الحال المرتحل کیا ہے۔ فرمایا کہ صاحب قرآن جب کہ شروع قرآن سے پڑھے اور ختم تک پڑھتا چلا جائے اور آخر سے شروع کرے تو اول تک پہنچا دے۔ ان سے قتادہ اور عوف نے روایت کی۔ انہوں نے ایک روز نماز صبح پڑھائی اور نماز میں فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ پڑھا اور غش کھا کر گر پڑے سنہ ۹۳ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۹۔ ابو زرعہ ان کا نام عبیداللہ بن عبدالکریم کے صاحبزادے ہیں۔ مقام رے کے رہنے والے ہیں۔ ایک بڑی جماعت سے انہوں نے حدیث کی سماعت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل روایت حدیث کرتے ہیں۔ یہ امام اور حافظ حدیث ہیں۔ قابل اعتماد اور ثقہ ہیں۔ حدیث کے علم و روایت کے ماہر ہیں۔ امام احمد بن حنبل کے ساتھ رہنے والے تھے۔ سنہ ۲۰۰ھ میں ولادت ہوئی اور مقام رے کے اندر سنہ ۲۶۴ھ میں وفات پائی۔

۳۰۰۔ زمیل بن عباس اپنے مولیٰ عروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یزید بن ابی زیاد نے۔ ان میں کچھ ضعف ہے۔

۳۰۱۔ الزہری یہ زہری ہیں زہرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں جو ان کے جد اعلیٰ تھے اسی وجہ سے یہ زہری کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ ان کا نام محمد ہے۔ عبداللہ کے بیٹے ہیں اور شہاب کے صاحبزادے ہیں اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ بڑے فقیہ اور محدث ہو گئے ہیں۔ مدینہ منورہ کے چند علماء میں سے ہیں۔ علوم شریعت کے مختلف فنون میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ ان سے قتادہ، مالک بن انس اور ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں "مجھے اس زمانہ میں زہری سے بڑا عالم نظر نہیں آیا۔" مکحول سے دریافت کیا گیا کہ ان علماء میں سے جن کو آپ نے دیکھا ہے کون سب سے بڑا عالم ہے۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ پھر دریافت کیا گیا کہ ان کے بعد کون ہیں؟ فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ تیسری مرتبہ پوچھا گیا فرماتے ہیں ابن شہاب ہی ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے کے اندر سنہ ۱۲۴ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۳۰۲۔ زہرہ بن معبد یہ معبد کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عقیل ہے۔ یہ قرشی اور مصری ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہل مصر کے یہاں ہے۔

۳۰۳۔ زہیر بن معاویہ ان کی کنیت ابو خیثمہ جعفی ہے۔ یہ کوفی ہیں اور جزیرہ میں قیام پذیر رہے۔ یہ حافظ حدیث اور ثقہ ہیں۔ ابو اسحاق ہمدانی اور ابوالزبیر سے حدیث کے سننے والے ہیں۔ ان سے ابن مبارک اور یحییٰ بن یحییٰ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا ذکر کتاب مذکور میں آیا ہے۔ سنہ ۱۷۳ھ میں وفات پائی۔

۳۰۴۔ زیاد بن حدیر ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے۔ یہ بنو اسد میں سے ہیں۔ کوفی اور تابعی ہیں۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی سے احادیث سننے کا شرف انہیں حاصل ہے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں شعبی بھی شامل

ہیں۔ حدیث عالیٰ کے چیش اسدال جعل کے زیر بیانے تحتانی کے سکون اور دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

۳۰۵۔ زید بن اسلم — ان کی کنیت ابو اسامہ ہے۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ، مدنی اور جلیل القدر تابعین کرام میں سے ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے سفیان ثوری، ایوب سختیانی اور مالک، ابن عیینہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے ۱۳۶ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۳۰۶۔ زید بن طلحہ — ان سے صفوان بن سلیم روایت حدیث کرتے ہیں۔ امام مالک نے ان کی حدیث حیا کے بارے میں ذکر کی ہے۔

۳۰۷۔ زید بن کیب — یہ کیب کے مصغر ہونے سے عدنی ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ تابعی ہیں۔ ابو کبشہ سے روایت کرتے ہیں۔ کیب تصغیر کا صیغہ ہے۔

۳۰۸۔ زید بن یحییٰ — یہ دمشقی ہیں۔ امام اوزاعی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد اور دارمی نے روایت کی ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔

تابعات

۳۰۹۔ زینب بنت کعب — یہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور انصار کے بنی سالم بن عوف کے خاندان سے تابعی خواتین سے تھیں۔

سین — صحابہ

۳۱۰۔ حضرت سالم بن عُبید اشجعی — اصحاب صفہ سے تھے۔ ان کا شمار کوفی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ہلال بن یساف وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۱۱۔ حضرت سالم بن معقل — یہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ملک فارس میں مقام اصطخر کے رہنے والے ہیں۔ آزاد شدہ صحابہ کرام میں نہایت درجہ فاضل ہی نہیں بلکہ افضل اکابر میں سے تھے۔ انہیں صحابہ میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ نبی کریم سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم ان چار افراد میں سے کسی ایک سے حاصل کرو۔ ان کے نام عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں۔ ان کا شمار بدری صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ یہ ابو حذیفہ کی بیوی کے آزاد کردہ تھے۔ انہیں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ مسجد قبا میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے جب کہ مقتدیوں میں بشمول حضرت ابوبکر صدیق بہت سے اور صحابہ بھی شامل تھے۔ ان کی تلاوت سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس خدائے بزرگ و برتر کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے قاریوں کو پیدا فرمایا۔

۳۱۲۔ حضرت سائب بن خلاد — ان کی کنیت ابو سہلہ تھی۔ ۷۱ھ میں وفات پائی۔ ان سے خلاد اور عطاء بن یسار ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ یہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

حضرت کے دورِ حکومت میں گزر چکا ہے۔ ابونعیم نے ان کا سن وفات سنہ ھ لکھا ہے۔

۲۱۳ - حضرت سائب بن یزید سنہ ۲ھ میں ولادت ہوئی اور سنہ ۹۱ھ میں وفات پائی۔ سات سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کے ساتھ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے۔ ان سے امام زہری اور محمد بن یوسف نے روایت کی ہے۔ ایک مرتبہ بیماری کی حالت میں اپنی خالہ کے ساتھ خدمت نبوی میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور دعائے صحت کی۔ انھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو پینے کا شرف حاصل ہوا، مہر نبوت کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ مؤرخین نے ان کا سن وفات سنہ ھ لکھا ہے۔ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے صحابہ میں سب سے آخری فرد ہیں۔

۲۱۴ - حضرت سبرہ بن معبد یہ سبرہ بن معبد جہنی ہیں۔ ان کا شمار مصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے ربیع نے روایت کی ہے۔ [illegible] ہے۔

۲۱۵ - حضرت سراقہ بن مالک قبیلہ کنانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مکی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مشہور شعراء میں سے تھے۔ محدثین کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ہجرت کے موقع پر اونٹوں کے لالچ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعاقب کیا اور گھوڑے کا زمین میں دھنس جانے والا واقعہ انھیں کے ساتھ پیش آیا تھا۔ سنہ ۲۴ھ میں حضرت عثمان غنی کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان غنی کی شہادت کے بعد وفات پائی۔

۲۱۶ - حضرت سعد بن عبادہ ابو ثابت کنیت تھی۔ بارہ نقباء میں سے ہیں۔ انصار کے سرداروں میں شمار ہوتے ہیں۔ فیاضی اور سخاوت میں سب سے بڑھ کر تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ڈھائی سال بعد ۱۵ھ میں سرزمین شام کے اندر ان کا انتقال ہوا۔ دوسری روایت کے مطابق سنہ ۱۱ھ میں حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ غسل خانہ میں مردہ پائے گئے۔ جب دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم سبز ہو چکا تھا۔ ان کے قتل کے بعد ایک آواز سنی گئی جس میں کسی کہنے والے نے کہا کہ ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کیا ہے۔ ہم نے ان کے قلب پر تیر چلایا جو خطا نہ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ انھیں کسی جن نے شہید کیا تھا۔

۲۱۷ - حضرت ابوسعید سعد بن مالک اپنی کنیت ابوسعید خدری سے زیادہ مشہور ہیں۔ صاحب علم، فہیم و ذکی اور حافظ قرآن کریم تھے۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ سال کی عمر پا کر سنہ ھ میں وفات پائی۔

۲۱۸ - حضرت سعد بن معاذ یہ معاذ کے صاحبزادے ہیں۔ انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ اوس سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ کے درمیان مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ طیبہ کے اندر اسلام لائے۔ ان کے مشرف باسلام ہونے پر ان کے تمام خاندان والوں اور قبیلہ بنی عبدالاشہل کے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ انصار میں انہی کو یہ انفرادیت حاصل ہے کہ قبیلہ اجتماعی طور پر مشرف باسلام ہوا۔ جناب سعد کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سید الانصار کا خطاب دیا۔ قوم کے بڑے جنگی اور سردار تسلیم کیے جاتے تھے۔ جلیل القدر اور اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں۔ انھیں غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جنگ خندق میں ان کی شہ رگ پر تیر لگا اور خون بند نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ایک ماہ بعد ان کی وفات ہو گئی۔ یہ واقعہ سنہ ۵ھ کا ہے۔ انھوں نے سینتیس سال کی عمر پائی۔ جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

صحابہ کی ایک جماعت ان سے روایت حدیث کرتی ہے۔

۳۱۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ان کی کنیت ابو اسحٰق ہے۔ والد ابی وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے۔ یہ ان خوش قسمت صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں اس دنیا کی زندگی ہی میں زبان نبوی سے جنت کی بشارت دی۔ یہ سترہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ حضرت سعد خود فرماتے ہیں میں اسلام لانے والوں میں تیسرا فرد تھا۔ اور اسلام کی راہ میں سب سے پہلا تیر میرے ہاتھ سے چلایا گیا تھا۔ تمام غزوات میں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ اور اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی۔ سب ان کی بددعا سے خوف کھاتے تھے اور ان سے دعائے خیر کی توقع کرتے تھے۔ اور یہ سب کچھ ان الفاظ کا ثمرہ ہے جو ان کے حق میں زبان رسالت سے نکلے تھے۔ نبی کریم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کے چلائے ہوئے تیر کو نشانہ پر پہنچا اور ان کی دعا کو قبولیت عطا فرما۔ یہ ان خوش نصیب افراد میں سے ہیں جن سے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ فداک ابی و امی ارم یا سعد "میرے ماں باپ تم پر قربان اے سعد تیر چلاؤ"۔ یہ شرف کسی اور کو نصیب نہیں ہوا جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات فرمائے ہوں۔ جناب سعد کوتاہ قد اور گٹھے ہوئے بدن والے تھے۔ رنگ گندمی اور جسم پر زیادہ بال تھے۔ مقام عقیق میں جو مدینہ منورہ سے قریب ہے اپنے گھر میں وفات پائی۔ وہاں سے مدینہ طیبہ تک جنازہ کندھوں پر لایا گیا۔ گورنر مدینہ طیبہ مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مقام بقیع میں دفن کیے گئے۔ یہ واقعہ ۵۵ھ میں پیش آیا۔ ان کی عمر تقریباً ستر سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں ہوئی۔ حضرت عمر و عثمان کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر رہے۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۳۲۰۔ حضرت سعید بن حریث یہ سعید بن حریث قریشی مخزومی ہیں۔ پندرہ سال کی عمر میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بعد میں کوفہ آکر مقیم ہو گئے اور وہیں آسودہ خاک ہوئے۔ واقدی ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ ان کو یہ خبر [illegible] ہے۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے ان کے بھائی عمرو بن حریث روایت کرتے ہیں۔ [illegible] یہ اپنے بھائی عمرو بن حریث سے عمر میں بڑے تھے۔

۳۲۱۔ حضرت سعید بن الربیع یہ انصار کے قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ جنگ احد میں شہید ہوئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا رشتہ مواخات حضرت عبد الرحمن بن عوف سے استوار کیا تھا۔ حضرت خارجہ بن زید کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیے گئے۔

۳۲۲۔ حضرت سعید بن زید یہ عمرو کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو الاعور ہے۔ عدوی قرشی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور قدیم الاسلام ہیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ مگر جنگ بدر میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ قریش مکہ کے قافلے کی تجسس اطلاعات کا حصول ان کی ذمہ داری میں سے تھا۔ میدان جنگ میں مصروف پیکار نہ تھے۔ بدری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کا حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ جناب فاطمہ کے شوہر تھے۔ اور یہی فاطمہ ہیں کہ جن کی وجہ سے عمر فاروق اسلام لائے۔ اس کا واقعہ [illegible] طرح بیان کیا گیا ہے۔ دراز قد، رنگ گندمی تھا۔ ۵۱ھ میں ستر سال کی عمر میں وادی عقیق میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

انھوں نے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ بعض محدثین نے وقت وفات ان کی عمر تہتر سال بتائی ہے مستجاب الدعوات صحابہ میں سے تھے۔ ایک خاتون نے قطعہ زمین کے سلسلے میں جھوٹی دعویٰ داری کی، یا دعویٰ کے وقت آپ نے اس کے حق میں بددعا فرمائی جو بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی۔ جنگ بدر کے موقع پر مدینہ طیبہ میں موجود نہ تھے اس لیے شرکت نہ کر سکے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور بدر کا حصہ نبی علیہ السلام کی طرف سے ملا تھا۔

۲۲۳۔ حضرت سعید بن سعد یہ حضرت عبادہ انصاری کے پوتے ہیں یہ شرف صحبت نبی کریم سے مشرف ہوئے۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے شرحبیل اور ابو امامہ بن سہل شامل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے یمن کے گورنر رہے تھے۔

۲۲۴۔ حضرت سعید بن العاص قریشی اموی ہیں۔ ہجرت کے سال ولادت ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جن حضرات کو کتابت قرآن کے لیے مقرر فرمایا تھا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ خلافت عثمانی کے دور میں کوفہ کے گورنر رہے۔ طبرستان کی جنگ میں قائم رہے ... انجام دیے تھے۔ ۵۹ھ میں وفات پائی۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے بازار کا محصل مقرر فرمایا تھا۔

۲۲۵۔ حضرت ابو سعید ابن ابی فضالہ یہ انصاری ہیں۔ ابو سعید نام کے بجائے ان کی کنیت ہے۔ محدثین مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث ... نقل کی ہے اپنے والد اور زیاد بن میناء سے روایت کرتے ہیں ... ہے۔

۲۲۶۔ حضرت ابو سعید بن المعلیٰ یہ ابو سعید حارث بن معلیٰ انصاری الزرقی ہیں۔ ۷۴ھ میں چونسٹھ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

۲۲۷۔ حضرت سعید بن الاطول یہ اطول کے صاحبزادے ہیں۔ جہنیہ کے رہنے والے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرف صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابو نضرہ روایت کرتے ہیں۔

۲۲۸۔ حضرت سعد بن خولہ انھوں نے پہلے ... غزوہ بدر میں شرکت فرمائی اور حجۃ الوداع کے سال مکہ مکرمہ کے اندر انھوں نے جان جان آفریں کے سپرد کی۔

۲۲۹۔ حضرت ابو سفیان بن حارث یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد اور رضاعی بھائی ہیں۔ انھوں نے جناب حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام مغیرہ تھا جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ابو سفیان نام اور کنیت دونوں ہیں اور مغیرہ ان کے بھائی کا نام تھا۔ قادر الکلام شاعر تھے۔ اور ایسے شاعر دوسرے شعراء بھی ان کے رنگ میں شعر کہتے تھے۔ اسلام لانے سے قبل رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی جس کا جواب جناب حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا۔ پھر اسلام لائے اور اس شان سے کہ رسول اللہ کے سامنے حیاء و شرم کی وجہ سے سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوتی۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح مشہور ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا کہ تم سرکار دو عالم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر وہی کلمات کہو جو برادران یوسف علیہ السلام نے کہے تھے۔ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا اللہ کی قسم اللہ نے آپ کو ہم پر برتری عطا فرمائی بے شک ہم خطا پر تھے۔ چنانچہ ابو سفیان نے

انھیں مرض کی یہ حسن کرامت دیکھ کر رحمت دو عالم نے فرمایا۔ لا تثریب علیکم الیوم۔ آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تمام خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی معذرت قبول فرمائی اور وہ اسلام لے آئے۔

(ان کی موت کا سبب یہ ہوا کہ حج کے موقع پر انھوں نے حجام سے سر منڈوایا۔ ایک مسّا جو ان کے سر پر تھا حجام نے کاٹ دیا۔ اس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ اس کا زہر پھیل گیا، یہ شدید بیمار ہو گئے اور اسی وجہ سے ۸ھ میں انتقال ہوا۔ اور عقیل بن ابی طالب کے مکان میں دفن کیے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔)

۲۳۰ - حضرت سفینہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں اس شرط پر آزاد کیا تھا کہ تاحیات خدمت نبوی میں رہیں گے۔ یہ اپنی کنیت سے اتنے مشہور ہوئے کہ اب ان کا نام بھی لوگوں کے ذہن سے نکل گیا۔ بعض محدثین نے ان کا نام رباح، بعض نے رومان اور بعض نے مہران لکھا ہے۔ بعض رومی، بعض اسود حبشی اور بعض فارسی الاصل بتاتے ہیں۔

(سفینہ کی وجہ تسمیہ یہ ہوئی کہ کسی سفر میں یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ راستہ میں کسی صحابی نے تھک جانے کی وجہ سے اپنی تلوار، ڈھال وغیرہ سامان جناب سفینہ کے کاندھے پر رکھ دیا۔ ان کی دیکھا دیکھی چند اور صحابہ نے بھی اپنا سامان ان پر لاد دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اتنے سامان سے لدا ہوا دیکھا تو فرمایا تم سفینہ بن گئے ہو۔ اس دن سے یہ سفینہ مشہور ہو گئے۔ ان سے روایت کرنے والے ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن، محمد بن زیاد اور کثیر وغیرہ ہیں۔)

۲۳۱ - حضرت سفیان بن اسید یہ سفیان بن اسید الحضرمی الشامی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں مروج ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اسید کو بعض لوگوں نے الف کے فتح اور سین کے کسرہ کے ساتھ لکھا ہے۔

۲۳۲ - حضرت سفیان بن ابی زہیر یہ ابو زہیر کے صاحبزادے اسد ازدی ہیں۔ یہ قبیلہ شنوءہ میں اور اہل حجاز میں سے تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں مشہور ہیں۔ جناب ابن الزبیر ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۳۳ - حضرت ابو سفیان بن حرب یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔ واقعہ فیل سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ اعلان اسلام سے قبل شرفاء قریش میں شمار ہوتے تھے۔ قریش کا پرچم انہیں کے پاس رہتا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف با اسلام ہوئے۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی محبت قائم کرنے کے لیے ان کے ساتھ خاص سلوک کیا جاتا تھا۔ اسلام میں تالیف قلب کی گئی۔ غزوہ حنین میں انہوں نے شرکت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں کے مال غنیمت میں سے ان کو بھی مؤلفۃ القلوب میں شمار کرتے ہوئے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عطا فرمائے۔ غزوہ طائف میں ان کی ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی۔ اور جنگ یرموک میں ان کی آنکھ پر چوٹ لگی اور بالکل نابینا ہو گئے۔ ۳۱ھ میں بعہد حضرت عثمان انتقال ہوا۔ اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۳۴ - حضرت سفیان بن عبداللہ ان کے دادا کا نام ربیعہ ہے۔ جناب سفیان کی کنیت ابو عمرو الثقفی ہے۔ ان کا

شمار طائف کے محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر بن ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ... طائف کے گورنر رہے۔

۳۳۵ - حضرت سلمہ بن الاکوع

ان کی کنیت ابو مسلم تھی۔ بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ پیدل جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور قوی تھے۔ اسی سال کی عمر میں ۷۴ھ کے اندر مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔

۳۳۶ - حضرت سلمہ بن صخر

انہیں سلمہ بن صخر انصاری بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا نام سلیمان تھا۔ یہ رمضان میں ... اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد جماع کر لیا تھا۔ ... میں شامل تھے۔ ان سے سلیمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری نے ان کی روایت کو قابل اعتماد قرار نہیں دیا۔

۳۳۷ - حضرت سلمہ بن قیس

یہ اشجعی ہیں۔ ابو مسلم نے انہیں شامی کہا ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ہلال بن یساف ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۸ - حضرت سلمہ بن محبق

ابو سنان کنیت تھی۔ جب کہ نام صخر بن عبید تھا۔ قبیلہ ہذیل سے تھا۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے تھے۔ محبق میں میم مضموم، حاء مفتوح اور باء مشددہ مکسور ہے۔

۳۳۹ - حضرت سلمہ بن ہشام

یہ سلمہ بن ہشام قریشی و مخزومی ہیں۔ ... ابوجہل بن ہشام ان کا بھائی ہے۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ اسلام لانے کی وجہ سے بہت سی تکالیف برداشت کیں۔ مکہ مکرمہ میں نظر بند رہے۔ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے لیے اور ضعیفوں کے لیے قنوت میں دعا فرماتے تھے۔ ان ہی میں حضرت ہشام ان کا شریک ہوتے تھے۔ معرکہ بدر میں عدم شرکت کی وجہ یہی تھی کہ اس زمانے میں اسیری کی زندگی گزار رہے تھے۔ ۱۴ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ جناب سلمہ کی کنیت ابو ہاشم تھی۔ ... بھائی تھے۔ تین حالت کفر میں مرے۔ ابوجہل اور عاص جنگ بدر میں مارے گئے۔ خالد بدر میں اسیر ہوا ... دے کر رہائی پائی۔ جبکہ سلمہ اور ... اسلام لائے۔

۳۴۰ - حضرت سلمان بن عامر

یہ عامر ضبی ہیں۔ بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض محدثین اور علماء کا خیال ہے کہ ان کے علاوہ قبیلہ ضبہ میں اور کوئی روایت حدیث کرنے والا نہیں تھا۔

۳۴۱ - حضرت ابو سلمہ

عبداللہ نام تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی جناب برہ کے صاحبزادے ہیں۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کی پہلی شادی انہی کے ساتھ ہوئی تھی۔ اسلام لانے والوں میں گیارھویں فرد ہیں۔ بدر اور زندگی میں پیش آنے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۴ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ یہ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔

۳۴۲ - حضرت سلیمان بن بریدہ

یہ اسلمی ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد جناب بریدہ اور عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ جناب علقمہ کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۰۵ھ میں ... اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

۳۴۳ - حضرت سلیمان بن صرد

ان کی کنیت ابو المطرف تھی۔ خزاعی تھے۔ بڑے فاضل عابد اور بہترین زاہد لوگوں میں سے تھے۔ جب مسلمان کوفہ میں داخل ہوئے تھے تو یہ اسی وقت سے کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان کی عمر ترانوے سال کی ہوئی۔ صرد میں صاد مضموم اور دال مفتوح ہے۔

۳۲۴۔ حضرت سلیمان فارسی

ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ اصل الاصل اور علاقہ رامہرمز کے رہنے والوں میں سے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا اصل اصبہان کے مضافات میں ایک قصبہ "جی" نامی بتایا جاتا ہے۔ ان کی طلب حق میں سرگزشت طویل ہے۔ سب سے پہلے مجوسیت، عیسائیت کی راہ تک پہنچ کر تحقیق و جستجو کی اور صداقت بھی حاصل کی۔ طویل مطالعے کے لیے اس راہ میں بہت سی پریشانیاں جھیلیں لیکن صداقت پر قائم رہے۔ بعض عربوں نے پکڑ کر یہودیوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ پھر انہوں نے یہودیوں سے مکاتبت کی اور آزاد ہوئے۔ مفصل کتب میں ان کی سرگزشت کہا جاتا ہے کہ صحبت نبوی میں حاضری اور اسلام لانے سے قبل وہ دس افراد کی غلامی میں رہ چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں یہ اعزاز ملا کہ آپ نے انہیں اپنے اہل بیت میں شامل فرما لیا اور یہ بھی فرمایا کہ جنت ان کے قدموں کی مشتاق ہے۔ بعض اقوال کے مطابق ان کی عمر ساڑھے تین سو سال ہوئی۔ جب کہ بعض لوگ ڈھائی سو سال بتاتے ہیں لیکن پہلا قول زیادہ قوی ہے۔ اپنے ہاتھ سے روزی کماتے تھے اور اس سے صدقہ بھی دیتے تھے۔ ان کی بہت سی تعریفیں ہیں اور فضائل کا ذخیرہ ہے۔ ان کی تعریف و توصیف میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمات فرمائے وہ کئی احادیث میں مروی ہیں۔ سنہ ۳۵ھ میں شہر مدائن میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

(انہیں) سلمان خیر کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ سب سے پہلے جس معرکے میں شرکت کی وہ غزوہ خندق ہے۔ اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ دشمن پر غزوہ خندق میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ عراق کی فتوحات میں بھی شریک تھے حالانکہ زندگی کے آخری ایام تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار صحابہ کا اللہ تعالیٰ مشتاق ہے ان میں سلمان فارسی بھی شامل ہیں۔

۳۲۵۔ حضرت سمرہ بن جندب

یہ انصاری صحابی اور حافظ قرآن تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں سنہ ۵۹ھ کے آخر میں وفات پائی۔

۳۲۶۔ حضرت ابو السمح

ان کا نام ایاد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کے انتقال اور مدفن کے بارے میں تفصیل معلوم نہیں۔ ایاد میں الف مکسور ہے۔

۳۲۷۔ حضرت سخبرہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ الازدی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کتاب العلم میں آئی ہے۔ سخبرہ میں سین مفتوح خا ساکن اور با مفتوح ہے۔

۳۲۸۔ حضرت سوید بن قیس

ابو صفوان کنیت تھی۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ سماک بن حرب ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۲۹۔ حضرت سہل بن بیضاء

یہ جناب سہیل کے بھائی ہیں۔ بیضاء ان کی والدہ کا نام ہے جن کی طرف یہ منسوب ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نام "دعد" بتایا ہے۔ ان کے والد وہب بن ربیعہ تھے اور پہلے مسلمانوں میں سے تھے جن کا اسلام مکہ معظمہ میں ظاہر ہوا۔ بعض لوگوں نے اس روایت سے انکار کیا ہے کہ یہ بات

کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس گواہی پر کہ میں نے انہیں مکہ میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ رہا کر دیئے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری ہی میں مسجد نبوی میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ ان دونوں بھائیوں کا تذکرہ نماز جنازہ کے بیان میں آتا ہے۔

۳۵۰۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ

ابو محمد کنیت تھی۔ ابو عبدالرحمن انصاری اوسی کے نام سے مشہور ہیں۔ کوفہ میں اقامت گزیں تھے لیکن اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت مصعب بن زبیر کے دور میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔

۳۵۱۔ حضرت سہل بن الحنظلیہ

یہ اپنی والدہ یا دادی کی نسبت سے مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام ربیع بن عمرو تھا۔ بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھے۔ اہل دمشق میں شمار ہوتے تھے مگر بعض اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کا زیادہ وقت ذکر و اذکار میں صرف ہوتا تھا۔ حضرت سہل کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں ملک شام میں وفات پائی۔

۳۵۲۔ حضرت سہل بن سعد

ان کا نام حزن تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے سہل رکھا۔ ان کی کنیت ابو العباس تھی۔ وصال نبوی کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ بخلاف روایت ۸۸ھ یا ۹۱ھ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے آخری صحابی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے عباس اور زہری، ابو حازم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ یہ سو سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

۳۵۳۔ حضرت ابو سہلہ

یہ اصحاب الصفہ میں ہیں۔ ... ان کا ذکر پہلے اسی حصے میں آچکا ہے۔

۳۵۴۔ حضرت سہیل بن بیضاء

یہ قریشی ہیں۔ ابتداء ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی۔ غزوۂ بدر کے علاوہ بعد کے تمام غزوات میں شرکت کا شرف انہیں نصیب ہوا۔ ان سے عبداللہ بن اہیب اور انس بن مالک روایت حدیث کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں تبوک سے واپسی پر ۹ھ میں انتقال ہوا۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

۳۵۵۔ حضرت سہیل بن حنیف انصاری

یہ اوسی انصاری ہیں۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ معرکۂ احد میں جن حضرات نے ثابت قدمی کا ثبوت دیا ان میں جناب سہیل بھی شامل تھے۔ وصال نبوی کے بعد حضرت علی کے ہمراہ ہو گئے تھے۔ حضرت علی نے اپنے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں انہیں اپنا جانشین بنایا تھا۔ ان کے صاحبزادے ابو امامہ کے علاوہ دوسرے حضرات نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ابو عبداللہ کنیت تھی۔ حضرت علی سے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ جنگ صفین کے بعد حضرت علی نے انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کی نماز جنازہ بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

۳۵۶۔ حضرت سہیل بن عمرو

یہ سہیل بن عمرو قرشی عامری ابو جندل کے والد ہیں۔ معززین قریش میں شمار ہوتے تھے۔ جنگ بدر کے قیدیوں میں سے تھے۔ ان کے بارے میں حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان کے سامنے کے دانت توڑ دیے جائیں تاکہ آئندہ تقریر نہ کر سکیں۔ آپ نے فرمایا: اس وقت درگزر کرو، مستقبل میں ایسا

وقت آئے گا کہ تم ان کی تعریف کرو گے۔ چنانچہ وہ ایسے ہی مرتبے پر پہنچے۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد جب مکہ مکرمہ میں فتنۂ ارتداد شروع ہوا تو جناب سہیل نے خطبہ دیا جس سے لوگوں کا اضطراب اطمینان میں تبدیل ہو گیا۔ اور لوگ مرتد ہونے سے محفوظ ہو گئے۔ ان کے انتقال کے بارے میں مؤرخین نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ آپ کے طاعون میں ۱۸ھ میں انتقال ہوا۔ ابن عساکر نے ان کے بارے میں ایک واقعہ اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر کے گھر کچھ لوگ آئے جن میں سہیل بن عمرو اور ابو سفیان بن حرب بھی شامل تھے اور یہ لوگ قریش کے معززین میں سے تھے۔ حضرت عمر نے ... اجازت ... کے لیے ایک دربان نکلا اور اس کا کہنا تھا کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے اندر چلے جائیں۔ اس اجازت پر جناب صہیب رومی اور حضرت بلال حبشی مکان میں چلے گئے۔ اس پر جناب ابو سفیان نے کہا کہ آج کے دن جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا کہ ... غلاموں کو اجازت مل رہی ہے۔ اس وقت جناب سہیل نے فرمایا: اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے چہروں پر کراہت محسوس کر رہا ہوں۔ اگر تم غضبناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ کرو کیونکہ جب دعوت اسلام دی گئی تو دعوت ان تمام اور ساری قوم کے لیے تھی لیکن ان حضرات نے جلد اسلام قبول کیا۔ خدا کی قسم حضرت و صحبت میں یہ تم سے بڑھ گئے۔ اب تمہارے لیے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ تم ان کی عزت کو تسلیم کرو لیکن تم سے ... جاہلیت کے ... عزت ... حالانکہ تم نے بھی اسلام ... شرف و عزت میں تم سے بڑھ گئے۔ اب تم جہاد کی طرف توجہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں شرف شہادت سے سرفراز فرمائے۔ یہ کلمات فرما کر ... سے کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ گئے۔ ... جناب حسن ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ... تعجب ہے کہ ... خدا کی قسم ... بہت پہنچا ہے۔

(جناب سہیل کا شمار مؤلفۃ القلوب میں ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ... عطا فرمائے تھے۔ انہوں نے جنگ بدر کے موقع پر فرشتوں کو آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔)

۳۵۷۔ حضرت ابو سیف القین براء بن اوس انصاری کا نام ہے لیکن کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ یہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رضاعی والد ہیں۔ ان کی بیوی کا نام ام بردہ تھا۔

صحابیات

۳۵۸۔ حضرت سبیعہ سبیعہ حارث کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں۔ جناب سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت سعد حجۃ الوداع والے سال انتقال کر گئے۔ سبیعہ کی روایت کردہ احادیث نے کافی شہرت حاصل کی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۵۹۔ حضرت سلامہ بنت الحر یہ سلامہ بنت الحر ... ہیں اور انہیں فزاریہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث کوفیوں میں مشہور ہیں۔

۳۶۰۔ حضرت ام سلمہ ہند بنت امیہ نام ہے۔ پہلی شادی جناب ابو سلمہ سے ہوئی۔ ... میں ابو سلمہ کا انتقال

کر گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عقد میں آ گئیں۔ ۵۹ھ میں چوراسی سال کی عمر میں داعیِ اجل کو لبیک کہا اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئیں۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے جن میں حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت [illegible] صاحبزادی زینب، صاحبزادے عمر اور ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔

۳۶۱ - حضرت سلمیٰ یہ جناب رافع کی والدہ اور ابو رافع کی اہلیہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے عبید اللہ بن ابی رافع نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی دایہ تھیں۔ اور حضرت فاطمہ زہرا کو اسماء بنت عمیس کے ہمراہ انہوں نے غسل دیا تھا۔

۳۶۲ - حضرت ام سلیم یہ ام سلیم ملحان کی بیٹی ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں بہت اختلاف ہے۔ بعض نے سہلہ، رملہ، ملیکہ، غمیصاء اور رمیصاء بتایا ہے۔ حضرت انس بن مالک کی والدہ ہیں۔ ان کے شوہر مالک کے عالم کفر میں قتل ہو جانے کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ابو طلحہ نے جب ام سلیم کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے کہا کہ ہم تو مسلمان ہیں، یہ رشتہ ممکن نہیں۔ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو آپ کا قبول اسلام ہی میرا مہر منظور ہے۔ چنانچہ ابو طلحہ نے مسلمان ہو کر ان سے نکاح کر لیا۔ ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں جن میں ان کے فرزند بھی شامل ہیں۔

۳۶۳ - حضرت سودہ یہ سودہ بنت زمعہ ام المومنین ہیں۔ شروع ہی میں اسلام لا چکی تھیں۔ پہلی شادی اپنے چچا زاد بھائی سکران بن عمرو سے ہوئی۔ ان کے انتقال کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور مکہ مکرمہ ہی میں زوجیت نبوی سے مشرف ہوئیں۔ انہیں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے انتقال کے بعد اور حضرت عائشہ کے نکاح سے پہلے ہی شرف زوجیت کو حاصل کرنے کی سعادت ملی۔ ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئیں۔ جب ان کی عمر زیادہ ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دینا چاہی تو انہوں نے درخواست کی کہ میں اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دیتی ہوں اور مجھے شرف زوجیت سے محروم نہ کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وصال پایا۔

۳۶۴ - حضرت سبیعہ بنت عمر یہ سبیعہ حارث کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ مزینہ کی رہنے والی ہیں۔ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں۔ کتاب العدۃ کے ذیل میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔ سبیعہ جن کی عدت وضع حمل کے ساتھ ہے۔

تابعین

۳۶۵ - سالم بن ابی الجعد رافع کوفی نام ہے۔ مشہور اور معتبر راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت انس، حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے احادیث سننے کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے منصور و اعمش روایت کرتے ہیں۔ ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

۳۶۶ - سالم بن عبد اللہ ابو عمر ان کی کنیت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ فقہاء مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ تابعین کے سرداروں اور علماء و متقین میں سے ہیں۔ ۱۰۶ھ میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۷ - ابو السائب حضرت ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ، ابو سعید وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اور ان سے علاء بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔

۳۶۸ - سعید بن ابراہیم یہ سعید بن ابراہیم بن عوف زہری قریشی قاضی مدینہ ہیں۔ فقہاء مدینہ اور اکابر تابعین میں شمار ہوتے تھے۔

اپنے والد اور اکابر صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ۱۲۵ھ میں بہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۲۴۹۔ سعید بن جبیر اسدی کوفی ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو مسعود، ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا۔ جب کہ بہت سے لوگوں نے ان سے علمی استفادہ کیا۔ شعبان ۹۵ھ میں انچاس سال کی عمر میں حجاج بن یوسف کے ظلم کا شکار ہو گئے اور جام شہادت نوش کیا۔ خود حجاج بھی اسی سال رمضان میں مر گیا۔ تذکرہ نویسوں کا کہنا ہے کہ حجاج ان کی شہادت کے چھ ماہ بعد مرا۔ ان کی شہادت کے بعد اور کوئی شخص حجاج کے ظلم کا شکار نہ ہو سکا کیونکہ انہوں نے حجاج کے حق میں بددعا کی تھی۔ حجاج نے سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ تمہیں کس طرح قتل کیا جائے کہنے لگے تمہیں اسی طرح قتل کیا جائے گا جیسے تم کرو گے۔ آپ نے فرمایا اے حجاج تو ہی اپنے لیے پسند کر لے کہ تجھے کس طرح قتل کیا جاتا ہے۔ خدا کی قسم تو جس طرح مجھے دنیا میں قتل کرے گا آخرت میں تجھے اسی طرح قتل کیا جائے گا۔ حجاج نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں معاف کر دوں تو آپ نے فرمایا اگر معافی ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔ اور تیرا اسے تجھے کس طرح رہائی اور معافی کا موقع نہیں ملے گا۔ یہ سن کر حجاج نے حکم دیا کہ انہیں لے جا کر قتل کر دیا جائے۔ جب وہ اس مکان سے باہر جانے لگے تو ہنسنے لگے۔ جب حجاج سے ان کے ہنسنے کا تذکرہ کیا گیا تو ان کو واپس بلایا گیا۔ ہنسنے کا سبب پوچھا۔ کہنے لگے مجھے تیری اللہ پر جرات اور اللہ تعالیٰ کی تیرے متعلق بردباری پر تعجب ہوتا ہے۔ حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ کھال کھینچ دی جائے تو کھینچ دی گئی۔ پھر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور ابن جبیر کو قتل کے لیے لایا گیا۔ ابن جبیر نے قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ آیت پڑھی

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ　　　میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔　　　اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔

حجاج نے حکم دیا کہ ان کا منہ قبلہ سمت سے پھیر دیا جائے چنانچہ منہ پھیر دیا گیا تو آپ نے اس وقت یہ آیت پڑھی۔

فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔　　　جدھر بھی منہ کرو اسی طرف اللہ کا منہ ہے

یہ سن کر حجاج کو غصہ آیا اور اس نے حکم دیا کہ اسے منہ کے بل لٹا دیا جائے۔ ان کے منہ کو زمین کی طرف کیا گیا تو جناب سعید بن جبیر کی زبان پر یہ آیت جاری ہو گئی۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ　　　اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى۔　　　اسی سے دوبارہ نکالیں گے۔

یہاں حجاج کی قوت برداشت جواب دے گئی اور اس نے آپ کو قتل کر دینے کا حکم دیا۔ اب حضرت سعید نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وحدہ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے حجاج اس کو میری طرف سے لے لو یہاں تک کہ قیامت کے دن میری اور تیری ملاقات ہوگی اور پھر اللہ ہمارا فیصلہ کرے گا۔ اے اللہ میرے قتل کے بعد حجاج کو قوت نہ دینا کہ کسی اور کو قتل کر سکے۔ چنانچہ حضرت سعید شہید کر دیے گئے۔

حجاج اس واقعہ کے بعد صرف پندرہ روز زندہ رہا۔ اس کے پیٹ میں ایک پھوڑا نکل آیا۔ جب تکلیف اختیار کر گئی تو ایک طبیب کو بلایا گیا۔ طبیب نے گوشت کا ایک ٹکڑا دھاگے سے باندھا اور حجاج سے کہا کہ نگل جائے۔ جب نگلنے کے بعد طبیب نے وہ دھاگہ کھینچا تو دیکھا کہ وہ کیڑوں سے بھرا ہوا تھا۔ طبیب نے جان لیا کہ اس کا علاج ممکن نہیں ہے اور یہ زندہ نہیں رہ سکے گا۔ شدت کرب سے حجاج بری طرح چلاتا اور کہتا کہ حضرت سعید نے مجھے کیا کر دیا۔ جب

جب مجھے نیند آتی ہے تو وہ میرا پیر پکڑ کر مجھے بیدار کر دیتے ہیں۔ اسی حالت میں وہ راہی ملک عدم ہو گیا۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کی مستجاب دعا سچی ہوئی اور ان کا مزار آج تک مرجع خلائق ہے ؎

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے

حشر میں شان کریمی ناز برداری کرے

۲۷۰۔ حضرت سعید بن حارث یہ انصاری حجازی ہیں۔ ان کے دادا کا نام معلی تھا جناب حارث مدینہ منورہ کے قاضی رہے تھے۔ یہ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ انہیں حضرت ابن عمر، حضرت ابو سعید اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے صحبت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ خود ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۲۷۱۔ سعید بن ابی الحسن یہ اپنے نام سے اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والے قتادہ اور [illegible] ہیں۔ ۱۰۰ھ میں اپنے بھائی سے ایک سال قبل وفات پائی۔

۲۷۲۔ سفیان بن دینار کوفیوں میں شمار ہوتے تھے۔ کھجوروں کی تجارت ذریعہ معاش تھا۔ سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے سماعت حدیث کی جب کہ ان سے ابن مبارک وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے عہد خلافت میں ولادت ہوئی۔ انہیں مدینہ منورہ میں روضۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔

۲۷۳۔ سعید بن عبد العزیز یہ تنوخی دمشقی ہیں۔ امام اوزاعی کے زمانہ میں اور ان کے بعد بھی شام کے مفتی شمار ہوتے تھے۔ امام احمد نے فرمایا کہ شام کے علاقہ میں احادیث صحیحہ کا راوی سعید بن عبد العزیز اور امام اوزاعی کے سوا اور کوئی دوسرا نہ تھا۔ ان میں ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دے سکتے۔ یہ بہت رویا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا، میں جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو دوزخ کسی نہ کسی شکل میں میرے سامنے ہو آتی ہے (یہی رونے کا سبب ہے)۔ امام نسائی کہتے ہیں، سعید بن عبد العزیز ثقہ اور قابل اعتماد راویوں میں سے ہیں۔ مکحول اور زہری سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں سفیان ثوری اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ تقریباً ستر سال کی عمر پا کر ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔

۲۷۴۔ سعید بن المسیب یہ مخزومی قریشی کنیت تھی۔ خلافت فاروقی کے دوسرے سال ولادت ہوئی۔ ان تابعین میں شمار ہوتے ہیں جو حشر اول کے علماء تھے (یعنی صحابہ کی روش کو اپنائے ہوئے تھے)۔ علوم فقہ و حدیث، زہد و عبادت اور تقویٰ و طہارت کے جامع تھے۔ انہیں دیکھ کر لوگ ان کے طریقے کو اپناتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث اور حضرت عمر کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے۔ انہیں بہت سے صحابہ کرام سے شرف ملاقات حاصل ہوا اور ان سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن شہاب زہری اور بہت سے اکابر شامل ہیں۔ مکحول کا بیان ہے کہ میں نے طلب علم میں ساری دنیا کی خاک چھانی لیکن ابن المسیب جیسا عالم نہیں دیکھا۔ ابن مسیب کو چالیس مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی اور ۹۳ھ میں وفات پائی۔

۲۷۵۔ سعید بن ہشام یہ انصاری ہیں اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ سماعت حدیث ام المومنین حضرت عائشہ، حضرت ابن عمر اور دوسرے صحابہ سے کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔

ان کی روایت کردہ احادیث اہل بصرہ میں مروج ہیں۔

۳۷۶۔ سعید بن ابی ہند سمرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرات ابوہریرہ، ابوموسیٰ اشعری، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبداللہ، نافع اور بکیر شامل ہیں۔ سعید بن ابی ہند ثقہ اور مشہور راویوں میں شامل ہیں۔

۳۷۷۔ سفیان ثوری ان کے والد کا نام سعید ہے۔ مسلمانوں کے پیشوا اور مخلوق پر اللہ کی حجت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اپنے دور کے زبردست فقیہ اور مجتہد تھے۔ عابد و زاہد اور متقی تھے۔ مجتہد اور ثقہ ہستیوں میں سے ایک تھے علم حدیث میں حضوری سعادت رکھتے تھے۔ تمام لوگ ان کی پیشوائی، زہد و پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اور کوئی بھی ایسا نہ تھا جو اختلاف کرتا ہو۔ مجتہد امام اور قطب الاسلام شمار ہوتے ہیں۔ ۹۷ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے دورِ حکومت میں ولادت ہوئی۔ انہوں نے اس دور کے اکابر محدثین سے سماعت حدیث کی جیسے کہ معمر، اوزاعی، ابن جریج، مالک، ابن عیینہ، شعبہ، فضیل بن عیاض وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔

۳۷۸۔ سفیان بن عیینہ آزاد کردہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ شعبان ۱۰۷ھ میں کوفہ کے اندر ولادت ہوئی۔ اپنے دور کے امام اور اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ محدثین نے ثقہ اور حجۃ فی الحدیث کہا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث پر سب نے اتفاق کیا ہے۔ امام زہری اور دوسرے محدثین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں اعمش، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔ یکم رجب ۱۹۸ھ کو انتقال ہوا۔ حجون میں مدفون ہوئے۔ انہیں ستر بار حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

۳۷۹۔ سلیمان بن ابی حثمہ قریشی عدوی ہیں۔ عالم اسلام کے جلیل علماء، فقہاء اور صلحاء میں شمار ہوتے ہیں۔ جلیل تابعین سے سمجھے جاتے ہیں۔ ان سے روایت حدیث ان کے صاحبزادے ابوبکر نے کی ہے۔

۳۸۰۔ سلیمان بن حرب بصری ہیں۔ مکہ معظمہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ بصرہ کے جلیل القدر اور اہل علم افراد میں سے ہیں۔ ابو حاتم رازی نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ سلیمان کا شمار ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ ان کی جزا احادیث، ان سے مروی ہیں۔ لیکن میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی جزو حدیث نہیں دیکھا۔ میں بغداد میں جب ان کی مجلس میں حاضر ہوا، تو اس وقت میرے اندازے کے مطابق حاضرین کی تعداد تقریباً چالیس ہزار تھی۔ ماہ صفر ۱۴۰ھ میں ولادت ہوئی۔ ۲۱۴ھ تک منصب قضا کے سلسلہ میں مکہ میں رہے۔ انیس سال تک حماد بن زید کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام احمد وغیرہ شامل ہیں۔ ۲۲۴ھ میں وفات پائی۔

۳۸۱۔ سلیمان بن عامر یہ سلیمان بن عامر کندی ہیں۔ ربیع بن انس سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کا بیٹا ابن وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۳۸۲۔ سلیمان بن ابی عبداللہ ابن ماجہ کا استاد پایا۔ روایت حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے سلیمان کی روایت کردہ حدیث باب صید الحرم کے ذیل میں لکھی ہے۔

۳۸۳۔ سلیمان بن ابی مسلم احول کی اولاد مکہ کے رہنے والوں میں ہیں۔ جلیل تابعین اور علماء میں سے ہیں ثقہ کہے جاتے ہیں۔ احادیث

طاؤس، مجاہد اور عکرمہ سے روایت کی ہے جب کہ ابن عیینہ، ابن جریج اور شعبہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۴- سلیمان بن موسیٰ ؒ یہ مشہور شخصیت ابن یسار کے علاوہ ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۸۵- سلیمان بن یسار ابو ایوب کنیت تھی۔ یہ ام المومنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ ہیں۔ عطاء بن یسار کے بھائی ہیں۔ اعلیٰ تابعین میں سے ہیں اور مدینہ کے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے وقت کے فقیہ، فاضل، ثقہ، عابد، زاہد، متقی، ان کا کہنا حجت مانا جاتا تھا۔ اپنے وقت کے مشہور سات فقہاء میں سے ایک تھے۔ ۱۰۷ھ میں تہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۲۸۶- ابو سلمہ زہری قریشی ہیں۔ ایک قول کے مطابق مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں اور مشہور صاحب علم تابعین میں سے ہیں۔ بعض علماء یہی کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔ اپنے چچا عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ امام زہری اور یحییٰ بن ابی کثیر جیسی ہستیوں نے ان سے حدیث کی ہے۔ ۹۴ھ میں بہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۲۸۷- سماک بن حرب ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے۔ جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر سے سماعت حدیث کی۔ جب کہ شعبہ اور ثوری نے ان سے روایت کی ہے۔ ان سے تقریباً دو سو حدیث مروی ہیں۔ ثقہ راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ بعد میں حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔ ابن مبارک اور شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔

۲۸۸- ابو سورہ اپنے چچا ابو ایوب اور عدی بن حاتم سے روایت حدیث کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں واصل بن سائب، یحییٰ بن جابر الطائی شامل ہیں۔ ابن معین نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ امام ترمذی لکھتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا ہے کہ یہ حدیث میں غیر مقبول ہیں۔

۲۸۹- سوید بن وہب اہل بصرہ کے شیخ ہیں۔ (تفصیلی حالات معلوم نہیں)۔

۲۹۰- سیار بن سلام ان کی کنیت ابو المنہال ریاحی تمیمی ہے۔ ان کا شمار مشہور تابعین میں ہوتا ہے۔

شین ——— صحابہ

۲۹۱- حضرت ابو شبرمہ ان کی نسبی نسبت کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ صحابی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے نیابت حج کے سلسلہ میں مروی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں وفات پائی۔ شبرمہ میں شین مفتوح، باء ساکن اور راء مفتوح ہے۔

۲۹۲- حضرت شداد بن اوس ان کی کنیت ابو یعلیٰ انصاری ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے تھے۔ بیت المقدس میں قیام پذیر رہے تھے۔ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ عبادہ بن صامت اور ابو درداء کہتے تھے کہ شداد ان لوگوں میں سے تھے جن کو علم و حلم اللہ عزوجل سے عطا کیا گیا تھا۔

۲۹۳۔ حضرت ابو شریح یہ ابو شریح خویلد بن عمرو الخزاعی ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ ۶۸ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

۲۹۴۔ حضرت شریح بن ہانی ابو المقدام کنیت تھی۔ عہد رسالت پایا۔ والد ہانی شریح کے نام کے باعث ابو شریح کی کنیت سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے باپ ہانی بن یزید کی کنیت پہلے ابو الحکم تھی حضور نے ان کو ابو شریح کہا۔ حضرت شریح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ان کے صاحبزادے مقدام نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۹۵۔ حضرت شرید بن سوید حضرت ... سے تعلق تھا لیکن ان کو ثقیف سے شمار کیا جاتا ہے اور بعض محدثین نے انہیں حلفاء والوں میں شمار کیا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل حجاز میں مروی ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔

۲۹۶۔ حضرت شریک بن سحماء اپنی والدہ سحماء کی نسبت سے پکارے جاتے ہیں۔ ان کے والد کا نام عبدۃ بن مغیث ہے جن کا ذکر لعان کے مسائل میں آتا ہے۔ ہلال بن امیہ نے ان پر اپنی بیوی کے ساتھ ملوث ہونے کی تہمت لگائی تھی۔ یہ اپنے والد کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہونے تھے۔ ... بعض نے ... کیا ہے۔

۲۹۷۔ حضرت شکل بن حمید یہ عبسی ہیں۔ کوفی ہیں ... ان سے ان کے صاحبزادے شتیر کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔ شکل میں شین اور کاف مفتوح ہیں اور شتیر شتر کی تصغیر ہے۔

صحابیات

۲۹۸۔ حضرت ام شریک انصاریہ ان کا ذکر کتاب العدۃ میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آتا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا تھا کہ تم عدت کی مدت ام شریک کے گھر میں پوری کرو۔ بعض محدثین نے یہ کہا ہے کہ جن کے گھر عدت گزارنے کا حکم دیا تھا وہ ام شریک عامری ہیں۔ لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں۔ اس لیے کہ ام شریک قریشیہ عامر بن لؤی بن غالب کی اولاد میں سے تھیں اور یہ انصاریہ ہیں۔ کیونکہ فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات میں آیا ہے کہ ام شریک مالدار خاتون ہونے کے سبب ان کے پاس مہمان بہت آیا کرتی تھیں۔ (اس لیے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا)

۲۹۹۔ حضرت ام شریک غزیہ ان کے والد کا نام دودان ہے اور یہ قریشیہ ہیں۔ معاملہ میں کچھ اختلاف ہے۔

۳۰۰۔ حضرت الشفاء بنت عبداللہ یہ قریشیہ عدویہ ہیں۔ بقول احمد بن صالح مصری ان کا نام لیلیٰ ہے اور لقب شفاء ہے لیکن لقب نام پر غالب رہا۔ ہجرت سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ عاقلہ اور فاضلہ خواتین میں سے تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر دوپہر کو ان کے یہاں آرام فرماتے تھے۔ انہوں نے آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تہبند اور بستر کا انتظام کر رکھا تھا۔ آپ اسی بستر پر آرام فرماتے تھے۔ شفاء میں شین مکسور اور الف ممدود ہے۔

تابعین

۴۰۱۔ شریق الہوزنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت حدیث کی جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں ازہر حرازی شامل ہیں۔

۴۰۲۔ شریک بن شہاب یہ حارثی بصری ہیں۔ معروف تابعین میں سے ہیں۔ ابی برزہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں اور ازرق بن قیس ان سے روایت کرتے ہیں، لیکن یہ بات شہرت کی حامل نہیں۔

۴۰۳۔ شریح بن عبید ابو امامہ و جبیر بن نفیر سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے حدیث کرنے والوں میں صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح شامل ہیں۔

۴۰۴۔ ابو الشعثاء محاربی کوفی ہیں۔ سلیم نام ہے اور والد کا نام اسود ہے۔ معتبر و جلیل ہستی ہیں۔ حجاج کے دور میں ان کا انتقال ہوا۔

۴۰۵۔ شعبی یہ عامر بن شراحیل کوفی ہیں اور مشہور شخصیات میں سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ولادت ہوئی۔ صحابہ کی کثیر جماعت سے سماعت حدیث کی۔ خود ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ شعبی کہا کرتے تھے کہ پانچ سو صحابہ سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ میں نے کبھی کسی حدیث کو صفحۂ قرطاس پر منتقل نہیں کیا۔ جو کچھ سنا اسے ذہن نشین کر لیا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ ابن عباس اپنے دور کے اور شعبی اپنے زمانے کے اور ثوری اپنے عہد کے امام ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ علماء تو چار ہی گزرے ہیں یعنی ابن المسیب مدینہ منورہ میں اور شعبی کوفہ میں حسن بصری بصرہ میں اور مکحول شام میں۔ [illegible]ھ میں بیاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

۴۰۶۔ شقیق بن ابی سلمہ ابو وائل اسدی کنیت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کا دور پایا لیکن سماعت حدیث کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ خود فرماتے ہیں کہ وفات نبوی کے وقت میری عمر دس سال تھی میں اس وقت جنگلوں میں بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ بہت سے صحابہ سے بشمول حضرت عمر بن خطاب و ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ حضرت ابن مسعود کے معتبرین میں سے تھے۔ کثرت سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور معتمد راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حجاج بن یوسف کے دور میں انتقال ہوا۔ بعض مورخین نے سن وفات [illegible]ھ بتایا ہے۔

۴۰۷۔ ابن شہاب ان کا تذکرہ زہری کے ذیل میں کیا جا چکا ہے۔

کافر

۴۰۸۔ شیبہ بن ربیعہ یہ شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف جاہلی ہے۔ جنگ بدر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔

صاد ——— صحابہ

۲۰۹۔ حضرت صخر بن حرب | ابو سفیان قریشی کی کنیت تھی۔ حضرت امیر معاویہ کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف سین کے تحت ہو چکا ہے۔

۲۱۰۔ حضرت صخر بن وداعہ | صخر نسب الغامدی ہے ابن عمر بن عبد بن کعب۔ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے ہیں۔ طائف میں سکونت تھی لیکن حجازیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۱۱۔ حضرت ابو صرمہ | یہ ابو صرمہ مالک بن قیس انصاری ہیں۔ بعض لوگوں نے قیس بن مالک نام بتایا ہے۔ بعض لوگ ان کو قیس بن ابی صرمہ جانتے ہیں۔ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ تمام غزوات میں بشمول غزوۂ بدر شرکت کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۱۲۔ حضرت الصعب بن جثامہ | ودان یا ابواء میں رہا کرتے تھے گو کہ ان کی روایت مکہ سے ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں مشہور ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے ان سے روایت کی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں انتقال ہوا۔ جثامہ میں جیم مفتوح ہے اور ثاء تشدید کے ساتھ ہے۔

۲۱۳۔ حضرت صفوان بن امیہ | امیہ بن خلف کے صاحبزادے ہیں۔ فتح مکہ کے روز یہ مکہ سے بھاگ گئے۔ ان کی منکوحہ وہب بن عمیر ان کے بھائی عمیر بن وہب سے ملی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحبت طلب کی تھی۔ اسی چادر سے انہوں نے وہی چیز امان طلب کی اور ان کی حفاظت کے لئے آپ نے اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تھی۔ جناب عمیر انہیں پکڑ کر حضور کی خدمت میں لے آئے۔ صفوان نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ وہب بن عمیر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے امان دیا ہے اور مجھے دو ماہ کی مہلت دی ہے تاکہ اس کے ساتھ گھوم پھر سکوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوان سواری سے اتر کر بات کرو۔ صفوان نے کہا جب تک آپ کی زبان مبارک سے صراحت کے ساتھ نہ کہلوالوں۔ اس وقت تک سواری سے نیچے نہیں اتروں گا۔ آپ نے فرمایا اترو تمہیں چار ماہ کی امان ہے۔ جہاں چاہو گھوم پھر سکتے ہو۔ یہ سن کر صفوان سواری سے اتر آئے۔ غزوات طائف و حنین میں اسلام قبول کرنے کے بعد حسن ظن کے ساتھ شرکت کی۔ آنحضرت نے مال غنیمت میں سے انہیں بہت کچھ دیا۔ چنانچہ یہ کہہ کر صفوان بے ساختہ پکار اٹھا۔ خدا کی قسم کہ اگر کتنا بھلا کرتا اسی کو میں بیعت کرتا۔ ایسی سخاوت پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد صفوان بن امیہ مسلمان ہو گئے اور مکہ ہی میں مقیم رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے ارشاد پر کہ اب ہجرت کا وقت نہیں۔ آنحضرت کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں ہے۔ لہٰذا فتح مکہ کے بعد ہجرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ سادات عرب اور اشراف قریش میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی بیوی نے ایک ماہ قبل اسلام قبول کر لیا تھا۔ بعد میں ان دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا۔ مکہ ہی میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کیں۔ مدینہ میں قیام کے بعد واپس مکہ آ کر مسلمان ہو گئے تھے۔ اور قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

۲۱۴۔ حضرت صفوان بن عسال | یہ مرادی ہیں۔ کوفہ میں قیام پذیر تھے۔ ان کی احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ عسال میں عین

مقررہ اور یہیں مشہور ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی۔

۲۱۵۔ حضرت صفوان بن معطل ان کی کنیت ابو عمرو تھی۔ غزوہ خندق اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ واقعہ افک کے بارے میں جو واقعات مشہور ہیں وہ سب ان کے متعلق ہیں۔ بڑے نیک، فاضل اور بہادر تھے۔ سنہ ۶۰ھ میں ساٹھ سال کی عمر میں جزیرہ ارمینیہ میں شہید ہوئے۔

۲۱۶۔ حضرت الصنابحی یہ صنابح بن عامر کی نسبت سے صنابحی کہلاتے ہیں۔ جو قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے۔ ان کا تذکرہ ان کے نام عبداللہ کے ماتحت ع میں آئے گا۔

۲۱۷۔ حضرت صہیب بن سنان یہ عبداللہ بن جدعان تیمی کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ دجلہ اور فرات کے درمیان شہر موصل میں ان کے مکانات تھے۔ رومیوں نے ان اطراف میں حملہ کیا اور ان کو قید کر لیا۔ اس وقت بچپن کی عمر میں رومیوں کے ہاتھوں قید ہوئے۔ ان کی پرورش روم میں ہوئی۔ قبیلہ بنی کلب کے کسی شخص نے انہیں خرید لیا اور مکہ آئے یہاں دوبارہ عبداللہ بن جدعان نے خرید لیا اور آزاد کر دیا۔ پھر ہمیشہ عبداللہ بن جدعان کے ساتھ رہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ روم سے بھاگ کر مکہ آ گئے تھے اور عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے تھے۔ بعض نے یوں کہا ہے کہ جس دن دار ارقم میں تبلیغ اسلام ہو رہی تھی اسی روز اسلام لائے تھے تو انہوں نے اعلان [illegible]

ام الفضل تھی حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن تھیں۔ ہجرت سے تین سال قبل ولادت ہوئی۔ وفاتِ نبوی کے وقت ان کی عمر تیرہ یا پندرہ سال تھی، بعض نے دس سال بھی بتائی ہے۔ امت محمدیہ کے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی تھی۔ اے اللہ! انہیں حکمت، فقہ اور تاویلِ قرآن کے علوم سے سرفراز فرما۔ انہیں حضرت جبریل علیہ السلام کی دو مرتبہ زیارت ہوئی۔ مسروق فرماتے ہیں۔ میں جب جب ابن عباس کو دیکھتا تو ان کے حسن و جمال کی تعریف کرتا۔ جب ان کی گفتگو سنتا تب یہ کہتا کہ ان سے بڑا فصیح و بلیغ دوسرا کوئی نہیں۔ جب درسِ حدیث سنتا تو پکار اٹھتا کہ ان سے بڑا محدث و عالم کوئی دوسرا نہیں۔ بارگاہِ فاروقی میں خصوصی قرب حاصل رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اپنے قریب بٹھاتے اور جلیل القدر صحابہ کے ساتھ ان سے بھی مشورہ لیتے تھے۔ آخر عمر میں بینائی جاتی رہی تھی۔ ابن زبیر کے عہدِ خلافت میں اکہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس گورے رنگ والے تھے۔ طویل القامت موٹے تازے اور حسین و جمیل تھے۔ سر پر کانوں تک بال تھے جن کو مہندی سے رنگتے تھے۔ چہرے پر زردی نمایاں تھی۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ابن عباس حج کے مسائل میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اگر کوئی شخص کچھ معلوم کرنے آتا تو آپ اس سے فرماتے جاؤ ابن عباس سے معلوم کرو اور واپس آکر ان کے جواب سے مجھے بھی مطلع کرنا۔

۴۹۹۔ حضرت عبادہ بن الصامت
ابو الولید کنیت تھی۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ نقباءِ اسلام میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ اور ثالثہ میں شریک تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں ملک شام کے قاضی اور معلم کی حیثیت سے تقرر فرمایا اور انہوں نے مستقر حمص کو بنایا تھا۔ بعد میں فلسطین میں تشریف لے گئے تھے اور وہیں رملہ یا بیت المقدس میں ۳۴ھ میں بہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ عبادہ یہی مشہور ہے۔

۵۰۰۔ حضرت عبد الرحمن بن عثمان
تیمی قرشی ہیں۔ مشہور صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے بھائی ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہیں زیارتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔
انہوں نے کسی سے روایت حدیث نہیں کی۔ البتہ ان سے دوسرے محدثین روایت کرتے ہیں۔

۵۰۱۔ حضرت عبد اللہ بن عدی
قرشی زہری ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ یہ تقریباً مکہ و مدینہ کے درمیانی علاقے میں رہائش پذیر تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور محمد بن جبیر وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۵۰۲۔ حضرت عبد الرحمن بن ابی عمیرہ
یہ مدنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ قرشی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث میں اضطراب بتایا گیا ہے۔ صحابہ میں ان کا حافظہ کمزور تھا۔ حافظ عبد البر نے کہا ہے کہ یہ شامی ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ عمیرہ

میں ان سے متعدد احادیث منقول ہیں۔

۵۰۳ - حضرت عبداللہ بن عمر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد ماجد کے ساتھ بچپن ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ غزوۂ بدر میں کم عمری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ اور ان کے غزوۂ احد میں شریک ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کی تحقیق یہ ہے کہ انہیں غزوۂ احد میں شرکت کی اجازت مل گئی تھی۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔ غزوۂ خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

صاحب علم و فہم و زہد و تقویٰ تھے۔ تمام معاملات میں احتیاط سے اور دیکھ بھال کر کے کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص پر دنیا مائل ہوئی اور وہ اس کے آگے جھک گیا سوائے حضرت عمر اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ ابن عمر کے۔

میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ متقی اور پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس سے زیادہ ذی علم کسی دوسرے کو نہیں پایا۔

حضرت نافع نے فرمایا کہ عبداللہ ابن عمر نے اپنی زندگی میں ایک ہزار سے زیادہ غلاموں کو آزادی کی دولت سے مالا مال کیا۔ اعلان نبوت سے ایک سال قبل ان کی ولادت باسعادت ہوئی ۷۳ھ میں حضرت ابن زبیر کی شہادت کے تین یا چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔

انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں حدود حرم سے باہر حل میں دفن کیا جائے۔ لیکن حجاج بن یوسف کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی۔ اور مقام ذی طویٰ میں مہاجرین کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔

ایک دفعہ حجاج بن یوسف نے طویل خطبہ دیا جس کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہو گئی۔ اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہارے خطبہ کی وجہ سے سورج تمہارا انتظار نہیں کرے گا۔ یہ سن کر حجاج بولا کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں تمہاری بصارت کو نقصان پہنچاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا اگر تو ایسا کرے گا تو اس بات پر کیا تعجب ہے کیونکہ تو بلا شبہ بے وقوف ہے جو ہم پر زبردستی حاکم ہے۔

یہ کہا گیا کہ حجاج بن یوسف نے اس کام کے لیے ایک آدمی کو تیار کیا کہ وہ نیزے کی نوک زہر آلود کر کے ابن عمر کو چبھو دے۔ چنانچہ اس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ نیزے کو ایک بھیڑ میں ڈال کر اس بھیڑ کو آپ کے راستے میں ڈال دیا اور نیزہ آپ کے پاؤں میں چبھ گیا۔ یا کسی اور طریقے سے وہ نیزہ آپ کے چبھو دیا۔

بعض روایتوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ سے حجاج بن یوسف کی دشمنی کا سبب یہ تھا کہ آپ کا عمل تھا کہ جہاں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران سفر قیام فرمایا تھا یا سواری سے اترے تھے حضرت ابن عمر وہیں سواری سے اترتے اور قیام کرتے تھے۔ حجاج کو یہ مرتبہ نصیب نہیں تھا۔ اس لیے یہ بات حجاج کو بڑی ناگوار گزری۔ وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے ناراض ہو گیا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر کی عمر چوراسی یا چھیاسی سال کی ہوئی۔ ان سے صحابہ، محدثین اور تابعین کی کثیر جماعت نے

روایت کی ہے۔

۵۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

یہ سہمی قرشی ہیں اور اپنے والد سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے باختلاف روایت ان کے والد کی عمر ان سے بارہ یا تیرہ سال زیادہ تھی۔

بڑے جید عالم اور عابد اور حافظ قرآن تھے۔ مطالعہ کا ذوق تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کتابت حدیث کی اجازت حاصل کر کے برابر احادیث مرتب کرتے رہتے تھے۔

رات کو کثرت سے عبادت کرتے۔ چراغ بجھا کر اندھیرے میں بہت زیادہ روتے تھے۔ کثرت گریہ سے ان کی پلکیں گر گئی تھیں۔ یعلیٰ بن عطاء فرماتے ہیں کہ میری والدہ بتاتی ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص کے لیے سرمہ تیار کرتی تھی۔

ان کی وفات کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ حرہ کی راتوں میں وفات پائی۔ بعض نے ۶۳ھ میں طائف میں اور بعض نے ۵۵ھ اور بعض نے مکہ میں ۶۸ھ میں اور بعض مصر میں ۶۵ھ میں وفات ثابت کرتے ہیں۔

۵۰۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف

زہری قرشی ہیں۔ کنیت ابو محمد تھی۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر مشرف با اسلام ہوئے۔ ملک حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی ہے۔ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور غزوۂ احد میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا تھا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی۔ ان کا حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ طویل قامت، باریک جلد والے اور گورے رنگ کے تھے۔ جس پر سرخی جھلکتی تھی۔ گداز ہتھیلیاں اونچی ناک والے تھے۔

غزوۂ احد میں زخم لگے جو بیس سے زائد پنڈلیوں پر بھی لگے۔ ان کی وجہ سے چال میں لنگڑاہٹ آگئی تھی۔ بہتر سال کی عمر میں ۳۲ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۰۶ حضرت عبداللہ بن غنام

بیاضی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث دعا کے بارے میں اس سند کے ساتھ مروی ہے۔ عن ربیعة ابی عبد الرحمن عن عبد اللہ بن عنبسة عن عبد اللہ بن غنام۔

۵۰۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد

ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابوجعفر خطمی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۰۸۔ حضرت عبداللہ بن قرط

یہ عبداللہ بن قرط ازدی ثمالی ہیں۔ پہلے ان کا نام شیطان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھا۔ شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل شام میں شہرت رکھتی ہیں۔ یہ ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف سے حمص کے گورنر تھے۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ملک روم میں ۵۶ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ قرط میں قاف مضموم ہے۔

۵۰۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب مدنی انصاری ہیں۔ کنیت ابولیلیٰ تھی۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ "یہ لوگ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں اس غم سے آنسو بہا رہی تھیں کہ ان کے پاس راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے۔"

۵۱۰۔ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ ان کا شجرۂ نسب اس طرح ہے۔ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ بعد میں دمشق میں اقامت گزیں ہو گئے اور وہیں ۶۲ھ میں انتقال فرمایا۔ عبداللہ بن حارث نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۱۱۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ یہ عمر میں آپ سے دو سال بڑے تھے۔ ان کی والدہ نمر بن قاسط کے خاندان سے تھیں۔ یہ پہلی عورت ہیں جنہوں نے خانۂ کعبہ کو ریشم اور دیبا کے علاوہ دوسرے ریشمی کپڑوں کے غلاف چڑھائے تھے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بچپن میں حضرت عباس گم ہو گئے تھے۔ تو انھوں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر عباس مل جائیں تو خانۂ کعبہ پر غلاف چڑھاؤں گی۔ چنانچہ جب حضرت عباس مل گئے تو انھوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔ حضرت عباس کو معاشرتی زندگی میں امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ آپ زمانۂ جاہلیت میں بڑے سردار تھے۔ حجاج کرام اور زائرین خانۂ کعبہ کے لیے پانی کی بہم رسانی (آبِ زمزم سے سیرابی) آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ اس کے علاوہ خانۂ کعبہ کی عمارت کی نگہداشت نظم و ضبط اور اس کے تقدس کا خیال بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل تھا۔ ان کے سپرد یہ خدمت بھی تھی کہ وہ قریش کو اس پر آمادہ کرتے کہ وہ خانۂ کعبہ میں گالی گلوچ اور لغو باتوں کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں۔ مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے قبل ستر غلام آزاد کیے تھے۔ **معرکۂ بدر میں کفارِ مکہ کی طرف سے شریک ہوئے اور اسیر ہوئے۔ جنگ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جناب عباس اگر کسی کی زد پر آ جائیں تو انہیں قتل نہ کیا جائے کیونکہ کفار مکہ نے انہیں جبراً** جنگ میں شریک کیا ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ آپ اسلام قبول کر چکے تھے لیکن اس کا اظہار نہیں کیا تھا عقیل بن ابی طالب سے ان کا فدیہ ادا کر کے رہائی دلائی تھی۔ اس کے بعد مکہ واپس آ گئے تھے پھر فتح مکہ سے قبل ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔ غزوۂ حنین میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ اٹھاسی سال کی عمر میں ۱۲ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک ۳۲ھ میں اس جہانِ فانی کو خیرباد کہا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۱۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ اسلام لانے والوں میں چھٹے فرد ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اور حضرت عمر کے مشرف بہ اسلام ہونے سے قبل مسلمان ہو گئے تھے۔ اکثر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ اور آپ کے خدام خاص اور محرم راز صحابہ میں سے تھے۔ سفر میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی مسواک اور نعلین مبارک کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے سپرد ہوتی تھی۔ اور وضو کا پانی سفر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ انھوں نے ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور غزوۂ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی تھی انھیں اس دنیا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ ام عبد کا بیٹا (عبد اللہ بن مسعود) میری امت کے لیے جو بھی پسند کرے میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔ اور وہ جس کو ناپسند کرے مجھے بھی وہ ناپسند ہے۔ یہ ظاہری صورت و سیرت علم و ذکر اور وقار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ کوفہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت عمر کے دور خلافت اور حضرت عثمان کے ابتدائی دور خلافت میں ناظم بیت المال رہے۔ آخر میں مدینہ طیبہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ساٹھ سال کی عمر میں ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئے۔ ان سے روایت حدیث کرنے والوں میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ بہت سے صحابہ اور تابعین شامل ہیں۔ آپ کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے پتلا بدن، پستہ قد اور گندمی رنگ تھا۔ ان کی پستہ قامتی کا یہ عالم تھا کہ اگر اپنے سے بلند قامت لوگوں میں بیٹھے تو ان کے مساوی معلوم ہوتے تھے۔

۵۱۳۔ حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی ہیں۔ بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے بعد میں بصرہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ ان کا شمار ان گیارہ افراد میں ہوتا ہے جنھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم دین کے لیے بصرہ بھیجا تھا۔ ۶۰ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔ ان سے تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مغفل سے زیادہ بزرگ شخصیت بصرہ میں نہیں دیکھی۔

۵۱۴۔ حضرت عبد اللہ بن حوالہ ملک شام میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر وغیرہ شامل ہیں۔ ۵۸ھ میں شام میں انتقال فرمایا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ میرے قیام کے لیے کسی خطۂ زمین کا انتخاب فرما دیں تو آپ نے انھیں ملک شام میں مقیم ہونے کے لیے فرمایا تھا۔ لیکن ان کے چہرے سے بے اطمینانی کی کیفیت محسوس ہوتی تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ملک شام کے بارے میں کیا خیال کرتے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس خطۂ زمین کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اے ملک شام تو زمین کا ایسا خطہ ہے جو میرا پسندیدہ ہے اور تجھ پر میرے منتخب بندے اقامت پذیر ہوں گے۔

۵۱۵۔ حضرت عبد اللہ بن ہشام یہ قریشی تیمی ہیں۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی والدہ زینب بنت حمید بچپن میں انھیں لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست رحمت رکھا۔ اور ان کے لیے دعا کی۔ مگر صغیر السن ہونے کی وجہ سے بیعت نہ فرمائی۔ ان سے ان کے پوتے زہرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۱۶۔ حضرت عبد الرحمٰن بن یزید یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے اور عدوی قریشی ہیں۔ جب یہ صغیر السن تھے تو حضرت ابو لبابہ انھیں لے کر بارگاہ رسالت میں

حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تحنیک فرمائی اور سر پر دست شفقت پھیرا، اور ان کے لیے دعائے خیر کی۔ محمد بن سعد کی تحقیق کے مطابق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر چھ سال تھی انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں حضرت عبد الرحمٰن بن عمر کی وفات سے پہلے انتقال ہوا۔

۵۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن یزید سترہ سال کی عمر میں غزوۂ حدیبیہ میں شرکت کی حضرت عبد اللہ بن زبیر کے دور خلافت میں کوفے کے گورنر رہے۔ اور انہیں کے دور خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔ شعبی ان کے کاتب تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے موسیٰ کے علاوہ ابوبردہ عدی بن ثابت وغیرہ شامل ہیں۔

۵۱۸۔ حضرت عبد الرحمٰن بن یعمر دیلی ہیں۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روایت کا شرف نصیب ہوا اور سماعت حدیث کی سعادت ملی۔ پہلے کوفہ میں اقامت پذیر تھے پھر خراسان چلے گئے تھے۔ ان سے بکیر بن عطاء نے روایت کی ہے۔

۵۱۹۔ حضرت عبد اللہ بن محصن یہ انصاری نسل ہیں مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل رہی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عمر نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ ان کی روایت کردہ احادیث مرسل ہیں۔

۵۲۰۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح قریش کی شاخ فہر سے تعلق تھا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ امین الامت لقب تھا۔ حضرت عثمان بن مظعون کے ہمراہ دولت اسلام سے مالا مال ہوئے۔ ہجرت کرنے والوں کی دوسری جماعت میں شامل ہو کر حبشہ کی جانب ہجرت کی اور بعد میں مدینہ منورہ گئے۔ تمام غزوات میں شرکت کی غزوۂ احد میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ خود کی ان دو کڑیوں کو جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور میں دھنس گئی تھیں کھینچا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے آگے کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ دراز قد تھے۔ خوبصورت چہرے والے اور داڑھی کے بال ہلکے تھے۔ اٹھاون سال کی عمر میں سنہ ۱۸ھ کے اندر شام میں طاعون عمواس میں اردن کے مقام پر وفات پائی۔ اور بیسان میں مدفون ہوئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کا سلسلہ نسب فہر بن مالک پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ ان سے صحابہ کی کثیر تعداد نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۲۱۔ حضرت عبید بن خالد یہ عبید بن خالد سلمی بہزی مہاجری ہیں۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ محدثین کوفہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۲۲۔ حضرت عتاب بن اسید قریشی اموی ہیں فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور جس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو انہیں مکہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ اور وفات نبوی تک اس منصب پر فائز رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اپنے دورِ خلافت میں مکہ معظمہ کا حاکم برقرار رکھا اور انھوں نے مکہ مکرمہ میں اسی روز انتقال کیا جس دن حضرت ابوبکر صدیق نے مدینہ منورہ میں سفرِ آخرت فرمایا۔ حضرت عتاب قریش کے سرداروں میں سے تھے، اور نہایت صالح و فاضل تھے۔ ان سے عمرو بن ابی عقرب نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۲۳- حضرت عقبہ بن اُسید ان کی کنیت ابوبصیر تھی۔ بنو ثقیف سے تعلق تھا، اور بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ اور کافی عرصہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کا تذکرہ غزوہ حدیبیہ کے سلسلہ میں آتا ہے۔ ان کے بارے میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس شخص کی بہادری پر تعجب ہے اگر اس کے پاس کچھ بہادر ہوتے تو یہ لڑائی کی آگ کو خوب بھڑکانے والا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ حیات میں انتقال فرمایا۔

۵۲۴- حضرت عتبہ بن عبد السلمی حافظ ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ یہ عتبہ کے علاوہ دوسرے ہیں جبکہ محدثین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ شخصیتیں ہیں۔ امام بخاری اور ابو حاتم رازی نے اس قول کی تائید کی ہے۔ بقول بعض ان کا نام عتلہ تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عتبہ رکھا تھا۔ غزوۂ خیبر میں شرکت کا شرف انھیں نصیب ہوا۔ چورانوے سال کی عمر میں حمص کے مقام پر ۸۷ھ میں وفات پائی۔ واقدی نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کی عمر سب سے زیادہ ہوئی۔

۵۲۵- حضرت عتبہ بن غزوان قدیم الاسلام اور صاحب ہجرتین ہیں۔ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ آ گئے۔ جنگ بدر میں شرکت فرمائی۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ مردوں میں ساتویں فرد ہیں جو مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ لیکن یہ وہاں سے واپس آ گئے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر نے انھیں بصرہ کا حاکم برقرار رکھا اور انھیں واپس جانے کا حکم صادر فرمایا۔ ستاون سال کی عمر میں ۱۷ھ میں راستے کے اندر وفات پائی۔ ان سے خالد بن عمیر نے روایت کی ہے۔

۵۲۶- حضرت عتبان بن مالک یہ خزرجی سالمی ہیں۔ ان کا شمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے حضرت انس اور محمود بن الربیع روایت حدیث کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا۔

۵۲۷- حضرت عثمان بن حنیف حضرت سہیل انصاری کے بھائی ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عراق کے ممالک کی پیمائش اور ٹیکس مقرر کرنے کا حاکم بنا دیا تھا۔ چنانچہ انھوں نے عراق جا کر وہاں کے رہنے والوں پر جزیہ اور خراج کا تعین کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں بصرہ کے گورنر رہے۔ لیکن حضرت طلحہ اور زبیر کی وہاں آمد کے بعد ان کا نباہ نہ ہو سکا۔ اس لیے بصرہ سے واپس آ گئے اور یہ واپسی جنگ جمل کے بعد عمل میں آئی۔ بصرہ سے کوفہ منتقل ہو گئے۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت تک حیات رہے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۲۸۔ **حضرت عثمان بن طلحہ** ان کا تعلق قریش کی عبدری شاخ سے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ ان کا تذکرہ باب المساجد میں آگیا ہے۔ ان سے ان کے فرزند شیبہ اور ابن عمر روایت کرتے ہیں۔ سنہ ۴۲ھ میں مکہ معظمہ کے اندر وفات پائی۔

۵۲۹۔ **حضرت عثمان بن عامر** یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار ہیں۔ قریش کی بنو تیم شاخ سے تعلق تھا۔ ان کی کنیت ابوقحافہ تھی۔ فتح مکہ کے روز اسلام لائے، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ستانوے سال کی عمر میں سنہ ۱۴ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے حضرت صدیق اکبر اور اسماء دونوں بچوں نے روایت کی ہے۔

۵۳۰۔ **حضرت عثمان بن عفان** ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ قریش کی اموی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ سابقین اولین میں سے ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر اس وقت اسلام لائے جبکہ دار ارقم اسلام کی تبلیغ کا مرکز نہیں بنا تھا۔ انہوں نے دو مرتبہ ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھیں۔ غزوۂ بدر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علالت کی وجہ سے انہیں حاضری سے منع فرمایا۔ اور ان کی تیمارداری کا حکم صادر فرمایا۔ لیکن انہیں ان تمام اعزازات و انعامات سے نوازا جو بدریوں کو عطا ہوئے۔ مقام حدیبیہ پر جب مشہور بیعت رضوان منعقد ہوئی۔ اس میں حضرت عثمان شرکت نہ فرما سکے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصالحت کے معاملات طے کرنے کے لیے انہیں مکہ مکرمہ بھیج دیا تھا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے اس طرح بیعت فرمائی کہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذوالنورین کے لقب سے ملقب ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے ان کے عقد میں آئیں۔ ان کا حلیہ مبارک یوں بیان کیا گیا ہے: میانہ قد، رنگ گورا اور معتدل بعض گندم گوں کہتے ہیں، چہرہ خوبصورت اور داڑھی گھنی، سر پر گھنے بال تھے۔ بڑی داڑھی والے تھے کہ آپ زرد رنگ سے رنگتے تھے۔ یکم محرم سنہ ۲۴ھ کو خلیفہ بنائے گئے تھے۔ سنہ ۳۵ھ میں بیاسی سال کی عمر میں ایک مصری کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ کا دور خلافت بارہ سال سے چند دن کم رہا۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت واقعۂ فیل سے چھ سال بعد ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اسی دنیا میں جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ اور ان کی شہادت کے واسطے پکارا تھا۔ نیز فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کے لیے ایک رفیق ہوتا ہے جنت میں میرے رفیق عثمان ہوں گے۔)

۵۳۱۔ **حضرت عثمان بن مظعون** ابوسائب کنیت تھی۔ تیرہ افراد کے بعد یہ اسلام لائے تھے۔ پہلے ہجرت حبشہ کی، اور وہاں سے مدینہ منورہ گئے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکنے والے تھے۔ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے پہلے مہاجر صحابی ہیں۔ ان کا انتقال ہجرت نبوی کے ڈھائی سال بعد ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد ان کی

پیشانی کو بوسہ دیا اور تدفین کے وقت فرمایا۔ یہ شخص گزرنے والوں میں سے ہمارے لیے بہترین شخص تھے۔ جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ نہایت درجہ عابد، مرتاض اور صاحب فضل صحابہ میں سے تھے۔ ان کے صاحبزادے سائب، اور ان کے بھائی قدامہ بن مظعون نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

٥٢٢۔ حضرت عداء بن خالد یہ عداء بن خالد بن ہوذہ عامری ہیں۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔ ان کی روایت کردہ احادیث، اہل بصرہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ یہ صحرا نشین تھے۔ ان سے ابو رجاء وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عداء میں عین مکسور اور دال مشدد ہے۔

٥٢٣۔ حضرت عدی بن حاتم شعبان ۱۰ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بعد میں کوفہ میں قیام کیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے۔ لڑتے ہوئے ان کی ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ جنگ صفین اور نہروان میں شرکت کی۔ ایک سو بیس سال کی عمر میں ۶۸ھ میں کوفہ میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ قرقیسیا میں انتقال ہوا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

٥٢٤۔ حضرت عدی بن عمیرہ کندہ قبیلے کی حضرمی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے اور وہیں وفات پائی۔ ان کے بیٹے عدی اور قیس بن ابی حازم وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ عمیرہ میں عین مفتوح اور میم مکسور ہے۔

٥٢٥۔ حضرت عرس بن عمیرہ ان سے ان کے بھتیجے عدی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عرس میں عین مضموم ہے۔

٥٢٦۔ حضرت عرباض بن ساریہ ان کی کنیت ابو نجیح سلمی تھی۔ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ شام میں اقامت پذیر رہے اور وہیں ۷۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے ابو امامہ اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

٥٢٧۔ حضرت عرفجہ بن اسعد واقعہ کلاب میں ان کی ناک کٹ گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چاندی کی ناک لگوانے کی اجازت دی۔ بعض وجوہات کی بنا پر سونے کی ناک لگوانے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ ان سے ان کے صاحبزادے طرفہ نے روایت کی ہے۔ کلاب میں کاف مضموم ہے۔

٥٢٨۔ حضرت عروہ بن مسعود مسلمان ہونے سے قبل صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ ۹ھ میں غزوہ طائف سے واپسی کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ اسلام لانے سے قبل ان کی دس منکوحہ عورتیں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار کا انتخاب کر لو اور باقی عورتوں کو طلاق دے دو۔ اسلام لانے کے بعد انہوں نے اپنے قبیلہ میں واپس جانے کی اجازت طلب کی۔ اور واپس آ کر تبلیغ اسلام میں مشغول ہو گئے۔ لیکن ان کی قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ نماز فجر کے وقت اپنے مکان کی بالائی منزل پر آ کر اذان شروع کی۔ جب اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو قبیلہ بنو ثقیف کے کسی شخص نے تیر مارا جس کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کی خبر سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عروہ بن مسعود کا حال وہی ہے جس کی منظر کشی سورہ یٰسین میں بیان کی گئی ہے، جس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی لیکن قوم نے اسے قتل کر دیا۔

۵۳۹۔ **حضرت عروہ بن ابی الجعد** ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ کے قاضی تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مروج ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ عروہ بن الجعد ہیں۔ ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو ان کو ابن الجعد کہتا ہے وہ غلطی پر ہے بلکہ عروہ تو ابو الجعد ہی کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۴۰۔ **حضرت ابو عسیب** ان کا نام احمر تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے مسلم بن عبید روایت حدیث کرتے ہیں۔ عسیب میں عین مفتوح اور سین مکسور ہے۔

۵۴۱۔ **حضرت عصام المزنی** انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے صاحب حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث باب الجہاد میں آئی ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے اس حدیث کی تخریج تو کی ہے۔ لیکن اس حدیث کو ان کی جانب منسوب نہیں کیا۔

۵۴۲۔ **حضرت عطیہ بن بسر** یہ عبد اللہ بن بسر کے بھائی ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان کی روایت کردہ حدیث کو ان کے بھائی کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے عن ابنی بسر یعنی بسر کے دونوں فرزند روایت کرتے ہیں۔ اور ان دونوں حضرات کے نام کا تذکرہ نہیں کیا۔ یہ روایت کتاب الطعام میں ہے جو کھجور اور چھواروں کے بارے میں ہے۔ ان سے مکحول نے روایت کی ہے۔

۵۴۳۔ **حضرت عطیہ القرظی** یہ بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں۔ حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور زبان رسالت سے ارشادات سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان سے مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۴۴۔ **حضرت عطیہ بن قیس** یہ عطیہ بن قیس سعدی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور آپ سے روایت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ شام اور یمن کے رہنے والے ان سے روایت کرتے ہیں۔

۵۴۵۔ **حضرت عقبہ بن الحارث** یہ قریشی ہیں فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مکہ والوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۴۶۔ **حضرت عقبہ بن رافع** سنہ ۶۳ھ میں افریقہ میں بربر نامی شخص نے شہید کیا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ ان کا تذکرہ تیسیر میں آتا ہے۔

۵۴۷۔ **حضرت عقبہ بن عامر** عتبہ بن ابو سفیان کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مصر کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ لیکن بعد میں انہیں سبکدوش کر دیا گیا۔ ۵۸ھ میں مصر کے سفر

انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔

۵۴۸۔ حضرت عقبہ بن عمرو ان کی کنیت ابو مسعود تھی۔ ان کا تفصیلی تذکرہ حرف میم میں آئے گا۔

۵۴۹۔ حضرت عکاشہ بن محصن یہ اسدی ہیں اور بنو امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر کے موقع پر سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ بدر میں ان کی تلوار ٹوٹ گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی تھی اور وہ لکڑی تلوار بن گئی تھی۔ یہ بڑے صاحب فضل صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں پینتالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس اور ان کی ہمشیرہ ام قیس وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ عکاشہ میں عین مضموم، اور کاف مشدد ہے۔ بعض اہل لغت نے کاف کو غیر مشدد بھی کہا ہے لیکن اکثریت کاف کو مشدد کہتی ہے۔ محصن میں میم مکسور اور صاد مفتوح ہے۔

۵۵۰۔ حضرت عکرمہ بن ابوجہل مشہور و معروف دشمن اسلام عمرو بن ہشام مخزومی قریشی کے فرزند ہیں۔ ان کا شمار قریش کے سربرآوردہ اشخاص میں ہوتا تھا۔ حضرت عکرمہ کا شمار مشہور شہسواروں میں ہوتا تھا۔ یہ فتح مکہ کے روز بھاگ کر یمن چلے گئے تھے۔ لیکن بعد میں ان کی بیوی انہیں تلاش کرکے بارگاہ رسالت میں لائی۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مہاجر سوار کہہ کر مخاطب فرمایا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد راسخ عقیدہ مسلمان بنے۔ تریسٹھ سال کی عمر میں جنگ یرموک میں جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ابوجہل کے لیے جنت میں کھجور کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ جب عکرمہ مسلمان ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام سلمہ یہ تمہارے خواب کی تعبیر ظاہر ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عکرمہ نے سرور دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جب میں مدینہ کی گلیوں سے گزرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور خطبہ دیتے ہوئے حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگ سونے اور چاندی کی طرح ہیں جو لوگ دور جاہلیت میں اچھے تھے اسلام لانے کے بعد جبکہ اسلام ان کے دلوں میں راسخ ہو گیا ہے اسلامی تعلیمات ان کے قلوب میں گھر کر گئی ہیں، ابھی اچھے اور بہتر ہیں (یعنی ان پر طعنہ زنی نہ کی جائے)۔

۵۵۱۔ حضرت عکراش بن ذویب بصری تمیمی ہیں شمار ہوتے ہیں۔ یہ اپنی قوم کے صدقات لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبیداللہ روایت کرتے ہیں۔ عکراش میں عین مکسور ہے۔

۵۵۲۔ حضرت علاء حضرمی ان کا نام عبداللہ ہے۔ حضرموت کے رہنے والے تھے۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اس وقت سے دور صدیقی، دور خلافت فاروقی میں ۱۴ھ یعنی اپنے آخری وقت تک اسی خدمت پر مامور رہے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۵۳۔ **حضرت علی بن شیبان** حنفی یمانی ہیں ان سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔

۵۵۴۔ **حضرت علی بن ابی طالب** ان کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی قریشی ہیں ایک روایت کے مطابق مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ مؤرخین نے اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال۔ پندرہ سال اور سولہ سال بتائی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ دس سال تھی۔ غزوۂ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ تبوک کے وقت آپ کو مدینہ میں رکھا گیا تھا۔ اسی موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تمہیں میری طرف سے وہ نسبت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے حاصل تھی۔ آپ کا حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ گندمی رنگ بہت قد بڑی بڑی آنکھیں بڑا پیٹ، داڑھی چوڑی گھنی۔ سر کے بال درمیان میں سے اڑے ہوئے تھے۔ سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تو آپ نے انہیں رنگا نہیں۔ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ جمعہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ میں عبدالرحمٰن بن ملجم کے ہاتھوں زخمی ہوئے۔ اور تین روز بعد اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ حسنین کریمین اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا نماز جنازہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور صبح کے وقت آپ کو دفن کیا گیا۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ بعض نے اٹھاون سال بعض نے پینسٹھ سال اور بعض نے تریسٹھ سال بتائی ہے۔ آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور چند روز ہے۔ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۵۵۔ **حضرت علی بن طلق** یہ حنفی یمامی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل یمامہ میں مشہور ہے ان سے مسلم بن سلام نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۵۶۔ **حضرت عثمان بن ابی العاص** قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں اسی منصب پر فائز رہے۔ خلافت فاروقی نے یہ منصب برقرار رکھا لیکن بعد میں ان کا تبادلہ عمان و بحرین کر دیا تھا۔ ۹ھ میں ایک وفد کے ہمراہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ اور اس وفد کے سب سے کم عمر ممبر تھے۔ عمر کے آخری ایام میں بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی ۵۱ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔ انہیں یہ امتیاز حاصل ہے کہ ان کی وجہ سے بنو ثقیف کے لوگ فتنہ ارتداد میں مبتلا ہونے سے بچ گئے۔ وفات نبوی کے بعد بنو ثقیف کے لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا اس موقع پر حضرت عثمان بن ابی العاص نے ان سے کہا تم ثقیف والو اسلام لانے میں سب سے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور مرتد ہونے میں کیوں سبقت سے کر اپنا نام بدنام کرنا چاہتے ہو؟ یہ جملہ ان پر اتنا اثر انداز ہوا کہ وہ اس فتنہ سے محفوظ ہو گئے ان سے تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۵۷۔ **حضرت علقمہ بن وقاص** لیثی نسبت رکھتے ہیں دور رسالت میں ولادت ہوئی۔ غزوۂ خندق میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ مدینہ منورہ میں عبدالملک بن مروان کے دور حکومت

میں وفات پائی۔ ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد بن ابراہیم تیمی روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۵۸۔ **حضرت عمار بن یاسر** بنو مخزوم کے آزاد کردہ اور ان کے حلیف ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت عمار کے والد یاسر اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ہمراہ اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں یمن سے مکہ مکرمہ آئے۔ حارث اور مالک واپس وطن چلے گئے لیکن یاسر مکہ میں مقیم ہو گئے۔ اور ابو حذیفہ بن مغیرہ کے حلیف بن گئے۔ ابو حذیفہ نے اپنی باندی سمیہ سے ان کی شادی کر دی۔ اور ان کے بطن سے حضرت عمار پیدا ہوئے۔ ابو حذیفہ نے انھیں آزاد کر دیا لیکن یاسر حلیف رہے۔ حضرت عمار ابتداء ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ انھیں اسلام لانے کی پاداش میں بے شمار مصیبتوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کفار مکہ نے امکانی کوششیں کیں کہ انھیں اسلام سے منحرف کر دیں۔ ان کے جسم کو آگ میں بھی جلایا لیکن ان کے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ ایک مرتبہ انھیں آگ میں جلایا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پھیرا اور فرمایا۔ اے آگ تو عمار پر ٹھنڈک اور سلامتی والی بن جا جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بن گئی تھی۔ ہجرت مدینہ کرنے والوں میں یہ ابتدائی دستے میں شامل تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ اور ان غزوات میں بڑی تکالیف برداشت فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں الطیب المطیب کے لقب سے مخاطب فرمایا۔ حضرت عمار نے ترانوے سال کی عمر میں ۳۷ھ میں جنگ صفین کے دوران جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے حضرت علی، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۵۵۹۔ **حضرت عمارہ بن رویبہ** ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۶۰۔ **حضرت عمر بن خطاب** قریش کی عدوی شاخ سے تعلق تھا۔ ابو حفص کنیت تھی۔ اعلان نبوت کے پانچویں یا چھٹے سال اسلام لائے۔ آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے سے قبل چالیس مرد اور گیارہ عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ بعض محدثین نے کہا ہے کہ آپ اسلام لانے والے چالیسویں مرد ہیں۔ اس روز آپ مشرف بہ اسلام ہوئے اسی دن سے اسلام کا بول بالا ہونا شروع ہو گیا۔ اسی وجہ سے آپ کا لقب فاروق ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عمر سے فاروق کے لقب سے ملقب ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میرے اسلام لانے سے تین دن قبل حضرت حمزہ اسلام لائے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو اسلام کے لیے کھول دیا۔ میں نے بے ساختہ اسلام کا اقرار کرتے ہوئے۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى پڑھا۔ اس کو پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبوب ذات اور کوئی دوسری نہ تھی۔ اس اقرار کے بعد میں نے معلوم کیا کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کہاں ہو سکتی ہے۔ تو میری ہمشیرہ (فاطمہ) نے مجھے بتایا کہ آپ دار ارقم بن ابی ارقم میں جو کوہ صفا کے پاس ہے تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ جب میں ارقم بن ارقم کے مکان پر پہنچا تو وہاں صحابہ کرام کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ اور حضرت حمزہ

بھی موجود تھے۔ جب میں نے وہاں جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو لوگوں نے مضطرب ہو کر دروازہ کھولنا چاہا۔ حضرت حمزہ نے جب اس اضطراب کی وجہ معلوم کی تو انہیں بتایا گیا کہ عمر بن خطاب آیا ہے۔ عمر کہتے ہیں اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازہ کھول کر باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے میرے کپڑوں کو پکڑ کر اس زور سے کھینچا کہ میں گھٹنوں کے بل چلا گیا۔ اور گھٹنے کے بل گر گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عمر اس کفر سے کب تک باز نہ آؤ گے۔ اس وقت میں نے بلند آواز سے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھا۔ جب یہ کلمات میری زبان سے صحابہ کرام نے سنے تو بلند آواز سے نعرہ تکبیر بلند کیا جس کی آواز مسجد حرام میں موجود لوگوں نے سنی۔ ایمان لانے کے بعد میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنی موت وحیات میں دین حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب زندگی اور اس کے بعد کے مراحل میں حق پر ہو۔ یہ سن کر میں عرض گزار ہوا پھر اس حق کا برملا اظہار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہم حق کے اظہار کے لیے ضرور نکلیں گے۔ تمام صحابہ کرام اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دار ارقم سے باہر آئے اور دو صفیں بنائی گئیں ایک صف میں حضرت حمزہ، اور دوسری صف کے ساتھ میں تھا۔ فرط جذبات کی وجہ سے مجھ پر عجیب کیفیت طاری تھی، میرا سانس پھول گیا تھا اور گرد و غبار اٹھ رہی تھی۔ دار ارقم سے ہم مسجد حرام آئے۔ جب قریش مکہ نے مسلمانوں کی صفوں میں مجھے اور حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو ان پر سکتہ طاری ہو گیا۔ اور ایسا صدمہ پہنچا جس سے وہ اب تک دوچار نہ ہوئے تھے۔ اس دن سے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا لقب فاروق رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے حق و باطل میں امتیاز کر دیا تھا۔ داؤد بن حصین اور امام زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے اسلام لانے پر حضرت جبریل علیہ السلام خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ عمر کے اسلام لانے پر آسمانوں کے مکین بہت خوش ہوئے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدائے بزرگ و برتر کی قسم میرا یقین یہ ہے کہ اگر حضرت عمر کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں تمام انسانوں کے علم کو رکھا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم والا پلڑا جھک جائے گا۔ حضرت عمر کی وفات کے بعد عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ علم کے دس حصوں میں سے حضرت عمر نو حصے اپنے ساتھ لے گئے اور اب صرف ایک حصہ علم باقی رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ اور خلیفہ دوم ہیں۔ آپ تاریخ میں پہلے حکمران ہیں جنہیں امیر المومنین کے لقب سے پکارا گیا۔ آپ کا حلیہ مبارک اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ گورا سرخ و سفید رنگ اور بعض نے گندمی رنگ کہا۔ دراز قد سر کے اکثر بال گر گئے تھے آنکھوں میں ہر وقت سرخی دوڑتی رہتی تھی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات صدیق اکبر کے بعد انتظامی امور کو کامل طور سے انجام دیا۔ مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لؤلؤۃ فیروز نامی مجوسی نے مسجد نبوی میں حالت امامت کے اندر بدھ ۲۶ ذی الحجہ

سنہ ۲۳ھ میں زہر آلود خنجر سے زخمی کیا۔ ۱۰ محرم الحرام بروز اتوار سنہ ۲۴ھ کو چند دن زخمی حالت میں گذار کر اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ اور صحیح اقوال کے مطابق سفر آخرت کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ آپ کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ بتائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ ان سے حضرت ابوبکر صدیق باقی تمام عشرہ مبشرہ اور صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۶۱۔ **حضرت عمر بن ابی سلمہ** ان کا نام عبداللہ بھی بتایا گیا ہے۔ یہ عمر بن ابی سلمہ ام المومنین حضرت ام سلمہ کے پہلے شوہر کے بیٹے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبنیٰ تھے کیونکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں گود لیا تھا۔ سنہ ۲ھ میں حبشہ میں ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر نو سال بتائی گئی ہے۔ لیکن انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی اور انھیں یاد رکھا۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔ سنہ ۸۳ھ میں عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں وفات پائی۔

۵۶۲۔ **حضرت عمرو بن احوص** یہ کلابی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سلیمان نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۶۳۔ **حضرت عمرو بن اخطب** ابوزید کنیت سے مشہور ہوئے۔ کئی غزوات میں انھیں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست رحمت ان کے سر پر رکھا اور حسن و جمال کے لیے دعا دی تھی۔ کہا جاتا ہے ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی۔ لیکن ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید نہیں ہوئے تھے۔ ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔

۵۶۴۔ **حضرت عمرو بن امیہ** غزوۂ احد کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ احد اور معرکہ بدر میں مشرکین مکہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ عرب کے سربرآوردہ اشخاص میں شمار ہوتے تھے۔ بیر معونہ کے معرکہ میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوئے۔ عامر بن طفیل نے انھیں قید کر لیا لیکن بعد میں پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا۔ سنہ ۶ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں شاہ حبشہ کے پاس مکتوب دے کر بھیجا تھا اور اس کو اسلام کی دعوت دی تھی اور وہ انہی کی دعوت پر مسلمان ہو گیا تھا۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور جعفر ان کے بھتیجے زبرقان اور ابن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ بعض مورخین نے کہا ہے کہ سنہ ۶۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ضمری میں ضاد مفتوح ہے۔ زبرقان میں زاء مکسور، باء ساکن اور راء مکسور ہے۔

۵۶۵۔ **حضرت عمرو بن تغلب** یہ عمرو بن تغلب عبدی ہیں۔ قبیلہ عبدالقیس سے تعلق رکھتے تھے۔ ان سے حسن بصری وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۶۶۔ **حضرت عمران بن حصین** ان کی کنیت ابو نجید تھی خزاعی اور کعبی ہیں۔ جنگ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بصرہ میں اقامت پذیر رہے ان کا شمار فاضل و اکابر

صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ ان کے والد نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ سنہ ۸۲ھ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابو رجاء، مطرف اور منذر ابن ابی اوفیٰ روایت حدیث کرتے ہیں۔ تخیید میں نون مضموم اور جیم مفتوح ہے۔

۵۶۷۔ **حضرت عمرو بن الحارث** | یہ ختائی ہیں اور ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو وائل شقیق بن مسلمہ اور ابو اسحاق وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۶۸۔ **حضرت عمرو بن حزم** | یہ انصاری ہیں ان کی کنیت ابو الضحاک تھی۔ پندرہ سال کی عمر میں غزوۂ خندق میں شرکت کی۔ سنہ ۱۰ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجران کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ سنہ ۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کی ہے۔

۵۶۹۔ **حضرت عمرو بن الحمق** | انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر اور رفاعہ ابن شداد وغیرہ شامل ہیں۔ سنہ ۵۰ھ میں موصل میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۵۷۰۔ **عمرو بن حریث** | یہ قریشی مخزومی ہیں۔ زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ اور آپ سے سماعت حدیث کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست رحمت رکھا اور دعا دی۔ بعض نے کہا ہے کہ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر بارہ سال تھی۔ کوفہ میں اگر قیام کیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ یہ کوفہ کے امیر بھی رہے۔ سنہ ۸۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۷۱۔ **حضرت عمرو بن سعید** | یہ قریشی ہیں۔ ہجرت حبشہ میں صحابہ کے دوسرے گروہ میں شامل تھے اور وہیں سے ہجرت فرما کر جناب جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ مدینہ منورہ آئے۔ یہ واقعہ خیبر کے دنوں کا ہے۔ سنہ ۱۳ھ میں شام میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۵۷۲۔ **حضرت عمرو بن سلمہ** | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اپنی قوم کے امام مقرر ہوئے۔ بصرہ کے رہنے والوں میں سے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ اپنے والد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ ان کے والد کے حاضر ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ عمرو بن سلمہ نے بصرہ میں قیام فرمایا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۷۳۔ **حضرت عمرو بن العاص** | یہ سہمی قریشی ہیں۔ سنہ ۸ھ اور بعض نے کہا ہے سنہ ۶ھ میں حضرت خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عمان کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اور وہاں حضرت عمر، عثمان اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور خلافت میں بھی نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں مصر انہی کی زیر قیادت فتح ہوا۔ وہ مصر ہی کے حاکم مقرر ہوئے۔ اس وقت سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تک ابتدائی چار سال تک گورنری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ حضرت امیر معاویہ نے انہیں دوبارہ مقرر

کا گورنر بنایا تھا۔ ۸۵ھ میں ترسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عبد الملک بن عمیر اور قیس بن ابی حازم کے نام شامل ہیں۔

۵۷۴۔ **حضرت عمرو بن عبسہ** ان کی کنیت ابو نجیح تھی۔ سلمی نسبت رکھتے ہیں۔ ابتدا ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اسلام لانے والوں میں چوتھے فرد ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی قوم بنو سلیم میں واپس چلے گئے تھے۔ ان کی روانگی کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم یہ سنو کہ میں دشمنانِ اسلام کے استیصال کے لیے نکل چکا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ غزوۂ خیبر کے بعد یہ اپنے علاقے سے آ کر مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار شامی صحابہ میں ہوتا ہے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ عبسہ میں عین، باء اور سین مفتوح ہیں۔ نجیح میں نون مفتوح اور جیم مکسور ہے۔

۵۷۵۔ **حضرت عمرو بن عوف** انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مسور بن مخرمہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۵۷۶۔ **حضرت عمرو بن عوف المزنی** قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا شمار ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے جن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تَوَلَّوْا وَّاَعْیُنُہُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۵۷۷۔ **حضرت عمرو بن قیس** عامری قریشی ہیں۔ ابن ام مکتوم کے نام سے شہرت پائی۔ ان کا نام عبد اللہ و عمرو بتایا گیا ہے۔ یہ نابینا تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ اور ام مکتوم کنیت تھی۔ یہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ قدیم الاسلام تھے۔ ہجرت کرنے والوں کے پہلے گروہ میں شامل تھے۔ سفرِ ہجرت میں حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے باہر سفر میں ہوتے تو اکثر امیرِ مدینہ کے فرائض حضرت ابن ام مکتوم کے سپرد کیے جاتے تھے۔ جب آپ حجۃ الوداع کے لیے تشریف لے گئے تو [illegible] مدینہ منورہ میں والی بنا کر [illegible] جنگِ قادسیہ میں جامِ شہادت نوش کیا۔

۵۷۸۔ **حضرت عمرو بن مرہ** جہنی ہیں۔ ان کی کنیت ابو مریم تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا تعلق قبیلہ ازد سے تھا۔ اکثر غزوات میں شرکت کی۔ شام میں اقامت پذیر رہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۷۹۔ **حضرت عمیر مولیٰ آبی اللحم** یہ آبی اللحم غفاری حجازی کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ اپنے آقا کے ساتھ فتحِ خیبر میں شریک ہوئے۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعتِ حدیث کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور آپ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۸۰۔ **حضرت عمیر بن الحمام** یہ انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ اور اسی میں خالد بن اعلم کے ہاتھوں

جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کا تذکرہ کتاب الجہاد میں مذکور ہے۔ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ انصاری صحابہ میں سب سے پہلے شہید ہونے والے یہی ہیں۔

٥٨١۔ **حضرت ابو عمرو بن حفص** عبد الحمید اور احمد نام تھے۔ بعض محدثین نے کہا ہے کہ ان کا نام ہی ابو عمرو تھا۔ اور بعض روایات کے اندر ابو حفص بن مغیرہ نام لیا گیا ہے۔

٥٨٢۔ **حضرت عمارہ بن خزیمہ** انصاری ہیں اپنے والد کے علاوہ دوسرے حضرات سے بھی روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔ عمارہ میں عین مضموم اور میم غیر مشدد ہے۔

٥٨٣۔ **حضرت عمارہ بن رویبہ** ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

٥٨٤۔ **حضرت عویم بن ساعدہ** ان کا تعلق انصار کی اوس شاخ سے تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ اور غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۵ یا ۶۶ سال کی ہوئی۔ ان سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے۔

٥٨٥۔ **حضرت عویمر بن عامر** ان کی کنیت ابو الدرداء تھی۔ اپنی کنیت سے شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ حرف دال کے تحت گزر چکا ہے۔

٥٨٦۔ **حضرت عویمر بن ابیض** انصار مدینہ کے حلیف تھے۔ لعان کا واقعہ انہیں سے متعلق تھا۔ صاحب طبرانی نے کہا ہے کہ یہ عویمر لعان والے ہیں وہ عویمر بن الحارث بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان تھے۔

٥٨٧۔ **حضرت عیاض بن حمار** ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پرانے محب اور عاشق ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

٥٨٨۔ **حضرت عیاش بن ابی ربیعہ** یہ مخزومی قریشی ہیں۔ مشہور دشمن اسلام ابو جہل کے ماں شریک بھائی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں اور اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے جبکہ دار ارقم مرکز اسلام بنا ہوا تھا۔ ہجرت فرما کر حبشہ چلے گئے تو ابو جہل اور حارث نے ان سے حبشہ میں جا کر ملاقات کی اور کہا تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تم کو نہ دیکھ لوں گی اس وقت تک سر میں تیل نہیں ڈالوں گی۔ اور نہ سائے میں آرام کروں گی چنانچہ یہ ان دونوں کے ساتھ حبشہ سے مکہ معظمہ آگئے۔ یہاں آکر انہیں دونوں دشمنان اسلام نے قید کر لیا اور رسی سے باندھ کر ڈال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آزادی کے لیے قنوت پڑھی اور دعا کی۔ اے اللہ عیاش کو کفار کی قید سے آزادی عطا فرما۔ ان کی قید سے آزاد ہوئے تو بعد میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی اور جنگ یرموک میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت عمر بھی شامل ہیں۔ عیاش میں یاء مشدد ہے۔

۵۸۹۔ **حضرت ابو عیاش** انصار کی زرقی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا نام زید بن صامت تھا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ہجرت کے چالیس سال بعد انتقال فرمایا۔

صحابیات

۵۹۰۔ **حضرت عائشہ صدیقہ** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی رومان بنت عامر بن عویمر تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل شوال میں نبوت کے دسویں سال مکہ معظمہ میں ان سے عقد کیا۔ محدثین کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شوال سنہ ۲ھ میں ہجرت سے اٹھارہ ماہ بعد حضرت عائشہ صدیقہ کی رخصتی ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کی مدینہ منورہ میں آمد کے سات ماہ بعد یہ رخصتی ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرف صحبت سے ۹ سال مشرف ہوتی رہیں۔ وفات نبوی کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کسی اور کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔ حضرت عائشہ فقیہہ، عالمہ، فصیحہ، عاقلہ تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بکثرت احادیث روایت کرنے والی ہیں۔ وقائع عرب و محاورات اور اشعار کی زبردست ماہر و واقف کار تھیں۔ صحابہ کرام اور محدثین کی ایک بڑی جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ مدینہ منورہ میں باختلاف روایت سنہ ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں ۱۷ رمضان مبارک میں وفات پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی وصیت کے مطابق انہیں شب کی تاریکی میں دفن کیا گیا۔ قبر انور جنت البقیع میں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں مدینہ طیبہ کے مروان حاکم تھے۔

۵۹۱۔ **حضرت ام عطیہ** ان کا نام نسیبہ ہے ان کے والد کا نام کعب ہے۔ بعض کے نزدیک حارث کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔ مشہور و معروف صحابیات نے ان سے سماعت و روایت حدیث کی ہے۔ اکثر غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ مریضوں اور زخمیوں کی نگہداشت اور مرہم پٹی ان کے ذمہ ہوتی تھی۔ نسیبہ میں نون مضموم سین مفتوح یا ساکن اور با مفتوح ہے۔

۵۹۲۔ **حضرت ام العلاء** ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں خارجہ بن زید بن ثابت کا نام ملتا ہے۔ جو ان کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی علالت کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۵۹۳۔ **حضرت ام عمارہ** نسیبہ نام ہے۔ کعب کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ غزوۂ احد میں اپنے خاوند جناب زید بن عاصم کے ساتھ شریک ہوئیں۔ پھر بیعت رضوان میں بھی شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ جنگ یمامہ میں بھی شرکت کی اور دست بدست جنگ میں حصہ لیا اس موقع پر ایک ہاتھ کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا نیزہ اور تلوار کے بارہ زخم لگے۔ ۱۰

سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ عمارہ میں عین مضموم اور میم مشدد ہے۔ نسیبہ میں نون مفتوح اور سین مکسور ہے۔

۵۹۴۔ **حضرت عمرہ بنت رواحہ** | ان کا نام عمرہ ہے۔ رواحہ کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار کی رہنے والی ہیں۔ جناب نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں۔ ان سے روایت کرنے والے ان کے شوہر حضرت بشیر اور صاحبزادے نعمان بن بشیر ہیں۔

تابعین

۵۹۵۔ **ابو عاتکہ** | حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ نے روایت کی ہے۔ محدثین ان کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۵۹۶۔ **ابو عاصم** | قبیلہ شیبان سے تعلق تھا امام بخاری کے اساتذہ میں سے تھے۔

۵۹۷۔ **عاصم بن سلیمان** | نام عاصم ہے۔ سلیمان کے صاحبزادے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت انس وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ثوری اور شعبہ شامل ہیں۔ ۱۴۲ھ میں انتقال ہوا۔

۵۹۸۔ **عاصم بن کلیب** | نام عاصم ہے کلیب کے صاحبزادے ہیں۔ جرم کے قبیلہ سے تعلق تھا۔ کوفہ کے باشندے ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان کی احادیث نماز، حج، اور جہاد سے متعلق ہیں۔

۵۹۹۔ **ابو العالیہ رفیع** | ابو العالیہ کنیت تھی رفیع نام اور مہران کے صاحبزادے تھے۔ بنو ریاح سے تعلق تھا۔ بنو ریاح کے آزاد کردہ تھے اسی لیے ریاحی نسبت کرتے تھے۔ بصرہ کے باشندے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت عمر اور ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں عاصم الاحول وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ حفصہ بنت سیرین (راوی ہیں) کہ میں نے ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین بار قرآن مجید سنایا۔ ۹۰ھ میں انتقال ہوا۔

۶۰۰۔ **عامر بن اسامہ** | عامر نام ہے۔ اسامہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو الملیح ہے۔ بنو ہذیل سے تعلق تھا۔ بصرہ میں مقیم تھے۔ اپنے والد اسامہ اور بریدہ اور جابر وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے ان کے صاحبزادے زیاد اور حمید کے علاوہ دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ملیح میں میم مفتوح اور لام مکسور ہے۔

۶۰۱۔ **عامر بن مسعود** | قریشی ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام ابراہیم بتایا گیا ہے۔ ان سے شعبہ اور ثوری نے روایت حدیث کی ہے۔

۶۰۲- **عامر بن سعد** زہری قرشی ہیں مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں اپنے والد اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے زہری اور دوسرے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

۶۰۳- **عبداللہ بن بریدہ** مشہور اور قابل اعتماد تابعی ہیں۔ اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ بہت سی احادیث کے روایت کرنے والے ہیں۔ ان سے ابن سہل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مرو کے قاضی تھے ۱۱۵ھ میں وفات پائی۔

۶۰۴- **عبیداللہ بن رفاعہ** یہ رفاعہ ابن رافع کے صاحبزادے ہیں۔ انصاری اور مشہور تابعی ہیں۔ اپنے والد ماجد اور حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت کرتے ہیں۔ ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۰۵- **عبداللہ بن ابی زبیر** انصاری مدنی ہیں سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔ ان کا شمار معزز لوگوں میں ہوتا تھا۔ حضرت انس بن مالک اور عروہ بن زبیر سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام زہری، مالک بن انس، ثوری اور ابن عیینہ شامل ہیں۔ بہت سی احادیث کے روایت کرنے والے ہیں۔ ایسے راوی ہیں جن کا صدق مسلم ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں۔ ان کی حدیث شفا ہے۔ ستر سال کی عمر میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

۶۰۶- **عبداللہ بن زبیر** حمیدی ہیں ابوبکر کنیت تھی۔ قریش کی حمیدی اسدی شاخ سے تعلق رکھتے تھے بلند پایہ راویوں میں شمار ہوتے تھے۔ روایت حدیث جناب مسلم بن خالد اور وکیع سے کی ہے۔ امام شافعی سے بھی روایت حدیث کی ہے اور ان کے ساتھ مصر چلے گئے۔ امام صاحب کی وفات کے بعد مکہ آ گئے۔ امام بخاری نے ان کی روایت کردہ احادیث کو کثرت کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ۲۱۹ھ میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا۔ جناب یعقوب بن سفیان کا کہنا ہے کہ میں نے حمیدی سے زیادہ کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں دیکھا۔

۶۰۷- **عبداللہ بن شقیق** ابوعبدالرحمٰن کنیت تھی۔ بنو عقیل میں سے تھے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں مشہور اور قابل اعتماد تابعی ہیں حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے جریری نے روایت کی ہے۔

۶۰۸- **عبداللہ بن شہاب** ابو عروب کنیت تھی خولانی ہیں۔ تابعین کے دوسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ حضرت ابن عمر و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماعت حدیث کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۶۰۹- **عبداللہ بن عبدالرحمٰن** قریشی خاندان سے ہیں۔ ان کے دادا کا نام ابی حسین تھا مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے۔ روایت حدیث حضرت ابوالطفیل سے کی ہے تابعی ہوتے

کے ساتھ ساتھ قریب سے تابعین سے سماعت حدیث کی۔ تدوین سے اکابر محدثین جناب مالک، ثوری اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔

۶۱۰۔ **عبداللہ بن عبیداللہ** | مشہور شخصیت زہیر بن عبداللہ التیمی، المعروف بہ ابو ملیکہ کے پوتے ہیں قریش میں سے ہیں۔ عبداللہ احول بینگے تھے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں قاضی رہے۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ ابن جریج اور بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔ ملیکہ میں میم مضموم اور لام مفتوح ہے۔

۶۱۱۔ **عبیداللہ بن عبداللہ** | ان کے دادا کا نام عمر اور کنیت ابو بکر تھی۔ انھیں محدثین مدینہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری کے علاوہ اکابر تابعین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار ثقہ تابعین میں ہوتا ہے۔ حجاز میں ان کی روایت کردہ احادیث مشہور ہیں۔ اپنے بھائی سالم سے پہلے انتقال فرمایا۔

۶۱۲۔ **عبیداللہ بن عتبہ** | ان کے جد اعلیٰ کا نام مسعود ہے خاندان بنو ہذیل سے تعلق تھا حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں لیکن کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبداللہ اور محمد بن سیرین وغیرہ شامل ہیں۔ بشیر بن مروان کے عہد حکومت میں کوفہ میں وفات پائی۔

۶۱۳۔ **عبیداللہ بن عدی** | ان کے دادا کا نام خیار اور قرشی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں ہوئی۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی۔ اور دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ولید بن عبدالملک کے دور حکومت میں انتقال ہوا۔

۶۱۴۔ **عبداللہ بن عاصم** | جیسی عبداللہ بن حفص بھی کہا جاتا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حنفی یمانی قبیلہ سے تعلق تھا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو سعید سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے اسرائیل اور شریک نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث بنو ثقیف میں مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صادق نہیں تھے۔ ان کی وجہ سے بہت سے لوگ فتنہ میں مبتلا ہوئے۔

۶۱۵۔ **عبداللہ بن حکیم** | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کا دور پایا لیکن ان کی روایت کردہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ بہت سے محدثین نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ عمر بن مسعود اور حذیفہ سے انھوں نے سماعت حدیث کی ہے۔ اور ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مروج ہیں۔

۶۱۶۔ **عبداللہ بن عمر بن حفص** | ان کے دادا کا نام عاصم عمری ہے۔ سیدنا بھائی عبیداللہ کے علاوہ نافع اور مقبری سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قعنبی وغیرہ

شمار ہیں۔ ابن معین نے ان کو معمولی دیانت دار قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے فرمایا "لا باس بہ صدوق" یعنی راست باز اور دیانت دار ہیں ان سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ [illegible]ھ میں وفات پائی۔

۶۱۷۔ **عبداللہ بن ابی قیس** ان کی کنیت ابو الاسود تھی۔ شام کے رہنے والے تھے۔ عطیہ بن عازب کے آزاد کردہ تھے۔ ان کا شمار محدثین شام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جبکہ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۶۱۸۔ **عبداللہ بن مالک بحینہ** ان کے والد کا نام قشب تھا ازد قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی والدہ بحینہ کا تعلق قبیلہ ازد سے تھا۔ جو حارث بن عبدالمطلب کی بیٹی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ۵۴ھ یا ۵۸ھ میں وفات پائی۔ قشب میں قاف مکسور، شین اور باء ساکن ہیں۔

۶۱۹۔ **عبداللہ بن مالک** ان کی کنیت ابو تمیم جیشانی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ مصری تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مصر میں مروج ہیں۔

۶۲۰۔ **عبداللہ بن مالک** کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابو اسحاق اور ابو روق شامل تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث جمع بین الصلوتین کے ذیل میں آتی ہے۔

۶۲۱۔ **عبداللہ بن مبارک** یہ عبداللہ بن مبارک مروزی ہیں بنی حنظلہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ہشام بن عروہ، امام مالک، ثوری، شعبہ، اوزاعی اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین اور مشاہیر سے سماعت حدیث کی اور ان سے سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ علماء ربانیین میں شمار ہوتے ہیں۔ ہر صفت موصوف تھے۔ امام، فقیہ، حافظ حدیث، زاہد، متقی، سخی، نڈر، بہادر، بہت کار آمد اور قابل اعتماد افراد میں سے تھے۔ اسماعیل بن عیاش فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی نہ تھا۔ نہ علم میں کوئی برتر تھا۔ خیر کی تمام خصلتیں جو خالق کائنات نے تخلیق فرمائی ہیں ان میں کوئی ایسی نہ تھی جو حضرت ابن مبارک میں نہ ہو۔ بغداد میں بار ہا جا کر درس حدیث دیتے تھے۔ ۱۱۸ھ میں ولادت اور ۱۸۱ھ میں انتقال ہوا۔

۶۲۲۔ **عبداللہ بن المثنیٰ** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور مسعود نے روایت کی ہے۔ ابو حاتم نے انہیں صالحین میں کہا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں میں ان کی نقل کردہ روایات کی تخریج نہیں کرتا۔

۶۲۳۔ **عبداللہ بن محیریز** جمحی قرشی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابو محذورہ اور عبادہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اکابر محدثین اور امام زہری نے روایت حدیث کی ہے۔

۶۲۴۔ **عبداللہ بن مسلمہ** یہ تیمی عدنی ہیں اپنے دادا کی نسبت سے قعنبی مشہور ہوئے۔ بصرہ میں قیام پذیر تھے۔ قابل اعتماد، قوی الحفظ اور غلطی اور خطاء سے محفوظ راویوں میں شمار ہوتے تھے۔

حضرت مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں۔ ہشام بن سعد جیسے ائمہ سے سماعت حدیث کی۔ امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ نے ان کی روایت کردہ احادیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں نقل کیا ہے۔ ۲۲۱ھ میں مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔

۷۲۵- **عبد اللہ بن مطیع** قریشی عدوی ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی اور ان کے والد عاصی انہیں لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام عاصی سے بدل کر مطیع رکھا۔ یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت فسخ کی تو جناب عبد اللہ کو امیر مدینہ مقرر کیا۔ انھیں قریش پر اقتدار و اختیار حاصل رہا۔ جبکہ جناب عبد اللہ بن حنظلہ کو قریش اور غیر قریش دونوں پر اقتدار حاصل تھا۔ انھوں نے اپنے والد ماجد سے سماعت حدیث کی۔ جبکہ شعبی اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی۔ ۷۳ھ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ میں شہید ہوئے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے انھیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ لیکن مختار بن ابی عبید نے ان سے اقتدار چھین کر کوفہ بدر کر دیا تھا۔

۷۲۶- **عبد اللہ بن موہب** یہ فلسطینی شامی ہیں۔ فلسطین کی قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ قبیصہ بن ذویب سے سماعت حدیث کی۔ روایت حدیث تمیم داری سے کرتے ہیں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ انھوں نے روایت و سماعت حدیث جناب قبیصہ ہی سے کی ہے۔ تمیم داری سے حدیث کرنا ثابت نہیں۔ ان سے عمر بن عبد العزیز روایت حدیث کرتے ہیں۔

۷۲۷- **عبد الرحمن بن الاسود** قریشی ہیں۔ حجاز کے باشندے ہیں۔ مدینہ منورہ کے مشہور راوی ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ صحابہ کی کثیر جماعت سے روایت کرتے ہیں سلیمان بن یسار وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۲۸- **عبد الرحمن بن ابی بکر** ابوبکر کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کی ہے۔

۷۲۹- **عبد الرحمن بن ابی بکرہ** انصار کے قبیلہ بنو ثقیف میں سے ہیں۔ بصرہ میں مسلمانوں کے پہنچنے سے پہلے ۱۴ھ میں ولادت ہوئی کہا جاتا ہے کہ یہ مسلمان خاندانوں میں پیدا ہونے والے سب سے پہلے فرزند ہیں۔ کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں۔ اپنے والد اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۷۳۰- **عبد الرحمن بن عبد اللہ** مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت جابر اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۷۳۱- **عبد الرحمن بن عبد القاری** کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت عہد رسالت میں ہوئی لیکن نہ تو انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا، نہ انھوں نے روایت حدیث کی۔ واقدی نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ کیونکہ ان کی ولادت عہد نبوی میں ہوئی۔ لیکن یہ مشہور

تابعی ہیں۔ مدینہ منورہ کے تابعی علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔ اٹھتر سال کی عمر میں سنہ [illegible] میں وفات پائی۔ قاری میں قاف اور راء مفتوح ہیں اور یاء مشددہ ہے۔

٦٢٢۔ **عبد الرحمٰن بن عبد اللہ** ان کی والدہ ام الحکم ہیں۔ یہ ابو سفیان بن حرب کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا۔ ان کا تذکرہ باب خطبۃ یوم الجمعہ میں آتا ہے۔

٦٢٣۔ **عبد الرحمٰن بن عبد اللہ** یہ مازنی انصاری ہیں۔ دادا کا نام صعصعہ تھا۔ اپنے والد اور عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں۔ امام مالک بن انس کے علاوہ اور بھی محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ سنہ [illegible] میں انتقال ہوا۔

٦٢٤۔ **عبد الرحمٰن بن ابی عقبہ** ابن جبیر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ابی عقبہ کا نام رشید تھا۔ یہ فارسی الاصل تھے اور زمرۂ صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ جناب عبد الرحمٰن نے اپنے والد داؤد بن حصین سے روایت حدیث کی ہے۔ رشید میں راء مضموم اور شین مفتوح ہے۔

٦٢٥۔ **عبد الرحمٰن ابن ابی عمرہ** ابو عمرہ کا نام عمرو بن محصن ہے۔ یہ انصاری اور بخاری ہیں۔ مدینہ طیبہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث مدینہ منورہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

٦٢٦۔ **عبد الرحمٰن بن غنم** یہ عبد الرحمٰن بن غنم الاشعری ہیں۔ شام کے رہنے والے تھے۔ اسلام اور جاہلیت دونوں ادوار دیکھے۔ عہد رسالت پایا لیکن زیارت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف نہ ہوسکے جب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن بھیجا آپ برابر ان کے ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ حضرت معاذ کا انتقال ہو گیا۔ فقہ و شام میں بڑے فقیہ شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ سنہ [illegible] میں وفات پائی۔ غنم میں غین مفتوح ہے۔

٦٢٧۔ **عبد الرحمٰن بن کعب** انصاری ہیں۔ تابعین مدینہ منورہ میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

٦٢٨۔ **عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ** انصار میں سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے چوتھے سال ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ انھیں دجیل میں شہید کیا گیا۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ نہر بصرہ میں ڈوب گئے تھے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ دیر جماجم میں۔ سنہ [illegible] میں ابن الاشعث کے معرکے کے وقت گم ہو گئے تھے۔ اپنے والد اور بہت سے صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں شعبی، مجاہد، ابن سیرین کے علاوہ اور بہت سے لوگ شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ کوفہ ہی میں اقامت گزین تھے۔ تابعین کے پہلے طبقہ میں سے ہیں۔

٦٢٩۔ **عبد الرحمٰن بن یزید** حارثہ انصاری ہیں۔ مدینہ منورہ وطن تھا۔ عہد نبوی میں ولادت ہوئی۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ سنہ [illegible] میں انتقال ہوا۔

۶۴۰۔ **عبدالرحمٰن بن یزید:** یہ اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں شعبہ اور ہشام وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۱۔ **ابوعبدالرحمٰن:** یہ عبدالرحمٰن حبلی ہیں۔ عبداللہ بن یزید کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ معافر سے تعلق تھا۔ مصر کے رہنے والے ہیں۔

۶۴۲۔ **عبدالاعلیٰ:** ابو مسہر کنیت تھی۔ غسان میں سے ہیں۔ شام کی بزرگ شخصیتوں میں سے اور اپنے دور کے جلیل القدر لوگوں میں سے تھے۔ قوی قوت حافظہ رکھتے تھے۔ مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں ان پر تشدد کیا گیا۔ ایک مرتبہ انہیں قتل کرنے کے لیے تیار کیا گیا۔ لیکن انہوں نے خلق قرآن کا اقرار نہ کیا۔ آخر کار، انہیں اسیر کیا گیا۔ سعید بن عبدالعزیز اور امام مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن معین، ابوحاتم اور ابن الفریاس شامل ہیں۔

۶۴۳۔ **عبدالحمید بن جبیر:** یہ بھی حضرت صفیہ اور حضرت ابن المسیب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابن جریج اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔

۶۴۴۔ **عبدالرزاق بن ہمام:** ابوبکر کنیت تھی۔ شہرت یافتہ اور صاحب تصانیف شخصیات میں سے ہیں۔ ابن جریج اور معمر سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں امام احمد، اسحاق اور رمادی شامل ہیں۔ پچاسی سال کی عمر میں ۲۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

۶۴۵۔ **عبد خیر بن یزید:** کنیت ابو عمارہ تھی۔ عراق کے باشندے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن زیارت نبوی سے مشرف نہ ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی رفاقت نصیب ہوئی۔ محدثین نے انہیں معتمد اور باوثوق جانا ہے۔ کوفہ میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ خیر شر کی ضد ہے۔

۶۴۶۔ **ابوعبیدہ:** محمد بن عمار بن یاسر کے صاحبزادے ہیں۔ خاندان عنس سے ہیں تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں عبدالرحمٰن بن اسحاق وغیرہ شامل ہیں۔ عنسی میں عین اور نون مفتوح ہیں۔ جبکہ سین مکسور ہے۔

۶۴۷۔ **عبدالعزیز بن جریج:** یہ مکی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں فقیہ عبدالملک، ان کے صاحبزادے اور خصیف وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۸۔ **عبدالعزیز بن رفیع:** اسدی مکی ہیں۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس اور حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ رفیع رفع کی تصغیر ہے راء مضموم اور فاء مفتوح ہے۔

۶۴۹۔ **عبدالعزیز بن عبداللہ:** مدینہ منورہ کے اکابر فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری، محمد بن المنکدر اور حمید الطویل کے علاوہ اور بھی محدثین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ بغداد میں رہائش پذیر ہوئے اور باقاعدہ درس حدیث دیتے تھے۔ بغداد میں

سنہ ۷۳ھ میں وفات پائی اور قریش کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

۶۵۰- **عبید بن زیاد** زیاد کا بیٹا تھا۔ اس کا دوسرا نام کعب ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے لیے لشکر لے کر گیا تھا۔ یزید کے دورِ حکومت میں کوفہ کا گورنر تھا۔ ابراہیم بن مالک اشتری نخعی کے ہاتھوں سنہ ۶۷ھ میں مختار بن ابی عبید کے دورِ حکومت کے اندر موصل میں قتل ہوا۔

۶۵۱- **عبید بن السباق** سباق کے صاحبزادے ہیں۔ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے زیادہ احادیث مروی نہیں اور جو ہیں اہل حجاز میں مروّج ہیں۔ حضرت زید بن ثابت سہیل بن حنیف اور جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے سعید وغیرہ شامل ہیں۔

۶۵۲- **عبید بن عمیر** ابو عاصم کنیت تھی۔ لیثی نسبت رکھتے ہیں۔ مکہ کے رہنے والے تھے۔ مکہ مکرمہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ عہدِ رسالت میں ولادت ہوئی اور زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف بھی نصیب ہوا۔ اجلہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ تابعین ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر سے پہلے انتقال ہوا۔

۶۵۳- **عثمان بن عبد اللہ** دادا کا نام ابن اوس تھا۔ بنو ثقیف سے تعلق تھا۔ اپنے دادا اور چچا عمرو ابن اوس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابراہیم بن میسرہ، محمد بن سعید اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۶۵۴- **عثمان بن عبد اللہ** عبد اللہ ابن موہب کے بیٹے تھے۔ خاندانِ تیم سے تعلق تھا۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے شعبہ اور ابو عوانہ نے روایت کی ہے۔

۶۵۵- **عبد الملک بن عمیر** کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ قرشی کی نسبت قبیلہ قریش سے نہیں بلکہ فرقہ سے ہے۔ بعض مؤرخین نے غلطی کی وجہ سے انہیں قبیلہ قریش سے بتایا ہے۔ امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے۔ مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ کوفہ کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ جندب بن عبد اللہ اور جابر بن سمرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ثوری اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ایک سو تین سال کی عمر میں سنہ ۱۳۶ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۶۵۶- **عبد الواحد بن ایمن** یہ قاسم بن عبد الواحد کے والد ہیں اپنے والد اور دوسرے محدثین سے سماعتِ حدیث کی لوگوں کی کثیر تعداد ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۵۷- **ابو عثمان بن عبد الرحمٰن بن مُل** ابو عثمان کے دادا کا نام مُل تھا خاندانی اعتبار سے سعدی ہیں وطنی اعتبار سے میری تھے۔ جاہلیت اور اسلام کے ادوار دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن آقائے دو جہان کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ایک سو تیس سال عمر ہوئی جس میں سے نصف زندگی حالتِ کفر میں بسر ہوئی اور نصف اسلام

میں عشرہ سال تقریباً مسلمان ہو کر بصری کی ۔ ۹۵ھ میں انتقال ہوا ۔ حضرت عمر ، ابن مسعود اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا ۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ اور دیگر محدثین شامل ہیں ۔ نخعی میں میم مضموم و کسور دونوں طرح پڑھا جاتا ہے ۔

۶۵۸ ۔ عدی بن ثابت ثابت کے صاحبزادے ہیں ۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ۔ امام ترمذی نے ان کی روایات باب الحماس میں نقل کی ہیں ۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے دریافت کیا کہ عدی بن ثابت کے دادا کون تھے ۔ تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے ان کے نام کے متعلق کوئی علم نہیں ۔ لیکن یحییٰ بن معین ذکر کرتے ہیں کہ ان کا نام دینار تھا ۔ عدی بن ثابت سے روایت کرنے والوں میں ابو الیقظان وغیرہ کے نام ملتے ہیں ۔

۶۵۹ ۔ عدی بن عدی بنو کندہ سے تعلق تھا ۔ اپنے والد عدی اور رجاء بن حیوۃ سے سماعت حدیث کی ۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عیسیٰ بن عاصم وغیرہ شامل ہیں ۔

۶۶۰ ۔ عبد المہیمن بن عباس بنو ساعدہ سے تعلق تھا ۔ اپنے والد اور ابو حازم سے سماعت حدیث کی ۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مصعب اور یعقوب بن حمید شامل ہیں ۔ ان کا تذکرہ باب المدینۃ النبی میں آتا ہے ۔

۶۶۱ ۔ عبد المنعم نعیم کے صاحبزادے اور سعدی ہیں ۔ جریری وغیرہ محدثین سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابو الوہب اور محمد بن ابی المقدمی وغیرہ کے نام ملتے ہیں ۔

۶۶۲ ۔ عروہ بن زبیر زبیر بن العوام کے صاحبزادے ہیں ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی ۔ خاندان قریش کی شاخ بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے ۔ ۲۲ھ میں ولادت ہوئی ۔ اجلہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں ۔ ابو الزناد فرماتے ہیں کہ یہ ان فقہاء میں سے ہیں جن کا فرمایا ہوا مستند ہے اور حرف آخر ہے ۔ یہی حیثیت جناب سعید بن المسیب کو حاصل ہے ۔ ابن شہاب نے عروہ بن زبیر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم و تجربے میں بحر بے کراں تھے جو کبھی پایاب نہیں ہوتا ۔ اپنے والد حضرت زبیر ، والدہ جناب اسماء کے علاوہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسرے صحابہ کرام سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا ۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے ہشام کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں ۔

۶۶۳ ۔ عروہ بن عامر عامر کے صاحبزادے قریشی ہیں ۔ حضرت ابن عباس اور دوسرے حضرات سے سماعت حدیث کی ۔ جبکہ عمرو بن دینار ، حبیب بن ثابت نے ان سے روایت کی ہے ۔ ان کی روایت کردہ حدیث کتاب الطیرہ میں مروی ہے جو مرسل ہے ۔

۶۶۴ ۔ ابو العشراء نام اسامہ ہے ۔ مالک کے صاحبزادے ہیں ۔ بنو دارم سے تعلق رکھتے ہیں ۔ بصری تابعین میں شمار ہوتے ہیں ۔ ان کے نام کے بارے میں مؤرخین مختلف الخیال ہیں ۔ لیکن مشہور ترین قول وہی ہے جس کا ذکر ہوا ہے ۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں ۔ جبکہ ان سے حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے ۔ عشراء میں عین مضموم شین مفتوح اور آخر میں الف ممدودہ ہے ۔

۶۶۵۔ **عطاء بن رباح** ان کے والد کا نام ابو رباح ہے۔ ابو محمد کنیت تھی۔ حلیہ اس طرح تھا۔ ان کے بال سخت سیاہ اور گھونگریالے تھے۔ سیاہ فام تھے۔ چپٹی بڑی ناک تھی۔ ہاتھ سے لنجے اور یک چشم تھے۔ بعد میں ایک آنکھ کی بینائی بھی ختم ہو گئی تھی۔ لیکن زبردست فقیہ اور مکہ مکرمہ کے اجلہ تابعین میں سے تھے۔ امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ جس دن جناب عطاء کا انتقال ہوا اس روز لوگ دوسرے روز کے مقابلہ میں ان سے زیادہ خوش تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علم کے خزانے کو جس طرح اس کی مشیت ہو تقسیم فرماتے اور اگر اس سلسلہ میں کوئی امتیاز برتا جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو سب سے زیادہ امتیازی حیثیت حاصل ہوتی۔ سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ میں نے تین افراد عطاء بن رباح، طاؤس اور مجاہد کے علاوہ اور کسی کو نہ پایا جس نے صرف رضا ہی کے لیے حصول علم کیا ہو۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ اٹھاسی سال کی عمر میں سنہ ۱۱۵ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۶۶۶۔ **عطاء بن السائب** خاندانی اعتبار سے ثقفی ہیں۔ سنہ ۱۳۶ھ میں یا اس کے قریب زمانہ میں انتقال ہوا۔

۶۶۷۔ **عطاء بن عبد اللہ** خراسان کے رہنے والے تھے۔ لیکن شام میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ سنہ ۵۰ھ ولادت ہوئی۔ سنہ ۱۳۵ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے امام مالک بن انس اور معمر بن راشد نے روایت کی ہے۔

۶۶۸۔ **عطاء بن عجلان** بصرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت انس اور ابو عثمان نہدی کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن نمیر اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ بعض نے ضعیف متہم فی الحدیث کہا ہے۔

۶۶۹۔ **عطاء بن یسار** کنیت ابو محمد تھی۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ طیبہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کثرت کے ساتھ روایت حدیث کرتے ہیں۔ چوراسی سال کی عمر میں سنہ ۹۴ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۰۔ **ابو عطیہ** بنو عقیل کے آزاد کردہ ہیں اسی وجہ سے عقیلی کہلاتے ہیں۔ مالک بن الحویرث سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۶۷۱۔ **عکرمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ اصل میں بربری ہیں۔ مکہ مکرمہ کے فقہاء اور تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس اور دیگر صحابۂ کرام سے سماعت حدیث کی۔ سعید ابن جبیر سے دریافت کیا گیا کہ آپ سے بڑا عالم بھی کوئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ عکرمہ ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ اسی سال کی عمر میں سنہ [illegible]ھ کے اندر انتقال فرمایا۔

۶۷۲۔ **علاء بن زیاد** زیاد بن المطر کے صاحبزادے ہیں۔ بنو عدی سے تعلق تھا۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کا شمار دوسرے طبقہ کے تابعین میں ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو تمام

میں آکر اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے قتادہ نے روایت کی ہے سنہ ۹۲ھ میں وفات پائی۔

۶۷۳۔ **علقمہ بن ابی علقمہ** ابو علقمہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو علقمہ کا نام بلال تھا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مالک بن انس اور سلیمان بن بلال وغیرہ شامل ہیں۔

۶۷۴۔ **ابو العلاء** سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ ابو العلاء یزید بن عبداللہ بن الشخیر۔ اپنے والد، اپنے بھائی مطرف اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ سنہ ۱۱۱ھ میں وفات پائی۔

۶۷۵۔ **علی بن الحسین** یہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت علی شیر خدا کے پوتے ہیں۔ آپ نے زین العابدین لقب کے ذریعے شہرت پائی۔ اکابر اہل بیت میں شمار ہوتے ہیں۔ جلیل، ثقہ اور مشاہیر تابعین میں سے ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ قریش میں صاحب فضل اور کسی کو نہ پایا۔ اٹھاون سال کی عمر میں سنہ ۹۴ھ کے اندر وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے عم محترم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون تھے۔

۶۷۶۔ **علی بن زید** نام علی بن زید ہے قریشی اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ویسے مکہ مستقر تھا لیکن بصرہ میں آکر رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار بصری تابعین میں ہوتا ہے۔ انس بن مالک، ابو عثمان النہدی اور ابن المسیب سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ثوری وغیرہ شامل ہیں۔ سنہ ۱۳۱ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۷۔ **علی بن المنذر** طریقی کے نام سے شہرت پائی۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ قابل ذکر عبادت گزار لوگوں میں سے تھے۔ انھیں چھپن مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایت حدیث کی اور ان سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابن حاتم فرماتے ہیں کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کی معیت میں سنی۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ قابل اعتماد اور ثقہ ہیں۔ سنہ ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۸۔ **علی بن عبداللہ** ابن المدینی کے نام سے شہرت پائی۔ حافظ حدیث ہیں ان کے استاد ابن المہدی فرماتے ہیں کہ ابن المدینی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اسی کام کے لیے پیدا فرمایا تھا۔ اپنے والد اور حماد وغیرہ اس کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری اور ابو یعلیٰ اور امام ابوداؤد شامل ہیں۔ ذوالقعدہ سنہ ۲۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر تہتر سال کی تھی۔

۶۷۹۔ **علی بن عاصم** واسط کے رہنے والے تھے۔ یحییٰ البکاء (کثرت سے رونے والے) عطاء بن السائب اور دیگر محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت

کہا ہے۔ بعض محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک سو احادیث ان سے مروی ہیں۔ نوے سال کی عمر پاکر ۱۲۶ھ کے اندر انتقال فرمایا۔

۴۸۰۔ **علی بن یزید** قاسم ابو عبدالرحمٰن سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بعض محدثین نے روایت کی ہے۔ بعض محدثین نے انھیں ضعیف فی الحدیث قرار دیا ہے۔

۴۸۱۔ **عمران بن حطّان** ودکی اور بصری ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، ابن عمرو، ابن عباس اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں محمد بن سیرین اور یحییٰ بن کثیر وغیرھما کے نام شامل ہیں۔ حطّان میں حاء مکسورہ، طاء مشدّدہ اور نون ساکن ہے۔

۴۸۲۔ **عمر بن عبدالعزیز** مشہور معروف شخصیت ہیں یہ مروان بن حکم کے پوتے ہیں۔ ابو حفص کنیت کرتے تھے۔ ان کی ماں کا نام لیلیٰ ام عاصم تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے عاصم کی صاحبزادی تھیں۔ سلیمان بن عبدالملک کے بعد خلیفہ بنائے گئے۔ دو سال پانچ ماہ اور چند ایام امور خلافت انجام دیئے۔ یہ زہد و تقویٰ، عفت و عظمت اور حسن اخلاق میں خاص مقام رکھتے تھے۔ یہ صفات منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد مزید جاگزیں ہوئیں۔ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد ان کے گھر سے آہ و بکا کی آوازیں آئیں تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے اپنی باندیوں کو بلاکر فرمایا کہ اب مجھ پر زبردست ذمہ داریوں کا بوجھ پڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں تم پر پوری توجہ نہیں دے سکوں گا۔ اس لیے میں تمہیں اختیار دیتا ہوں جو میرے ساتھ رہنا چاہے وہ رہ سکتی ہے اور جو میرے ساتھ رہنا نہ چاہے میں اس کو آزاد کرتا ہوں۔ یہ سن کر تمام لونڈیاں رونے لگیں تھیں۔ مغیرہ بن حکیم نے آپ کی اہلیہ سیدہ فاطمہ بنت عبدالملک سے دریافت کیا کہ تم مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ تو انھوں نے بتایا کہ جب سے خداوند کریم نے انھیں خلافت عطا فرمائی ہے میں نے انھیں جنابت اور احتلام کے باعث غسل کرتے نہیں دیکھا۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ اس دور میں شاید ہی کوئی ایسا فرد ہو جو عبادت اور روزہ میں ان سے سبقت لے گیا ہو۔ میں نے جناب عمر سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا اور کوئی دوسرا فرد نہیں دیکھا۔ عمر بستر اور مکان کے اس حصے میں چلے جاتے جو عبادت کے لیے مخصوص تھا۔ وہ جاکر عبادت خداوندی اور گریہ وزاری میں مشغول ہو جاتے۔ اسی دوران میں اگر نیند آجاتی تو بیدار ہوکر پھر رونے لگتے۔ اور یہ سلسلہ ساری رات جاری رہتا تھا۔ وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ اگر اس امت میں کوئی مہدی ہے تو وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

۴۸۳۔ **عمر بن عبداللہ** ان کے دادا کا نام ابی خثعم تھا۔ یحییٰ بن کثیر سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے زید بن حباب اور کچھ لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے انھیں ذاہب الحدیث (حدیث کو ضائع کرنے والا) قرار دیا ہے۔

۴۸۴۔ **عمرو بن عطاء** حجازی اور مکی ہیں۔ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مکہ میں شہرت رکھتی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی مشہور ہے۔ اس کے علاوہ صاحب بن یزید، اور نافع بن جبیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن جریج وغیرہ کے نام شامل

ان کی تحویل میں خاص مقام اور اداء مقرر ہے۔

۶۸۵۔ عمرو بن دینار ابو یحییٰ کنیت تھی۔ دینار کے صاحبزادے تھے۔ سالم بن عبد اللہ وغیرہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے حماد اور معمر نے روایت کی ہے۔ کئی محدثین نے ان کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۸۶۔ عمرو بن الشرید طائف کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس کے علاوہ ابو رافع (آزاد کردہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ شامل ہیں۔

۶۸۷۔ عمرو بن سعید بنو ثقیف کے آزاد کردہ ہیں اور بصرہ کے باشندے تھے۔ حضرت انس اور ابو العالیہ وغیرہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عون اور جریر بن حازم وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۶۸۸۔ عمرو بن شعیب سلسلہ نسب اس طرح ہے عمرو شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یہ سہمی ہیں۔ اپنے والد اور جناب طاؤس سے سماعت حدیث کی ہے ان سے روایت کرنے والوں میں امام زہری، عطاء اور ابن جریج کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث اپنی صحیحین میں نقل نہیں کی۔ کیونکہ یہ روایت اس طرح کرتے ہیں عن ابیہ عن جدہ (ان کے نام کا ذکر نہیں کرتے) بعض اوقات اس سند کو ہی مختصر کر دیتے ہیں۔ اگرچہ سند حدیث میں ان کے دادا اور والد سے مراد جناب شعیب اور ان کے والد جناب محمد ہیں۔ یہ اس طرح کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا۔ فن اصول حدیث میں یہ انداز مرسل کہلاتا ہے کیونکہ جناب عمرو کے دادا جناب محمد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب نہ ہوا اور نہ انھوں نے وہ زمانہ پایا اور اگر ان کی سند کا مطلب یہ لیا جائے کہ جناب عمرو نے اپنے والد شعیب سے اور انھوں نے اپنے دادا جناب عبد اللہ سے روایت کی ہے تو اس طرح سند متصل ہو جائے گی کیونکہ عمرو نے اپنے دادا کا زمانہ نہیں پایا۔ اسی قسم عیب کی وجہ سے امام بخاری و مسلم نے ان کی روایت کردہ احادیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں نقل نہیں کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے تھے۔

۶۸۹۔ عمرو بن عبد اللہ ان کی کنیت ابو اسحٰق تھی۔ سبیعی ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف ہمزہ کے ذیل میں آچکا ہے۔

۶۹۰۔ عمرو بن عبد اللہ ان کے دادا کا نام صفوان تھا۔ قریشی ہیں۔ یہ یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عمرو بن دینار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۶۹۱۔ عمرو بن عثمان یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ اپنے والد ماجد اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث میت پر رونے کے بارے میں ہے۔ ان سے مالک بن انس نے روایت کی ہے۔

۶۹۲۔ عمرو بن مالک ان کی کنیت ابو ثمامہ تھی۔ دور جاہلیت یعنی زمانہ قبل اسلام کے افراد میں سے ہیں۔ مسلم شریف میں حدیث کسوف اور باب الغضب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے

ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ جہنم میں پڑا ہوا اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہے۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ وہ شخص جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا تھا وہ عمرو بن لحی ہے جس کا نام ربیعہ بن حارثہ ہے اور عمرو کے بیٹے کا نام خزاعہ ہے۔

۶۹۳- **عمرو بن میمون** — دور جاہلیت اور اسلام دونوں ادوار دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ لیکن زیارت نبوی سے مشرف نہ ہو سکے۔ کوفہ کے اجلہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے ۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۹۴- **عمرو بن واقد** — دمشق کے رہنے والے ہیں۔ یونس بن میسرہ وغیرہ کئی محدثین سے سماعت حدیث کی اور ان سے ہشام بن عمار اور نفیلی نے روایت کی ہے۔ محدثین ان کو حدیث کے معاملہ میں متروک قرار دیتے ہیں۔

۶۹۵- **ابو عمیر بن انس** — دادا کا نام مالک تھا۔ ان کا نام عبداللہ بھی بتایا گیا ہے۔ اپنے والد کے چچاؤں سے روایت کرتے ہیں۔ کم عمر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد حضرت انس کی وفات کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہے۔

۶۹۶- **عوف بن وہب** — وہب کے صاحبزادے ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ وہب کی کنیت ابو جحیفہ تھی۔

۶۹۷- **عیسیٰ بن یونس** — دادا کا نام ابو اسحاق تھا۔ قوی قوت حافظہ کے مالک تھے۔ عبادت و ریاضت میں شہرت یافتہ بزرگوں میں اعلیٰ مقام کے حامل تھے۔ اپنے والد اور اعمش کے علاوہ بہت سے محدثین سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں دوسرے حضرات کے علاوہ حماد بن سلمہ جیسے محدث بھی شامل ہیں۔ ان کے معمولات میں یہ بات شامل تھی کہ وہ ایک سال جہاد میں شرکت فرماتے اور ایک سال حج بیت اللہ کرتے تھے۔

تابعات

۶۹۸- **عمرہ بنت عبدالرحمٰن** — عبدالرحمٰن بن سعید زرارہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیر کفالت تھیں۔ آپ نے ہی ان کی تربیت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ بہت سی احادیث ان سے مروی ہیں۔ یہ صحابہ سے بھی روایت کرتی ہیں۔ تابعی خواتین میں بڑی شہرت کی حامل ہیں۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے ۱۰۳ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

کفار وغیرہ

۶۹۹- **العاص بن وائل** — بنو سہم سے تعلق تھا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کے بیٹے ہیں۔ عاص نے

دور رسالت پایا لیکن ایمان کی دولت سے محروم رہا۔ اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ باب الوصایا میں اس کا تذکرہ آتا ہے۔

۱۰۰۔ عبداللہ بن اُبی | ابی بن سلول کا بیٹا ہے سلول خزاعہ میں سے ایک عورت کا نام ہے جو ابی کی بیوی تھی۔ یہ عبداللہ بن اُبی منافقین کا سردار تھا۔ اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ ہے۔

۱۰۱۔ عتبہ بن ربیعہ | یہ مشرک تھا۔ اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ بدر میں واصل جہنم کیا تھا۔

غین ——— صحابہ

۱۰۲۔ حضرت غضیف بن الحارث | ابو اسماء کنیت تھی۔ شام کے رہنے والے تھے۔ عہد رسالت پایا۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن خود فرماتے ہیں کہ میری پیدائش دور رسالت میں ہوئی مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف نصیب ہوا۔ اور بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت ابوذر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مکحول اور سلیم بن عامر شامل ہیں۔ غضیف میں غین مضموم اور ضاد مفتوح ہے۔ شمالی یمن کا مضموم اور میم میں سرتھا ہے۔

۱۰۳۔ حضرت غیلان بن سلمہ | ثقیف سے تعلق تھا طائف کی فتح کے بعد مشرف با اسلام ہوئے لیکن ہجرت نہیں کی۔ ثقیف کے سربرآوردہ افراد میں شمار کیے جاتے تھے۔ بہترین شاعر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور عروہ ابن غیلان وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۱۰۴۔ غالب بن ابی غیلان | ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ خطاف القطان کے بیٹے تھے۔ بصرہ وطن مالوف تھا۔ بکر بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔ اور عمرو بن ربیعہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۰۵۔ ابوغالب | حزور نام تھا۔ لیکن کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ بنو باہلہ سے تعلق تھا۔ حضرت عبداللہ حضرمی کے آزاد کردہ تھے۔ ملک شام میں ابوامامہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عیینہ، اور حماد بن زید کے نام ملتے ہیں۔

۱۰۶۔ غریف بن عیاش | واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار شامی محدثین میں ہوتا ہے۔ غریف میں غین مفتوح اور راء مکسور ہے۔

فاء ـــــــــــ صحابہ

۷۰۷۔ **حضرت فجیع بن عبداللہ** بنو عامر سے تعلق تھا۔ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ وہب بن عقبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ فجیع میں فاء مضموم اور جیم مفتوح ہے۔

۷۰۸۔ **حضرت فروہ بن مسیک** مرادی غطیفی ہیں۔ یمن کے رہنے والے تھے ۱۰ھ میں زیارت نبوی سے مشرف ہوئے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ اپنی قوم کے سربر آوردہ اشخاص میں سے ہیں۔ بہترین شاعر تھے۔ مسیک میں میم مضموم اور سین مفتوح ہے۔

۷۰۹۔ **حضرت فروہ بن عمرو** بیاضی اور انصاری ہیں۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ ابو حازم تمار نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۱۰۔ **حضرت فضالہ بن عبید** اوسی انصاری ہیں۔ سب سے پہلے غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ بیعت رضوان کے موقع پر شرف بیعت حاصل کرنے والوں میں شامل تھے۔ دمشق میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ جس دور میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مخالفین سے نبرد آزما تھے تو یہ قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے غلام میسرہ اور اس کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ فضالہ میں فاء اور ضاد مفتوح ہیں۔ عبید میں عین مضموم ہے۔

۷۱۱۔ **حضرت فضل بن عباس** یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ غزوہ حنین میں شریک ہو کر ان مجاہدین میں شامل رہے جنھوں نے فرار کے موقع پر استقامت کا ثبوت دیا تھا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی ہمراہ تھے۔ پھر شام کی طرف جہاد میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ ۱۸ھ میں اردن میں عمواس کے طاعون میں اکیس سال کی عمر میں شہادت پائی۔ بعض مورخین نے کہا ہے کہ ان کی شہادت جنگ یرموک کے موقع پر ہوئی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جناب عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام شامل ہیں۔

۷۱۲۔ **فیروز الدیلمی** قبیلہ حمیر میں قیام پذیر ہو گئے تھے اسی وجہ سے انھیں حمیری کہا جاتا ہے۔ اصل میں فارسی النسل تھے۔ یمن کے شہر صنعاء کے رہنے والے تھے۔ ایک وفد کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اسود عنسی کذاب (یمن میں نبوت کا دعویٰ کرنے والا) کو کیفر کردار تک پہنچانے میں پیش پیش تھے۔ وہ انھیں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس کارنامہ کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوران علالت ملی تھی۔ حضرت فیروز کے صاحبزادے ضحاک اور عبداللہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ عنسی میں عین مفتوح، نون ساکن اور سین مکسور ہے۔

صحابیات

۷۱۳۔ **فاطمۃ الکبریٰ** یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہیں۔ ان کے بارے میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ رمضان سنہ ۲ھ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عقد میں آئیں۔ رخصتی ذی الحجہ سنہ ۲ھ میں ہوئی۔ آپ کی چھ اولادیں ہوئیں۔ جن کے اسمائے گرامی امام حسن، امام حسین، محسن، زینب، ام کلثوم۔ اور رقیہ ہیں۔ اٹھائیس سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔ غسل حضرت علی نے دیا۔ حضرت عباس نے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کے وقت تدفین عمل میں آئی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسنین کریمین کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ فاطمہ از ہر سے زیادہ راست گو کسی دوسرے کو نہیں پایا۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے اور فاطمہ کے مابین شکر رنجی ہوگئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ اس معاملہ میں حضرت فاطمہ ہی سے معلومات حاصل کریں کیونکہ وہ غلط بیانی نہیں کرتیں۔

۷۱۴۔ **حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش** یہ ابو حبیش کی صاحبزادی ہیں۔ قریش کی بنو اسد شاخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ استحاضہ میں مبتلا تھیں، جس کے مسائل ان کے ذریعہ حاصل ہوئے ہیں۔ عروہ ابن زبیر وغیرہ حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کے شوہر کا نام جحش تھا۔ حبیش جیش کی تصغیر ہے۔

۷۱۵۔ **حضرت فاطمہ بنت قیس** ضحاک کی ہمشیرہ ہیں۔ قریش ہی سے ہیں۔ ابتداء میں ہجرت کرنے والی صحابیات سے ہیں۔ نیک سیرت، صاحب عقل و فہم اور باکمال خاتون تھیں۔ پہلے حضرت ابو عمرو بن حفص کے عقد میں تھیں۔ جب انھیں طلاق دے دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اسامہ بن زید سے کر دیا۔

۷۱۶۔ **حضرت ام فروہ** انصاریہ ہیں۔ زیارت نبوی اور بیعت کا شرف نصیب ہوا۔ قاسم بن سنان نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۷۱۷۔ **الفریعہ بنت مالک** ان کے والد کا نام سنان تھا۔ یہ حضرت ابو سعید خدری کی ہمشیرہ ہیں۔ بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھیں۔ اور اس واقعہ کی راوی بھی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ کے نام شامل ہیں۔ فریعہ میں فا مضموم اور را مفتوح ہے۔

۷۱۸۔ **حضرت اُم الفضل** ان کا نام لبابہ بنت حارث ہے جو عامر سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت عباس ابن عبد المطلب کی بیوی تھیں۔ حضرت عباس کی اکثر اولاد انھیں کے بطن سے تھی۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں حضرت خدیجہ کے بعد اسلام لانے والی پہلی خاتون ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث کی روایت کرنے والی ہیں۔

تابعین

۷۱۹۔ فرافصہ بن عمیر | بنو حنیفہ سے تعلق تھا مدینہ منورہ کے طبقہ اول کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قاسم بن محمد وغیرہ شامل ہیں۔ فرافصہ میں دونوں فاء اور راء مفتوح ہیں۔ بعض حضرات نے پہلی فاء مفتوح پڑھی ہے۔ ابن حبیب لکھتے ہیں کہ عربی لغت کے مطابق اسم فرافصہ مضموم الفاء ہے مگر فرافصہ بن احوص اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ لہٰذا فرافصہ بن عمیر میں فاء مفتوح ہوگی۔ علماء لغت کے مطابق یہاں فاء مضموم پڑھی جائے گی۔

۷۲۰۔ ابن الفرک | ان کا نام محمد بن زکریا بن فارس ہے۔ صاحب تصانیف ہیں اور ماہرین لغت میں شمار ہوتے ہیں۔ لغت کی کتاب مجمل مرتب کی۔ صاحب علم اور یکتائے روزگار تھے۔ بلاد جبل کے دورے بنام اعلان اسلم، طرف الکتابت و اشعار مرتب کیں ان کے والد کو فرسی اور عراقی کہا جاتا ہے ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہو۔

۷۲۱۔ فروہ بن نوفل | یہ اشجع میں سے ہیں۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو اسحاق ہمدانی اور ہلال بن یساف وغیرہ شامل ہیں۔

تابعات

۷۲۲۔ فاطمہ صغریٰ | قریش کے خاندان بنو ہاشم سے ہیں۔ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے جناب حسن ثانی کے ساتھ ہوا تھا۔ ان کی وفات کے بعد نکاح ثانی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے جناب عبد اللہ عمرو سے ساتھ ہوا۔

قاف ——— صحابہ

۷۲۳۔ حضرت قبیصہ بن ذویب | یہ بنو خزاعہ میں سے ہیں۔ ہجرت کے پہلے سال ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ ولادت کے بعد انہیں خدمت نبوی میں لایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا کی۔ اس دعا کا ثمرہ یہ ملا کہ یہ اپنے دور کے بڑے فقیہ اور صاحب علم و رفعت ہوئے۔ ابو الزناد نے کہا ہے کہ مدینہ فقیہ کے چار فقیہ مشہور ہیں ابن مسیب، عروہ بن زبیر، عبد الملک بن مروان اور قبیصہ۔

ابن عبد البر انہیں صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ جبکہ بعض حضرات نے انہیں شام کے دوسرے درجے کے تابعین میں شامل کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ، ابو الدرداء اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

امام زہری اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ سنہ ۸۶ھ میں انتقال ہوا۔ قبیصہ میں قاف مفتوح اور باء مکسور ہے۔ ذویب ذئب کی تصغیر ہے۔

۷۲۴۔ **حضرت قبیصہ بن مخارق** بنو ہلال سے تعلق رکھتے ہیں ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادے قطن کے علاوہ ابوعثمان نہدی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ مخارق میں میم مضموم ہے۔

۷۲۵۔ **حضرت قبیصہ بن وقاص** وقاص سلمی کے صاحبزادے ہیں۔ بصرہ میں اقامت گزیں ہونے کی وجہ سے بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ صالح بن عبید نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۲۶۔ **حضرت قتادہ بن نعمان** انصار کی ظفری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ان سے ان کے ماں شریک بھائی ابوسعید خدری اور ان کے بیٹے عمر نے روایت کی ہے۔ پینسٹھ سال کی عمر میں سنہ ۲۳ھ کے اندر انتقال ہوا۔ صاحب فضل صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

۷۲۷۔ **حضرت ابوقتادہ** حارث بن ربعی نام تھا انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہسواروں میں شمار ہوتے تھے۔ باختلاف روایت سنہ ۵۴ھ میں مدینہ طیبہ کے اندر انتقال ہوا بعض محققین نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ستر سال کی عمر ہونے کے باوجود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے۔ انہوں نے نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ ربعی میں راء اور عین دونوں مکسور ہیں۔

۷۲۸۔ **حضرت ابوقحافہ** عثمان بن عامر نام ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلی ذکر حرف عین میں پہلے آچکا ہے۔

۷۲۹۔ **حضرت قدامہ بن عبداللہ** بنو عامر یا بنو کلاب سے تعلق تھا۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے بلکہ مکہ ہی میں سکونت پذیر ہو گئے اور ہجرت نہ کی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر تھے۔ لیکن اپنے قافلے کے ساتھ یہیں رک گئے تھے۔ ایمن بن نابل وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ قدامہ میں قاف مضموم ہے۔

۷۳۰۔ **حضرت قدامہ بن مظعون** قریش کی جمحی شاخ سے تعلق تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر کے ماموں ہیں۔ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عامر نے ان سے روایت کی ہے۔ اڑسٹھ سال کی عمر میں سنہ ۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۳۱۔ **حضرت قرظہ بن کعب** انصار کی خزرج شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ صاحب علم و فضل صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کوفہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ تمام محاربوں میں شریک رہے۔ حضرت علی کے دور خلافت میں کوفہ میں انتقال ہوا۔ شعبی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ قرظہ میں قاف، راء اور ظاء تینوں مفتوح ہیں۔

۷۳۲۔ **حضرت قرہ بن ایاس** ایاس کے صاحبزادے اور مزنی ہیں۔ بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔

سے ان کے صاحبزادے معاویہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ازارقہ نے انہیں شہید کر دیا تھا۔ ریاس میں الف مکسور ہے۔

۲۲۳۔ حضرت قطبہ بن مالک | بنو ثعلب سے تعلق تھا۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے زیاد بن علاقہ ان کے برادر زادہ نے روایت کی ہے۔

۲۲۴۔ حضرت قیس بن سعد | انصار کی خزرج شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ مشہور صحابی حضرت سعد بن عبادہ کے فرزند ہیں۔ معززین بارگاہ نبوی میں سے تھے۔ فاضل و جلیل القدر اور صاحب رائے اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ اپنی قوم کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔ ہجرت نبوی کے بعد انہیں اسلامی معاشرہ میں امن عامہ قائم و برقرار رکھنے والے سربراہ کی حیثیت حاصل تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مصر کے گورنر تھے۔ حضرت علی کی شہادت تک ان کے معاونین میں رہے۔ ۶۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ قیس اطلس (داڑھی مونچھ سے بے نیاز) تھے ان کے علاوہ جناب عبد اللہ بن زبیر، قاضی شریح اور احنف بھی اسی زمرہ میں شامل تھے۔ لیکن اطلس ہونے کے باوجود بارعب اور حسین تھے۔

۲۲۵۔ حضرت قیس بن عاصم | عاصم کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو قبیصہ تھی۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ کنیت ابو علی تھی۔ ۹ھ میں وفد تمیم کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ اہل وبر کے سردار ہیں۔ نہایت عقلمند اور بردبار تھے۔ ان کا علم مشہور تھا۔ بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے حکیم کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

۲۲۶۔ حضرت قیس بن ابی غرزہ | غفاری ہیں۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو وائل شقیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہے ان سے ایک ہی روایت تجارت کے بیان میں آئی ہے۔ غرزہ میں غین، راء اور زاء تینوں مفتوح ہیں۔

صحابیات

۲۲۷۔ حضرت ام قیس بنت محصن | بنو اسد سے تعلق تھا۔ حضرت عکاشہ کی ہمشیرہ ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کر لیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف بیعت بھی نصیب ہوا اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

۲۲۸۔ حضرت قیلہ بن مخرمہ | بنو تمیم میں سے ہیں۔ ان سے علیبہ کی دو صاحبزادیاں صفیہ اور دحیبہ روایت کرتی ہیں۔ قیلہ کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔ یہ صفیہ اور دحیبہ کے والد کی دادی تھیں۔ دحیبہ اور علیبہ عربی گرامر کے مطابق تصغیر کے صیغے ہیں۔

تابعین

۷۳۹۔ قاسم بن عبدالرحمٰن ملک شام سے تعلق تھا۔ عبدالرحمٰن بن خالد کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کے والد کا نام امامہ تھا۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ علاء بن حارث وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن زید کہتے ہیں کہ میں نے جناب قاسم سے زیادہ صاحب فضل و کمال کسی دوسرے فرد کو نہ پایا۔

۷۴۰۔ قاسم بن محمد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اکابر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ایک فقیہ ہیں۔ اپنے دور کی صاحب کمال شخصیات میں سے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کا کہنا ہے کہ ہمیں کسی ایسی شخصیت سے واسطہ نہ پڑا جس کو ہم قاسم بن محمد کے مقابلے میں فضیلت دیں۔ صحابہ کی ایک جماعت بشمول حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے ستر سال کی عمر میں ۱۰۱ھ میں انتقال ہوا۔

۷۴۱۔ قبیصہ ہلب کے صاحبزادے ہیں۔ بنو طے سے تعلق تھا۔ اپنے والد ہلب سے روایت حدیث کرتے ہیں جنہیں شرف صحابیت حاصل تھا۔ قبیصہ سے روایت کرنے والوں میں سماک وغیرہ کے نام آتے ہیں۔ ہلب میں ہا مضموم ہے لیکن صحیح تلفظ کے مطابق ہا مفتوح اور لام مشدد ہے۔

۷۴۲۔ قتادہ بن دعامہ دعامہ کے بیٹے ہیں۔ ابوالخطاب کنیت اور سدوسی نسبت حاصل تھی۔ بصارت سے محروم تھے لیکن قدرت کی طرف سے زبردست قوت حافظہ عطا فرمائی تھی۔ بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے دور کی زبردست قوت حافظہ رکھنے والی شخصیت کو دیکھے تو اس کو جناب قتادہ کو دیکھنا چاہیے کیونکہ ہم نے ان سے زیادہ قوت حافظہ رکھنے والا کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔ خود قتادہ کہتے ہیں جو بات بھی میرے کان ایک مرتبہ سن لیتے ہیں گویا میرے قلب پر وہ بات نقش ہو جاتی ہے۔
ان کا ایک قول اس طرح منقول ہے کہ کوئی قول اس کے مطابق عمل کیے بغیر معتبر نہیں کیونکہ قول کے مطابق عمل ہوگا والنیۃ میں مقبول ہوگا۔ عبداللہ بن سرجس اور حضرت انس وغیرہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ایوب، شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

۷۴۳۔ قطن بن قبیصہ بنو ہلال میں سے ہیں۔ بصریوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ نہایت شریف النفس انسان تھے۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے حیان بن علاء نے روایت کی ہے۔ یہ سجستان کے حاکم رہے تھے۔ قطن میں قاف اور طاء مفتوح ہیں۔

۷۴۴۔ ابن قطن عبدالعزیز نام ہے۔ دور جاہلیت کا آدمی ہے۔ اس کا تذکرہ دجال کے باب میں آتا ہے۔

۷۴۵۔ قعقاع بن حکیم مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ اور ابو یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے سعید مقبری اور محمد بن عجلان وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۴۶ - ابو قلابہ: ان کا نام گرامی عبداللہ ہے۔ حضرات بنو جرم میں سے مشہور تابعی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے جماعت محدثین نے روایت کی ہے۔ ایوب سختیانی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ابو قلابہ صاحب عقل صحابہ دانشمند اور بزرگ فقیہ ہیں۔ ملک شام میں سنہ [illegible]ھ میں انتقال ہوا۔ جرمی میں جیم مفتوح ہے۔

۷۴۷ - قیس بن ابی حازم: احمسی بجلی ہیں۔ دور جاہلیت بھی دیکھا اور بعد میں مشرف با اسلام ہو کر جب خدمت نبوی میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے تو اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔ اس لیے جناب قیس کو شرف صحابیت حاصل نہ ہو سکا۔ کوفہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض لوگ انھیں زیارت نبوی سے مشرف نہ ہونے کے باوجود زمرہ صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے علاوہ عشرہ مبشرہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل کیا۔ قیس کے علاوہ اور کوئی تابعی ایسا نہیں جس نے عشرہ مبشرہ میں سے نو صحابیوں سے روایت حدیث کی ہو۔ جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ ایک سو سال سے زائد عمر میں سنہ ۹۸ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۷۴۸ - قیس بن عباد: بصرہ کے رہنے والے تھے۔ تابعین کے طبقہ اولیٰ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں۔

۷۴۹ - قیس بن کثیر: ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں داؤد بن جمیل وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

امام ترمذی نے ان کی روایت کی اسی طرح تخریج کی اور فرمایا کہ ہم سے یہ حدیث محمود بن خداش نے بیان کی حالانکہ یہ حدیث کثیر بن قیس کے حوالہ سے ہے نہ کہ قیس بن کثیر کے حوالے سے۔ اسی طرح امام ابو داؤد نے ان کا نام کثیر بن قیس بیان کیا ہے۔ امام بخاری نے ان کا تذکرہ کثیر کے باب میں کیا ہے۔ قیس کے باب میں نہیں کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ نام قیس بن کثیر نہیں بلکہ کثیر بن قیس صحیح ہے۔

۷۵۰ - قیس بن مسلم: بنو جدیلہ سے تعلق تھا۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ امام ثوری اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ سنہ ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ جدلی میں جیم اور دال مفتوح ہیں۔

کفار وغیرہ

۷۵۱ - قزمان: یہ وہ شخص ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا تھا۔ اس کا ذکر باب معجزات میں ہے۔ غزوہ حنین میں مسلمانوں کے ساتھ کفار سے بڑے زور و شور کے ساتھ لڑا۔ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی شجاعت کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اچھی طرح سمجھ لو اللہ تعالیٰ نے

اپنے دین کی تائید فاسق و فاجر شخص سے بھی کرا دیتا ہے اور یقین سے کہو کہ یہ شخص دوزخی ہے۔

کاف ——— صحابہ

۷۵۲۔ **حضرت ابو کبشہ** ان کا نام عمرو تھا اور سعد کے صاحبزادے ہیں۔ بنو انمار سے تعلق رکھتے تھے۔ شام میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زیاد نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۵۳۔ **حضرت کثیر بن صلت** ان کے والد کا نام معدیکرب تھا۔ خاندان کندہ میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں ان کی ولادت ہوئی۔ پہلے ان کا نام قلیل تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل فرما کر کثیر رکھا۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت زید بن ثابت سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۷۵۴۔ **حضرت کرکرہ** بعض غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان کی نگرانی کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ باب غلول میں آتا ہے۔ کرکرہ میں دونوں کاف مفتوح اور مکسور دونوں طرح پڑھے گئے ہیں۔

۷۵۵۔ **حضرت کعب بن عجرہ** کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ پچہتر سال کی عمر میں ۵۱ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۵۶۔ **حضرت کعب بن عمرو** قبیلہ انصار کی شاخ بنو سلمہ سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں موجود تھے۔ انھوں نے معرکۂ بدر میں عباس بن عبد المطلب کو گرفتار کیا تھا۔ مدینہ منورہ میں ۵۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عمار اور حنظلہ بن قیس نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۵۷۔ **حضرت کعب بن عیاض** اشعری ہیں۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ عیاض میں عین مکسور ہے۔

۷۵۸۔ **حضرت کعب بن مالک** انصار کی خزرجی شاخ سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے۔ یہ تحقیق نہیں کہ غزوہ بدر میں شرکت کی یا نہیں۔ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ بارگاہ رسالت کے شعراء میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں شرکت نہ کر سکے، جن کے نام کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیعہ ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ستتر سال کی عمر میں ۵۱ھ میں وفات پائی۔ عمر کے آخری ایام میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔

۷۵۹۔ **حضرت کعب بن مرہ** بنو سلیم سے تعلق تھا۔ ملک شام میں اردن کے مقام پر اقامت پذیر تھے اور وہاں ۵۹ھ میں وفات پائی۔ ان سے کچھ محدثین نے روایت کی ہے۔

۷۶۰۔ **حضرت کلاہ بن حنبل** حنبل کے صاحبزادے ہیں۔ خاندان اسلم میں سے ہیں۔ صفوان بن امیہ جمحی کے

ماں شریک بھائی ہیں۔ صفوان بن امیہ کے غلام تھے۔ انھوں نے ان کو بازار عکاظ میں یمن والوں سے خریدا تھا اور اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور ان کی شادی بھی کرا دی۔ وقت آخر تک مکہ معظمہ میں رہائش پذیر رہے۔ عبداللہ بن صفوان نے ان سے روایت کی ہے۔ کلدہ میں کاف اور لام دونوں مفتوح ہیں۔

صحابیات

۷۶۱۔ **حضرت کبشہ بنت کعب** | ان کے والد کا نام مالک تھا۔ عبداللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بلی کے جھوٹے کے بارے میں ہے۔ روایت حدیث ابو قتادہ سے کرتی ہیں اور ان سے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے روایت کی ہے۔

۷۶۲۔ **حضرت ام کرز** | خاندان بنو کعب اور قبیلہ خزاعہ میں سے ہیں۔ مکہ مکرمہ کی رہنے والی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت سے احادیث کی روایت کرتی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عطاء اور مجاہد شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث عقیقہ کے بارے میں ہے۔ کرز میں کاف مضموم ہے۔

۷۶۳۔ **حضرت کریمہ بنت ہمام** | ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت حدیث کرتی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث خضاب کے بارے میں ہے۔

۷۶۴۔ **حضرت کلثوم بنت عقبہ** | عقبہ بن ابی معیط کی صاحبزادی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہو گئیں تھیں۔ شادی سے قبل ہی پیادہ پا ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں اور حضرت زید بن حارثہ سے عقد کیا۔ غزوۂ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت زبیر بن العوام سے نکاح ثانی کیا۔ جب انھوں نے طلاق دے دی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں آئیں۔ ان سے دو بیٹے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ حضرت ابن عوف کی وفات کے بعد حضرت عمرو بن العاص سے نکاح کر لیا۔ شادی کو ایک ماہ گزرا تھا کہ خود اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں شریک بہن تھیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے حمید نے روایت حدیث کی ہے۔

تابعین

۷۶۵۔ **کثیر بن عبداللہ** | سلسلہ نسب اس طرح ہے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی۔ اپنے والد عبداللہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ مروان بن معاویہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۶۶۔ **کثیر بن قیس** | ان کی شخصیت کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک کثیر بن قیس ہی اصل بعض کے نزدیک قیس بن کثیر۔ ان کا تذکرہ حرف قاف میں آ چکا ہے۔

۷۶۷۔ **کریب بن ابی مسلم** | یہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۷۶۸۔ **ابو کریب بن محمد** | دادا کا نام علاء تھا۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ ہمدانی و کوفی ہیں۔ حضرت ابو بکر بن

عباس سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام بخاری اور امام مسلم نے احادیث نقل کی ہیں۔

۷۶۹۔ **کعب الاحبار** ان کی کنیت ابو اسحاق تھی۔ والد کا نام ماتع تھا۔ قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور پایا لیکن زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ حضرت عمر کے دورِ خلافت میں مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر، صہیب، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی کے دورِ خلافت میں حمص کے مقام پر ۳۲ھ میں وفات پائی۔

لام ——— صحابہ

۷۷۰۔ **حضرت ابو لبابہ** ان کا نام رفاعہ ہے عبد المنذر کے صاحبزادے ہیں۔ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ نقباء بارگاہِ رسالت میں سے تھے، بیعتِ عقبہ، غزوۂ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر انہیں مدینہ منورہ کا حاکم مقرر کیا گیا تھا۔ اس لیے غزوۂ بدر میں شرکت سے قاصر رہے۔ دوسرے غازیانِ بدر کی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حصہ بھی مالِ غنیمت میں مقرر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ابن عمر اور نافع وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۷۷۱۔ **حضرت لبید بن ربیعہ** بنو عامر میں سے ہیں۔ جس سال ان کی قوم کا وفد بنو جعفر بن کلاب کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اسی وقت یہ بھی خدمتِ نبوی میں حاضر تھے۔ اسلام لانے سے قبل اپنی قوم کے معززین میں شمار ہوتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد بھی انہیں اسلامی معاشرہ میں اعزاز و اکرام حاصل رہا۔ شاعری کا ذوق رکھتے تھے۔ کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے جہاں ۴۱ھ میں ایک سو چالیس یا ایک سو ستاون سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی عمر کے بارے میں مؤرخین کے اور بھی اقوال منقول ہیں۔ یہ طویل العمر اشخاص میں سے ہیں۔

۷۷۲۔ **حضرت ابن اللتبیہ** عبد اللہ نام تھا۔ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ صدقات کی وصولی کے باب میں آیا ہے۔ لُتبیہ میں لام مضموم، تاء مفتوح، باء مکسور اور یاء مشدد ہے۔

۷۷۳۔ **حضرت لقمان بن باعورا** حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی ہیں۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے دورِ رسالت میں موجود تھے اور انہیں سے علم بھی حاصل کیا تھا۔ بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔ ان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی غلام تھے۔ اور مصری سوڈان کے مقام نوبہ کے رہنے والے تھے۔ ان کی نبوت کے بارے میں اختلاف ہے۔ حکمت البتہ مسلم ہے۔ اور یہی وجہ شہرت ہے ان کا تذکرہ کتاب الرقاق میں آیا ہے۔

۷۷۴۔ **حضرت لقیط بن عامر** ان کے دادا کا نام صبرہ تھا۔ حضرت لقیط کی کنیت ابو رزین تھی خاندان بنو عقیل

سے تعلق تھا۔ مشہور صحابی ہیں اور اہل طائف میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے عاصم اور ابن عمرو وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ثقیف میں ثا مفتوح اور قاف مکسور ہے۔ عمیرہ میں عین مفتوح اور میم مکسور ہے۔

صحابیات

۷۷۵۔ **حضرت لبابہ بنت حارث** ام الفضل کنیت تھی۔ یہ حضرت عباس کی بیوی ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف فاء کے تحت آچکا ہے۔

تابعین

۷۷۶۔ **ابن لہیعہ** عبد اللہ نام تھا اور دوسری کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ مشاہیر فقہاء میں سے ہیں۔ مصر میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ عطاء بن ابی رباح، ابن ابی ملیکہ، عمرو اور عمرو بن شعیب وغیرہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ، المقری وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔ محدثین نے انھیں روایت حدیث کے سلسلہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہ میں نے مصر میں کوئی شخص کثرت روایت حدیث اور قوت حافظہ میں ابن لہیعہ جیسا نہیں دیکھا۔ [illegible] میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۷۷۷۔ **لیث بن سعد** ان کی کنیت ابو الحارث ہے۔ مصر کے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابت فہمی کے آزاد کردہ ہیں۔ ۹۴ھ میں مصر کے شیبی علاقے کے گاؤں میں ولادت ہوئی۔ [illegible] میں بغداد گئے۔ یہاں عباسی خلیفہ منصور نے مصر کا گورنر مقرر کرنا چاہا آپ انکار کر کے معافی طلب کر لی۔ یحییٰ بن بکیر کا قول ہے کہ میں نے لیث بن سعد سے زیادہ کامل کسی اور شخص کو نہیں پایا۔ قتیبہ بن سعید فرماتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ تقسیم کرنے کے لیے خریدتے تھے۔ ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی تھی۔ شعبان ۱۷۵ھ میں وفات پائی تھی۔

۷۷۸۔ **ابن ابی لیلیٰ** ان کا نام قاسم، عبد الرحمٰن اور یسار بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے چھٹے سال مقام وجیل میں ولادت ہوئی۔ کوفی تابعین کے طبقہ اولیٰ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی کثیر ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل کوفہ کے یہاں مروج ہیں۔ محدثین کی اصطلاح کے مطابق جب صرف ابن ابی لیلیٰ کہا جاتا ہے تو اس سے مراد ان کے صاحبزادے محمد ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی ابن ابی لیلیٰ ہی سے مشہور ہیں۔ یہ کوفہ میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ مشہور امام اور صاحب رائے ہیں۔ محمد کی پیدائش ۷۴ھ میں ہوئی۔ ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ عبد الرحمٰن قاسم کی وفات ۸۳ھ میں نہر بصرہ میں غرق ہو کر ہوئی۔

کفّار وغیرہ

۷۷۹۔ **لبید بن اعصم** — بنو زریق کا فرد تھا۔ یہ یہودیوں کا حلیف تھا۔ اس کا ذکر سحر کے سلسلے میں باب المعجزات میں آیا ہے۔

۷۸۰۔ **ابولہب** — یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ زمانۂ جاہلیت کے افراد میں سے ہے۔ اس کا ذکر کتاب الفتن میں ہے۔

میم ــــــ صحابہ

۷۸۱۔ **حضرت ماعز بن مالک** — اسلمی ہیں لیکن مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے حدِ زنا میں سنگسار کیا گیا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ ان کا نام غریب اور لقب ماعز بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں جنت کی نہروں میں غوطے لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۸۲۔ **حضرت مالک بن اوس** — ان کے جد، جد کا نام حدثان تھا۔ بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ حافظ ابن عبدالبر نے انھیں صحابی ثابت کیا ہے لیکن ابن مندہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کم اور صحابہ کے ذریعے زیادہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عشرہ مبشرہ صحابہ کرام سے بکثرت روایت کرتے ہیں۔ ان سے امام زہری، عکرمہ اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ سنہ ۹۲ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

۷۸۳۔ **حضرت مالک بن تیہان** — ان کی کنیت ابوالہیثم تھی۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔ سنہ ۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں حضرت عمر کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ جنگ صفین میں جامِ شہادت نوش کیا۔ ان کے بارے میں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ملتے ہیں۔ ہیثم میں یا مفتوح، یا ساکن اور ثا مفتوح ہے۔ تیہان میں تا مفتوح اور یا مشدّد ہے۔

۷۸۴۔ **حضرت مالک بن حویرث** — لیثی نسبت رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیس روز تک حاضری کے شرف سے مشرف ہوتے رہے۔ بعد میں بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابوقلابہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ سنہ ۹۴ھ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔

۷۸۵۔ **حضرت مالک بن ربیعہ** — ابو اُسید کنیت تھی۔ انھوں نے کنیت کے ذریعے شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ حرف

الف میں آ چکا ہے۔

۴۸۶۔ حضرت مالک بن صعصعہ مدینہ طیبہ کے باشندے تھے۔ خاندان بنو مازن سے تعلق تھا۔ بعد میں بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔

۴۸۷۔ حضرت ابو مالک بن عاصم ان کا نام کعب تھا۔ عاصم کے صاحبزادے اور اشعری ہیں۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور دوسرے محدثین نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان سے عبدالرحمن بن غنم کی روایت میں امام بخاری نے بطور شک فرمایا ہے کہ ہم سے ابو مالک یا ابو عامر نے حدیث بیان کی۔ ابن لہیعہ کا بیان ہے کہ بیان ابو مالک ہی کا صحیح ہے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔

۴۸۸۔ حضرت مالک بن قیس ان کی کنیت ابو صرمہ تھی۔ ان کا تذکرہ حرف صاد میں آ چکا ہے۔

۴۸۹۔ حضرت مالک بن یسار سکونی اور عوفی نسبت حاصل تھی۔ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان سے ابو بحریہ نے روایت کی ہے۔ سکونی میں سین مفتوح ہے۔

۴۹۰۔ حضرت مالک بن ہبیرہ ان کا تعلق بنو کندہ سے تھا۔ بعض مؤرخین نے شامیوں میں شمار کیا ہے جبکہ بعض بصریوں میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں فوج کے امیر مقرر ہوئے۔ روم کی جنگ میں اسلامی لشکر کی قیادت انہیں کے سپرد تھی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مرثد بن عبداللہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ مرثد میں میم مفتوح ہے۔

۴۹۱۔ حضرت مجاشع بن مسعود مسعود کے صاحبزادے اور اسلمی ہیں۔ انہوں نے جنگ جمل میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کی روایت کردہ حدیث بصرہ میں مشہور ہیں۔ ان سے ابو عثمان نہدی نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۹۲۔ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری مدنی ہیں۔ مسجد ضرار کے واقعہ میں جاریہ بھی منافقین میں شریک تھے لیکن مجمع کی روش درست تھی۔ حضرت ابن مسعود نے ان سے نصف قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی تھی۔ ان سے ان کے بھتیجے عبدالرحمن بن یزید نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔ مجمع میں پہلا میم مضموم، جیم مفتوح اور دوسری میم مشدد مکسور ہے۔

۴۹۳۔ حضرت محجن بن الادرع یہ ادرع کے صاحبزادے اسلمی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حنظلہ بن علی، رجاء اور سعید بن ابی سعید شامل ہیں۔ انہوں نے بڑی طویل عمر پائی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں انتقال فرمایا۔

۷۹۴۔ حضرت محمد بن ابوبکر صدیق

یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو القاسم کنیت تھی۔ یہ حضرت اسماء بنت عمیس کے بطن سے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے روایات کرتے ہیں لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بکثرت روایت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے قاسم نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے طرفداروں نے ۳۸ھ میں انہیں شہید کر دیا۔ اور ان کی نعش کو مردہ گدھے کے جسم پر رکھ کر نذر آتش کر دیا تھا۔ ان کی تربیت و پرورش حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر سایہ ہوئی کیونکہ ان کی والدہ سے حضرت علی نے نکاح ثانی کر لیا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ ۳۷ھ میں حضرت علی نے مصر کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ جب امیر معاویہ نے حضرت عمرو بن العاص کی زیر قیادت مصر پر قبضہ کر لیا اور لشکر کشی کی تو انہوں نے مقابلہ کیا لیکن فتح حضرت عمرو بن العاص کا مقدر بن چکی تھی۔ اسی جنگ میں ۳۸ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو آپ بہت غمگین ہو گئیں اور ان کے صاحبزادے حضرت قاسم کو اپنے پاس بلا لیا اور ان کی پرورش و تربیت کی ذمہ داری سنبھالی۔

۷۹۵۔ حضرت محمد بن حاطب

ان کے والد ماجد، والدہ ماجدہ اور چچا حضرت خطاب سب کے سب زمرہ صحابہ میں شامل ہیں۔ ان کی ولادت ملک حبشہ میں ہوئی۔ ۷۴ھ میں باختلاف روایت مکہ مکرمہ یا کوفہ میں وفات پائی۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلے فرد ہیں جن کا نام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی و اسم گرامی پر محمد رکھا گیا۔

۷۹۶۔ حضرت محمد بن ابی عمیرہ

ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے جبیر ابن نفیر نے روایت کی ہے۔

۷۹۷۔ حضرت محمد بن عبداللہ

ان کا تعلق قریش کی اسدی شاخ سے تھا۔ ہجرت نبوی سے پانچ سال قبل ولادت ہوئی۔ اپنے والد کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان سے ان کے آزاد کردہ ابو کثیر نے روایت کی ہے۔

۷۹۸۔ حضرت محمد بن عمرو

انصاری ہیں۔ ان کے جد امجد کا نام حزم تھا۔ ۱۰ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ولادت ہوئی۔ ان کے والد کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجران کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے والد سے کہہ کر ان کی کنیت ابو عبدالملک رکھوائی تھی۔ اپنے دور کے فقہاء میں سے تھے۔ اپنے والد اور حضرت عمرو بن العاص سے روایت حدیث کرتے ہیں جبکہ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار فقہائے مدینہ منورہ میں ہوتا ہے۔ تریپن سال کی عمر میں ۶۳ھ میں واقعہ حرہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۷۹۹۔ حضرت محمد بن مسلمہ

یہ حارثی انصاری ہیں۔ غزوہ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے

ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ستتر سال کی عمر میں سنہ [illegible] ھ میں وفات پائی۔

۸۰۰۔ حضرت محمود بن لبید | یہ اشہلی انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد رسالت میں ولادت ہوئی۔ بہت سی احادیث کو زبانِ رسالت سے سن کر یاد رکھا اور روایت کیا۔ امام بخاری نے انہیں صحابی قرار دیا ہے جبکہ ابو حاتم کا کہنا ہے کہ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔ امام مسلم نے انہیں دوسرے درجہ کے تابعین میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن عبد البر کے نزدیک امام بخاری کی تحقیق صحیح ہے۔ یہ نہ صرف صحابی بلکہ طبقہ علماء میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس و حضرت عتبان بن مالک سے روایت حدیث کی ہے۔ سنہ ۹۶ھ میں انتقال ہوا۔

۸۰۱۔ حضرت محیصہ بن مسعود | انصار کی حارثی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار مدنی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہے۔ غزوہ خندق اور غزوہ احد کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شرکت کی۔ ان سے ان کے صاحبزادے سعد نے روایت کی ہے۔ محیصہ میں میم مضموم، حاء مفتوح، یا مشدد و مکسور اور صاد مفتوح ہے۔

۸۰۲۔ حضرت طارق بن عبد اللہ | ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان سے صرف ان کے صاحبزادے قابوس نے روایت کی ہے۔

۸۰۳۔ حضرت ابو محذورہ | ان کا نام سمرہ یا اوس بن معیر بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حرم میں مؤذن مقرر فرمایا تھا۔ یہ اسلام لانے کے بعد مکہ مکرمہ میں مقیم ہو گئے۔ انہوں نے مدینہ ہجرت نہیں کی۔ سنہ ۵۹ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

۸۰۴۔ حضرت مخرفہ عبدی | ان کے نام کو بعض محدثین نے مخرمہ بھی پڑھا ہے۔ لیکن پہلا قول مخرفہ زیادہ درست ہے۔ ان سے سوید بن قیس نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ سوید کی روایت کردہ حدیث میں ملتا ہے۔

۸۰۵۔ حضرت مخنف بن سلیم | بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے کے علاوہ ابو رملہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مخنف میں میم مکسور، خا ساکن اور نون مفتوح ہے۔

۸۰۶۔ حضرت مدعم | حبشہ کے باشندے تھے۔ رفاعہ بن زید کے غلام تھے۔ انہوں نے حضرت مدعم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے انہیں آزادی عطا فرمائی۔ ان کا تذکرہ غلول کے باب میں ہے۔ مدعم میں میم مکسور، دال ساکن اور عین مفتوح ہے۔

۸۰۷۔ حضرت مرارہ بن ربیع | انصار کی عامری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بدری صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جو غزوہ تبوک میں شرکت نہ کر سکے تھے۔ ان کی براءت

کے سلسلہ میں آیت قرآنی نازل ہوئی اور ان کی توبہ قبول ہوئی۔ مرارہ میں میم مضموم ہے۔

۸۰۸۔ حضرت ابن مربع انصار سے تعلق تھا۔ ان کا نام یزید اور عبداللہ بتایا گیا ہے۔ لیکن نام یزید پر زیادہ محدثین کا اتفاق ہے۔ حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ وقوف عرفات کے بارے میں ان کی روایت کردہ حدیث منقول ہے۔ ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی ہے۔ مربع کا میم مکسور اور با مفتوح ہے۔

۸۰۹۔ حضرت ابو مرثد بن حصین کناز نام اور ابن حصین کنیت تھی۔ نام کے مقابلہ میں کنیت ابو مرثد سے زیادہ شہرت پائی۔ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے صاحبزادے مرثد کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے واثلہ بن اسقع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ کناز میں کاف مفتوح اور نون مشدد ہے۔

۸۱۰۔ حضرت مرداس بن مالک بیعت شجرہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے جو کہ قیس بن حازم نے روایت کی ہے۔

۸۱۱۔ حضرت مروان بن حکم ابو عبدالملک کنیت تھی۔ قریش کی اموی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے جد امجد ہیں۔ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت ہی میں ہوئی۔ ایک قول کے مطابق ۲ھ میں پیدا ہوئے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ خندق کے سال یا کسی اور سال ولادت ہوئی۔ انہیں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب نہ ہوا کیونکہ ان کے والد کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کی جانب جلاوطن کر دیا تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری دور تک وہیں قیام پذیر رہے۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سنبھالی تو انہیں مدینہ منورہ واپس آنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ حکم اپنے بیٹے مروان کے ساتھ مدینہ منورہ آ گئے۔ مروان کا انتقال ۶۵ھ میں دمشق میں ہوا۔ حضرت عثمان اور حضرت علی اور دوسرے صحابہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی ہے جن میں عروہ ابن زبیر اور علی بن حسین شامل ہیں۔

۸۱۲۔ حضرت مرہ بن کعب شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اردن میں ۵۷ھ میں انتقال ہوا۔

۸۱۳۔ حضرت مزیدہ بن جابر بصرہ میں اقامت پذیر تھے اور بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بصرہ میں شہرت کی حامل رہی۔ ان سے ان کے ماں شریک بھائی عود بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔ مزیدہ میں میم مفتوح، زاء ساکن اور یاء مفتوح ہے۔

۸۱۴۔ حضرت مستورد بن شداد یہ فہری قرشی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا تھا لیکن بعد میں مصر میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اس لیے مصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات نبوی کے وقت کم سن تھے لیکن کم سنی کے باوجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی اور ان احادیث کو یاد بھی رکھا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۱۵۔ **حضرت مسطح بن اثاثہ** | قریش سے تعلق تھا۔ شجرہ نسب اس طرح ہے۔ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد اور جملہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ واقعۂ افک میں حضرت عائشہ صدیقہ پر زبان طعن دراز کرنے والوں میں سے تھے، وہاں پر اس بہتان طرازی کی حد بھی جاری ہوئی تھی۔ بعض محدثین ان کا نام عوف اور لقب مسطح بتاتے ہیں۔ لیکن ابن عبد البر کی تحقیق کے مطابق مسطح ہی ان کا نام ہے۔ چھپن سال کی عمر میں سنہ ۳۴ھ میں انتقال ہوا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق کے خالہ زاد بھائی تھے اور آپ کی زیر کفالت تھے۔ مسطح میں میم مکسور سین ساکن اور طاء مفتوح ہے۔ اثاثہ میں الف مضموم ہے۔ عباد میں باء مشدد ہے۔

۸۱۶۔ **حضرت ابومسعود بن عمرو** | بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں موجود تھے۔ ارباب سیر و تاریخ کی اکثریت کا کہنا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ انھوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ انھیں بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ بدر کے مقام پر کنوئیں کے قریب قیام کیا تھا اس لیے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلائے۔ کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ سنہ ۳۱ھ یا سنہ ۴۰ھ میں حضرت علی کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ ان سے ان کے صاحبزادے بشیر کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

۸۱۷۔ **حضرت مسلم قرشی بن عبداللہ** | بعض محدثین نے ان کا نام عبیداللہ بن مسلم بتایا ہے۔

۸۱۸۔ **حضرت مسور بن مخرمہ** | یہ زہری قرشی ہیں۔ ابو عبدالرحمٰن کنیت تھی۔ یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے بھانجے ہیں۔ ہجرت نبوی کے دو سال بعد مکہ مکرمہ میں ولادت ہوئی۔ سنہ ۸ھ میں ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر آٹھ سال بتائی گئی ہے۔ کم سنی میں زبان رسالت سے حدیث کی سماعت کی اور انھیں یاد بھی رکھا۔ صاحب علم و فضل، بڑے فقیہ اور تقویٰ شعار لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی کی شہادت تک مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے۔ شہادت عثمان کے بعد مکہ آ گئے اور حضرت امیر معاویہ کے انتقال تک مکہ میں قیام کیا۔ جب یزید نے لشکر بھیج کر مکہ کا محاصرہ کر لیا تھا، اس وقت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں موجود تھے۔ جب یزیدی فوج نے خانہ کعبہ پر منجنیق سے گولہ باری کی تو حالت نماز میں حضرت مسور بن مخرمہ کے پتھر لگا اور جام شہادت نوش فرمایا۔ یہ واقعہ ربیع الاول سنہ ۶۴ھ کی چاند راتوں میں پیش آیا۔ مسور میں میم مکسور اور واؤ مفتوح ہے۔

۸۱۹۔ **حضرت مسیب بن الحزن** | یہ مخزومی قرشی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد حضرت حزن کے ساتھ ہجرت کی۔ بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھے اور بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ اپنے والد حزن سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے۔ مسیب میں میم مضموم، سین مفتوح اور یاء مشدد ہے۔ حزن میں حاء مفتوح، زاء اور نون ساکن ہے۔

۸۲۰۔ **حضرت مصعب بن عمیر** قریش کی عبدری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بزرگ اور صاحب فضل صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ہجرت حبشہ کی کاروان اوّل میں شریک تھے۔ بعد میں مدینہ منورہ آ گئے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کے متعلق ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بیعت عقبہ کے بعد قرآن مجید اور دینی تعلیم دینے کے لیے مدینہ منورہ بھیجا تھا۔ مدینہ منورہ میں آنے کے بعد انھوں نے باقاعدہ نماز جمعہ شروع کی تھی۔ اسلام سے قبل عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ علاوہ نرم اور باریک لباس زیب تن کرتے تھے۔ لیکن جب مسلمان ہوئے تو تمام دنیاوی چیزوں سے بے نیاز ہو گئے۔ جس کی وجہ سے تمام بدن کی کھال کھردری ہو گئی۔ جب انھیں تبلیغ اسلام کے لیے مدینہ بھیجا گیا تو ان کی تبلیغ کا طریقہ کار یہ تھا کہ انصار کے گھروں پر جا کر دستک دیتے اور اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تحریری اجازت نامہ طلب کر کے نماز جمعہ کا اہتمام کیا تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر صحابہ کے ہمراہ شرکت کی۔ اور چند روز مکہ معظمہ میں قیام کر کے مدینہ واپس آ گئے تھے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں انھیں اوّلیت حاصل تھی۔ چالیس سال یا اس سے کچھ زائد عمر میں غزوۂ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه انھیں کے حق میں نازل ہوا۔ اسلام لانے والوں میں سابقین اوّلین میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے کے بعد مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔

۸۲۱۔ **حضرت مطر بن عکامس** ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی صرف ایک حدیث ابو اسحاق سبیعی سے مروی ہے۔ اس کے علاوہ ان سے کسی اور نے روایت نہیں کی۔ عکامس میں عین مضموم، اور میم مکسور ہے۔

۸۲۲۔ **حضرت مطلب بن ربیعہ** قریشی ہاشمی ہیں۔ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ مطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں کم سن تھے۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ افریقہ کے جہاد میں شرکت کی غرض سے ۶۱ھ میں مصر گئے۔ لیکن مصری محدثین نے ان سے روایت نہیں کی۔ عبد اللہ بن حارث نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۳۔ **حضرت مطلب بن ابی وداعہ** یہ سہمی قرشی ہیں۔ ابو وداعہ کا نام حارث تھا۔ حضرت مطلب فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کے والد جنگ بدر میں اسیر ہو گئے تو حضرت مطلب اپنے والد کی رہائی کے سلسلے میں مدینہ گئے اور چار ہزار درہم فدیہ ادا کر کے انھیں آزادی دلا کر لے گئے۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن زبیر، ان کے صاحبزادے کثیر و جعفر، اور مطلب بن سائب نے روایت حدیث کی ہے۔ پہلے کوفہ میں جا کر اقامت پذیر ہوئے اور بعد میں مدینہ منورہ آ گئے تھے۔

۸۲۴۔ **حضرت معاذ بن انس** خاندان جہینہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل مصر میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سہیل نے روایت کی ہے۔

۸۲۵۔ حضرت معاذ بن جبل

ان کا تعلق انصار کی خزرجی شاخ سے تھا۔ کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔ ان کا شمار ان ستر صحابہ میں ہوتا ہے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے۔ غزوہ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں یمن کا قاضی مقرر فرمایا تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ بعض کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے بعد شام کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ۱۸ھ میں عمواس کے طاعون میں وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۳۸ سال تھی۔ ان سے ابن عباس اور ابن عمر کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔

۸۲۶۔ حضرت معاذ بن حارث

ان کے جدِ امجد کا نام رفاعہ تھا۔ انصار کے قبیلہ نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی والدہ عبید ثعلبہ کی بیٹی عفراء ہیں۔ قبیلہ انصار میں سے رافع بن مالک اور یہ مسلمان ہو کر سابقین اولین کی صف میں شامل ہو گئے۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی عوف و معوذ کے ساتھ شریک ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عوف و معوذ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے۔ بقول بعض یہ بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ان کو غزوہ بدر میں زخم آئے اور ان زخموں کی تاب نہ لا کر مدینہ منورہ میں رحلت فرما گئے جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ ان سے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔ عفراء میں عین مفتوح اور فا ساکن ہے۔

۸۲۷۔ حضرت معاذ بن عمرو بن الجموح

انصار کی خزرجی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں اپنے والد کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت معاذ بن عفراء کے ساتھ ابوجہل کے قتل میں شریک تھے۔ غنائم کی تقسیم کے باب میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ ابن اسحاق اور عبدالرحمٰن کا کہنا ہے کہ غزوۂ بدر میں حضرت معاذ بن عمرو نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ زمین پر گر گیا تھا اور بعد میں اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔ انھوں نے مزید کہا ہے کہ اسی موقع پر ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے (جو بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے) حضرت معاذ پر تلوار کا وار کیا جس سے ان کا ایک بازو قلم ہو گیا تھا لیکن حضرت معاذ نے ابوجہل پر ایسا بھرپور حملہ کیا جس کی وجہ سے وہ زمین پر رہ گیا تھا اور اس کو بے دم کر کے زمین پر پڑا چھوڑ گئے تھے۔ حالانکہ اس میں سانس کی کوئی رمق باقی رہ گئی تھی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولین بدر میں ابوجہل کی لاش کو تلاش کروایا تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کا سر تن سے جدا کیا تھا۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے۔ حضرت عثمان غنی کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا۔

۸۲۸۔ حضرت معاویہ بن ابو سفیان

یہ بھی قریشی ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ ہے۔ ابوسفیان اپنے صاحبزادے اور امیر معاویہ کے ساتھ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ حضرت امیر معاویہ کا شمار کاتبانِ وحی میں ہوتا ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے۔ انھیں حضرت مکتوبات نبوی لکھنے کا اعزاز حاصل تھا۔ اپنے بھائی یزید بن ابی سفیان کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے۔ اور چالیس سال تک شام پر حکمرانی کی۔ جس کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے۔ چار سال دورِ فاروقی میں،

بارہ سال خلافت عثمانی اور اس کے بعد حضرت علی اور امام حسن کی خلافت کے۔ اس طرح یہ مدت تقریباً تیس سال ہوتی ہے۔ اس کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منصب خلافت انہیں منتقل فرمایا۔ تو انھوں نے مسلسل بیس سال حکمرانی کی۔ آخری عمر میں لقوہ کا عارضہ لاحق ہوا۔ اس دوران فرماتے تھے کاش میں ذی طویٰ کا ایک معمولی فرد ہوتا۔ وہ یہ ٹھاٹ باٹ میرے ساتھ نہ ہوتے۔ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چادر قمیض تہبند کچھ موئے مبارک اور تراشہ ہائے ناخن مبارک تھے انھوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ملبوسات میں کفنایا جائے۔ موئے مبارک اور تراشہ ہائے ناخن میرے اعضاء سجود پر رکھے جائیں یعنی ناک اور منہ میں رکھے جائیں اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سپرد کر دیا جائے۔ رجب المرجب ۶۰ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابن عباس اور ابو سعید نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۹ - حضرت معاویہ بن جاہمہ | حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں طلحہ بن عبداللہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۸۳۰ - حضرت معاویہ بن الحکم | یہ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر تھے۔ حجازیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے کثیر اور عطا بن یسار نے روایت حدیث کی ہے۔ [illegible]ھ میں وفات پائی۔

۸۳۱ - حضرت معقل بن سنان | فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث کوفیوں میں مشہور ہیں۔ واقعہ حرہ میں اسیر ہوئے اور شہید کیے گئے۔ حضرت علقمہ، حسن اور شعبی کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی ان سے روایت حدیث کی ہے۔ معقل میں میم مفتوح اور قاف مکسور ہے۔

۸۳۲ - حضرت معن بن عدی | عاصم کے بھائی ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن خطاب کے درمیان مواخات قائم کرائی تھی۔ حضرت زید بن خطاب بھی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

۸۳۳ - حضرت معقل بن یسار | بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ بصرہ کی نہر معقل انہیں کے نام سے موسوم ہے۔ ۶۰ھ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ان سے حسن بصری کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے بھی روایت حدیث کی ہے۔

۸۳۴ - حضرت معمر بن عبداللہ | یہ قرشی و عدوی ہیں۔ اسلام لانے والوں میں سابقون الاولون میں سے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کی روایت کردہ احادیث کثرت سے ملتی ہیں۔ ان سے سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۳۵ - حضرت معن بن یزید | یہ خود صحابی ہیں۔ ان کے والد اور دادا بھی منصب صحابیت پر فائز تھے۔ ان کے

بلکہ بعض محدثین کے بہت سے اقوال منقول ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۶۔ حضرت معوذ بن الحارث ان کی والدہ کا نام عفراء تھا۔ غزوہ بدر میں اپنے بھائی معاذ کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت معاذ اور معوذ کا پیشہ باغبانی و کاشتکاری تھا انھوں نے اپنے بھائی معاذ کی معیت میں ابوجہل کو قتل کیا اور خود بھی غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ معوذ میں میم مضموم عین مفتوح اور واؤ مشدد و مکسور ہے۔

۸۲۷۔ حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ سعید بن العاص کے آزاد کردہ ہیں۔ مکہ ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ہجرت حبشہ کرنے والوں کے دوسرے دستہ میں شامل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے تک حبشہ میں مقیم رہے۔ غزوہ بدر میں شرکت کی۔ مہر نبوت کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی۔ خلافت صدیقی و فاروقی میں یہ بیت المال کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور پوتے ایاس بن الحارث نے روایت حدیث کی ہے سنہ ۴۰ھ میں وفات پائی۔

۸۲۸۔ حضرت مغیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ اور بریرہ کے خاوند ہیں۔ یہ خود بھی آل ابی احمد بن جحش کے آزاد کردہ تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ مغیث میں میم مضموم اور غین مکسور اور یاء ساکن ہے۔

۸۲۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ غزوہ خندق کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور بعد میں کوفہ میں رہنے لگے۔ حضرت امیر معاویہ نے انھیں کوفہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ کوفہ میں ستر سال کی عمر پا کر سنہ ۵۰ھ میں انتقال ہوا۔ بکثرت محدثین ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۸۳۰۔ حضرت مقداد بن اسود کندی نسبت کی وجہ یہ ہے کہ ان کے والد نے قبیلہ کندہ والوں سے عہد و پیمان کر لیا تھا۔ ان کے والد کا نام اسود نہیں تھا بلکہ پرورندہ یا حلیف تھے۔ جبکہ بعض مورخین نے کہا ہے کہ یہ اسود کے غلام تھے۔ اسلام قبول کرنے والے چھٹے فرد ہیں۔ حضرت علی اور طارق بن شہاب وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ مقام جرف میں جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے، وہیں انتقال ہوا۔ مخلصین کاندھوں پر جنازہ لائے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔

۸۳۱۔ حضرت مقدام بن معدیکرب ابو کریمہ کنیت تھی۔ کندی نسبت رکھتے تھے۔ ان کا شمار شامی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل شام میں مروج ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ اکانوے سال کی عمر میں سنہ ۸۷ھ میں وفات پائی۔

۸۳۲۔ حضرت منذر بن ابی اسید ساعدی ہیں۔ ولادت کے بعد انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے انھیں گھٹنے پر بٹھا کر ان کا نام منذر رکھا تھا۔ اُسید

اسد کی تصغیر ہے۔

۴۲۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری: مکہ مکرمہ میں مشرف با اسلام ہوئے اور حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ ہجرت ثانی کر کے کشتی کے ذریعہ مدینہ منورہ آ گئے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ خیبر میں مشغول تھے۔ ۱۷ھ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ خلافت عثمانی کے ابتدائی دور تک اس منصب پر فائز رہے۔ لیکن بعد میں حضرت عثمان نے انہیں معزول کر دیا۔ آپ کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور حضرت عثمان کی شہادت تک وہیں مقیم رہے۔ حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے اختلافات ختم کرانے کے لیے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس کمیٹی کے حضرت علی کی جانب سے ممبر تھے۔ مکہ مکرمہ میں ۵۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۴۲۴- حضرت مہاجر بن خالد: یہ مخزومی قرشی ہیں۔ حضرت خالد بن ولید کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن متضاد رجحانات کے مالک تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد دونوں بھائیوں میں نظریاتی اختلاف ہو گیا تھا۔ حضرت مہاجر حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے۔ جبکہ حضرت عبدالرحمٰن حضرت امیر معاویہ کے ہمنوا تھے۔ حضرت مہاجر نے حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل و صفین میں شرکت کی تھی۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی۔ یہ آخر دم تک حضرت علی کے وفاداروں میں شامل رہے اور جنگ صفین میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۴۲۵- حضرت مہاجر بن قنفذ: قرشی تیمی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عمرو بن خلف تھا۔ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب تھے۔ مشرف با اسلام ہونے کے بعد جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حقیقی مہاجر ہیں۔ بعض مؤرخین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ فتح مکہ کے موقع پہ اسلام لائے اور بعد میں بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ابو ساسان اور حضین بن منذر نے روایت کی ہے۔ قنفذ میں قاف مضموم ہے حضین میں حا مضموم اور ضاد مفتوح ہے۔

صحابیات

۴۲۶- حضرت ام مالک البہزیہ: ان کا شمار صحابیات حجاز میں ہوتا ہے۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔ یہ حجازی ہیں۔ ان سے طاؤس اور مکحول وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۲۷- حضرت ام معبد بنت خالد: عاتکہ نام تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں ان کے خیمہ میں قیام فرمایا۔ یہ اسی وقت مسلمان ہو گئی تھیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مدینہ منورہ حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث ام معبد کی حدیث کے نام سے شہرت رکھتی ہے۔

۴۲۸- حضرت ام معبد بنت کعب: انہوں نے بیت المقدس اور بیت اللہ کی جانب متوجہ ہو کر نمازیں پڑھی تھیں۔ یہ ابن مندہ کی تحقیق ہے حافظ ابن عبداللہ کی تحقیق کے مطابق یہ کعب بن مالک انصاری سلمی کی بیوی ہیں۔ یہی نام کعب بن مالک ان کے والد کا بھی تھا۔ ان سے ان

کے صاحبزادے سعید نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے تاریخ کبیر میں کہا ہے کہ جناب سعید کے والد کا نام کعب بن مالک ہے۔ اس قول کی تائید ابن عبدالبر نے کی ہے۔

۸۴۹۔ ام منذر بنت قیس کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق بنو عدی سے تھا۔ ان کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کی ہے۔

۸۵۰۔ حضرت میمونہ امہات المومنین میں سے ہیں۔ ہلالیہ عامریہ نسبت رکھتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام برّہ تھا۔ جس کو تبدیل کرکے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میمونہ رکھا۔ پہلے مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے قطع تعلق کیا تو ابورہم نے نکاح کر لیا۔ ابورہم کی وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا۔ ذی قعدہ سنہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر مقام سرف میں تقریب نکاح ہوئی۔ کرشمہ قدرت یہ ہے کہ سنہ ۵۱ھ میں جہاں یہ نکاح ہوا تھا اسی مقام پر انتقال ہوا۔ ان کے سن وفات کے بارے میں مورخین کے اور بھی اقوال منقول ہیں۔ نماز جنازہ حضرت ابن عباس نے پڑھائی۔ حضرت میمونہ حضرت عباس کی اہلیہ ام الفضل اور حضرت اسماء بنت عمیس کی بہن ہیں۔ حضرت میمونہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری بیوی ہیں۔ ان سے نکاح کے بعد آپ نے دوسری کوئی اور شادی نہیں کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

تابعین

۸۵۱۔ ابوماجد حنفی ہیں۔ یہ بنو حنیفہ کی نسبت سے حنفی کہلاتے ہیں۔ ابن مسعود اور یحییٰ بن جابر سے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت ابن مسعود کی روایت کردہ حدیث جو جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں ہے۔ اسی میں ان کا ذکر ہے۔ جامع ترمذی میں ان کا نام ابوماجد بتا کر کہا ہے کہ میں نے امام بخاری سے سنا ہے۔ ان کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ ماجد کی یہ نسبت کسی طرح ہی جوڑ گیا ہو۔

۸۵۲۔ المثنیٰ بن الصباح پہلے یمن میں رہتے تھے بعد میں مکہ معظمہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ عطاء، مجاہد اور عمرو بن شعیب سے روایت حدیث کی ہے۔ جبکہ ان سے عبدالرزاق وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابوحاتم اور دوسرے محدثین کا قول ہے کہ یہ نقل حدیث کے معاملے میں رواۃ کے ساتھ نرمی برتتے ہیں۔ سنہ ۱۴۹ھ میں وفات پائی۔

۸۵۳۔ ابن المثنیٰ ان کا شجرہ نسب یوں ہے۔ محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ بن انس بن مالک۔ یہ انصاری بصری ہیں۔ روایت حدیث اپنے والد کے علاوہ سلیمان تیمی اور حمید طویل وغیرہ سے کرتے ہیں۔ ان سے قتیبہ، امام احمد بن حنبل اور امام بخاری جیسے ائمہ نے روایت کی ہے۔ ہارون الرشید کے عہد حکومت میں بصرہ کے حاکم رہے اور پھر قاضی کے فرائض سرانجام دیتے۔ پھر بغداد تشریف لائے تو یہاں قضا کے علاوہ درس حدیث بھی دیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد بصرہ چلے گئے۔ سنہ ۱۱۸ھ میں ولادت ہوئی اور سنہ ۲۱۵ھ میں انتقال کیا۔

۸۵۴۔ مجاہد بن جبر عبداللہ بن سائب کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابوالحجاج تھی۔ بنو مخزوم سے متعلق

رکھتے تھے۔ کئی تابعین کے دوسرے درجے میں شمار کیے جاتے ہیں۔ مکہ کے شہرت یافتہ قراء اور فقہاء میں سے اور برگزیدہ شخصیتوں میں سے ایک ہیں۔ قراءت اور تفسیر کے امام تھے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ سنہ ۱۲۰ھ میں وفات پائی۔

۸۵۵۔ المحاربی قریش کے بطن محارب کی نسبت سے محاربی کہلاتے ہیں۔ ان کا نام ابو عبدالرحمٰن تھا۔ اور ان کے والد کا نام محمد تھا۔ اعمش اور یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے احمد اور علی بن حرب نے روایت کی ہے۔ یہ حافظ الحدیث تھے۔ سنہ ۱۹۵ھ میں وفات پائی۔ محاربی کا اسم معلوم ہے۔

۸۵۶۔ محمد بن ابراہیم یہ قریشی تیمی ہیں۔ علقمہ بن وقاص اور ابو سلمہ سے سماعت حدیث کی ہے۔ امام ترمذی نے ان کی روایت کردہ حدیث جو فجر کی دو رکعت کے بارے میں ہے اس طرح نقل کی ہے "یہ حدیث مروی ہے قیس سے جو سعد بن سعید کے دادا ہیں۔" لیکن قیس سعد بن سعید کے نہیں یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں جبکہ سعد ان کے بھائی ہیں۔ اس بارے میں محدثین کا ایک قول اس طرح منقول ہے کہ قیس بن عمرو قیس بن قہد ہیں۔ ناقدین حدیث کا کہنا ہے کہ محمد بن ابراہیم نے قیس سے سماعت حدیث نہیں کی۔ قہد میں قاف مفتوحہ ہے۔ بعض نے قاف کی بجائے فا پڑھا ہے۔

۸۵۷۔ محمد بن اسحاق قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت انس اور حضرت سعید بن مسیب سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ اپنے دور کے بہت سے تابعین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے بہت سے اکابر علماء اور محدثین مثلاً یحییٰ بن سعید، امام ثوری، شعبی اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ سیر و مغازی، تاریخ عالم، انبیاء کرام کے حالات، علم حدیث و قرآن اور فقہ کے زبردست عالم تھے۔ بغداد میں اقامت پذیر ہوئے، اور درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ سنہ ۱۵۱ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ اور مقبرہ خیزران کے مشرقی حصہ میں مدفون ہوئے۔

۸۵۸۔ محمد بن ابی بکر یہ انصاری مدنی ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ اور ان سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایت کی ہے۔ اپنے والد کے بعد مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ یہ عبداللہ کے بڑے بھائی تھے۔ بہتر سال کی عمر میں سنہ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۸۵۹۔ محمد بن ابی بکر ثقفی اور حجازی نسبت رکھتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ ان سے تابعین اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۶۰۔ محمد بن حنیفہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو القاسم تھی۔ والدہ کا نام خولہ بنت جعفر حنفیہ تھا۔ یہ جنگ یمامہ میں اسیر ہو کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی تھیں۔ اسماء بنت ابی بکر روایت کرتی ہیں کہ میں نے محمد بن حنفیہ کی والدہ کو دیکھا ہے وہ سندھ کی رہنے والی اور سیاہ فام تھیں۔ یہ بنو حنیفہ کی باندی تھیں۔ ابن حنفیہ نے حضرت علی سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ پینسٹھ سال کی عمر میں سنہ ۸۱ھ میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

۸۶۱۔ **محمد بن خالد** — سلمی نسبت رکھتے تھے۔ اپنے والد اور صحابہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کے نانا صحابی تھے۔

۸۶۲۔ **محمد بن زید** — یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادگان کے علاوہ اعمش وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۶۳۔ **محمد بن مسلم** — ان کی کنیت ابوالزبیر تھی۔ ان کا تذکرہ حرف زاء میں آ چکا ہے۔ انھوں نے نام کی بجائے ابوزبیر کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔

۸۶۴۔ **محمد بن سوقہ** — یہ غنوی کوفی ہیں۔ کنیت ابوبکر تھی۔ نہایت عبادت گزار افراد میں سے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور بہت سے محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابن مبارک اور ابن عیینہ کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دنیاوی دولت سے بالکل محبت نہیں رکھتے تھے۔ انھوں نے احباب پر ایک لاکھ درہم خرچ کر دیئے تھے۔ ثقہ اور پسندیدہ افراد میں سے ہیں۔

۸۶۵۔ **محمد بن سیرین** — ان کی کنیت ابوبکر تھی۔ حضرت انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک، ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ اپنے دور کے فقیہ، عالم محدث، عابد و زاہد، متقی اور پرہیزگار افراد میں سے تھے۔ مشہور اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں زیادہ شہرت کا باعث علم تعبیر ہے۔ محدث العجلی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو پرہیزگاری کے معاملات میں محمد بن سیرین سے زیادہ صاحب فقہ اور مسائل فقہیہ میں ان سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ خلف بن ہشام کا قول ہے کہ ابن سیرین کو پسندیدہ عادات و خصائل اور خشوع و خضوع میں ایک خاص مقام عطا ہوا تھا۔ انھیں دیکھ کر لوگوں کو خدا یاد آ جاتا تھا۔ اشعث فرماتے ہیں کہ جب محمد بن سیرین سے حلال و حرام کے متعلق فقہ کا سوال پوچھا جاتا تو ان کا رنگ پیلا پڑ جاتا، اور وہ پہلے والے ابن سیرین معلوم ہی نہ ہوتے تھے۔ مہدی کا قول ہے کہ ہماری ابن سیرین کے پاس کثرت سے آمد و رفت تھی، وہ ہمارے پاس بھی آتے تھے اور طویل گفتگو ہوتی تھی۔ جب دوران گفتگو موت کا تذکرہ آ جاتا تو ان کی رنگت بدل جاتی تھی اور پہلے والی کیفیت نہیں رہتی تھی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا کہ یہ وہ شخص نہیں جو پہلے تھے۔ ستر سال کی عمر میں ۱۱۰ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۸۶۶۔ **محمد بن صباح** — ان کی کنیت ابوجعفر تھی۔ سنن بزاز کے مصنف تھے۔ شریک اور ہشیم کے علاوہ دوسرے محدثین سے بھی روایت کرتے ہیں اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام احمد کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں، یہ حافظ حدیث تھے۔ ۲۲۷ھ میں وفات پائی۔

۸۶۷۔ **محمد بن علی** — ان کی کنیت ابوجعفر تھی۔ امام باقر کے نام سے مشہور ہیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور امام زین العابدین کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد ماجد اور حضرت جابر بن عبداللہ سے سماعت

حدیث کی۔ ابن سعران کے صاحبزادے امام جعفر صادق نے روایت کی ہے۔ ۵۶ھ میں ولادت ہوئی اور باختلاف روایت تریسٹھ سال کی عمر میں ۱۱۴ھ یا ۱۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ علمی قابلیت کی وجہ سے باقر کے لقب سے ملقب ہوئے۔

۸۶۸۔ **محمد بن عمر** — یہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۶۹۔ **محمد بن فضیل** — ان کے جد امجد کا نام ابن عطیہ تھا۔ اپنے دادا کے علاوہ زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایت کرتے ہیں۔ داؤد بن رشید اور محمد بن عرنی مدنی نے ان سے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں متروک کہا ہے۔ ۱۸۰ھ میں وفات پائی۔

۸۷۰۔ **محمد بن قاسم** — ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ ابو عباس کے لقب سے شہرت پائی۔ بصارت سے محروم تھے۔ ابو جعفر منصور کے آزاد کردہ ہیں۔ آباء و اجداد یمامہ میں قیام پذیر تھے۔ ان کی ولادت ۱۹۱ھ میں اہواز میں ہوئی۔ اور بصرہ میں پرورش پائی۔ نہایت قوی الحافظہ اور زبردست ادیب اور حاضر جواب تھے۔ ۲۸۳ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۷۱۔ **مالک بن مرثد** — اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے سماک بن ولید نے روایت کی ہے۔

۸۷۲۔ **محمد بن قیس** — مخرمہ قرشی حجازی کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے عبد اللہ بن کثیر وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۷۳۔ **محمد بن کعب** — یہ قرظی مدنی ہیں۔ چند صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے محمد بن شکر نے روایت کی ہے۔ ان کے والد جنگ قریظہ میں ثابت قدم نہ رہ سکے تھے۔ اس لیے چھوڑ دیے گئے۔ ۱۰۸ھ میں وفات پائی۔

۸۷۴۔ **محمد بن ابی المجالد** — کوفہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ صحابہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے شعبہ اور ابو اسحاق نے روایت کی ہے۔

۸۷۵۔ **محمد بن منکدر** — حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک اور اپنی پھوپھی ربیعہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام مالک اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ علم و زہد، عبادت، صدق اور عفت کے جامع تھے۔

۸۷۶۔ **محمد بن منتشر** — ہمدان میں قیام پذیر تھے۔ مسروق کے بھتیجے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر کے علاوہ دوسرے صحابہ سے بھی سماعت حدیث کی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۷۷۔ **محمد بن یحییٰ** — ان کے جد امجد کا نام حبان تھا۔ ابو عبد اللہ انصاری کنیت کرتے تھے۔ حضرت مالک بن انس

کے مشائخ میں سے تھے۔ امام مالک ان کا تذکرہ احترام سے کرتے تھے۔ ان کے زہد و عبادت اور علمی خدمات کو خراجِ تحسین پیش فرماتے تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ بہتر سال کی عمر میں ۱۴۱ھ کے اندر وفات پائی۔ جابان میں حا مفتوح اور با مشدد ہے۔

۸۷۸۔ **مختار بن فلفل** مخزومی کی طرف نسبت رکھتے تھے۔ حضرت انس بن مالک سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے امام ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ فلفل میں دونوں فا مضموم ہیں۔

۸۷۹۔ **مختار بن ابی عبید** دادا کا نام مسعود ہے۔ جو ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے والد جلیل القدر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مختار کی پیدائش ہجرت کے سال ہوئی۔ یہ دو صحابی ہے اور نہ ہی احادیثِ نبوی کا راوی ہے۔ عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ یہ وہی کذاب ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنو ثقیف میں ایک کذاب ہوگا۔ جو ابتداء علم و فضل اور نیکی کے کاموں میں مشہور تھا۔ یہ اس کے دل و صورت کے بالکل برعکس تھا۔ یہاں تک کہ اس نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور خود خلافت کا مستحق بن بیٹھا۔ اب اس کی پوشیدہ ملکا بدعقیدگی اور نفسانیت کا اظہار ہوا۔ جس سے ایسی بہت سی باتیں سامنے آئیں۔ جو دینِ مصطفےٰ کے سراسر خلاف تھیں۔ اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کیا تاکہ حصولِ حکومت اور طلبِ دنیا کا اپنا منصوبہ آگے بڑھے اور منزلِ مقصود تک پہنچے۔ انہیں خواہشات کے باعث مصعب بن زبیر کے عہد میں ۶۷ھ میں قتل ہوا۔

۸۸۰۔ **مخلد بن خفاف** حضرت عروہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے ان کی روایت کردہ حدیث الخراج بالضمان ہے۔

۸۸۱۔ **ابن المدینی** ان کا نام علی ہے اور عبد اللہ کے صاحبزادے ہیں ان کا تذکرہ حرف عین میں کیا گیا ہے۔

۸۸۲۔ **مرثد بن عبد اللہ** ان کی کنیت ابو الخیر تھی۔ یزنی اور مصری نسبت رکھتے تھے۔ عقبہ بن عامر، ابو ایوب، عبد اللہ بن عمر اور عمرو بن العاص سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے۔

۸۸۳۔ **مسدد بن مسرہد** بصرہ میں اقامت پذیر رہے۔ حماد بن زید اور ابو عوانہ سے سماعتِ حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری، امام ابو داؤد کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت شامل ہے ۲۲۸ھ میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ مسدد میں میم مضموم، سین مفتوح اور دال ساکن ہے۔

۸۸۴۔ **مسروق بن اجدع** ہمدانی و کوفی ہیں۔ وفاتِ نبوی سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دورِ خلافت پایا۔ ان کا شمار سرکردہ فقہاء میں ہوتا تھا۔ عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ کسی ہمدانی عورت نے مسروق جیسا بیٹا نہیں جنا۔ شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی گھرانے کے لوگ جنت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں تو وہ یہ ہیں۔ اسود، مسروق، علقمہ۔ محمد بن منتشر کا قول ہے کہ خالد بن عبد اللہ جو بصرہ کے

گورنر تھے۔ انھوں نے بطور ہدیہ تیس ہزار کی رقم مسروق کی خدمت میں پیش کی۔ یہ ان کے فقر کا دور تھا۔ انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ بچپن ہی میں کسی نے انھیں چھپا لیا تھا۔ لیکن تلاش کرنے پر مل گئے۔ اسی لیے مسروق کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ کوفہ کے اندر ۶۳ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۸۵۔ مسلم بن ابوبکرہ — ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ اپنے والد سے سماعتِ حدیث کی اور ان سے عثمان بن شحام وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۸۶۔ مسلم بن یسار — قبیلہ جہینہ سے تعلق تھا۔ سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے ان کی روایت حضرت عمر بن خطاب سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث حسن ہے۔ لیکن انھوں نے حضرت عمر سے سماعت نہیں کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۸۸۷۔ ابو مسلم — عبد اللہ بن ثوب نام تھا۔ [illegible] یمن ہی سے ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ اور ابو قلابہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۶۲ھ میں اس جہانِ فانی کو خیر باد کہا۔

۸۸۸۔ مصعب بن سعد — یہ مصعب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور قریشی نسبت رکھتے ہیں۔ اپنے والد ماجد، حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے سماک بن حرب نے روایت کی ہے۔

۸۸۹۔ مطرف بن عبد اللہ — عامری بصری نسبت رکھتے ہیں۔ حضرت ابو ذر اور حضرت عثمان بن ابی العاص سے سماعت حدیث کی۔ ۸۶ھ میں وفات پائی۔ مطرف میں میم مضموم، طاء مفتوح اور راء مشددہ مکسورہ ہے۔

۸۹۰۔ ابو المطوس — اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حبیب بن ابی ثابت وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ان کے اور حبیب کے درمیان ایک قابل اعتماد واسطہ ہے یعنی حبیب کی اگرچہ ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن جس واسطے سے یہ روایت کرتے ہیں وہ قابل اعتماد ہے۔

۸۹۱۔ معاذ بن زہرہ — ان کا شمار کوفی تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن عبد الرحمٰن وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۹۲۔ معاذ بن عبد اللہ — یہ عبد اللہ بن خبیب کے صاحبزادے اور جہنی مدنی ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۳۔ معاویہ بن قرہ — ان کی کنیت ابو ایاس تھی۔ بصرہ میں مقیم تھے۔ اپنے والد اور انس بن مالک اور عبد اللہ بن مغفل سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ، شعبہ اور اعمش وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۸۹۴۔ معاویہ بن مسلم | ابو نوفل کنیت تھی۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن جریج اور شعبہ وغیرہ شامل ہیں۔

۸۹۵۔ معدان بن طلحہ | انھیں حضرت عمر، حضرت ابوالدرداء اور حضرت ثوبان سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔

۸۹۶۔ معمر بن راشد | ابو عروہ کنیت تھی۔ ازدی نسبت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے آزاد کردہ ہیں۔ امام زہری اور ہمام سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابن عیینہ اور ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عبدالرزاق کا قول ہے کہ میں نے معمر سے دس ہزار احادیث کی سماعت کی۔ اٹھاون سال کی عمر پاکر ۱۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

۸۹۷۔ معن بن عبدالرحمٰن | ان کے جد امجد کا نام حضرت عبداللہ بن مسعود تھا۔ یہ ہذلی نسبت رکھتے ہیں۔ معن نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۹۸۔ مغیرہ بن زیاد | بجلی اور موصلی نسبت رکھتے تھے۔ انھوں نے عطاء اور مکحول سے سماعت حدیث کی۔ ان سے وکیع اور عاصم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے انھیں منکر حدیث قرار دیا ہے۔

۸۹۹۔ مغیرہ بن مقسم | کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ صاحب فقہ اور نابینا تھے۔ شعبی اور ابووائل سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں زائدہ، شعبہ اور ابن فضیل وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ جریر نے ان سے نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ جو بات میرے کان ایک بار سن لیتے ہیں، میں کبھی نہیں بھولتا۔ ۱۳۲ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۹۰۰۔ مکحول بن عبداللہ | ابو عبداللہ کنیت تھی۔ شام کے باشندے تھے۔ کابل سے اسیر کر کے لائے گئے تھے۔ قبیلہ قیس کی ایک عورت کے غلام تھے یا بنی لیث کے غلام تھے۔ امام اوزاعی کے استاد تھے۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ علماء چار ہیں: مدینہ منورہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن بصری اور شام میں مکحول۔ کوئی ان چاروں سے زیادہ صاحب بصیرت نہ تھا۔ جب فتویٰ دیتے تو پڑھتے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ، یہ میری رائے ہے، رائے کبھی غلط ہوتی ہے کبھی درست۔ محدثین کی ایک بڑی جماعت سے سماعت حدیث کی۔ ان سے کئی محدثین روایت کرتے ہیں۔ ۱۱۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۹۰۱۔ ابوالملیح بن اسامہ | ان کا نام عامر تھا۔ ہذلی اور بصری نسبت رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سماعت حدیث کی۔

۹۰۲۔ ابن ابی ملیکہ | ان کا نام عبداللہ ہے اور ابو عبداللہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف عین میں ہو چکا ہے۔

۹۰۳۔ ابو مودود بن ابی سلیمان | عبدالعزیز نام تھا۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ ابو سعید خدری، سائب بن یزید اور عثمان ضحاک سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن مہدی، قعنبی اور کامل بن طلحہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ محدثین نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ باب فضائل سید المرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ان کا ذکر ہے۔ سندی کی امامت کے دور میں انتقال فرمایا۔

۹۰۴۔ **مورق بن مشمرج** | عجلی بصری ہیں، ابو المعتمر کنیت تھی۔ حضرت ابو ذر، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مورق میں میم مضموم، واؤ مفتوح اور راء مشدد ہے۔ مشمرج میں میم مضموم، شین مفتوح، میم ساکن اور راء مکسور ہے۔

۹۰۵۔ **موسیٰ بن طلحہ** | ابو عیسیٰ کنیت تھی، تیمی و قرشی نسبت رکھتے تھے۔ صحابہ کی ایک جماعت سے سماعت حدیث کی۔ سنہ ۱۰۳ھ میں اس جہان فانی کو الوداع کہا۔

۹۰۶۔ **موسیٰ بن عبد اللہ** | جہنی و کوفی نسبت رکھتے ہیں۔ مصعب بن سعد اور مجاہد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں یحییٰ بن سعید اور شعبہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۹۰۷۔ **موسیٰ بن عبیدہ** | عبیدہ کے صاحبزادے اور ربذی ہیں۔ محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم سے سماعت حدیث کی اور ان سے شعبہ اور عبد اللہ بن موسیٰ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ سنہ ۱۵۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۹۰۸۔ **مہاجر بن مسمار** | زہری ہیں، یعنی بنو زہرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابو ذئب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۰۹۔ **مہلب بن ابی صفرہ** | خوارج کے ساتھ ان کے خصوصی محاربات اور لڑائیاں منقول ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمر اور سمرہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ بصرہ کے تابعین اول کے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ عبد الملک بن مروان کے دور حکومت میں خراسان کے مقام مرو الروذ میں سنہ ۸۲ھ میں انتقال ہوا۔

۹۱۰۔ **میناء** | اپنے والد حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت عثمان غنی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا اور ان سے عبد الرزاق کے والد نے روایت کی ہے۔ ان کو نقل حدیث کے سلسلہ میں ضعیف کہا گیا ہے۔

تابعات

۹۱۱۔ **معاذہ بنت عبد اللہ** | عبد اللہ کی صاحبزادی اور عدویہ ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ سنہ ۸۳ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔

۹۱۲۔ **مغیرہ** | یہ حجاج بن حسان کی ہمشیرہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک کی زیارت کا شرف انھیں نصیب ہوا اور ان سے سماعت حدیث بھی کی۔ ان سے ان کے بھائی حجاج وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث

باب الترجل کے ذیل میں آتا ہے۔

نون ——— صحابہ

۹۱۲۔ حضرت ناجیہ بن جندب یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے والد کا نام عمرو تھا اور اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ ان کا نام پہلے ذکوان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناجیہ تجویز فرمایا تھا کیونکہ انہیں قریش مکہ سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ یہ وہی صحابی ہیں جو حدیبیہ کے موقع پر قلیب میں آپ کا تیر لے کر اترے تھے۔ ان سے حضرت عروہ بن زبیر نے روایت حدیث کی ہے حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں مدینہ طیبہ میں انتقال کیا

۹۱۳۔ حضرت نافع بن عتبہ عتبہ بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں۔ بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے جابر بن سمرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۱۵۔ حضرت نبیشۃ الخیر بنو ہذیل سے تعلق تھا بصری صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل بصرہ میں مروج ہیں۔ ان سے ابو قلابہ اور ابو الملیح وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۱۶۔ حضرت ابو نجیح ان کا نام عمرو بن عبسہ تھا۔ ان کا تذکرہ حرف عین میں کیا جا چکا ہے۔

۹۱۷۔ حضرت نعمان بن بشیر ابو عبد اللہ کنیت تھی۔ انصاری ہیں اور مسلمانان انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے ان کی ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر آٹھ سال سات ماہ تھی۔ یہ اور ان کے والدین منصب صحابیت پر فائز تھے۔ کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اور حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے۔ بعد میں حمص کے گورنر مقرر ہوئے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے لیے لوگوں کو تیار کرنا شروع کیا۔ اہل حمص نے انہیں ۶۴ھ میں شہید کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور شعبی کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کی ہے۔

۹۱۸۔ حضرت نعمان بن عمرو بن مقرن ان کے جد امجد کا نام مقرن تھا کہا جاتا ہے کہ حضرت نعمان فرماتے تھے کہ ہم مزینہ کے چار سو افراد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے بصرہ میں اقامت پذیر تھے لیکن پھر منتقل ہو کر کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جیش نہاوند کے امیر تھے۔ نہاوند کو ۲۱ھ میں فتح کیا اور اسی روز جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے معقل بن یسار اور محمد بن سیرین نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۱۹۔ حضرت نعیم بن ہمار ہمار کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ غطفان کے فرد ہیں۔ ابو ادریس خولانی نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ہمار میں ہا مفتوح اور میم مشدد ہے۔

۹۲۰۔ حضرت نعیم بن عبداللہ یہ عبداللہ کے صاحبزادے قرشی عدوی ہیں، نحام کے نام سے شہرت رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نحام بن عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ شروع ہی میں مکہ مکرمہ میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ یہ حضرت عمر سے پہلے مشرف با اسلام ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنا اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا، کیونکہ اپنی قوم میں نہایت معزز تھے اور ان کی قوم نے انہیں ہجرت سے منع کر دیا تھا۔ یہ اپنی قوم کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کا خرچ برداشت کرتے تھے۔ قوم نے ان سے کہا تم کسی دین پر رہو، لیکن ہمارے پاس رہو۔ صلح حدیبیہ سنہ ۶ھ میں ہجرت کی اور جنگ اجنادین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے حضرت نافع اور محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۲۱۔ حضرت نعیم بن مسعود مسعود کے صاحبزادے اور اشجعی ہیں۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور غزوہ خندق کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ انھوں نے بنو قریظہ، اور ابوسفیان بن حرب میں اختلاف پیدا کیا تھا۔ اس وقت ابوسفیان اصحاب مشرکین کا سردار تھا۔ انھوں نے ہی مشرکین کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناکام واپس کیا تھا۔ ان کا یہ واقعہ شہرت رکھتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ بعض نے کہا ہے کہ جنگ جمل میں جام شہادت نوش کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے سلمہ نے روایت حدیث کی۔

۹۲۲۔ حضرت نفیع بن حارث حارث کے صاحبزادے اور ثقفی ہیں۔ ان کی کنیت ابو بکرہ تھی۔ ان کا تذکرہ حرف باء میں کیا جا چکا ہے۔

۹۲۳۔ حضرت نواس بن سمعان بنو کلاب سے تعلق رکھتے تھے۔ ملک شام میں اقامت پذیر تھے۔ ان کا شمار شامی صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر اور ابو ادریس خولانی کے نام شامل ہیں۔

۹۲۴۔ حضرت نوفل بن معاویہ انھوں نے دور جاہلیت میں ساٹھ سال گزارے اور ساٹھ سال اسلام میں گزارے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ سو سال تک زندہ رہے۔ سب سے قبل فتح مکہ میں شرکت کی۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ یزید بن معاویہ کے عہد میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ بہت محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۹۲۵۔ ناصح بن عبداللہ عبداللہ کے صاحبزادے محلمی ہیں۔ ان کا تذکرہ باب الشفقۃ والرحمۃ میں آتا ہے۔ انھوں نے سماک اور یحییٰ بن ابی کثیر سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے اسحاق اعلم سلولی اور یحییٰ بن یعلیٰ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۲۶۔ نافع بن جبیر جبیر کے صاحبزادے ہیں ان کے جد امجد کا نام مطعم تھا۔ قریش میں سے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے تھے۔ اپنے والد اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث

کی۔ ان سے امام زہری نے روایت کی ہے۔

۹۲۷۔ نافع بن سرجس حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ ہیں اور دیلمی ہیں۔ ان کا شمار اکابر تابعین میں ہوتا ہے۔ انھوں نے حضرت ابن عمر اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام زہری اور حضرت مالک بن انس اور محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ حدیث کے سلسلے میں شہرت یافتہ اور معتمد راویوں میں شمار کیے جاتے ہیں جن سے روایت حاصل کرکے جمع کی جاتی ہیں اور جن کی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کا بڑا حصہ ان پر موقوف ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمر کی حدیث سن لیتا ہوں۔ تو کسی اور راوی سے سننے سے بے فکر ہو جاتا ہوں۔ ۱۱۷ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد کہا۔ سرجس میں سین مفتوح راء ساکن اور جیم مکسور ہے۔

۹۲۸۔ نافع بن غالب ابو غالب کنیت تھی۔ خیاط اور باہلی ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی اور ان سے عبدالوارث نے روایت کی ہے۔

۹۲۹۔ نبیہ بن وہب وہب کے صاحبزادے نیز کعبی اور حجازی ہیں۔ ابان بن عثمان اور کعب جو سعید بن عاص کے آزاد کردہ ہیں ان سے سماعت حدیث کی۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں نافع وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۹۳۰۔ نجاشی یہ حبشہ کا بادشاہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ ان کا نام اصحمہ تھا۔ فتح مکہ سے قبل انتقال ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ان کی وفات کی خبر ہوئی تو آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ یہ زیارت نبوی سے مشرف نہ ہوسکے۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہوئی۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ انھیں صحابہ میں شمار نہ کیا جائے کیونکہ منصب صحابیت ان پر کسی صورت میں صادق نہیں آتا۔ ان کا ذکر صلوٰۃ، جنازہ وغیرہ میں ہے۔

۹۳۱۔ ابو نضرہ منذر ان کا نام منذر تھا۔ مالک کے صاحبزادے اور عبدی ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمر، ابو سعید اور حضرت ابن عباس سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ، سعید بن یزید اور ابراہیم تیمی شامل ہیں۔ بصری تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حسن بصری سے کچھ عرصہ پہلے وفات پائی۔

۹۳۲۔ ابو نضر سالم نام تھا۔ ابو امیہ کے صاحبزادے ہیں۔ عمر بن عبید بن معمر کے آزاد کردہ قرشی تیمی اور مدنی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام ثوری، امام مالک اور ابن عیینہ شامل ہیں۔ نضر میں نون مفتوح اور ضاد ساکن ہے۔

۹۳۳۔ نضر بن شمیل ابو الحسن کنیت تھی۔ بنو مازن سے تعلق رکھتے تھے۔ مرو میں اقامت پذیر تھے اور وہیں تقریباً ۲۰۳ھ میں انتقال ہوا۔ لغت، نحو اور فنون ادبیہ کے امام تھے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۲۴- نفیلی انھوں نے امام مالک سے سماعت حدیث کی اور ان سے امام ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد کا قول ہے کہ میں نے ان سے زیادہ صاحب حفظ نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ حافظ حدیث تھے۔ ۲۳۴ھ میں وفات پائی۔

۹۲۵- ابن نواحہ عبداللہ نام تھا۔ یہ وہی شخص ہے جو اپنے ساتھی ابن اثال کے ساتھ مسیلمۃ الکذاب کے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ان کا ذکر کتاب الامان میں ہے۔ ابن نواحہ مسیلمۃ الکذاب کے قتل کے بعد مسلمانوں میں اس طرح روپوش ہو گیا کہ لوگ اسے مسلمان سمجھتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یمن کی امداد میں کوفہ بھیجا گیا۔ یہ شخص اپنی قوم بنی حنیفہ کا امام تھا۔ چنانچہ اس کے خلاف حارثہ بن مضرب اور اس کے ساتھیوں نے گواہی دی کہ یہ گاؤں کی مسجد میں لوگوں کو وہ چیزیں پڑھا رہا تھا جو مسیلمہ کی بنائی ہوئی تھیں اور اس کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ خدا کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ اس دور میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں مسلم کے فرائض انجام دے رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دست راست تھے۔ یہ سرکش جماعت ان کے سامنے حاضر کی گئی۔ انھوں نے ان کی سرکشی کو واضح طور پر پہچان لیا اور ان سے توبہ کرائی گئی۔ انھوں نے توبہ کی تو ان کو معاف کر دیا گیا لیکن ابن نواحہ کی توبہ قبول نہیں کی کیونکہ حضرت ابن مسعود نے اس کی معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابن مسعود نے ان لوگوں کو شام کے علاقہ میں جلاوطن کر دیا اور ان کے دلی بھیدوں کو خدا کے سپرد کر دیا گیا۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر ان کا عقیدہ وہی ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون ان کو ہلاک کر دے گا۔ ورنہ اب توبہ کے بعد ہمیں ان کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں رہا۔ لیکن ابن نواحہ کے بارے میں ابن مسعود قتل کرنے پر مُصر رہے کیونکہ یہ زندیق اور فتنہ کا بانی تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حکم سے قرظہ بن کعب نے اس کو سر بازار قتل کیا۔

واو ــــــــ صحابہ

۹۲۶- حضرت وابصہ بن معبد معبد کے صاحبزادے اور اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو شداد تھی۔ پہلے کوفہ میں اقامت پذیر تھے پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے۔ رقہ میں انتقال کیا۔ ان سے زیاد بن ابی الجعد نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۲۷- حضرت واثلہ بن اسقع اسقع کے صاحبزادے اور لیثی ہیں۔ یہ اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے سامان جمع کر رہے تھے۔ ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ تین سال تک خدمت نبوی میں حاضر رہے۔ اور ان کا شمار اصحاب صفہ میں ہوتا ہے۔ پہلے بصرہ میں قیام کیا۔ پھر ملک شام میں دمشق سے تین میل کے فاصلے پر بلاط نامی گاؤں میں اقامت پذیر رہے۔ وہاں سے بیت المقدس منتقل ہو گئے۔ سو سال کی عمر میں بیت المقدس میں وفات پائی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۲۸- حضرت ابو واقد حارث نام تھا۔ عوف کے صاحبزادے اور لیثی نسبت رکھتے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔

مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سال مکہ مکرمہ کے قریب وجوار میں رہے اور مکہ ہی میں پچھتر سال کی عمر میں ۷۴ھ میں وفات پائی۔ اور مقام فخ میں سپرد خاک کیا گیا۔

۹۳۹۔ **حضرت وائل بن حجر** حجر کے صاحبزادے اور حضرمی ہیں۔ حضرموت کے سرداروں میں شمار کیے گئے تھے۔ حجر حضرموت کے بادشاہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ان کے آنے سے قبل یہ خوشخبری سنائی تھی۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پاس بہت دور دراز حضرموت سے وائل بن حجر آ رہے ہیں۔ ان کا یہاں آنا اطاعت گزاری اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے شوق و رغبت کی وجہ سے ہے۔ یہ شاہی خاندان میں افضل ہیں۔ جب یہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحبا کہا اور اپنے قریب جگہ عطا فرمائی اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اس پر ان کو بٹھایا اور دعا کی۔ اے اللہ وائل اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو حضرموت کے سرداروں پر افسر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادگان علقمہ اور عبدالجبار وغیرہ شامل ہیں۔ حجر میں حاء مضموم اور جیم ساکن ہے۔

۹۴۰۔ **حضرت وحشی بن حرب** حرب کے صاحبزادے اور حبشی ہیں۔ لیکن مکہ مکرمہ کے حبشیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ جبیر بن مطعم کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے کفر کی حالت میں جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا۔ غزوۂ طائف کے بعد مشرف با اسلام ہو گئے اور جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے جہاد میں شرکت کی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انھوں نے مسیلمۃ الکذاب کو قتل کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے اپنی تلوار سے دو آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ ایک خیر الناس (حمزہ) دوسرے شر الناس (مسیلمۃ الکذاب)۔ شام میں اقامت پذیر رہے۔ حمص میں انتقال کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے اسحاق اور حرب وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۴۱۔ **حضرت ورقہ بن نوفل** ان کے جدِّ امجد کا نام اسد تھا۔ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ انجیل پڑھے ہوئے تھے۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچازاد بھائی تھے۔ بہت ضعیف اور نابینا ہو گئے تھے۔

۹۴۲۔ **حضرت ولید بن عقبہ** ابو وہب کنیت تھی۔ قرشی اور حضرت عثمان بن عفان کے ماں شریک بھائی تھے۔ فتح مکہ کے روز مشرف با اسلام ہوئے۔ اس وقت عالم شباب کو پہنچنے والے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کوفہ کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ یہ قریش کے بہادر مردوں اور شعراء میں سے ہیں۔ ان سے ابو موسیٰ ہمدانی نے روایت کی ہے۔ رقہ میں انتقال کیا۔

۹۴۳۔ **حضرت ولید بن ولید** قرشی اور مخزومی ہیں۔ خالد بن ولید کے بھائی ہیں۔ غزوۂ بدر میں کفر کی حالت میں اسیر ہوئے۔ ان کا فدیہ ان کے بھائی اور ہشام نے ادا کیا۔ فدیہ ادا ہونے کے فوراً بعد مشرف با اسلام ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم نے فدیہ کی ادائیگی سے قبل اسلام کا اظہار کیوں نہیں کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے اس لیے ایسا نہیں کیا کہیں تمہیں یہ گمان نہ ہو کہ میں نے قید سے گھبرا کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ مسلمان ہونے

کے بعد ان کو مشرکین مکہ نے ہی محبوس کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور دوسرے ضعفائے اسلام کے لیے قنوت میں دعا کی۔ پھر عرصہ بعد اسارت سے رہائی ملی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور عمرۃ القضاء میں شرکت کی۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۲۴۔ حضرت ابو وہب یہ ابو وہب جشمی ہیں۔ انھیں زیارت نبوی کا شرف نصیب ہوا۔ ابو وہب ہی ان کی کنیت ہے۔ جشمی میں جیم مضموم اور شین مکسور ہے۔

۹۲۵۔ حضرت وہب بن عمیر یہ غزوۂ بدر میں بحالت کفر اسیر ہوئے تھے۔ ان کے والد مدینہ منورہ آئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے کو آزادی کا پروانہ عطا فرمایا۔ تو وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ ان کی ایک حیثیت اور مرتبہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر انھیں صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا۔ تاکہ وہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ ملک شام میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

تابعین

۹۲۶۔ ابو وائل شقیق نام تھا۔ سلمہ کے صاحبزادے اسدی کوفی ہیں۔ دور جاہلیت اور دور رسالت دونوں دیکھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ اور نہ ہی زبان رسالت سے سماعت حدیث کی۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میری عمر دس سال تھی۔ میں اپنے خاندان کی بکریاں جنگل میں چراتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور صحابہ کی کثیر تعداد سے سماعت حدیث کی۔ حضرت ابن مسعود کے مخصوص شاگردوں میں سے ہیں۔ حدیث بکثرت نقل کرتے ہیں۔ قابل اعتبار اور اپنی روایت پر قائم رہنے والے تابعی ہیں۔ حجاج بن یوسف کے عہد حکومت میں انتقال ہوا۔

۹۲۷۔ وبرہ بن عبدالرحمن ابو خزیمہ کنیت تھی۔ بنو حارث سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ابن عمر اور سعید بن جبیر سے سماعت حدیث کی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ وبرہ میں واؤ مفتوح اور باء ساکن ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۹۲۸۔ وحشی بن حرب حرب کے صاحبزادے اور شامی تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ اور ان سے صدقہ بن خالد وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۲۹۔ وکیع بن جراح جراح کے صاحبزادے ہیں۔ کوفہ کے باشندے۔ اور قیس غیلان سے ہیں۔ ہشام بن عروہ، اوزاعی اور امام ثوری سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن المدینی کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ بغداد میں درس حدیث جاری کیا۔ قابل اعتماد مشائخ حدیث میں سے ہیں۔ جن کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ انھوں نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی چیزیں سن رکھی تھیں۔ ۱۲۹ھ میں ولادت ہوئی۔ اڑسٹھ سال کی عمر میں ۱۹۷ھ میں ماہ محرم الحرام کو جب کہ مکہ سے واپس آ رہے تھے وفات پائی۔ اور فید میں

مدفون ہوئے۔

کفّار وغیرہ

۹۵۰۔ **ولید بن عتبہ** | یہ عتبہ بن ربیعہ کا بیٹا کافر تھا۔ اس کا ذکر غزوۂ بدر میں ہے۔ اسی غزوہ میں کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

باب — صحابہ

۹۵۱۔ **حضرت ابو ہاشم** | شیبہ نام تھا۔ عتبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے اور قریشی ہیں بعض نے ان کا نام ہشام بتایا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کا نام ہی ان کی کنیت تھی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں تھے۔ فتح مکہ کے روز مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور ملک شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار صاحب فضل صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کیا۔ ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۵۲۔ [illegible] | ان کے نام ونسب کے بارے میں محدثین کا زبردست اختلاف ہے۔ زیادہ مشہور یہ ہے [illegible]